



# حکایات سرکات پور

معروف ہے

## جاسوی و ستانے

# حکایات شرکک ہومز

(جاسوسی افسانے)

اردو ترجمہ:

منشی محمد یعقوب خاں صاحب کلام

# حکایات شرک و کفر

## معروف بہ جانسوزی و شہادت

یعنی

مشہور و معروف جاسوس شرک ہونے کے عجیب و غریب اور محیر العقول جانسوزی افسانے  
فن جاسوسی کا کمال انسانی ذہانت و دکاوت کا حیرت انگیز نمونہ صرف و مانتی  
کا دشمن کی بدولت بڑے بڑے اہم معاملات کی عقدہ کشائی کی جس سے پہلے پہل جانچ کیلئے  
خونِ نعمت اسکے مطالبہ سے غور و فکر کی عادت ہو گئی لیکن مطالبہ میں بجائے تھکن محسوس  
ہونیکے دماغ کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔ ہر انسان بجائے خود ایک جانسوزی کا دل ہے

مترجمہ

نقشی محمد یعقوب خاں صاحب کلام بی بی کے

بے باختر ترجمہ

میر صديق بک ڈپوٹو

# حکایات شرک ہومز

(جاسوسی افسانے)

5	پراسرار گھوڑا
53	وزیر خارجہ کی جورو
93	آذربت شکن
125	قانون عشق
165	خونی ملاح
197	خونی تصویر
237	سفید پوش غنڈا
269	سائیکل باز حسینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلامِ بی کلام

از

کلامِ بی کلام

پبلشر صدیق بک ڈپو امین آباد لکھنؤ

کلامِ بی کلام



## ڈاکٹر کس ڈیل

بیٹھے بیٹھے طبیعت گھرائی معمولی کام روزمرہ آتے جاتے ہی تھے لیکن عرصہ دراز سے کوئی ایسی بات پیش نہیں آئی تھی کہ داغ میں گرمی دل میں فکا اور رگ دریش میں سرگرمی پیدا ہو۔ وہی زمین بھی وہی آسمان۔ وہی بیکرا سٹریٹ کے کمرے تھے اور وہی ہم۔ لیکن آخر کب تک یہ ظلم سکون کبھی ٹوٹتا تو چاہئے۔ قدرت رد عمل کرتی ہے اور کر کے رہی اور ع مرے از غیب برون آید و کار سے بکند

کی دقیا نوسی کہاوت صادق آئی۔

میں اور میرے دوست ہوس اپنے دفتر واقع بیکرا سٹریٹ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں خدمت گار نے ایک ملاقاتی کا ٹھکانا لاکر پیش کیا۔ چسپو درج تھا۔

ڈاکٹر تھارنیکرافٹ کس ڈیل ایم ایے پی ایچ ڈی وغیرہ وغیرہ۔ الغرض وہ ملاقاتی کارڈ جو ڈاکٹر صاحب سے چند منٹ پیش کر کے اندر پہنچانا مبرہہ کے القاب و خطاب کا ایک تاریخی نمونہ تھا جس طرح ہندوستان کے بعض شہرت پسند اور نمائش کے دلدادہ مولوی ملانے اپنے ناموں کے آگے پیچھے "مولانا، مولوی، صوفی، حکیم، حافظ، قاری، حاجی....." چستی نقشبندی، قادری، سہروردی، نظامی وغیرہ وغیرہ لگا لیتے ہیں اسی طرح ڈاکٹر صاحب کے ناموں کے آگے پیچھے اسقدر القاب و خطابات تھے کہ تقریباً نصف حروف ابجد ختم ہو گئے تھے۔ اور وہ چھوٹا سا غریب کارڈ اتنی گنجائش نہ رکھتا چسپو وہ تمام امتیازات عقلی و نقلی، بچا خفی یا جلی ساسکین اس لئے مجبوراً بوجہ عدم گنجائش وغیرہ وغیرہ کر کے ختم کیا گیا تھا۔ کارڈ کے پیچھے پیچھے خود ڈاکٹر صاحب قبلہ کمرہ کے اندر نازل ہوئے۔ تن و گوش کے لحاظ سے آپ اچھے خاصے پنجاب کے مشہور پہلوان کیکر سنگھ تھے۔ بلکہ قد و قامت کے لحاظ سے اگر آپ کو پیل سنگھ یا برگ سنگھ کہا جائے تو کچھ بجا نہیگا۔ ڈاکٹر صاحب زبردست کلمے جڑے اور ہاتھ پاؤں کے آدمی تھے۔ دیکھنے میں نہایت

ہوس اور سنجیدہ نظر آتے تھے لیکن سب سے پہلی حرکت جو کرہ میں داخل ہونے ہی آپ سے سرزد ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ کے پاؤں ڈمگائے سر جکرایا۔ آنکھوں میں اندھیرا آیا۔ وہ سنہلنے کے لئے سینہ پر جھکے لیکن پکڑ نہ سکے اور بائیں قدم قدامت و بائیں تن و توش و ریش و فٹ و تو نذر بارک فٹس پر دراز ہو گئے اور ان ریچھ کی کھالوں پر جو فٹس پر بچھی ہوئی تھیں چاروں شانے جیت کر زمین ناپنے لگے اور ہوش ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ حال دیکھتے ہی ہم لوگ سٹپا کر کھڑے ہو گئے۔ مسٹر ہوس میری اور میں ان کی صورت کو دیکھتے تھے۔ اور حیران تھے کہ یہ ڈھول کا ڈھول تن و توش اس قدر ضعیف و کمزور کیسے نکلا معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے پُر از آلام و مصائب بھرنا پیدا کنار میں ڈاکٹر صاحب کی کشتی حیات طوفانی ہو گئی ہے۔ اور مصیبتوں اور رنج و غم کی موجوں کے پھیلنے سے ان کا یہ حال کرو یا ہے۔

مسٹر ہوس جھپٹ کر ایک نرم سا کیہ لائے اور ڈاکٹر صاحب کا سر اٹھا کر اس کے نیچے رکھ دیا۔ اور میں نے برانڈی کی بوتل لاکر ایک گھونٹ ان کے حلق میں پکایا۔ ڈاکٹر صاحب کا بھرا بھرا چہرہ اس وقت بے انتہا تفکرات اور پریشانیوں کا پتہ دے رہا تھا۔ آنکھیں گرا گئی تھیں حلقوں میں سیاہی بھر گئی تھی۔ اور جسم کی جھریاں بقول میراٹیس مرحوم و مغفور، جامہ ہستی کی چنی ہوئی آستینیں، نظر آ رہی تھیں۔ کالا اور کف سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دور کا سفر کر کے تشریف لائے ہیں۔ سر کے بال پریشان اور ڈولیدہ ہو رہے تھے۔ الغرض جو شخص اس وقت ہمارے سامنے مڑوں کے قبیلے کی طرح پڑا ہوا تھا وہ عجیب مصیبت میں مبتلا نظر آتا تھا۔

ہوس۔ دانش! یہ کیا معاملہ ہے؟

میں۔ تاہم تو ان نے جواب دے دیا ہے اور بہت ممکن ہے کہ فاقہ کشی اور تھکان کی وجہ سے یہ نہت ہو چکی ہو دیکھئے میں نہیں دیکھتا ہوں۔

میں نے ڈاکٹر کی نبض پر ہاتھ رکھا جو بہت ہی سست چل رہی تھی معلوم ہوتا تھا کہ چراغ کا تیل جل چکا ہو اور چشمہ حیات کا پانی جلد خشک ہونے والا ہو۔

ہوس نے ڈاکٹر صاحب کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک ریپوے ٹکٹ نکالا۔

ہوس۔ شمالی انگلستان کے شہر میکٹن سے لندن تک وہی کا ٹکٹ ہے اور چونکہ ابھی تک نہیں بکریا ہیں اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب بہت سویرے چلے ہوئے۔

اتنے میں ڈاکٹر صاحب نے آنکھیں کھولیں اور ہارسی طرت دیکھا۔ پھر اس کے بعد فوراً ہی ڈاکٹر صاحب ہوش میں آکر کھڑے ہو گئے۔ اس وقت شرم و کھاناکا کی وجہ سے ان کے چہرہ پر ایک حقیقت سی سرخی نمودار ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر۔ معاف فرمائیے مسٹر ہوس! میں بالکل خستہ و ماندہ ہو گیا ہوں جسم میں جان نہیں رہی۔ بہت اگر آپ مجھے ایک پیالی دو دودھ اور ایک سبکٹ عنایت فرما سکیں تو میں بے حد ممنون ہوں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے میری طبیعت قطعی درست ہو جائے گی۔ میں اس وقت یہاں خود اس لئے آیا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلے چلیں گے۔ مجھے خیال گذرا تھا کہ اگر میں نے آپ کو بذریعہ تار طلب کیا تو شاید آپ میرے معاملہ کی اہمیت کا احساس نہ فرمائیں اور آنے میں تغافل سے کام لیں۔ ہوس۔ جب آپ کو پوری طرح افاقہ ہو جائے گا تو.....

ڈاکٹر۔ نہیں میں اب بالکل اچھا ہو گیا ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا مجھ پر اس قدر ضعف کیوں طاری ہوا۔ مسٹر ہوس میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اگلی ٹرین سے سیکٹن تشریف لے چلیں۔ یہ کہہ کر میرے دست نے سر ہلا کر انکار کیا اور کہا۔

ہوس۔ میرے رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن! آپ کو بتا سکتے ہیں کہ میں آج کل کس قدر عظیم الفرصت ہوں۔ ایک تو میں اس وقت فیررس والے معاملہ کی تحقیقات میں پھنسا ہوا ہوں دوسرے ایبرگاونی والا مقدمہ قتل پیش ہونے والا ہے۔ جب تک کوئی نہایت ہی اہم اور سخت ضروری معاملہ نہ ہو اس وقت تک میں آج کل لندن سے کہیں نہیں جا سکتا۔

ڈاکٹر۔ اہم اور ضروری کیا آپ نے ابھی تک نواب صاحب ہو لڈرٹس کے اکھوتے رٹ کے کا حال نہیں سنا جس کو کوئی شخص بھگا لیکر گیا ہو۔ ہوس۔ ہائین کیا وہ جو اس سے پہلی گورنمنٹ میں وزیر تھے۔

ڈاکٹر۔ جی ہاں وہی۔ ہم نے تو ہر چند کوشش کی کہ یہ معاملہ اخباروں میں چھپنے نہ پائے اور طشت از باہر نہ ہو لیکن نہ معلوم کیونکر ہوا کہ کل رات اخبار گلوب میں اس کی افواہ نکل ہی گئی میں تو یہ خیال کیا تھا کہ شاید یہ خبر آپ کے گوش گزار بھی ہوئی ہو۔

مسٹر ہوس نے اپنا لمبا اور پتلا ہاتھ بڑھ لیا۔ اور الماری پر سے انسا بیکو پیدیا کی وہ جلد اتاری جس میں جو سادہ درج تھا۔ اور کھیل کر لفظ ہو لڈرٹس نکالا۔

ہو لڈرٹس۔ چھٹا نواب کے جی بی بی سی۔ اگر یا اسی طرح بعض حروف بھی شرم بیرون چلے



اول آت کارٹن دو غیرہ وغیرہ ایک طویل فہرست، سن ۱۹۷۷ء سے لارڈ لفٹنٹ آف ہامشاہ شہزادہ  
 بین سرچائیس اپیل ڈورکی صاحبزادی ایڈیٹھ سے شادی ہوئی جس کے بطن سے اکٹو مارکالاڈ  
 سالٹا پیدا ہوا۔ دو لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ مآراضی کے مالک ہیں۔ نکا شائر اور ولز میں کاٹن بھی ہیں  
 پتہ:- کارٹن ہاؤس ٹیریس۔ ہولڈرٹس ہال ہامشاہ۔

کارٹن کاسل بینگورویز

سن ۱۹۷۷ء میں لارڈ ایرالبحری رہے سن ۱۹۷۵ء میں وزیر.....

ہوس۔ نواب کیا ہوگا یا ملک منظم کی رعایا میں سب سے بڑا آدمی ہے۔  
 ڈاکٹر۔ نہ صرف سب سے بڑا بلکہ سب سے متمول شخص ہے۔ سٹر ہوس اگرچہ میں یہ خوب جانتا  
 ہوں کہ بہ لحاظ پیشہ و سرسرمان ہونے کے آپ کے خیالات نہایت بلند ہیں اور آپ کام کو  
 بھی کام کی طرح سے کرتے ہیں لیکن باہر میں یہ عرض کر سکتا ہوں کہ حضور نواب صاحب  
 بہادر نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص یہ بتا دے کہ اُن کا لڑکا کمان ہے اس کو پانچ ہزار پونڈ انعام دیا  
 جائے گا۔ علاوہ ازیں ایک ہزار پونڈ کا چک اس شخص کو دیا جائے گا جو اس شخص یا اُن  
 اشخاص کے نام بتائے جو لڑکے کو بھگائے گئے ہیں۔

ہوس۔ دائرے خیال میں تو یہ ایک شاہانہ انعام ہے شمالی بنگلستان میں ڈاکٹر  
 صاحب کے ساتھ ضرور چلنا چاہئے۔ اچھا تو جناب ڈاکٹر صاحب قبلہ! جب آپ یہ دودھ  
 اور سبکٹ نوش جان فرمائیں تو ادراہ ہر بانی تمام واقعات سن و عن ارشاد فرمائیے یعنی کیا ہوا  
 کیونکر ہوا اور یہ بھی بتائیے کہ میکٹن کے قریب جو مدرسہ خانقاہیہ ہے اس کے ڈاکٹر کبھی  
 صاحب کو اس معاملے سے کیا تعلق ہے۔ اور یہ بھی بتائیے کہ آپ میری ناچیز خدمات حاصل کرنے  
 کی غرض سے آج تین دن بعد کیون لشریف گئے ہیں۔ معاف فرمائیے میں نے تین دن کا تین  
 اسوج سے کیا ہے کہ جناب کا خط پڑھا ہوا ہے اور یہ تین دن سے کم کا معلوم نہیں ہوتا۔

الغرض ڈاکٹر صاحب نے وہ دودھ اور سبکٹ شیرا دیا۔ پیٹ میں پڑتے ہی آنکھوں میں  
 اور دل میں سرور پیدا ہو گیا۔ چہرہ پر رنگ اور جسم میں جستی و توانائی آگئی اور وہ سنبھل کر بیٹھ گئے  
 بعد ازاں انہوں نے تمام واقعہ سننے پر بیان فرمایا۔

ڈاکٹر حضرات! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مدرسہ خانقاہیہ جس کا میں بانی  
 سبانی اور پرنسپل ہوں۔ وہ ایک ابتدائی یا تیاری کا اسکول ہے جس میں لڑکے بڑی بڑی

کلاسوں یا اعلیٰ امتحانات کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔ کتاب کلیات ہوئیں محشی غالبؒ  
 آپ کی نظر سے گذری ہوگی۔ وہ اسی نیاز مند کی داغ سوزیوں کا نتیجہ ہے میرا قائم کردہ  
 اسکول واقعی انگلستان بھر میں منتخب اور بہترین اسکول ہو۔ لارڈ لیونر سٹوگ، ایل آف  
 بلکوارڈر سر کا ٹھکانہ سوائس وغیرہ وغیرہ سب امراء اور روسانے اپنے بچے میرے یہاں تعلیم و  
 تربیت کے لئے داخل کر دیے ہیں لیکن جب تک مفت ہوئے نواب صاحب ہو لڈز نے اپنے  
 معتمد خصوصی مسٹر جیمس وائلڈر کو میرے پاس بھیجا کہ یہ اطلاع دی کہ وہ بھی اپنے صاحبزادے  
 لارڈ سائٹل زعمری وہ سالہ کو جوان کا اکلوتا لڑکا اور وارث ہو میرے یہاں بغرض تعلیم و تربیت  
 روانہ کرنا چاہتے ہیں تو میں نے خیال کیا کہ بس اب میرے اسکول کا عروج کمال کو پہنچ گیا ہے  
 افسوس مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ میری زندگی بھر میں سب سے بڑی تباہی کا پیش خیمہ ہو۔

الغرض فصل بہار کے آغاز میں یکم مئی کو نواب زادہ میرے یہاں آیا۔ لڑکا بڑا خوبصورت

اور دل فریب اور وہ بہت جلد ہم لوگوں سے مل جل گیا لیکن میں بقدر عرض ضرور کروں گا کہ نواب  
 زادہ اپنے گھوڑے بالکل خوش نہیں رہتا۔ یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ نواب صاحب کی اہلی زندگی  
 عیش و مسرت کے ساتھ نہیں گزری اور دونوں میان بیوی کے درمیان باہمی رضامندی سے

علیحدگی ہو گئی اور اب بیگم صاحبہ جنوبی فرانس میں رہتی ہیں۔ یہ علیحدگی حال ہی میں ہوئی ہو  
 اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ لڑکے کی تمام ہمدردی اپنی والدہ کے ساتھ ہے جب بیگم صاحبہ  
 چلی گئیں تو لڑکا گھرانے لگا اور قصر ہو لڈز نے سب کے گرد نواح میں مارا مارا پھرتا تھا۔ اور یہی وجہ تھی  
 کہ نواب صاحب نے اس کو میرے یہاں بھیجنے کا ارادہ کر لیا۔ نواب زادہ ہمارے یہاں آئے ہی  
 ہفتہ عشرہ کے بعد اچھی طرح رہنے لگا۔ اس کا دل لگ گیا اور وہ خوش و خرم نظر آتا تھا۔

نواب زادہ کے آخری دیدار ہم کو ۱۳ مئی کی شب کو ہوئے تھے یعنی گزشتہ دو شنبہ کی  
 رات کو ان کا کمرہ بالائی منزل پر تھا۔ اور اس میں گزر اسی وقت ہو سکتا تھا جب کوئی شخص  
 ایک اور کمرہ سے نکل کر جاتا جس میں دو اور طلباء مقیم تھے۔ اگرچہ ان دونوں لڑکوں کا کمرہ نواب  
 زادہ کے کمرہ استراحت سے ملحق تھا لیکن تعجب یہ ہے کہ انھوں نے نہ کوئی آہٹ مٹھی نہ کوئی آواز۔  
 اس سے یقین ہوتا ہے کہ لارڈ سائٹل ان لڑکوں کے کمروں سے ہو کر نہیں گذرے یہ بھی دیکھا  
 گیا کہ نواب زادہ کے کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور اس کھڑکی تک زمین سے پھولوں کی ایک  
 مضبوط سیل بھی پونجی ہو جو آدمی کا جو جھوٹا ہار سکتی ہے ہم نے یہاں بھی دیکھا تھا۔

وَن کا کوئی نشان نظر نہیں آیا حالانکہ سولے اس کے اور کوئی راستہ کمرہ سے منکل کر جانے کا  
میں ہے۔

منگل کے روز صبح کے سات بجے جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ نواب زادہ موجود نہیں ہے  
اس کے بستر پر نظر ڈالی گئی تو وہ بھی ایسا نظر آتا تھا گویا کوئی اسپر سویا ضرور ہے اور یہ بھی معلوم ہوا  
کہ روانگی سے پہلے اس نے اپنا وزمرہ اسکول جانے کا لباس بھی پہن لیا۔ اسی علامت  
کوئی نظر نہ آئی جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ کوئی غیر شخص اس کمرے میں داخل ہوا ہے اور اگر کسی قسم کی  
شودغل یا ہتھیائی ہوئی ہوتی تو ضرور تھا کہ برابر کے کمرے والا لڑکا کسی کا نظر ضرور پڑتا کیونکہ  
وہ بہت اہلی نیند سوتا ہے۔

الغرض جب لارڈ سالٹز کا غائب ہونا معلوم ہوا تو میں نے سب آدمیوں کو طلب کر کے  
حاضری لی اس وقت معلوم ہوا کہ نواب زادہ تنہا نہیں گیا بلکہ اس وقت ایک جرمن استاد  
سکی ہیڈ تاجر بھی غائب تھا۔ اس کا کمرہ مکان کی دوسری منزل پر سب کمروں کے سرے پر تھا اور  
اس کا رخ بھی اسی طرف تھا جس طرف نواب زادہ کے کمرے کا رخ تھا۔ اس کا بستر بھی دکھایا گیا  
تو لیٹنے کی علامتیں پائی گئیں لیکن بغاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پورا لباس پہن کر نہیں گیا کیونکہ  
اس کی قمیض اور موزے فرش پر پڑے ہوئے تھے اور یہ شخص یقیناً اس پھول دار میل کے  
ذریعہ سے پیچھے اترتا ہو گا کیونکہ جس جگہ لان پر وہ اترتا وہاں اس کے پاؤں کے نشانات نظر  
آتے تھے۔ اسی لان کے ایک کنارہ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں اس کی بائیکل بھی رکھی رہا کرتی  
تھی اس وقت وہ بھی موجود نہیں تھی۔

یہ شخص میرے یہاں دو برس سے ملازم تھا اور جب آیا تھا تو نہایت اعلیٰ درجہ کے ٹیکنیکل  
لایا تھا وہ ایک کم سخن ذوق اور خاموش طبیعت کا آدمی تھا اور اسی وجہ سے نہ طلباء نہ دیگر اسٹوڈنٹس  
میں اسے کسی قسم کی ہمدردی غرضی حاصل تھی۔ الغرض بھاگتے دالوں کا کوئی پتہ نہیں چلا اور  
آج بھی یعنی جمعرات کی صبح کو ہم ویسے بے خبر ہیں جیسے منگل کے روز تھے۔ لیکن قصر ہولڈ ایس میں  
جا کر میں نے پوچھ گچھ کی۔ وہ ہمارے یہاں سے صرف چند میل کے فاصلے پر ہے۔ ہمارا خیال تھا  
کہ شاید نواب زادہ کو دفعہ گھر کی یاد آئی ہو اور وہ اپنے والد کو دیکھنے چلا گیا ہو لیکن وہاں بھی  
کچھ پتہ نہیں چلا۔ نواب صاحب کو بید نشوونما تھی۔ اور میری حالت کا تو آپ کو خود ہی اندازہ  
ہو گیا ہو گا کہ ہاتھ پاؤں تک قابو میں نہیں رہے۔ میری ذمہ داریوں نے مجھ کو کھالیا۔ سڑکوں اگر

کسی معاملہ میں اپنی پلیدی تو تین صورت کر سکتے ہیں تو آپ کو خدا کی قسم ہے کہ اس معاملہ میں مزید کچھ نہ کہیں گے اس سے بہتر موقع آپ کو نہیں ملے گا۔

شرلاک ہوس نے اس بد قسمت اسکول ماسٹر کا تمام بیان نہایت غور و خوض سے سنا اس وقت وہ ہمت نہ ہوا ہوا تھا اور اس کے تیور پر بل پڑے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس وقت اپنے تمام خیالات ایک ہی نقطہ پر مرکوز کر رہا ہو۔ جس میں اس کو نہ صرف ایک خاص قسم کی دلچسپی ہی نظر آتی ہو بلکہ بہت بڑا مالی فائدہ بھی ہے۔ اسکے بعد ہوس نے اپنی نوٹ بک نکالی اور لائن دو چار بائین نوٹ کر لیں۔

ہوس درستی سے آپ نے بڑی سخت غلطی کی جو میرے پاس جلدی نہیں چلے آئے اور اچھے دن اس معاملہ کی تحقیقات شروع کر دیں گا تو بہت سی دقیقین راہ میں حاصل ہوں گی۔ کیونکہ یہ بات تو کسی کے خیال میں آہی نہیں سکتی کہ کسی ماہر فن سرانصرسان کے نزدیک اس لان اور اس پھولوں کی بیل میں معاملہ کے متعلق کچھ نشانات نہوتے۔

ڈاکٹر میٹر ہوس: اس میں میری کچھ خطا نہیں ہے کیونکہ حضور نواب صاحب کی ہی یہ خواہش تھی کہ معاملہ کی کسی خبر نہ ہو کیونکہ اس میں ادن کی ادا ان کے خاندان والوں کی بدنامی تصور ہے جب تک بعض خاندانی معاملات ظاہر نہ کیے جاتے اس وقت تک اس واقعہ کی تفتیش نہیں کی جاسکتی تھی۔ اور اس قسم کی باتوں سے نواب صاحب بہت ہی گھبراتے ہیں۔

ہوس: کیا سرکاری طور پر بھی اس معاملہ کی تفتیش ہوئی ہو؟  
ڈاکٹر: جی ہاں لیکن تفتیش کے نتائج نہایت ہی پاس ایگزٹنا بت ہوئے ایک بات کا پتہ تو فوراً ہی مل گیا تھا یعنی یہ معلوم ہوا تھا کہ ایک آدمی اور ایک لڑکا کسی قریب کے اسٹیشن سے بہت ہی سیرے جاتے دیکھے گئے تھے اور کل ہی رات یہ خبر معلوم ہوئی کہ وہ دونوں بعد تلاش بسیار لورڈیل میں ملے ہیں لیکن ان دونوں کا تعلق نواب زادہ کے معاملہ سے کچھ بھی نہیں ہے اس کے بعد تین سہفت ماہوں ہوا سیرادل ٹوٹ گیا مجھے پریشانی کی وجہ سے لات بھر نیند نہ آئی اور تین صبح سیرے پہلی ٹرین سے آپ کی طرف دوڑا۔

ہوس: میرے خیال میں جب وہ آدمی اور لڑکے والا غلط پتہ چلا تھا تو پولیس نے تفتیش میں ضرور ڈھیل ڈال دی ہوگی۔  
ڈاکٹر: ڈھیل کسی باکل چھوڑ ہی دی تھی۔

ہوس۔ اور اس میں تین دن ضائع ہوئے افسوس اس معاملہ میں بہت غفلت سے کام لیا گیا۔  
ڈاکٹر۔ مجھے اس کا خود احساس ہوا اور میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

ہوس۔ پھر اس عقدہ کا ضرور بالضرور کچھ حل ہونا لازم ہے میں بڑی خوشی سے اس کی تلاش  
کرونگا۔ کیا آپ کو نواب زادہ ادراٹس جرمن ماسٹر میں کچھ تعلق معلوم ہوا؟  
ڈاکٹر۔ قطعی کچھ نہیں تھا۔

ہوس۔ کیا وہ اسی ماسٹر کی کلاس میں پڑھا کرتا تھا۔  
ڈاکٹر۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے دونوں میں کبھی کوئی بات بھی نہیں ہوئی۔  
ہوس۔ یہ واقعی عجیب بات ہو کیا لڑکے کے پاس بھی کوئی بائیکل تھی؟  
ڈاکٹر۔ نہیں تھی۔

ہوس۔ تو کیا کوئی دوسری بائیکل بھی خائب ہوئی ہو؟  
ڈاکٹر۔ کوئی نہیں۔

ہوس۔ آپ کو پورا اطمینان ہے۔  
ڈاکٹر۔ جی ہاں پورا یقین ہے۔

ہوس۔ تو آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جرمن ماسٹر آدھی رات کے وقت بائیکل پر سوار ہو کر  
بھاگا اور نواب زادہ کو بھی گود میں اٹھا لیا۔  
ڈاکٹر۔ ہرگز نہیں۔

ہوس۔ تو پھر آپ کی کیا رائے قائم کی۔  
ڈاکٹر۔ میرے خیال میں تو یہ بائیکل ایک دھوکا ہو سکتا ہے وہ کہیں ادھر ادھر چھپا دی گئی  
ہو اور وہ دونوں پیدل چلے گئے ہوں۔

ہوس۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہ دھوکا ایک بہودہ دھوکا ہو۔ کیا اس کو ٹھہری میں اور  
بھی بائیکل میں تھیں  
ڈاکٹر۔ ہاں کئی نہیں۔

ہوس۔ پھر اگر وہ جرمن دھوکا ہی دینا چاہتا تو کیا وہ بجائے ایک کے دو بائیکل نہیں  
چھپا سکتا تھا تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو کہ وہ دونوں بائیکلون پر سوار ہو کر گئے ہیں۔  
ڈاکٹر۔ بیک ضرور ایسا کر سکتا تھا۔

ہوس۔ تو پھر آپ کا یہ خیال کہ بائیکل کا غائب کرنا ایک دہوکے کی ٹیسی ہے قطعی فضول ثابت ہوا۔ اس سے کام نہیں چل سکتا۔ لیکن یہ بات تفتیش شروع کرنے کے لئے بہت اہم ہے کیونکہ بائیکل ایسی چیز نہیں ہو جو آسانی چھپائی یا توڑی جاسکے۔ چھا ایک سوال اور ہے جس دن وہ لڑکا غائب ہوا اس سے پہلے روز کوئی شخص اس سے ملنے آیا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہیں۔

ہوس۔ کیا نواب زادہ کے پاس خط لکھا آیا کرتے تھے؟

ڈاکٹر۔ ہاں ایک خط آیا تھا۔

ہوس۔ کس کے پاس سے۔

ڈاکٹر۔ اس کے والد کے پاس سے۔

ہوس۔ کیا آپ لڑکوں کے خط کھول لیتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ نہیں۔

ہوس۔ تو پھر آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ وہ خط اس کے باپ کے پاس سے آیا تھا۔

ڈاکٹر۔ لفافہ پر نواب صاحب کا خاندانی معرکہ موجود تھا۔ اور اسپر تپہ بھی خود نواب صاحب

کی عجیب طرز تحریر میں درج تھا۔ علاوہ ازیں خود نواب صاحب اس خط کا لکھنا تسلیم کرتے ہیں۔

ہوس۔ کیا اس خط سے پہلے بھی نواب زادہ کے پاس کوئی خط آیا تھا۔

ڈاکٹر۔ چند روز سے تو نہیں آیا تھا۔

ہوس۔ کیا کبھی کوئی خط فرانس سے بھی آیا تھا؟

ڈاکٹر۔ نہیں کبھی نہیں آیا۔

ہوس۔ آپ میرے سوالات کا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔ یعنی یا نواب زادہ خود اپنی رضا و رغبت سے گیا ہے یا اس کو زبردستی لے جایا گیا۔ پہلی صورت میں اس بات کی سخت ضرورت ہو کہ

کوئی باہر والا شخص لڑکے کو بہلائے پھسلائے اور اسے اس قسم کی حرکت کی ترغیب دے اور یہ

بات دو ہی طرح سے حاصل ہو سکتی ہے یعنی یا تو کوئی شخص نواب زادہ سے ملنے آئے اور اسکو

زبانی بہکائے یا بذریعہ خط ترغیب دے۔ یہی وجہ ہے جو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے

پاس کہاں کہاں سے خط لکھے آتے تھے۔

ڈاکٹر۔ افسوس ہے اس معاملہ میں مجھ سے کچھ زیادہ مدد آپ کی نہیں ہو سکتی کیونکہ چنانچہ

مجھے علم ہے کہ اس کے پاس خطا بھیننے والے صرف نواب صاحب ہی تھے۔  
 ہوس۔ اور نواب صاحب ہی نے غائب ہونے سے ایک دن پہلے لڑکے کو خطا بھیجا تھا۔ کیا باپ  
 بیٹے کے درمیان تعلقات اچھے تھے؟  
 ڈاکٹر نواب صاحب کے تعلقات کسی شخص سے بھی زیادہ دوستانہ نہیں رہتے وہ ہمیشہ بٹے  
 ٹکے ملکی معاملات میں منہمک رہتے ہیں اور معمولی قسم کے خیالات و جذبات ان کے دل میں راہ  
 بہت کم پاتے ہیں لیکن اپنے طور پر وہ نواب زادہ پر شفقت فرماتے تھے۔  
 ہوس۔ لیکن باپ ہم نواب زادہ کی ہمدردی اپنی والدہ کے ساتھ تھی۔  
 ڈاکٹر۔ ہاں۔

ہوس۔ کیا وہ خود بھی کبھی ایسا کرتا تھا؟  
 ڈاکٹر۔ نہیں۔

ہوس۔ تو کیا نواب صاحب فرماتے تھے؟  
 ڈاکٹر۔ وہ بھی نہیں فرماتے تھے۔

ہوس۔ تو پھر آپ کو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی؟

ڈاکٹر۔ نواب صاحب کے معتمد خصوصی مسز جیمس ڈائلڈر کی سچ کے طور پر باتیں ہوتی تھیں  
 اور انہی شخصوں نے مجھے نواب زادہ کے خیالات کی نسبت اطلاع دی تھی۔

ہوس۔ یہ بات ہو۔ کیا نواب صاحب کا وہ آخری خط جو لڑکے کے نام آیا تھا۔ فرار ہونے  
 کے بعد نواب زادہ کے کمرہ سے برآمد ہوا تھا۔

ڈاکٹر۔ نہیں وہ خط بھی نواب زادہ اپنے ساتھ لے گیا۔ میرے خیال میں مسٹر ہوس اب  
 ہمارے چلنے کا وقت آ گیا ہے۔

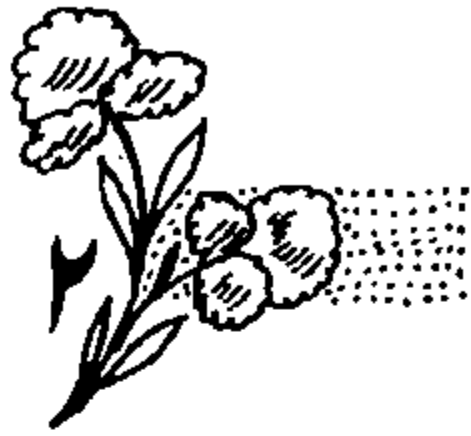
ہوس۔ میں ایک پالکی گاڑی طلب کئے لیتا ہوں اور اب کوئی پاؤ گھنٹہ کے اندر میں  
 آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوا جاتا ہوں۔ دیکھئے ڈاکٹر صاحب اگر آپ اپنے آدمیوں

کو بلدیے تار کسی قسم کی اطلاع دین تو بہتر ہو گا گا کے اور گرد و لواح کے لوگوں کے دلوں میں  
 یہ خیالی ڈال دیا جائے کہ معاملہ کی تفتیش ابھی تک لوڈ پول یا کسی اور جگہ میں ہو رہی ہے۔

اسی آسٹریا میں خاموشی کے ساتھ میں کچھ توڑا سا کام آپ کے اسکول میں کروں گا۔ اگرچہ  
 معاملہ کی صورت پرانا ہو گیا ہے لیکن خدا کی عنایت سے امید ہے کہ میں اور ڈاکٹر وائس دونوں

منقح  
 میں  
 ۶۲۵۰۱

مل کر اس معاملہ کی عقدہ کشائی ضرور کر سکیں گے۔



اسی روز شام کو ہم انگلستان کے اُس شمالی علاقہ میں پھرتے نظر آئے جہاں ڈاکٹر صاحب کی پیدائش کا اسکول واقع تھا۔ جس وقت ہم وہاں پہنچے تو رات ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کی میز پر ایک کارڈ پڑا ہوا تھا اور خدمت گار نے کوئی بات آہستہ سے اپنے مالک ڈاکٹر صاحب کے کان میں کہی جو سنتے ہی گھبرا گئے۔ اور پریشان ہو کر ہماری طرف مخاطب ہوئے۔

ڈاکٹر صاحب خود نواب صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ وہ اور ان کے معتمد مسٹر وائلڈر دونوں بہ وقت کتب خانہ میں موجود ہیں آئیے میں آپ صاحبان کا بھی کفنہ تعارف کرادوں۔

اگرچہ میں نواب صاحب کی تصویر متعدد بار دیکھ چکا تھا لیکن خود جب انکو دیکھا گیا تو وہ اپنی تصویر سے قطعاً مختلف نکلے۔ وہ قد آدرا اور شاندار آدمی تھے۔ اعلیٰ درجہ کی پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ چہرہ لمبا اور تپلا۔ ناک لمبی اور سیدھا خمیدہ۔ رنگ پھیکا اور زرد۔ منہ پر سرخ رنگ لمبی داڑھی تھی۔ جو ان کے سینہ پر لہرا رہی تھی۔ نواب صاحب کرہ کے وسط میں بیٹھے ہوئے ہماری طرف سخت نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

نواب صاحب کے برابر ہی ایک بہت نوجوان شخص کھڑا ہوا تھا جسکو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ وہ ان کا سکرٹری ہوگا۔ یہ نوجوان چیت و چالاک عقیل و فہیم اور چلبلا نظر آتا تھا۔ اسکی آنکھیں تیز اور جلد جلد حرکت کرتی تھیں۔ اسی شخص نے دفتر ایک قسم کے حکمانہ اور طنز آمیز لہجہ میں آغاز کلام کیا۔

مسٹر وائلڈر۔ ڈاکٹر صاحب آج صبح جو میں آپ کے یہاں حاضر ہوا تو سیدھا دیر سے پہنچا۔ آپ جا چکے تھے ورنہ میں آپ کو لندن جانے سے منع کر دیتا۔ مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس معاملہ کی تفتیش کے لئے مسٹر ٹرلاک ہوس کی خدمات حاصل کرنے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نواب صاحب



یہاں کو اس بات کا بڑا تعجب ہے کہ آپ نے اُن سے صلاح و مشورہ بغیر کیوں آگے قدم بڑھایا۔

ڈاکٹر۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں پولیس نامیاب کامیاب ہوئی اور.....

ڈاکٹر۔ لیکن حضور نواب صاحب کو یقین نہیں کہ پولیس نامیاب رہی۔

ڈاکٹر۔ لیکن یقیناً سٹر ڈاکٹر.....

ڈاکٹر صاحب آپ خوب واقف ہیں کہ حضور نواب صاحب اس معاملہ کے

سلسلہ میں اپنی بدنامی نہیں چاہتے۔ اُن کی خواہش یہ ہے کہ معاملہ طشت از بام ہوے بغیر

عقدہ کشائی ہو جائے وہ بہت کم آدمیوں کو اس معاملہ سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر پریشان ہو کر اخیر نواب بھی کچھ نہیں گیا اس کا علاج ہو سکتا ہو۔ سٹر شراک ہوس صبح

کی ٹرین سے لندن واپس چلے جائیں گے۔

ہوس اردو کلمے پن سے معاف کیجئے جناب ڈاکٹر صاحب ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کے ملک کی

آب و ہوا اس قدر روح افزا اور مناظر اس قدر دل فریب ہیں کہ میرا ارادہ یہاں کے میدانوں میں

چند روز ہو اٹھانے کا ہے اور اسی اثنا میں اپنے معمولی مشاغل میں بھی میں بدل و جان صرف

رہوں گا۔ اب رہی یہ بات کہ میں آپ کے یہاں ٹھہرون یا قصبہ کی سرے میں بسترہ جاؤں یا

فیصلہ آپ کر لیجئے۔

سٹر ہوس کی یہ روکھی باتیں سن کر وہ بیچارہ ڈاکٹر اور بھی زیادہ گھبرایا اور عجیب قسم کی حالت

چہ کنم میں مبتلا ہو گیا۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مہر سکوت ٹوٹی اور سُرخ ریش نواب صاحب

شان کے ساتھ ایک ترم خیز لہجہ میں گویا ہوئے۔

نواب۔ ڈاکٹر صاحب! میں سٹر ڈاکٹر کے خیال سے متفق ہوں یہ زیادہ دانشمندی کی بات

ہوئی کہ آپ کوئی مزید قدم اٹھانے سے پہلے اس معاملہ میں مجھ سے مشورہ کر لیتے لیکن اب چونکہ

آپ نے تمام معاملہ سٹر ہوس سے بیان کر دیا ہے تو ان کی خدمات سے اس وقت مستفید نہ ہونا

اور بھی زیادہ حماقت ہوگی۔ سٹر ہوس! آپ سرے میں کیوں جائیں چلئے میرے یہاں قصر ہوئے

میں قیام فرمائیے۔

ہوس۔ میں حضور کا شکر یہ ادا کرتا ہوں لیکن تحقیقات کے خیال سے بھی زیادہ بہتر ہوگا کہ

میں موقعہ واردات کے پاس ہی رہوں۔

نواب۔ خیر جیسی آپ کی مرضی ہو۔ جو باتیں میں یا سٹر ڈاکٹر آپ کو بتا سکیں گے اُن سے ہرگز

دراغ نہ ہوگا۔

ہوس۔ غالباً میرے لئے بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہونا ضروری ہوگا۔ لیکن میں بہ وقت حضور والا سے صرف یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نواب زادہ کے اس پراسرار طور پر غائب ہو جانے کے متعلق بھی حضور نے کوئی خیال قائم فرمایا ہے یا نہیں؟

نواب۔ نہیں جناب میں نے کوئی رائے نہیں قائم کی۔

ہوس۔ معاف فرمائیے اگر میں اس طرف اشارہ کر دوں جس کے ذکر سے ممکن ہے حضور کے دل کو ملال ہو لیکن بغیر اس کے کوئی چارہ بھی نہیں۔ کیا حضور کے خیال میں اس معاملہ سے بیگم صاحبہ کا بھی کوئی تعلق ہو سکتا ہے؟

یہ سوال مسترد و عظیم الشان مڈبرسٹ پٹایا اور کسی قدر سپر ویش کے بعد بولا۔

نواب۔ میرے خیال میں کوئی تعلق نہیں۔

ہوس۔ تو پھر اس کے سواے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ کوئی شخص نواب زادہ کو اس غرض سے بھگا لیا ہے کہ حضور سے کوئی بھاری رقم وصول کر کے چھوڑے۔ کیا کسی شخص نے حضور سے اس رقم کا مطالبہ کیا ہے؟

نواب۔ نہیں کسی نے نہیں کیا۔

ہوس۔ اب ایک سوال اور ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس روز نواب زادہ غائب ہوا اس روز حضور نے اس کے پاس کوئی خط بھیجا تھا۔

نواب۔ نہیں! بلکہ اس سے ایک روز قبل لکھا تھا۔

ہوس۔ بالکل درست! لیکن وہ خط اُسے ملا تھا اسی روز۔

نواب۔ ہاں!

ہوس۔ کیا خط میں کوئی ایسی بات درج تھی جو نواب زادہ کو ناگوار گزری ہو اور اس کو اس قسم کی لہو حرکت کرنے کی ترغیب ہوئی۔

نواب۔ نہیں جناب! قطعاً نہیں۔

ہوس۔ کیا حضور اپنے خطوط خود ڈاک میں ڈالتے ہیں۔

یہاں نواب صاحب کے سسر پیری نے قطع کلام کیا اور کسی قدر گرم ہو کر بولا۔

ڈاکٹر۔ نواب صاحب کی یہ عادت نہیں کہ وہ اپنے خطوط خود اپنے ہاتھوں ڈاک میں ڈالتے

پھر میں حضور نے یہ خطاب دیگر خطوط کے منبر پر رکھ دیے تھے اور میں نے ان کو اپنے ہاتھوں ڈاک کی تحلی میں ڈالا تھا۔

ہوس۔ کیا جناب کو یقین ہے کہ وہ خط بھی ان خطوط میں موجود تھا۔

نواب۔ ہاں میں نے بھی دیکھا تھا۔

ہوس۔ اس وفد حضور نے کتنے خط لکھے تھے؟

نواب۔ بیس تیس خط لکھے تھے۔ میری خواہ کتابت کا میدان بہت وسیع ہے لیکن یہ سوال تو آپ کا تطبی غیر متعلق ہے۔

ہوس۔ بالکل تو غیر متعلق ہرگز نہیں۔

نواب۔ خیر میں نے خود پولیس کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی توجہ جنوبی فرانس کی طرف بھی رکھیں۔ میں آپ سے یہ بھی عرض کر چکا ہوں کہ بیگم صاحبہ کی نسبت میرا ہرگز خیال نہیں ہے کہ وہ کسی ایسے یہودہ فعل کی طرف توجہ دے گی۔ لیکن اڑکے کے خیالات بہت کچھ خراب تھے اور یہ بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پاس بھاگ گیا ہو اور اس کام میں اس جرمین اسٹاڈن نے بھی اس کی مدد کی ہو۔ اب ڈاکٹر صاحب میں قصر ہولڈر نیس کو واپس جانا چاہتا ہوں۔

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سٹر ہوس کچھ اور سوالات بھی نواب صاحب سے کرنا چاہتے تھے لیکن نواب صاحب کے اس طرح دفعتاً اٹھ جانے سے ملاقات کا خاتمہ ہو گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ خاندانی معاملات میں ایک اجنبی شخص سے اس طرح گفتگو کرنا ان کی شان ریاست اور جلی غزات کے خلاف تھا اور نواب صاحب کو یہ بھی خیال تھا ممکن ہے سٹر ہوس اور بھی سوالات ایسے کریں جنکی وجہ سے انکی ریٹائرمنٹ زندگی کے اسرار سب سے منظر عام پر آنے لگیں۔

الغرض نواب صاحب اور انکے سکریٹری صاحب شریف لگنے اور میرے دوست پیدے حقوق واپتاک سے معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف ہو گئے۔

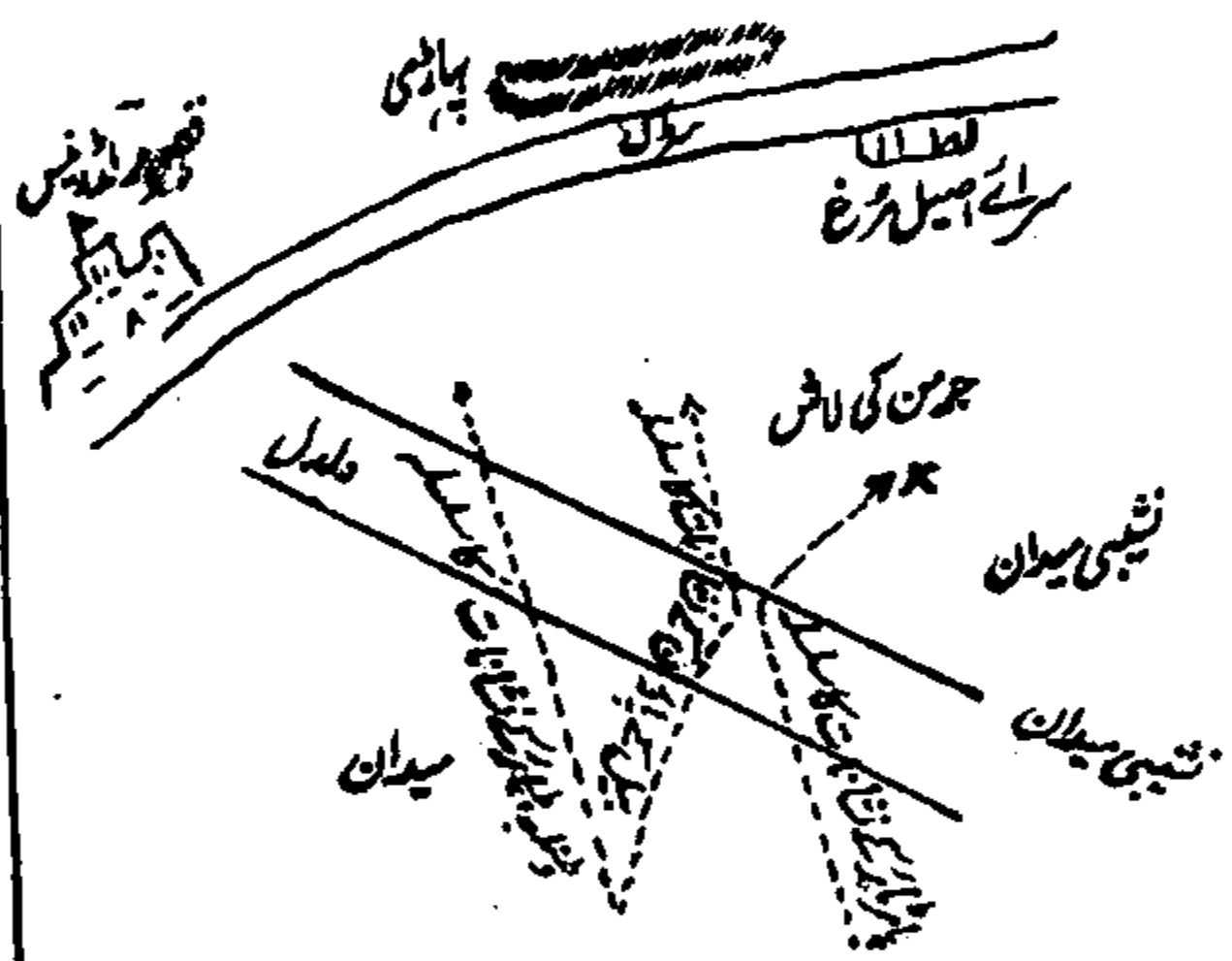
نواب زادہ کے کمرہ کا پوری طرح غور و خوض کے ساتھ معائنہ کیا گیا لیکن وہاں سولے اس خیال کے اور کچھ حاصل نہ ہوا کہ اگر لڑکا فرار ہوا ہے تو وہ کھڑکی کے راستہ سے فرار ہوا ہے جو من ماسٹر کے کمرے اور باب کا بھی بغور معائنہ کیا گیا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اتنی بات ضرور معلوم ہوئی کہ وہ پھولوں کی بیل کے ذریعہ کمرے سے اُترتا ہوا جو پھولوں کی وجہ سے مسک گئی تھی اور جس جگہ وہ زمین پر اُترتا تھا۔ وہاں لان پر ایٹریوں کے نشانات بھی نظر آئے۔ الغرض اس واقعہ کی



نسبت مولنے اس نشان کے اور کوئی قابل خورد کھوج نہیں تھا۔ اور وہ معاملہ اسی طرح سرسبز تھا جیسا کہ رد زاول ہو سکتا تھا۔

شہر لاک ہوس گھر سے نکل کر تنہا کہیں چلے گئے اور جب واپس آئے تو رات کے اانچ بجے تھے۔ انکو کہیں سے اس علاقہ کا بہت بڑا نقشہ مل گیا تھا جسے لیکر وہ میرے کمرے میں تشریف لائے اور پلنگ پر بھینچا کر اس کے وسط میں لیپ رکھ دیا۔ بعد ازاں انھوں نے اپنا پائپ سلگایا اور تباکو کے شغل کے ساتھ ساتھ انھوں نے نقشہ کو دیکھنا اور خورد کرنا شروع کیا۔ کبھی کبھی وہ اپنے پائپ کے سرے سے نقشہ کے بعض اہم مقامات کی طرف بھی اشارہ کرتے جاتے تھے۔

### نقشہ موقع متعلقہ قصہ ہذا



۱۲ ۴ ۲۳ ۲ ۹ ۴ ۴ ۴  
 ۲۸ ۴ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲  
 ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲ ۲

سرکے شوشیل

لان یا ہزار

لاہور  
 لاہور  
 لاہور

پتھروں کے احاطہ والے کھیتوں کا رقبہ

ہوس۔ والٹن: اب یہ معاملہ کسی قدر کھلتا ہوتا ہے اور واقعی اس میں بعض باتیں بہت دلچسپ ہیں۔ خیر بھی تو ابتدائی حالت ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس علاقہ کی بعض جزئیاتی خصوصیات پر نظر ڈالی جائے کیونکہ بہت ممکن ہے کہ دورانِ تفتیش میں ان باتوں کی بہت ضرورت پڑے۔ اچھا اب اس نقشہ کو ذرا غور سے دیکھو یہ جو سیاہ سا نقاشی ہے یہ مدرسہ خانقاہیہ ہے۔ میں یہاں ایک ایسے لنگے دیتا ہوں۔ اور یہ دیکھو بڑی سڑک گھوڑا خانہ جا رہی ہے اور اسکول کے پاس سے ہو کر گزرتی ہے اور یہ بھی دیکھو کہ سڑک کے دونوں طرف تقریباً میل بھر تک ادھر ادھر سے کوئی دوسرا راستہ آکر نہیں ملتا۔ اگر دونوں طرف سڑک سے گئے ہیں تو وہ سڑک پہی ہو سکتی ہے۔

میں۔ نقشہ دیکھ کر بیشک!

ہوس۔ اب حسن اتفاق سے واقف ایسے گذرے کہ ہم اچھی طرح یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وقوعہ کی شب کو اس سڑک پر کیا باتیں ہوئیں۔ اس موقع پر جان میں نے اپنا پائیکھیا اس رات کو ایک دیہاتی کا لٹیل تعینات تھا جو دن ۱۲ بجے رات سے صبح کے ۱ بجے تک ہر اس شخص کا بیان ہو کہ وہ اپنی جگہ سے لہو بھر کے لئے بھی نہیں ہلا اور وہ یقین دلاتا ہے کہ سڑک سے اس رات کو نہ کوئی آدمی گذرنا کرہا۔ اور اگر کوئی گذرنا تو نا ممکن تھا کہ وہ نظر نہ آتا۔ آج رات میں اس پولس میں سے بات چیت کر چکا ہوں اور وہ قابل اعتبار آدمی نظر آتا ہے گویا اس طرف کا معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اب سڑک کے دوسرے حصہ کی طرف آئیے۔ یہ دیکھئے یہ نشان ایک سڑک ہے جس کا نام "سڑک سٹریٹ" ہے اس سڑک کی بھکاری اس روز رات کو بہت جلیل تھی اور اس نے میگلٹن کو آدمی بھجوا کر ڈاکٹر بلا یا تھا لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے حصہ میں کدیکھنے گیا ہوا تھا اس لئے صبح تک نہ آسکا۔ سڑک والوں نے وہ رات آکر میں کافی اور ان میں سے کوئی نہ کوئی ہر وقت سڑک پر نگاہ رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹر کے لئے چشمہ براہ تھا۔ یہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس روز رات اس طرف سے کوئی آدمی اور لگا نہیں گذرا۔ اگر ان کا بیان صحیح ہے تو اس طرف کا معاملہ بھی ختم ہوا۔ گویا وہ دونوں طرف سڑک سے گئے ہی نہیں۔

میں۔ لیکن ان کے پاس بائیکل تھی۔

ہوس۔ بائیکل ٹیکہ ہم بائیکل ٹیکہ بھی ابھی پوچھیں اچھا اب پھر وہی سلسلہ تہ لال

اٹھایے اگر وہ لوگ سڑک سے نہیں گئے تو یا تو جنوب کی طرف گئے ہوں گے یا شمال کی طرف سے۔ گویا یہ امر یقینی ہے۔ اچھا اب دونوں صورتوں کا بھی مقابلہ کر لینا چاہئے۔ سڑک کے جنوب میں آپ دیکھتے ہیں کہ بہت بڑا رقبہ زیر کاشت ہے اور وہ بہت سے چھوٹے چھوٹے کھیتوں میں منقسم ہے اور ہر کھیت پتھر کی چھوٹی سی دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ کوئی بائیکل اس طرف سے ہرگز نہیں جاسکتی لہذا اس طرف توجہ کرنا ہی فضول ہو اب شمال کی طرف آئیے ادھر لان یا سبزہ زار سے آگے ایک قطعہ ایسا ہے جہاں بہت سے درخت اور جھاڑیاں اس طرح گنجان آگے ہوئے ہیں کہ اس کو لوگ جنگل یا بن کہہ سکتے ہیں اور اس بن کے آگے ایک بہت وسیع نشیبی میدان ہے جس کو دیہات کی زبان میں کہا دیر یا ڈیر کہتے ہیں یہ میدان اسی طرح تقریباً دس میل تک چلا گیا ہے۔ اچھا دیکھو اس اجاڑ علاقہ کے اس طرف قصر بولڈرینس ہے جو سڑک کے راستہ سے دس میل ہو لیکن کہا دیر میں جو صرف اسیل رہ جاتا ہے۔ یہ ایک عجیب طرح کا اجاڑ اور سنان میدان ہے کہیں کہیں خالی خالی کوئی چھوٹا سا کھیت نظر پڑتا ہے۔ یا کہیں کہیں کسی دیہقان کا چھوٹا انظر آجاتا ہے۔ جہاں عموماً وہ لوگ بھینس بکریاں یا مویشی پالتے ہیں۔ الغرض بجز ان لوگوں کے اس میدان میں چیر نیلڈ کی سڑک تک اور کسی جاندار کی صورت نظر نہیں آتی۔ اچھا اس سڑک پر دیکھو یہ کچھ تھوڑی سی آبادی، ایک گرجا اور ایک سرے بھی ہے اس سے آگے پہاڑیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ الغرض اگر ہمارے معاملہ کا کوئی سراغ لگ سکتا ہے تو وہ اسی میدان میں لگ سکتا ہے۔

میں۔ اور بائیکل؟

ہوس۔ ہاں ہاں! بائیکل بھی آگئی۔ کوئی ماہر فن سائیکل سوار اچھی سڑک کی ضرورت نہیں سمجھتا کہا دیر میں بیسوں راستے نکلتے ہیں اور ان روزرات کو پورا چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور یہ کیا بات ہے؟

اس وقت دروازہ پر کسی گھبرائے ہوئے شخص نے دستک دی اور لہجہ بھر بھر ڈاکٹر گنسن بل کرہ میں داخل ہوئے ان کے ہاتھ میں ایک نینے رنگ کی کرکٹ کیپ تھی جس کی چوٹی پر سفید کپڑے سے سنڈا ہوا بیٹن لگ رہا تھا۔

ڈاکٹر۔ اچھو لہجہ کچھ پتہ تو چل گیا ہے۔ یہ دیکھو اب زیادہ کی ٹوپی ہے۔  
ہوس۔ یہ کہاں ملی۔

ڈاکٹر۔ خانہ بدوشوں کی گاڑی میں جو کھادر میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھے وہ لوگ منگل کے روز وہاں سے چلے گئے تھے آج پولیس نے جو ان کی خانہ تلاشی لی تو یہ ٹوپی برآمد ہوئی۔  
پلوس۔ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں۔

ڈاکٹر۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ جھک مارتے ہیں کہتے ہیں کہ منگل کی صبح کو یہ ٹوپی انہیں میدان میں پڑی ہوئی ملی تھی۔ اسی وہ بدعاش سب کچھ جانتے ہیں۔ انہیں ڈر اب زیادہ کا پورا پتہ معلوم ہے بہر حال اب وہ دہرے گئے۔ حوالات میں بند ہیں۔ اب پولیس کے خوف یا نواب صاحب کے انعام کے لالچ سے سب کچھ اگل دینگے۔

یہ خبر سنا کر ڈاکٹر صاحب کمرہ سے نکل کر چلے گئے۔

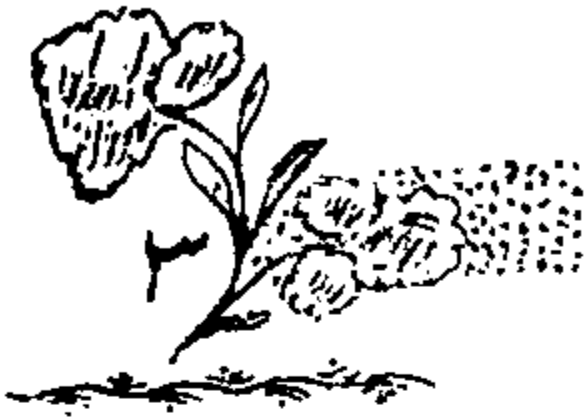
پلوس۔ یہاں تک بھی غنیمت ہو اب یہ بات قائم ہو گئی کہ سراسر عیسیٰ کے لئے ہم کو کھادر میں شرتی سمت چلنا چاہئے۔ پولیس والوں نے مقامی طور پر فی الحقیقت کچھ نہیں کیا۔ سولے ان خانہ بدوشوں کی گرفتاری کے یہ دیکھو واٹسن! کھادر میں ادھر سے ادھر تک ایک نالہ بھی چلا گیا ہے دیکھو یہ نقشہ پر نشان دیا گیا ہے۔ اور بعض بعض جگہ یہ نالہ وسیع ہو کر دلدل بن گیا ہے خصوصاً اس حصہ میں جو مدرسہ اور قصر ہو لڈرنیس کے درمیان واقع ہے۔ آج کل خشکی کے موسم میں کسی اور جگہ کھوج لگانا مشکل ہو بس اگر کچھ پتہ چل سکتا ہو تو اسی دلدلی حصہ میں پس سکتا ہے۔ اچھا میں کل صبح تم کو بہت سویرے اٹھاؤں گا۔ کل چل کر پتہ لگانے کی حتیٰ الامکان کوشش کریں گے۔

ابھی دن طلوع ہونے ہی کو تھا کہ صبح کو سیری آنکھ کھلی لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ سٹراپوس پہلے ہی میرے پلنگ کے برابر کیل کانٹے سے دست کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا پورا لباس پہنے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کہیں باہر پھر کر آئے ہیں۔

پلوس۔ میں نے لان افد بایسل والی کو ٹھہری کا معائنہ کر لیا ہے۔ اور سائے والے خشک ہیں میں بھی گھوم آیا ہوں۔ اچھا لو اب واٹسن دوسرے کمرے میں چائے تیار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ کیونکہ آج ہمیں بہت کام کرنا پڑے گا۔

اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور اس کے رخسار پر مسرت کی شرخی جھلک رہی تھی۔ گویا وہ بہت جلد منزل مقصود پر پہنچ جانے والا ہے۔ اس وقت وہ دوسرا ہوس تھا۔ اس میں اس وقت چستی اور جالا کی کوٹھ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ بیکار سٹریٹ والا ایفونیون کی ٹا۔

پنک باز ہوس نہیں رہا تھا۔ میں نے اس کی اس اذیت یہ حالت دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ آج یقیناً سخت کام کرنا پڑے گا۔



اپنے دونوں مین بڑی بڑی امیدیں قائم کئے ہوئے ہم اس کا نس اور بھونس اور جھانکنا کے میدان میں گھٹے جان بھیڑوں بکریوں اور مویشیوں کی آمد رفت کے ہزار ہارستے تھے۔ چلتے چلتے ہم ایک ہموار سبز کنارے پہنچے جو اس دلدل کے کنارہ کنارہ دور تک چلا گیا تھا جو قصر ہولڈرینس اور ہارس درمیان واقع تھی۔ اور یقیناً اگر نواب زادہ گھر کی طرف گیا ہوتا تو وہ لازمی طور پر اس دلدل سے گزرتا۔ اور اگر بیان سے گذرتا تو ناممکن تھا کہ اس کے نشانات اپنی نہ رہتے۔ لیکن اس کا یا حرمین ہستاد کا کوئی بھی نشان موجود نہیں تھا۔ میرے دوست کے چہرے کی خوشی آؤ گئی اور نہایت متفکر حالت میں دلدل کے کنارہ کنارہ غور کرتا ہوا چلنے لگا اور اس وقت سطح زمین پر کچھ دکھ کا کوئی نشان ایسا نہ تھا جس کو وہ غور سے نہ دیکھتا ہو۔ بھیڑوں اور بکریوں کے نشانات کی کچھ کمی نہ تھی اور چند گز آگے بڑھ کر مویشیوں کے نشانات بھی بہت پائے جاتے تھے۔ بس اس سے زیادہ کھوج کچھ نہیں مل سکا۔ دلدل کی وسیع سطح پر باؤں کا نگاہ ڈالنے ہوئے میرا دوست بولا۔

ہوس۔ یہ پہلی رکاوٹ ہو اور اس سے آگے دلدل کا ایک اور ٹخنہ ہے اور دونوں کے درمیان ایک بگیا یعنی راستہ ہے۔ ادھر! دالٹن! یہ کیا ہو! ہم ایک تنگ گڑبڑی پر پہنچ گئے۔ اس راستے کے وسط میں کچھ کے اندر بائیک کے ٹکڑے کے صاف نشانات تھے جو دو رنگ چلے گئے تھے۔

میں۔ وا شہادہ مالا بس اب پتہ لگ جائے گا۔

لیکن شہوس نے اپنا سر ٹاپا اس کے چہرے پر تفکر پریشانی کے آثار زبان سے خوشی کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی تھی۔

ہوس۔ ہاں بائیک تو وہ اس کا نہیں لیکن وہ بائیک نہیں میں کی میں تلاش ہے ہاں میں ایسے



بیانیس مختلف نشانات سے واقف ہوں جو مختلف قسم کے ٹائر زمین پر چھوڑتے ہیں۔ دیکھو اس بائسل کے نشانات کی طرف غور سے دیکھو۔ اس پر ڈنٹیل مار چڑھے ہوئے ہیں۔ اور اوپر کے خلاف برائیک پیوند بھی لگا ہوا ہے لیکن اس بائسل کے ٹائر جو جرس استاد کی تھی پامرداے ہیں۔  
 اسکے ذریعہ سے ایک لمبی لکیر پڑتی ہے لہذا وہ بائسل جس کے یہ نشانات ہیں جرس استاد کی نہیں۔  
 لیکن تو ممکن ہے کہ یہ بائسل ریل کے کی ہو۔

ہوس۔ ممکن ضرور ہے۔ بشرطیکہ آپ یہ ثابت کر سکیں کہ نواب زادہ کے پاس کوئی بائسل تھی لیکن یہ اس قسمی نہیں ثابت ہو سکا۔ دیکھو جس بائسل نے۔ نشانات چھوڑے ہیں اس کا سوار اسکول کی طرف آ رہا تھا۔

ہیں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ اسکول کی طرف جا رہا ہو۔

ہوس۔ نہیں دوست ہرگز نہیں۔ دیکھو زیادہ گہرا نشان پچھلے پیمہ کا ہے جس پر سوار کا تمام بوجھ پڑتا ہے اور تم یہ بھی دیکھ سکتے ہو کہ بعض بعض جگہ یہ گہرا نشان ہلکے نشان پر سے ہو کر گزرتا ہے اور اس کو ڈھاتا چلا گیا ہے لہذا اس میں شک نہیں کہ بائسل سوار شخص اسکول کی طرف آیا تھا لیکن اس کا ہمارے معاملے سے کچھ تعلق نہ ہو۔ لیکن آؤ ذرا پیچھے ہٹ کر ہم اس نشان کو سیکندروہ دریا کی زمین الفرض ہم نے ایسا ہی کیا لیکن چند سو گز پیچھے ملے ہوں گے کہ وہ نشانات غائب ہو گئے کیونکہ یہاں کما در کا لدنی حصہ ختم ہو گیا تھا اور سخت زمین آگئی تھی۔ لیکن ہم عقب کی طرف چلتے ہے اور کچھ دیر بعد ہم ایک اور مقام پر پہنچے۔ جہاں ایک چھوٹا سا چتر بہ رہا تھا۔ یہاں وہ نشانات پھر نمودار ہو گئے۔ اگرچہ وہ مویشیوں کے کھردوں کے نشانات سے بہت کچھ خراب ہو گئے تھے اس کے بعد پھر کوئی نشان نظر نہ آیا۔ لیکن یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ بائسل ضرور اس جگہ پہنچے اور آتی تھی جو اسکول کے پیچھے واقع ہے۔ پھر اس ایک بڑے سے چھوٹے بڑے اور ہاتھوں پر غوری دکھ کر کچھ سوچنے لگے۔ آخر مرہ میں روسگٹ میں نے ختم کئے۔ بلکہ فردہ اس طرح گویا ہونے۔

ہوس ہاں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ ایک چالاک اور ضرب کار آدمی اپنی بائسل کے ٹائر تبدیل کر لے تاکہ لوگوں کو وہ ہو گا دے سکے۔ لیکن عزم کے دماغ میں اس تم کا چال آسکتی ہے جس کا شکار کیلنا تو میں اپنے لئے باعث فخر افتخار خیال کر دوں گا۔ تیری جان ہم اس عالم کو پہنچا چھوڑے دیتے ہیں یا ڈونیشن کا سلسلہ پھر دلدل سے شربن کرتے ہیں کیونکہ ابھی اس کا

بہت ساحرہ دیکھے بغیر باقی رہ گیا ہے۔

الغرض دلدل کے کنارہ کنارہ ہم نہایت غور و خوض سے دیکھ بھال کرنے لگے اور خدا کا شکر  
ہو کہ ہماری جانفشانیان بہت جلد بار آور ہوئیں۔

دلدل کے زیرین حصہ کے بیچ سے ایک چھوٹا سا راستہ گزرتا تھا جس میں کچھ بھری ہوئی  
تھی۔ جب ہم یہاں پہنچے تو سڑک ہوس نے کچھ دیکھتے ہی نعرہ سرت بلند کیا۔ اس کچھڑے راستے  
کے درمیان میں ایسے نشان نظر آئے جیسے کوئی شخص بہت سی رسیاں باندھ کر ایک ساتھ کھینچ  
لے اور اس سے وہاں ہی مسلسل نشان پڑ جائے یہ پامٹاؤں کا نشان تھا۔

ہوس۔ یہ لیجئے جناب جرم سستا کی بائیکل کا نشان۔ دیکھئے میرا استدلال کس قدر صحیح تھا۔  
مین۔ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

ہوس۔ لیکن ہنوز دلی دور است، والا معاملہ ہے۔ اچھا ذرا مہربانی کر کے ان نشانات سے  
بچکر چلئے۔ میرا خیال ہے کہ نشانوں کا سلسلہ در تک نہیں جائے گا۔

ہم اس نشان کو دیکھتے دیکھتے آگے بڑھے۔ یہاں جگہ جگہ سرسبز اور پلام جگھیں ملیں اور  
اگرچہ کبھی کبھی وہ نشان غائب ہو جاتا تھا لیکن تھوڑی دیر بعد کہیں نہ کہیں پھر مل جاتا تھا۔  
ہوس۔ دانش! تم نے یہ بھی غور کیا کہ اس جگہ سمار نے رفتار کو تیز کرنا شروع کر دیا ہے یہ دیکھو  
یہ نشان دیکھو یہاں لگے پچھلے دو دنوں کا زمانہ نظر آ رہا ہے۔ اور دونوں کے نشان  
یکساں طور پر گہرے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سوار نے اپنے اگلے حصہ پر بھی پورا زور دینا شروع  
کر دیا ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب بائیکل کو زور لگا کر تیز کیا جاتا ہو۔ اور ہو یہ دیکھو! خدا  
کی قسم ایسا نظر آتا ہے تو بائیکل سوار اس جگہ گرا ہے۔

ایک جگہ راستہ پر کچھ مین ایسا نشان تھا جیسے کوئی زمین سان کر لپ دیتا ہے۔  
چند گز کے فاصلے پر پاؤں کے نشان نظر آئے بعد ازاں پھر ٹائر کا نشان شروع ہو گیا۔  
مین۔ غالباً سمار پھیل گیا ہوگا۔

اسٹن مین سٹریٹس کی نظر ایک خود رو پھول دار پودے کی ٹوٹی ہوئی شاخ پر پڑی ہیں  
بہت سے پھول اور کیا لڑائی ہوئی تھی جس وقت مین نے اس شاخ کو دیکھا تو سناٹا آ گیا۔  
مین ہم کو رہ گیا۔ کیونکہ زرد زرد پھولی خون کے شرح رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں  
اسے تیرا س اور زنگرا مشابہت بھی تھی جسے ہوسے خون کی پینٹکیا میں نظر آ رہی تھیں۔

ہوس۔ دانش! یہ تو بہت برا ہوا۔ دیکھو ذرا ہٹ کر کھڑے ہو۔ بغیر ضرورت ایک قدم آگے نہ بڑھاؤ۔ دیکھو یہ کیا نظر آتا ہے۔ اور اس کے کیا معنی ہیں۔ بائیکل سوار زخمی ہو کر گرا پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر بائیکل پر سوار ہوا۔ اور آگے بڑھا لیکن اس کے بعد ٹائرون کا نشان کوئی نہیں ہے۔ لیکن اس راستہ پر کسی ہیل یا گائے کے پاؤں کے نشانات ضرور نظر آتے ہیں تو کیا دانش بائیکل سوار کو کسی سانڈے نے زخمی کر دیا تھا۔ نہیں ہرگز نہیں لیکن یہاں تو کسی اور کے نشانات بھی نظر نہیں آتے۔ اچھا خیر آگے بڑھو۔ اب دوست یقیناً یہ ٹائر کے نشان اور خون کے دھبے ہماری کچھ رہنمائی ضرور کریں گے۔ اب مجرم ہم سے بچ کر کہاں جاسکتا ہے۔



اس کے بعد ہم کو زیادہ دیر تلاش و تپس کرنا نہیں پڑا۔ اس نم دار اور غلاب آلودہ راستہ میں ٹائر کے نشانات ٹوٹے پھوٹے اور بے قاعدہ طور پر خمیدہ اور گھوم کھائے ہوئے نظر آنے لگے اب دفعہ جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ جھاڑیوں میں کئی دہات کی چیز چھپتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ یہ ایک بائیکل تھی۔ ایک پائڈان شکستہ اور مڑا ہوا تھا پہیوں پر پامر کے ٹائر چڑھے ہوئے تھے۔ اور اس کے سامنے کا تمام حصہ بڑی طرح خون آلودہ تھا۔ دوسری طرف جھاڑیوں میں ایک بوٹ بھی نکلا ہوا دکھائی دیا۔ ہم دونوں دوڑ کر اس جگہ گئے وہاں ہم نے اس بد نصیب بائیکل سوار کو پڑا ہوا دیکھا۔ وہ ایک دراز قد بھری دارھی والا اندرست و توانا آدمی تھا۔ آنکھوں پر عینک لگی ہوئی تھی جس کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا تھا۔ یہ شخص مردہ تھا اور جہاز کی لٹھی کی ضرب کاری تھی جس نے اس کے سر پر پڑ کر کھو پڑی توڑ دی تھی۔ اس قدر شدید ضرب کے بعد بھی اس کا آئنی دوڑ تک بائیکل پر چلا جانا ظاہر کرتا تھا کہ وہ شخص کس قدر تندرست و توانا ہوگا۔ علاوہ ازیں اس سے اس شخص بہت وجہات بھی ظاہر ہوتی تھی۔ پاؤں میں جوتے تھے لیکن موزے نہیں تھے۔ کوٹ کے پتے تھیں بھی نہیں تھے۔ یقیناً یہ جرمین اٹاڈ کی لاش تھی۔

مشر ہوئے نہایت ملائمت اور احترام سے لاش کو الٹ پلٹ کر کے دیکھا۔ بعد ازاں وہ بہت دیر تک غور کر مارا اور وہیں اس کے تپوں سے دیکھ رہا تھا کہ اس خون ناک انکشاف کے بعد بھی ہم ابھی تک منزل مقصود تک نہیں پہنچے تھے۔

ہوس۔ دانش اڑی شکل آپڑی کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔ میرا ارادہ تو ہے کہ سلسلہ تفتیش جاری رکھوں۔ اب تک آنا وقت فضول ضائع ہو چکا ہے کہ اب ایک منٹ بھی ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ علاوہ ازیں ہمارا یہ بھی فرض ہو گیا ہے کہ اس انکشاف کی اطلاع پولیس کو دی جائے تاکہ اس غریب کی مٹی ٹھکانے لگے۔

میں بگڑا بچا ہوں تو میں رقعہ لیکر جاسکتا ہوں۔

ہوس۔ لیکن مجھے تو آپ کے ساتھ اور مدد کی سخت ضرورت ہے۔ ذرا ٹھہرو۔ دیکھو وہ سانسے ایک شخص جھانک کر آکا اشارہ ہو جاؤ اس کو بلا لاؤ۔ وہ پولیس کو بلا لائے گا۔

میں حسب الہدایت گیا اور اس شخص کو بلا لایا۔ اس کے بعد مشر ہوس نے رقعہ لکھ کر اس خود فرزند شخص کے والد کو اور ڈاکٹر کھنسل کے پاس بھیج دیا۔

ہوس۔ اچھا دیکھو دانش! آج ہم نے دو باتوں کا پتہ لگا لیا ہے۔ ایک تو وہ بائیکل ہے جس پر ڈنلپ ٹائر چڑھے ہوئے ہیں اور دوسری وہ ہے جس پر ٹائر ہیں۔ اب ان دونوں باتوں سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ذرا سوچو۔ بائیکل اس کے کہ ہم میدان تفتیش میں مزید قدم بڑھائیں یہ بہتر ہو گا کہ ہم ان باتوں پر غور کر لیں جو ہمیں اب تک معلوم ہو چکی ہیں اور ضروری باتوں سے اتفاقی باتوں کو علیحدہ کر دیں۔

میں نے اتفاق کیا۔

ہوس۔ اچھا سب سے پہلے تو میں آپ کے یہ بات ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ زیادہ برضا و رغبت قرار ہوا ہے۔ وہ اپنے کمرہ کی کھڑکی سے پھسل کر اتر اور چل کر آہوا خواہ تھا یا کسی اور کی پہلے ہی میں۔ گویا استقدر بات یقینی ہے۔

میں۔ بیشک!

ہوس۔ اچھا اب اس بد قسمت جرمن کے معاملہ پر غور کریں وقت لڑکار وادہ ہوا تو وہ پوری طرح اپنا لباس پہن چکا تھا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس کام کے لئے پہلے ہی سے تیار تھا لیکن جرمن ہاسٹرز جو چلتا ہے وہ موز سے بھی نہیں پہن سکا۔ گویا اس معاملہ

کی بیشتر سے خبر نہ تھی۔

مین۔ بیشک!

ہوس۔ لیکن یہ جرمس کیا کیوں؟ اسلے کہ اس نے اپنے کرہ کی کھڑکی سے نواب زادہ کو ہانگے دیکھا اس نے چاہا کہ لڑکے کے پیچھے دوڑوں اور اس کو پکڑ دلاؤں۔ لہذا اس نے اپنی بائیکل نکالی۔ نواب زادہ کے پیچھے دوڑا اور اس کو پکڑ لیا۔ اور اس عمل میں اپنی جان سے گیا۔

مین۔ ہاں بظاہر تو ایسا ہی نظر آتا ہے۔

ہوس۔ اب میں اپنے استدلال کے زیادہ اہم موقع پر آتا ہوں۔ دیکھو خطرات انسانی میں یہ بات داخل ہو کر جب کبھی وہ کسی لڑکے کو پکڑنا چاہتا ہے تو وہ اس کے پیچھے پیدل دوڑتا ہو۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں اس کو پکڑ لوں گا۔ لیکن اس جرمس اتحاد نے ایسا نہیں کیا اس نے اپنی بائیکل سے کام لیا اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ جرمس اعلیٰ درجہ کا بائیکل سوار تھا۔ اگر اس کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ خود نواب زادہ کے پاس بھی تیز رفتاری کا کوئی سامان یا ذریعہ موجود ہے تو وہ ایسا ہرگز نہ کرتا۔

مین۔ یعنی وہ دوسری بائیکل!

ہوس۔ دیکھو ذرا صورت معاملہ قائم کر لینے دو۔ اچھا جرمس ہستاد کی موت اسکول سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہوئی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ کسی گولی سے واقع نہیں ہوئی۔ گولی تو ایک بچہ بھی چلا سکتا ہے بلکہ ایک خونخوار اور ملک ضرب سے واقع ہونی ہے جو کسی طاقتور شخص کے ہاتھ کی لگائی ہوتی تھی۔ بس صاف ظاہر ہو گیا کہ ہانگے وقت کوئی دوسرا آدمی بھی ضرور لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور یہ بہاگ دوڑ بھی بہت تیزی کے ساتھ عمل میں آئی تھی۔ کیونکہ جب تک ایسا اعلیٰ درجہ کا سائیکل سوار لڑکے کو پکڑ سکے وہ اسکول سے پانچ میل دور نکل چکا تھا۔ لیکن جب ہم اس افسوسناک واقعہ کے موقعہ کا معائنہ خور سے کرتے ہیں تو کیا دیکھائی دیتا ہے۔ صرت گاڑے کے چند کچھ اس سے زیادہ اور کھوج کوئی نہیں ہے۔ مین اس جگہ کی دور دراز تک دیکھ بھال کر چکا ہوں۔ گویا ۵۰۔۵۰ قدم تک کوئی اور کھوج نہیں ہے۔ اچھا کوئی سائیکل سوار قبل سے قطعی کوئی واسطے نہیں رکھ سکتا تھا۔ علاوہ انسانی کے پاؤں کے نشانات بھی نہیں

نہیں پائے جاتے۔

مین۔ ہوس۔ یہ بات تو ناممکن ہو۔

جیسا کہ

ہوس۔ بجا فرمایا! ہاں جس طرح میں نے صورت حال بیان کی ہے اس طرح تو ضرور ناممکن ہے لہذا اب مجھے معاملہ کی کوئی صورت قائم کرنی چاہئے۔ کیونکہ مجھ سے کہیں غلطی ضرور ہوئی ہوگی لیکن تمام باتیں تم خود اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہو۔ کیا کوئی نئی بات تمہیں نہیں سوچھتی یا میری غلطی کہیں نظر نہیں آئی۔

میں۔ تو کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ جرمن اُتاد کی کھوپڑی بائسل سے گر کر ٹوٹی ہو۔

ہوس۔ کیا کیچڑ میں گر کر آیا ممکن ہے؟

میں۔ تو پھر میری تو عقل حیران ہو میں کچھ نہیں سمجھ سکتا۔

ہوس۔ میان لاجل ولاقوۃ! ہم اس سے بھی زیادہ بہت سے پچیدہ اور سنگین عقدے حل کر چکے ہیں۔ ہر حال اس وقت ہمارے پاس بہت کچھ مصالحہ موجود ہے۔ بشرطیکہ ہم اس سے صحیح طور پر کام لے سکیں۔ اچھا خیراب ہم پامٹاؤ والی سائیکل سے پیٹ چکے۔ اب ڈنلپ ٹائر والی کو لو۔ وہی جس پر پوند لگا ہوا ہے سو دیکھیں اس سے کیا حاصل ہوتا ہے۔

الغرض ہم نے بہت جلد ڈنلپ ٹائر والا نشان تلاش کر لیا اور اس کو دیکھتے ہی آگے بڑھے لیکن تھوڑی ہی دور بعد میدان کی سطح اونچی اور سخت ہونے لگی۔ اوردہ نشان کچھ دور چل کر غائب ہو گیا اب ان نشانوں سے کوئی زیادہ ابلو کی توقع نہیں تھی جس مقام پر ہم نے ٹائر کے آخری نشانات دیکھے وہاں سے بائسل دو مقامات کو جا سکتی تھی۔ یعنی یا تو عالیشان قصر ہولڈرز کو جو اس وقت ہمارے بائیں ہاتھ کی طرف سر بٹک کھڑا نظر آتا تھا۔ یا شیب کی طرف داہنے ہاتھ کو ایک چھوٹے سے گاؤں کی طرف جو چپٹر نیلڈ والی سڑک پر واقع تھا۔ یہی وہ گاؤں تھا۔ جہاں ایک چھوٹا سا گرجا اور ایک پڑانی سرائے بنام "سولے ایل سٹریٹ" واقع تھی۔





جس وقت ہم اس کردہ صورت اور گندی سرے کے قریب پہنچے جس کے دروازہ پر صیل نرغ کا نشان آویزان تھا تو دفعہ ستر ہوس نے ایک بچکولا لکھا یا ایک سکی بھری۔ اس کے پاؤں لڑکھڑائے۔ وہ لنگڑایا اور چھپٹ کر میرے شانہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ورنہ قریب تھا کہ وہ در سے بے قرار ہو کر زمین پر گر پڑتا۔ ایسا معلوم ہوا تھا کہ پاؤں اونچا نیچا یا کسی گڑ میں جا پڑنے سے اس کے پاؤں میں موج آگئی ہے اور وہ اس کے صدر سے چلنے پھرنے سے قطعی مجبور ہو گیا ہے۔ الغرض میرے شانہ پر ہاتھ رکھے اور سہارا لیکر لنگڑوں کی طرح اچکتے ہوئے وہ سرے میں بمشکل تمام داخل ہوا جہاں ایک بد صورت اور ادھیڑ آدمی بیٹھا ہوا اپنا پانپ پی رہا تھا۔ شخص خوب تندرست و توانا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں خوب مضبوط تھے اور اس کے چہرے سے ایک خاص قسم کا پاجی پن برس رہا تھا۔

ہوس۔ کہئے دوست ستر و بین ہائیں کیا مزاج ہے؟

رہین۔ آپ ہیں کون صاحب؟ اور آپ کو میرا نام کیوں معلوم ہوا؟

وہ دہقانی گنوار ستر ہوس کے منہ کو سیدر شک و شبہ کی نظروں سے تکتے لگا اور

بد مزاجی سے ہم کلام ہوا۔ شخص سرے کا مالک بھٹیاریہ تھا۔

ہوس۔ اجی آپ کا نام تو جناب آپ کے سر پر لکھا ہوا نکسا ہے۔ گھر کے مالک کو ہر شخص

بہت آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ میرے خیال میں آپ کے یہاں کوئی گاڑی تو نہ ہوگی۔

بھٹیاریہ۔ جی نہیں میرے یہاں نہیں ہے۔

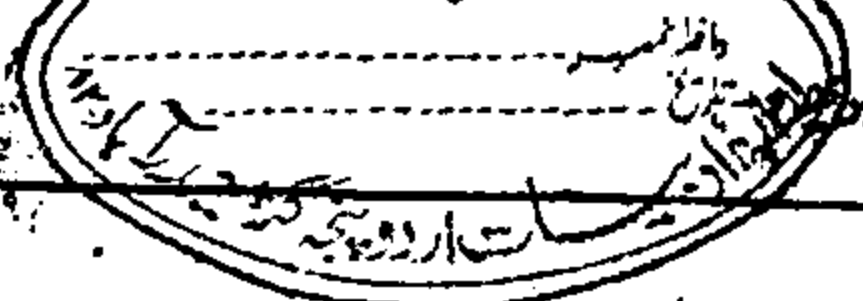
ہوس۔ آہ مجھ سے تو ایک قدم بھی نہیں چلا جاتا۔ پاؤں ہی زمین پر نہیں ہکتا۔

بھٹیاریہ۔ تو پاؤں زمین پر کیسے کیوں ہو۔

ہوس۔ مجھ سے چلا بھی تو نہیں جاتا۔

بھٹیاریہ۔ تو لنگڑوں کی طرح آپکے چلنے پھرنے کی کیا حالت ہے؟

کتب خانہ



الغرض مشرور و بین اہلیس کا طرز گفتگو اور رنگ و عنکب عجیب ہی وہ تھا لیکن داہلے  
ہو جس تیسویں پرل تک نہ آیا اور گفتہ خیالی سے تمام باتوں کا جواب دیتا رہا۔  
ہوس۔ دست اس وقت تو درحقیقت بڑی دقت پیش ہوئی تھی اپنی تکلیف کا اچھا  
خیال نہیں ہے۔

بھٹیاریہ۔ تو بندہ ہی کو آپ کا کب خیال ہے۔

ہوس۔ دوست اس وقت نہایت ضروری کام درپیش ہے اگر تم مجھے اس وقت کوئی  
بائیکل لے سکو تو میں یقین انعام میں ایک اشرنی دوں گا۔  
بائیکل کا نام سنکر بھٹیاریہ نے کان کھلے گئے۔

بھٹیاریہ۔ تو آخر آپ جانا کہاں چاہتے ہیں۔  
ہوس۔ قصر ہولڈرز تک جائیں گے۔

یہ سنکر بھٹیاریہ نے ہمارے کپڑوں کو بھر کچڑ میں جگہ لٹھ سے ہوسے سے  
پاؤں تک دیکھا اور ایک طنز یہ لہجہ میں بولا۔

بھٹیاریہ۔ آپ صاحبان نواب صاحب کے اجاب میں سے ہوں گے۔

ہوس دسکرا کر بہر حال وہ ہم کو دیکھ کر خوش مزوہ ہوں گے۔

بھٹیاریہ۔ آخر کس وجہ سے؟

ہوس۔ اس لئے کہ ہم یوسف گم گشتہ یعنی انکے فائب شدہ صاحبزادے کی خبر لائے ہیں۔

یہ سنکر وہ بھٹیاریہ بہت زیادہ چونکا اور گہرا کر بولا۔

بھٹیاریہ کیا آپ رگ اس کا سراغ لگا رہے ہیں۔

ہوس۔ نہیں نواب لادہ کی خبر سن کر لے ہیں کہ وہ تو رپول میں ہے اور اس کے واپس  
آ جانے کی بہت جلد توقع کی جاتی ہے۔

یہ بات سنکر بھٹیاریہ کے بھدے چہرہ پر ایک دوسری قسم کا غیر نمودار ہوا اور بجائے

رہنے بن کے اب وہ شگفتہ مزاجی سے گفتگو کرنے لگا۔

بھٹیاریہ۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ میں نواب صاحب سے کسی قسم کی ہمدردی کروں

کیونکہ میں ایک زمانہ میں ان کا ہمد کو چیان تھا۔ اور وہ مجھ سے نہایت ظالمانہ برتاؤ کرتے

تھے ایک دن انھوں نے ایک باجی بنیہ کے چھوٹے گھوڑے پر جو گھوڑوں کا وارنہ ہیا کیا کرتا تھا



بہت بڑی طرح زد و کوب کیا تھا۔ لیکن میں یہ سن کر خوش ہوا کہ نواب زادہ لوہ پور میں مل گیا۔  
ہو اور قصر ہو لڈر میں تک پہنچنے میں آپ صاحبان کی ضرورت مرد کردن گا۔

ہوس۔ ہم لوگ جناب کے بید ممنون ہونگے۔ پھر پہلے تو کچھ کھانے کو دلو ایسے اس کے بعد  
کوئی بائیکل لادیں۔

بھٹیاریہ۔ مگر بائیکل تو میرے پاس ہو نہیں۔

یہ سن کر ہوس نے ایک اشرفی جیب سے نکالی اور اس کی زاہد فریب جھلک بھٹیاریہ

کو دکھائی

بھٹیاریہ۔ میں کہتا ہوں کہ میرے پاس کوئی بائیکل نہیں ہے۔ لیکن میں آپ کو قصر ہو لڈر تک  
تک پہنچانے کے لئے دو گھوڑوں کا انتظام کر دوں گا۔

ہوس۔ اچھا! اچھا! پہلے تو کچھ کھانا کھا لیں اسکی نسبت پھر بات چیت ہوگی۔

وہ بھٹیاریہ ہم لوگوں کو باورچی خانے کے برابر ایک کمرہ میں بٹھا کر چلا گیا اور میں بات

دیکھ کر بید حیران ہوا کہ وہ پاؤں کی مویج جو ہوس کو اس قدر تکلیف دے رہی تھی دیکھتے

ہی دیکھتے دفعتاً غائب ہو گئی اور اب وہ اچھے خاصے چل پھر سکتے تھے۔ اس وقت دن چھینے

کو تھا اور ہم دونوں نے صبح سے اب تک کچھ نہیں کھایا تھا اس لئے جب ہمارے سامنے کھانا لایا

گیا تو ہم نذیر دن کی طرح کھانے میں مشغول ہو گئے۔ اور بغیر ڈکار لئے بہت دیر تک کھاتے رہے۔

کھانے سے فراغت پانے کے بعد میں تو سگرٹ پتیارہ لیکن مٹر ہوس کسی مویج میں پٹے

ہوسے تھے اور اسی اثناء میں وہ دو تین مرتبہ اٹھ کر سامنے والی کھڑکی کی طرف گئے اور

جھانک کر باہر دیکھا۔ کھڑکی کا دروازہ ایک گندہ صحن پر کھلتا تھا۔ صحن کی دوسری طرف

ایک گوشہ میں لوہار کی دوکان تھی جہاں ایک زشت رولو ہار کام میں مصروف تھا۔ صحن کے

دوسری طرف اصطلیل تھا۔ کھڑکی کی طرف بار بار جا کر مٹر ہوس آخر کار ایک جگہ بیٹھ گئے اور

کچھ سوچنے لگے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دفعتاً چونکے اور اپنی کرسی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے

اور اس طرح ہم کلام ہوئے۔

ہوس۔ والد۔ والٹن ایسا خیال میں آتا ہے کہ میں معاملہ کی تہ کو پھوٹا گیا ہوں بیشک

بیشک ہی بات ہوگی کیوں والٹن کچھ یاد ہے آج ہم نے کہیں موشیوں کے کھروں کے نشان

دیکھے۔

مین۔ ہاں بہت جگہ دیکھے تھے کیوں کیا بات ہو؟

ہوس۔ کہاں دیکھے تھے؟

مین۔ کہتا تو ہوں کہ ہر جگہ دیکھے تھے۔ دلدل میں بھی تھے راستہ پر بھی تھے۔ اور وہاں بھی تھے جہاں جرمن ماشر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

ہوس۔ بالکل ٹھیک! اچھا تو اب یہ بتاؤ کہ تم نے کہا درمیں کتنی گائیں دیکھی تھیں۔

مین۔ مجھے تو یاد نہیں پڑتا جو میں نے کوئی گائے دیکھی ہو۔

ہوس۔ تو کیا واٹسن! یہ تعجب انگیز بات نہیں ہے کہ ہم تمام راستہ تو کھردن کے نشانات دیکھتے

آئیں اور کہا در بھر میں ایک بھی گائے کی صورت نظر نہ آئے۔ واقعی حیرت انگیز بات ہو۔

مین۔ بیشک نہایت تعجب کی بات ہو۔

ہوس۔ اچھا اب کوشش کر کے ایک بات پر غور کرو۔ عالم خیال میں پھر وہاں چلو جہاں

وہ گائے کے کھردن کے نشانات دیکھے گئے تھے۔ اور ان کو پھر غور سے دیکھو۔

مین۔ اچھا میں دیکھ رہا ہوں۔

ہوس۔ دیکھو غور سے دیکھو کہ کھردن کے نشانات کہیں تو ایسے ہیں جیسے یہ نشانات۔

.....

اور کہیں کہیں ایسے بھی ہیں جیسے یہ

.....

اور کہیں ایسے ہیں جیسے یہ

.....

کیوں کچھ یاد آتا ہے غور کر کے بتاؤ۔

مین۔ نہیں مجھے تو یاد نہیں آتا۔

ہوس۔ لیکن مجھے یاد آتا ہے بلکہ میں تم کہا کر کہہ سکتا ہوں۔ خیر یہ وقت جب راحت ہوگی

تو پھر موقعہ پر حل کر یہ بات دیکھیں گے اور اپنے خیال کی تصدیق کریں گے۔ افسوس میری

سمجھو یہ کیا پھر پڑے تھے جو میں نے ان نشانات کو دیکھ کر پہلے ہی نتیجہ نکال لیا۔

مین۔ اور وہ نتیجہ ہے کیا؟

ہوس۔ بہت اچھا نتیجہ ہے یعنی تعجب کی بات ہے کہ ایک گائے کسی تو خیر کام چلتی ہے۔

کبھی پوئی۔ کبھی قدم اور کبھی سر پٹ دوڑنے لگتی ہے۔ خدا کی قسم واسن! کسی دیہاتی بھٹیاری کا دماغ تو یہ ہونہیں سکتا جو اس قسم کا دھوکا اس کے ذہن میں آسکے۔ بس اب دیکھو یہاں میدان صاف ہے سرے میں کوئی نظر نہیں آتا۔ صرف وہ لوہار کا لونڈا کام کر رہا ہو۔ اب ذرا چپ چاپ چلو اور کوئی اور بات معلوم کرو۔

ہم دونوں چپ چاپ کرہ سے نکلے اور سرے کے میلے پھیلے صحن میں پہنچے۔ یہاں صطبل میں دو گھوڑے تھے جن کی غالباً کوئی خبر گیری تک نہ کرتا تھا۔ صحن سرے کی طرح یہ بھی میلے پھیلے تھے، اتنے میں ہوس کو کچھ خیال آیا اور اس نے ایک گھوڑے کا پچھلا پاؤں معائنہ کیا اور پھر خوب تہقہ لگایا۔

ہوس۔ نعل تو پرانے ہیں لیکن تازہ لگے ہیں۔ یعنی پرانے نعلوں میں نئی کیلیں بڑھی ہوئی ہیں۔ واسن یہ معاملہ تو قابل یادگار ہے۔ اچھا آؤ اب لوہار کے پاس چلیں۔

لوہار بدستور اپنے کام میں مصروف تھا اس نے آنکھ بھر کر بھی ہماری طرف نہ دیکھا لیکن ہوس نے لکڑی اور لوہے کے ٹکڑوں کے اس انبار کی طرف جو دکان میں ڈھیر تھا ادھر ادھر سے خوب غور و خوض کے ساتھ دیکھا۔

اسی اشارے میں عقب کی طرف سے ہم کو کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی کیا دیکھتے ہیں کہ وہی بھٹیاریہ چلا آ رہا ہے۔ اس وقت اس کی ناک چڑھی ہوئی تھی یہ سو پر بل پڑے ہوئے تھے اس کی خوشخوار آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اور وہ سخت غضبناک نظر آتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی بھاری شام چڑھا ہوا بلنڈا تھا۔ اور وہ کچھ اس قدر ہیبت انگیز اور تہدید آمیز طریقہ سے آیا کہ میں نے احتیاطاً اپنی جیب میں ریوا لور درست کر لیا۔

بھٹیاریہ، او شیطان کے بچو جاسو سو تم یہاں کیوں آئے۔ تمہارا یہاں کیا کام تھا؟ ہوس (متانت سے) کیا ہے سٹر وین ہائیس! کیوں ناراض ہوتے ہو۔ تم تو کچھ ایسے گھبراہٹ سے نظر آتے ہو گویا تمہیں کسی بات کا پتہ لگ جانے کا خوف ہے۔

بھٹیاریہ نے بڑی کوشش سے خود کو سنبھالا۔ پشیمانی کے بل دوڑ گئے۔ اور چہرہ پر مکالمہ شگفتگی پیدا کر کے خندہ دندان نکالیا۔ جو اس کی ڈراؤنی صورت سے بھی زیادہ خوف ناک تھا۔

بھٹیاریہ۔ آپ اس دوکان میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر چیز کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں لیکن دیکھو سٹرا بندہ اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ لوگ بغیر میری اجازت کے سرے کے بین ادھر اڈ ہتھاک جھانک کر تے پھریں۔ لہذا ہتھ ہوگا کہ آپ کوڑی کوڑی ادا کر کے یہاں سے اپنے گھر کا دہندا لین ورنہ آپ صاحبان کے حق میں اچھا نہوگا۔

ہوس۔ اچھا سٹرا ہٹس! کوئی ہرج نہیں۔ ہم تو صرف تمہارے گھوڑوں کو دیکھتے تھے لیکن خیر میں اب پاپیادہ چل سکون گا۔ میرے خیال میں قصر ہولڈر ہٹس یہاں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہوگا۔

بھٹیاریہ۔ جی ہاں دو میل سے زیادہ نہیں۔ یہ بائیں ہاتھ کو راستہ جاتا ہے۔

الغرض جب تک ہم لوگ سرے سے نہ نکل گئے وہ مرد وہم کو تیز نظروں سے گھورتا ہی رہا۔ ہم دونوں سرے سے بھل کر ٹرک پر آئے کچھ دور چلے اور جب ایک گھوم کی آڑ میں ہم بھٹیاریہ کی نظروں سے غائب ہو گئے۔ تو ہوس ٹھہر گئے۔

ہوس۔ کیا کہوں! سراسے سے چلا آنا بہت بڑا ہوا بلکہ جو قدم میں وہاں سے آگے بڑھتا ہوں اپنے مقصد سے دور پڑتا جاتا ہوں۔ نہیں واٹن! میں یہاں سے آگے جانا نہیں چاہتا۔ میں سراسے سے دور نہیں ہو سکتا۔ ہرچہ باوا ہا۔ میں تو ایک قدم آگے نہیں بڑھتا ہوں گا۔

میں۔ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اس روہین ہٹس کو تمام معاملہ معلوم ہے۔ میں نے اس سے زیادہ کوشش اور نہ بھٹ بد معاش کوئی نہیں دیکھا۔

ہوس۔ او ہوا آپ صرف اس بد معاش کے ہی خیال میں ہیں۔ جناب یہاں تو ہر بات عجیب ہے وہ گھوڑے وہ لوہار کی دوکان۔ یہ سب عجیب چیزیں ہیں یہاں یہاں ہی نہایت عجیب جگہ ہے۔ میرے خیال میں اب ہم اس سرے کا معاملہ کسی اور طریقہ سے کریں گے۔

جس جگہ ہم دونوں کھڑے تھے اس کے عقب میں دو رنگ ایک پہاڑی کے ڈھلوانے کا سلسلہ چلا گیا تھا جس پر بڑی بڑی سنگ ایک رچوڑ کا پتھر کی چٹانیں نظر آ رہی تھیں اب ہم ٹرک سے ہٹ کر پہاڑی کی طرف چلنے لگے تھے۔ الغرض ہم توڑی دیر بعد پہاڑی پر چڑھنے لگے۔

توڑی سی بلندی پر پہونچ کر میں نے قصر ہولڈر ہٹس کی طرف نظر ڈالی جو سامنے صاف نظر آ رہا تھا تو دیکھا کہ ایک شخص بائیکل پر سوار بڑی تیزی سے چلا آ رہا ہے۔ ہوس نے بھی اسے دیکھ لیا اور جلدی سے میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر روک دیا۔

ہوس - بیچہ جاؤ؛ دانشن! ڈبک جاؤ۔

الغرض ہم دونوں پتھر دن کی آڑ میں چھپ گئے۔ اور چھپنے ہی پائے تھے کہ وہ سائیکل سوار نہایت تیزی سے پاؤں مارتا ہوا ہمارے قریب سے سڑک پر گزرا۔ گرد و غبار کے اندر جو میں نے اس شخص کی طرف غور سے دیکھا تو ایک شخص ایسا نظر آیا جس کے ہرے پر پریشانی برس رہی تھی۔ رنگ زرد اور طبیعت گہرائی ہوئی تھی منہ کھلا ہوا تھا اور آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی۔ صاف تو نظر نہیں آسکا لیکن قرائن سے اس شخص کا چہرہ مسٹر جیمس واٹلڈر کی بگڑی ہوئی صورت نظر آتا تھا۔ وہی واٹلڈر جسے ہم نے کل مات نواب صاحب کے ساتھ دیکھا تھا۔

ہوس - او ہو دانشن! یہ تو نواب صاحب کا سکرٹری معلوم ہوتا ہے آؤ دیکھیں یہ یہاں کیوں آیا ہو اور کیا کرتا ہے۔

الغرض ہم دونوں ایک چٹان سے دوسری چٹان پر چڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ ہر ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں سے سڑے کا پھانگ بخوبی صاف نظر آتا تھا۔ واٹلڈر کی سائیکل دیوار سے لگی کھڑی تھی۔ عمارت کے آس پاس کوئی شخص پھرتا پھرتا نظر نہیں آتا تھا۔ اور نہ سڑے کی کھڑکیوں سے کیسی صورت نظر آتی تھی۔ اتنے میں رفتہ رفتہ آفتاب ڈوبنا شروع ہوا اور آدھ قمر ہولڈر نیس بریفق نے زرد رنگ پھیرنا شروع کر دیا۔ اندھیرا ہو چلا تھا اور اسی دھندلے میں ہم نے ٹیم کی دو لائٹیں سڑے کے اندر روشن ہوتے دیکھیں۔ اور اس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی کے چلنے کی گھڑ گھڑاہٹ اور گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنا لی۔ ٹیم سڑک پر تیزی سے چلنے لگی اور سیدھی چسٹر فیلڈ کو روانہ ہو گئی۔

ہوس - کیوں دانشن! کیلئے؟

مین - میرے خیال میں تو کوئی شخص فرار ہوا ہے

ہوس - میں نے ٹیم میں جہاں تک میری نگاہ کام کر سکی صرف ایک آدمی دیکھا لیکن شخص جینا مسٹر جیمس واٹلڈر تھا کیونکہ وہ تو سائے سڑے کے دروازہ پر موجود ہے۔

پندرہ تاریخ کی مین سے دفعہ ایک مربع دلکشی نو دلہ ہوئی۔ اور اس کے درمیان وہ سکرٹری یعنی واٹلڈر کھڑا ہوا نظر آیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ شخص کسی کی آمد کا منتظر ہے اور سڑک کی طرف آنکھیں چھاڑ چھاڑ کر دیکھ رہا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد سڑک پر کسی آدمی کے آنے کا ساہ نظر آیا۔ دروازہ بند ہو گیا اور پھر چاروں طرف تاریکی چھا گئی۔ پانچ منٹ بعد

دوسری منزل پر ایک کمرہ میں لیمپ روشن ہوا جس کی روشنی کھڑکی پر نظر آ رہی تھی۔  
ہوسس۔ اس سراسے کی تمام بائین نرالی ہیں۔  
میں یعنی کہانے کا کمرہ دوسری طرف ہو۔

ہوسس۔ ہاں۔ یہ لوگ جو اب اس کمرہ میں موجود ہیں وہ گویا خاص آدمی یا مہمان ہیں عام  
سافر نہیں ہیں۔ اب خیال تو کرو کہ اس وقت اس جیسے ڈائلڈر کو اس سراسے میں کون سا  
کام ہے اور یہ کون شخص ہے جو اس طرح خفیہ طور پر پاس سے ٹپنے آیا ہے۔ آڈو اسٹن! خواہ  
کچھ ہو لیکن آج تو جان ہو کھون میں ڈال کر اس معاملہ کی تفتیش ذرا قریب سے کریں گے۔  
الغرض یہ سراسے قائم کر کے ہم دونوں دبے پاؤں چھپتے چھپاتے سڑک پر آئے اور  
لوگوں کی نظروں سے بچتے ہوئے سراسے کے دروازے پر پہنچ گئے۔ بائیکل ابھی اسی جگہ دیوار  
سے لگی رکھی تھی۔ ہوسس نے جیب سے دیاسلانی نکال آہستہ سے جلائی اور پھیلے ٹائر کو دیکھا اور  
دیکھ کر سکرایا۔ یہ ڈنلپ ٹائر تھا جس پر ایک بیوند بھی لگا ہوا تھا۔ اور ہمارے سر پر وہ کھڑکی  
تھی جس میں لیمپ جل رہا تھا۔

ہوسس دھچکے سے کان میں آڈو اسٹن! اگر تم دیوار کے سہارے دونوں ہاتھ ٹیک کر کھڑے  
ہو جاؤ تو میں ایک نظر کمرہ کے اندر جھانکوں۔

الغرض ہوسس کی ہدایت کے موافق میں دونوں ہاتھ دیوار پر رکھ کر کھڑا ہو گیا اور  
سٹر ہوسس اچک کر میرے شانوں پر چڑھ گئے اور اس طرح سوار روشن ہو کر انہوں نے کھڑکی  
کے ذریعہ سے کمرے کے اندر جھانکا لیکن جھانکتے ہی فوراً کود پڑے۔

ہوسس۔ آؤ دست! بس آؤ۔ آج ہم نے دن بھر بہت کافی کام کیا۔ اور میرے خیال میں  
جس قدر باتیں ہو سکتی تھیں وہ ہم نے سب معلوم کر لیں۔ اب ہمیں ڈاکٹر اسٹن ہیل کے اسکول  
کو چلنا ہے جو یہاں سے بہت دور ہے۔ لہذا میں قدر جلد ممکن ہو سکے چل دینا چاہئے۔

ہم دونوں وہاں سے مدرسہ خاتقا جیہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور دونوں اس قدر  
خاموشی سے وہ کہا در کا تمام میدان طے کیا کہ کسی کے منہ سے ایک لفظ تک نہ نکلا اور جب ہم  
اسکول کے پاس پہنچے تو ہوسس وہاں بھی نہ گئے بلکہ سیدھے میٹنگن سٹیشن کی طرف روانہ  
ہوئے جہاں سے انہوں نے مختلف مقامات کو کئی بار رسائی کئے۔ الغرض بہت رات گئے

ہم دوسرے میں داخل ہوئے۔ مسٹر ہوس سید ہے ڈاکٹر صاحب کے کمرہ میں داخل ہوئے اور ان کو جو ہجوم رنج و غم سے سزا تھا پیلے پڑے ہوئے تھے جا کر تسکین دی۔ اس کے بعد ہوس میرے کمرے میں تشریف لائے۔ اس وقت بھی وہ شخص اسی طرح جست و چالاک اور بزاز قوت عمل نظر آتا تھا۔ جیسا صبح کو روانہ ہونے کے وقت تھا۔

ہو مس۔ لود دست بس اب انشاء اللہ تمام معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور مجھے قوی امید ہے کہ کل شام سے پہلے ہی اس ملازمت کی عفتہ کشائی میں کامیاب ہو جائیگی۔





اگلے روز دہلی کے گیارہ بجے ہم دونوں مشہور و معروف قصبہ بولڈر میں کے ہاگک پر تھے جس کے بعد ہم اس راستہ پر چلے دوڑوں طرف خوبصورتی کے ساتھ خوبصورت درخت لہجہ سے گئے تھے خرامان خرامان چلنے کے دروازے پر پہنچے۔ یہاں ایک خادم آ کر ہم کو لگ گیا اور نواب صاحب کے اس کمرے میں پہنچا دیا جہاں وہ مطالعہ کیا کرتے تھے وہاں ہم نے مسٹر وائلڈ کو دیکھا جو اس وقت اپنے کو بہت کچھ لے ہوئے اور گریہ مسکین بلکہ جگہ جگہ گھومتے ہوئے تینوں غیدہ نظر آتے تھے لیکن انکی بے قرار آنکھوں سے کل رات کی وحشت اور پریشانی کے آثار ضرور پائے جاتے تھے۔

وائیلڈ نے آپ غالباً حضور نواب صاحب سے ملاقات کرنے تشریف لائے ہیں۔ مجھے واقعی انہوں سے کونسا نواب صاحب کی ہر وقت طبیعت اچھی نہیں ہے جب سے انہوں نے وہ انہوں سے ناک قتل کی خبر سنی ہے ان کے دل کو سخت صدمہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر کیمپبل نے کل شام نزدیک تاج محل کی اطلاع دی تھی اس وقت سے وہ مولد و عمر گین بیٹے ہوئے ہیں۔

جو مسٹر وائلڈ میں نواب صاحب سے ضرور ملوں گا۔

وائیلڈ نے گروہ تو اپنے گروہ میں ہیں۔

پوسٹ میں وہاں جاؤں گا۔

وائیلڈ نے غالباً وہ سوچے ہوں گے۔

جو مسٹر کیمپبل پر لاہین میں انکو جگانوں گا۔

مسٹر بوس نے اس قدر ہمدردی اور دلچسپی سے سوال و جواب کئے تو مسٹر کیمپبل نے جو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص ماٹھے والا نہیں ہے۔ اور اس سے مزید بحث کرنا فضول ہے۔ وائلڈ نے دیکھا حضور بولڈر میں! اگر آپ مانتے ہیں تو میں نواب صاحب کے پاس جاؤں گا۔



اطلاع دیے دیتا ہوں۔

تقریباً نصف گھنٹہ بعد نواب صاحب کی عظیم الشان سستی خود ادا ہوئی ان کے چہرے پر  
مردنی چھائی ہوئی تھی۔ سناترا ہوا تھا اور وہ تہایت لمول و خرمین نظر آتے تھے۔ ہم نے نواب  
صاحب کو دیکھتے ہی ادب سے سلام کیا جس کا انہوں نے بخند و پشیمانی جواب دیا۔ نواب  
صاحب میز پر بیٹھ گئے۔ اور ان کی سرخ ریش مبارک میز کی سطح پر کھیلنے لگی اس کے بعد وہ  
شان ریٹاز سے ہم کلام ہوئے۔

نواب۔ اچھا تو سٹر ہو جس! آپ کیا چاہتے ہیں۔

لیکن میرے دوست کی نظریں سکریٹری کی طرف جمی ہوئی تھیں جو اس وقت نواب  
صاحب کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

ہوس۔ حضور والا! میرے خیال میں اس وقت زیادہ آزادی سے گفتگو ہو سکے گی جس وقت  
سٹروا ملڈر بیان نہوں گے۔

یہ سنتے ہی سکریٹری کا چہرہ اتر گیا۔ رنگ زرد پڑ گیا اور اس نے غضبناک ہو کر ایک تھرتھرت  
آہستہ آہستہ سٹر ہوس پر ڈالی۔

واٹلڈرز! اگر حضور کی خواہش یہ ہو تو.....

نواب۔ ہاں ہاں! بہتر ہے تم باہر چلے جاؤ۔ اچھا اب سٹر ہوس فرمائیے کہ آپ کیا کہنا چاہتے  
ہیں۔

ہوس اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ سکریٹری صاحب کمرہ سے چلے نہ گئے  
اور ان کے بعد کمرہ کا دروازہ بند نہ ہو گیا۔

ہوس حضور واقعہ یہ ہو کر سمجھے اور میرے رفیق طریق ڈاکٹر کاسن کو ڈاکٹر کاسن ٹیل صاحب  
نے یقین دلایا تھا کہ حضور نے اس معاملہ میں کچھ انعام دینے کا وعدہ فرمایا ہے میں چاہتا  
ہوں کہ اس بات کی حضور والا کی زبان سے تصدیق ہو جائے۔

نواب۔ ہاں سٹر ہوس! یقیناً میں نے انعام کا وعدہ کیا ہے۔

ہوس۔ اگر مجھے صحیح اطلاع دی گئی ہے تو اس کی رقم غالباً پانچ ہزار پونڈ ہے جو اس شخص کو  
دیجائے گی۔ جو یہ بتا دے کہ نواب زادہ کہاں ہے۔

نواب۔ بیشک!

ہوس۔ اور ایک دوسری رقم ایک ہزار پونڈ کی اس شخص کو دی جائے گی جو اس شخص یا اشخاص کے نام تبادلے جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔  
نواب۔ بالکل ٹھیک!

ہوس۔ اور اس آخری زمین غالباً نہ صرف وہ لوگ داخل ہیں جو نواب زادہ کو بھگا لیتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جنھوں نے نواب زادہ کو موجودہ حالت میں مجوس رکھنے کی سازش کی ہے۔

نواب (بے قرار ہو کر) ہاں ہاں سٹر ہوس! اگر آپ اپنا کام خوبی اور خوش سہولتی سے انجام دینگے تو آپ کو انعام نہ دیے جانے کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ سن کر میرے دست نے ہاتھ لے۔ بالکل اس طرح سے جیسے کوئی کھلی شہد دیکھ کر بلا کرتی ہے جسے دیکھ کر میں سخت حیران ہوا کیونکہ میں اپنے دست کی بے غرضی، استغنا اور کفایت شعارانہ زندگی سے خوب واقف تھا۔

ہوس۔ اچھا حضور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت میرے سامنے حضور کی چاک بک رکھی ہوئی نظر آ رہی ہے اور میں جید نمون ہوں گا اگر حضور اس وقت میرے نام ۶ ہزار پونڈ کا چاک کاٹ دیں گے۔ اور یہ بھی زیادہ مناسب ہوگا کہ حضور اس کو اس کر دیں کیونکہ سیکرٹریاں جس بنک سے ہوتا ہے اس کا نام دی کپٹل اینڈ کاؤنٹرز بینک شاخ اکسفورڈ اسٹریٹ لندن ہے یہ الفاظ سننے ہی نواب صاحب کو کسی پر سے سیدھے ہو گئے اور ہوس کی طرف غصہ، حیرانی اور سختی سے گھورنے لگے اور درشتی سے فرمایا۔

نواب۔ کیا سٹر ہوس! آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔ یہ مذاق کا کیا موقع محل ہو۔

ہوس۔ ہرگز نہیں حضور! میں تمام عمر میں آج سب سے زیادہ سنجیدہ گفتگو کر رہا ہوں۔  
نواب۔ تو پھر آپ کا کیا مطلب ہو۔

ہوس۔ مطلب یہ ہے کہ یہ انعام میں نے لیلیا میں جانتا ہوں کہ نواب زادہ کہاں ہے اور کم از کم ان لوگوں میں سے بھی بعض کو جانتا ہوں جنھوں نے نواب زادہ کو روک رکھا ہے۔

اس وقت نواب کے چہرے پر غیظ و غضب سے سرخی دوڑ گئی اور انھوں نے ٹھکانہ لہجہ میں

نواب - اچھا تو وہ کہاں ہو؟  
ہوس - وہ یہی بالکل رات تک مرے اہیل مرغ میں تھا جو حضور کے در دولت سے تقریباً دو میل  
فاصلہ پر ہے۔

ان الفاظ نے طلسمی کام دیا۔ نواب کی وہ حالت غائب ہو گئی اور وہ کسی فکر میں مبتلا ہو کر کرسی  
پر بیٹھ گئے۔

نواب - اور آپ لازم کس کو قرار دیتے ہیں۔  
اس وقت جو جواب شرلاک جوش نے دیا وہ بھی بجد جبرت انگیز تھا۔ وہ عجیب کر آگے  
بڑھا اور نواب صاحب کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

ہوس - میں حضور کو لازم قرار دیتا ہوں اور اب میں امید کرتا ہوں کہ حضور اس ہزار پونڈ کی جیک  
کانٹے کی تکلیف گزارا فرمائیں گے۔

آپ یقین فرمائیں یا نہ فرمائیں بندہ کی عادت میں جھوٹ بولنے سے اتنی ہی نفرت ہے  
جتنی ہندوستان کے شدمی بازوں اور سنگھٹن نوازوں کو آزادی ماد وطن سے۔

انس میں بات کہتے کہتے دوزخ کی گھبراہٹ اور بک کچھ گیا۔ خیر وہ تو ایک جملہ معترض  
تھا اب آدم برسر مطلب وقت پڑے جو جس طرح مدیرین برطانیہ گرگٹ کی طرح زنگ بدل جاتے  
ہیں اسی طرح اس وقت سٹر ہوس کے الزام عاید کرنے اور نواب صاحب کے شانے پر ہاتھ رکھ کر

ان کو لازم گرداننے کے بعد وہی پُراز ہوا سے غرور و نخوت داغ جس کی نشوونما سیاسیات میں  
ہوئی تھی اور جس میں زیادہ تر خیالات اس قسم کے آتے تھے کہ کسی آزاد قوم کو کس طرح غلام

جائے افکار و حوادث کے تھپڑے کہا کر صحیح ہو گیا۔ واقعی قدرت کے اس منظر میں عجیب سبق  
ہو کر یوں تو میدان آزادی میں ہرن ستانہ وار چوکر بیان بھرا اور کلیلیں کرتا نظر آتا ہے۔ لیکن

جب موت کے شکاری پیچھے پڑ جاتے ہیں تو بقول ایک گنوار فقیر کے جو یہ صدا کہا کرتا تھا کہ  
گکھانچہ مر ت کا تو گیا چو کر می بھول

اس وقت نواب صاحب جیسے میدان مدبر و سیاست کے چالباز شاطر کا بھی نقشہ بدل گیا  
تھا۔ لب لبو اور طرز تکلم کا رخ بدل گیا تھا۔ ڈھانی چل چلنے والا گھوڑا ٹھوکرین کھانے لگا۔

وہ نیل نشین اپنی کرٹھی کی سیاسی چالیں بھولا۔ حق و صداقت کے پیادوں نے فہم و فرست

کافر زین پیٹ لیا، اور ضیق بچا کر شہ مات کا اشارہ کیا۔  
 نواب صاحب کرسی و جاہت پر لیٹ گئے۔ آنکھیں بند کر لیں۔ دونوں ہاتھوں سے  
 سر کپڑ لیا۔ اور کسی عمیق خیال میں غرق ہو گئے تھوڑی دیر بعد اس ستغراق سے افاقہ ہوا  
 اور پھر اسی قدیم ریسانہ شان سے ٹنگنا نہ لہجہ اختیار کیا۔ اور بڑی کوشش سے اندر دنی  
 جذبات کو دبا کر فرمایا۔

نواب۔ اس معاملہ کی کہان تک آپ کو خبر ہے۔  
 ہوس۔ سر سے پیر تک۔ میں نے کل رات آپ دونوں کو ایک جگہ دیکھ لیا ہے۔  
 نواب۔ کیا سونے آپ کے اور ان صاحب کے دو اٹن اور بھٹی کوئی اس راز سے واقف ہے  
 ہوس۔ میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کہا۔  
 یہ سب نواب صاحب نے کانپٹی ہوئی انگلیوں میں قلم سنبھالا اور جاک بک  
 کھولی۔

نواب۔ ستر ہوس! اپنا وعدہ ضرور پورا کر ولن گا۔ اچھا دیکھو میں آپ سے کہنے سے بیک  
 لکھنے والا ہوں خواہ جو اطلاع آپ نے ہم پہونچائی ہے وہ میرے لئے کتنی ہی ناگوار ہو۔  
 جب میں نے یہ انعام تجویز کیا تھا تو مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ واقعات یہ رنگ اختیار کریں گے۔  
 لیکن اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے دوست صاحب و اہلی نہایت عقیل و فہم اور مصلحت شناس  
 آدمی ہیں اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ اب اس معاملہ میں مصلحت سے کام لیا جائے گا۔  
 ہوس۔ میں حضور کا مطلب نہیں سمجھ سکتا۔

نواب۔ سنا پھلا تو میں صاف الفاظ میں بیان کیے دیتا ہوں اب یہ جو کہ یہ معاملہ صرف آپ ہی  
 دو صاحبان کو معلوم ہے اس لئے میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ اس کو پشت از باہم کیا  
 جائے یا کسی تیسرے کو کانوں کان بھی خبر ہو۔ میرے خیال میں آپ کی بارہ ہزار پونڈ رقم  
 میرے ذمہ چاہئے کیوں ہے نا؟  
 ہوس۔ مسکرایا اور سر ہلایا۔

ہوس۔ انہوں نے حضور والے۔ اب اس معاملہ کا انتظام استفد رسانی سے نہیں ہو سکتا  
 کیونکہ جرمین استاد کے قتل کا کیا جواب دوں گا۔  
 نواب۔ لیکن جس سے کہ اس قتل کی کیا خبر تھی۔ آپ اس کو اس جرم کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا  
 سکتے

یہ کام تو اس سفاک بد معاشر کا ہے جسے بد قسمتی سے جہنم نے اپنا آلکار بنایا تھا۔

ہوس۔ لیکن حضور اس معاملہ میں میرا خیال بہت مختلف ہے۔ میرے نزدیک جب کوئی شخص کسی جرم کے ارتکاب میں مصروف ہو جاتا ہے تو سلسلہ فعل میں جس قدر مزید یا دیگر جرائم سرزد ہوں ان سب کا وہ اخلاقی طور پر مجرم ٹھہرتا ہے۔

نواب۔ ہاں شریفوس! آپ سچ فرماتے ہیں۔ اخلاقی طور پر وہ ضرور مجرم ہے۔ لیکن قانون کی نظروں میں وہ مجرم نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص کسی ایسے قتل عہد کا مجرم نہیں ہو سکتا جس کے ارتکاب کے وقت وہ موقعہ واردات پر موجود نہیں تھا۔ ادریں سے وہ اس قدر نفرت کرتا ہے جبکہ آپ صاحبان کہتے ہیں۔ بول ہی نہیں کہو واقعہ قتل کا حال معلوم ہوا اس نے فوراً آگڑ مجھ سے تمام حالات من وعن بیان کر دیے۔ اس کے دل میں ہول سا گیا ہوا اور اس کا ضمیر اس کو ملامت کر رہا ہے وہ سخت پشیمان ہو۔ قتل کا حال معلوم ہوتے ہی اس نے اپنے تعلقات قاتل سے فوراً منقطع کر لیے۔ اللہ بڑا شریف ہے اب کسی طرح اس کو بچا لو میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس کی جان بچا لو۔

اس وقت نواب صاحب کا تمام غرور و تکبر۔ تمام ریسمانہ خود داری و خود پسندی اور تمام دعوت و دعوت غائب ہو گئی تھی۔ ان کے چہرے سے گہرا ہٹ اور خوف کے آثار نمایاں تھے۔ وہ گہرا سے ہوئے دانتوں سے ہونٹ دبا کر کمرے میں ادھر سے ادھر ٹھنڈے لگے ان کی مٹھیاں بند تھیں اور وہ ہوا سے اس طرح لرز رہے تھے جیسے کوئی دیوار آخر کار چند منٹ بعد نواب صاحب نے اپنے جذبات اور حواس پر قابو حاصل کیا۔ مینز پر بیٹھ گئے اور بولے۔

نواب۔ میں نے آپ صاحبان کا یہ عمل بہت پت کیا کہ اس معاملہ میں کسی اور شخص سے گفتگو کرنے کے بجائے آپ سیدھے میرے پاس تشریف لے آئے۔ اس وقت کم از کم ہم اس بات پر کچھ صلاح و مشورہ تو کر سکتے ہیں کہ اس کروہ معاملہ کی اہمیت کم کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

ہوس۔ دست فرمایا حضور نے۔ لیکن حضور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں۔ بات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جبکہ ہم آپس میں انتہائی صاف گوئی اور بغاوت اخلاقی جرات سے کام لیں۔ میرا دل چاہتا ہے کہ جہاں تک میرے امکان میں ہے میں حضور کی مدد کروں۔

لیکن قبل اس کے کہ میں کچھ کر دلی میں یہ چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کی پوری تفصیل معجزوئی کے مجھ سے بیان کر دی جائے۔ تاکہ میں یہ سمجھ سکوں کہ اصل حقیقت معاملہ کیا ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ حضور کا اشارہ جس وائلڈ لار کی طرف ہے یعنی آپ کا خیال یہ ہے کہ قاتل وہ نہیں ہے۔

نواب۔ ان وہ قاتل تو نہیں ہے۔ قاتل تو فرار ہو گیا۔  
ہوس کھلکھلا کر ہنسے اور بولے۔

ہوس۔ غالباً حضور کو یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ اس نیا زائد کو بھی دنیا کے سراسر سانی میں کسی قدر شہرت اور عزت حاصل ہے پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ قاتل مجھ سے بچ کر بھاگ جائے۔  
شر و بین ہائیس کی نسبت میں نے کل رات اطلاع دیدی تھی اور اگلے رات کے وہ میری اطلاع دہی پر چپٹر نیلڈ میں گرفتار کر لیا گیا اور گرفتاری کی اطلاع بھی بیان آنے سے قبل مجھ کو وہاں کے کوال نے بذریعہ تار مجھے دیدی ہو۔

نواب صاحب حیرت زدہ ہو کر کرسی سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور تصویر حیرت بنے ہوئے چشم بکھیرے دوست کے چہرے کو دیکھنے لگے۔

نواب۔ آپ میں کچھ اس بلا کی تو تین اور قابلیتیں ہیں کہ دوسرے آدمیوں کو نصیب نہیں ہو سکیں کیا رو بین ہائیس گرفتار کر لیا گیا؟ میں یہ سن کر بہت ہی خوش ہوا۔ بشرطیکہ اسکی گرفتاری جس پر کوئی اثر نہ ڈالے۔

ہوس۔ یعنی حضور کے سکرٹری صاحب پر؟

نواب۔ نہیں میرے بیٹے پر۔!

اس مرتبہ ہوس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی وہ حیران و ششدر نواب صاحب کی صورت کو دیکھنے لگے۔

ہوس۔ حضور سچ تو یہ ہو کہ میں اس معاملہ میں سخت حیران ہوں اس گتھی کی کچھ حضور ہی عقده کشانی فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

نواب۔ میں آپ حضرات سے کوئی بات پوشیدہ نہ رکھوں گا۔ میں آپ کی اس رائے سے متفق ہوں کہ اس معاملہ میں صاف کوئی بہترین پالیسی ہوگی خواہ وہ میرے لئے کتنی ہی تکلیف دہ

کیون نہ ہو۔

وہ اس معاملہ نے تو مجھے ان حالوں کو پہنچا دیا۔ افسوس اگر کبھی جس رشک و حسد اور حماقت سے کام نہ لیتا تو آج یہ مصیبت کیون نازل ہوتی میسر ہوتی! جب میں جوان تھا تو دنیا کے تمام جوانوں کی طرح بچہ جوانی دیوانی بن کر سوار ہوئی۔ اور میں بھی ایک نوجوان حسینہ بہر سے لگا۔ میں نے اس سے شادی کی درخواست کی لیکن چونکہ اس کو بھی مجھ سے محبت تھی اس لئے اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شادی کرنے سے میری خاندانی اور روسانہ عزت و دجاہت کو بڑے لگیکے۔ الغرض دونوں کی زندگی عیش کے ساتھ یوں ہی بغیر نکاح گزرتی رہی۔ آہ اگر وہ آج زندہ ہوتی تو مجھے کسی دوسری عورت سے شادی کرنے کی ضرورت کیون لاحق ہوتی۔ افسوس اس کی زندگی نے وفانہ کی اور وہ یہ لڑکا چھوڑ کر مر گئی۔ اس روز سے میں اس لڑکے کی نہایت محبت و شفقت سے پرورش اور غور و پرداخت کر رہا ہوں لیکن افسوس ہو دنیا کی لڑکیوں اور قانون پر کہ اگر وہ میرا بیٹا ہے لیکن میں اس کو علی الاطلاق اپنا بیٹا تسلیم نہیں کر سکا۔ بہر حال میں نے اپنا فرض یاد کیا۔ اس کو میرا نہ طریقہ سے پرورش کر کے اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی۔ اور جب وہ جوان ہوا ہے اس وقت سے میں نے اسے اپنے ہی پاس رکھا ہو۔ افسوس اس کو کسی کسی طریقہ سے اپنی پیدائش کا راز معلوم ہو گیا اور اسی وقت سے وہ اپنا حق مجھ پر تیار ہوا اور وہ ہلکی دیتا ہے کہ اگر اس کا مطالبہ پورا نہ کیا گیا تو وہ مجھے تمام دنیا میں بدنام کر دے گا۔ اور میری شادی کا جو الم انگیز نتیجہ میان بیوی کی علیحدگی کی صورت میں نمودار ہوا ہے وہ بھی اسی لڑکے کی وجہ سے ہوا ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ میرے جائز چھوٹے بیٹے اور جائز والد سے سخت نفرت کرتا ہے آپ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ جب یہ حالت تھی تو پھر میں نے اس کو اپنے یہاں سے کیون نہیں نکال دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی صورت شکل۔ عادات و شمائل بالکل اپنی والدہ سے ملتے جلتے ہیں۔ اور جب مجھے اپنی معشوقہ یاد آتی ہے تو اس لڑکے کو دیکھ کر دل کو کس قدر تسکین ہو جاتی ہے اور محض اسی وجہ سے میں یہ تمام لہج و الم عرصہ دراز سے برداشت کر رہا ہوں۔ الغرض میں اس کو اپنے گھر سے نکال نہیں سکا۔ لیکن مجھے خوف تھا کہ کہیں آرتھر یعنی لارڈسٹائٹز کو کسی قسم کی مصرت نہ پہنچ جائے اور اسی خیال سے میں نے اپنے چھوٹے بیٹے آرتھر کو ڈاکٹر کے پاس لے جانے میں بھیج دیا۔

اب خیال فرمائیے کہ اس کجمنٹ جیمس کی یہ خراب عادت ہے کہ وہ ذیل لوگوں کی صحبت بہت پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے نہ معلوم کس طرح اس شخص روہین ہائیس سے یازد گانٹھ لیا۔ جو میری رعایا اور یہ جیمس کجمنٹ میرے غمخوار عام کے کام کرتا ہے۔ یہ ہائیس ہیشہ کا پاجی اور بد معاش ہو چنانچہ جب جیمس نے آرتھر کو جھگالیجانے کا ارادہ کیا تو اس نے اپنا آلہ کار اسی روہین ہائیس کو بنایا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے اس روز آرتھر کو خط لکھا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیمس نے میرے خط کا لفظ نہ کھول لیا اور اس میں بجائے میرے خط کے اپنا تحریر کردہ خط بند کر دیا۔ اور آرتھر کو لکھا کہ وہ اس سے اسکول کے پیچھے جنگل میں ملے اور یہ بھی دہوکا دیا کہ اس کی والدہ صاحبہ تشریف لانی ہیں اور اس کو دیکھنا چاہتی ہیں۔ الغرض اس طرح چالبازی سے اس لڑکے کو بہکا لیا اور وہ جنگل میں ملنے پر آمادہ ہو گیا۔

اسی روز شام کو جیمس بالیکل پر سوار ہو کر وہاں گیا۔ یہ میں آپ سے جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ خود جیمس کا بیان کردہ ہے اور اس نے آرتھر سے کہا کہ اس کی والدہ دیکھنے کے لئے بچہ بے قرار ہو رہی ہے۔ اور وہاں کہا اور میں ایک موقع پر اس کی منتظر ہے اور وہ وہ رات کے ۱۲ بجے پھر اس جنگل میں آجائے تو اس کو وہاں ایک شخص گھوڑائے بیگا اور وہ اسکو اپنی ہمراہی میں لے جا کر اس کی والدہ سے ملا دیگا۔ الغرض وہ بھولا بچہ اس کے دہوکے میں آ گیا۔ وہ رات کے بارہ بجے عین وعدہ پر آیا۔ جہاں اس کو وہی بد معاش گھوڑائے ملا۔ آرتھر اس پر سوار ہو گیا اور وہ دونوں وہاں سے چل دیے۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ان کا تعاقب کیا۔ کیونکہ جیمس کو اس بات کی خبر مل ہی ملی ہو اور اٹنا، راہ میں ہائیس نے تعاقب کنندہ کے سر پر ٹھٹھا مارا جس کے صدر سے وہ غریب جان بچن تسلیم ہوا وہ بد معاش روہین ہائیس میرے لڑکے آرتھر کو ساتھ لے کر سرے اسیل مرغ میں آیا اور اس کو وہاں دوسری منزل کی ایک کوٹھری میں بند کر دیا اور اپنی بیوی کو جو ایک بہت اچھی اور نیک عورت ہو لڑکے کی نگہداشت کے لئے تعینات کر دیا۔ یہ عورت اگرچہ خود بہت نیکدل اور مہربان عورت ہے لیکن اپنے بد معاش خاوند کے پوری طرح قبضہ میں ہے۔

اچھا تو ستر ہوس معاملہ کی یہ صورت تھی جب میں نے دو دن جوئے آپ سے پہلے



بار ملاقات کی تھی۔ اور زیادہ جمال مجھے قطعی معلوم نہیں تھا۔ آپ سوال کر سکتے ہیں کہ یہ حرکت کرنے سے جیتس کی کون سی عرض پوری ہوتی تھی۔ میں یہی کہوں گا کہ وہ اپنے جذبہ رشک و حسد اور نفرت و حقارت کو جو اسے آر تھر سے تھا کھین دینا چاہتا تھا۔ اس کا خیال یہ تھا کہ وہی میری تمام جائداد کا وارث مالک بنے۔ اور وہ ملک کے ان قوانین کو ہزاروں گالیوں کا کرتا تھا جنہوں نے اس کو اپنے باپ کی وراثت سے محروم الارف کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا ایک اور مقصد بھی تھا۔ اس کی خواہش یہ تھی کہ میں قانون وراثت کو توڑ دوں اور اس کا خیال تھا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں اور جیتس کے نام اپنی تمام جائداد بذریعہ وصیت نامہ چھوڑ سکتا ہوں۔ وہ مجھ سے اس بارہ میں ایک سودا بھی کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر اس نے آر تھر کو بھگایا تو میں خوشی سے پولیس تک معاملہ نہیں پہنچاؤں گا۔ اور وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ اگر میں قانون وراثت توڑ دوں تو وہ آر تھر کو واپس لادے گا۔ لیکن اس نے ابھی کچھ نہیں کیا تھا۔ کیونکہ رقم و قعات کچھ ایسی تیز نکلی کہ اس کے منصوبے پیچھے رہ گئے اور وہ اکیس صورت عمل نہ دیکھا۔ جس بات سے اس کے تمام منصوبے خراب ہوئے وہ یہ بات تھی کہ جرمین اتاؤ کن لاشس آپ لوگوں کو دستیاب ہو گئی۔ اس کی خبر سنتے ہی جیتس کے دل میں ہول سما گیا۔ وہ تھرا گیا۔ لاش کا حال ہم لوگوں کو ڈاکٹر کپٹر ٹیکل نے لکھی ہے پھر کو بذریعہ تار بتایا ہے۔ اس وقت ہم دونوں دارالمطالعہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جیتس کو اس خبر کے سنتے ہی کچھ پریشانی لائی کہ میرا شبہ بڑھ گیا جو کسی حد تک پہلے ہی سے دل میں تھا اب مجھے یقین کمال ہو گیا ہے کہ میرے لڑکے آر تھر کا انخواہی نے کیا ہے۔ الغرض میں نے اس کے خوب سننے لئے اس کے بھی ڈر کر تمام حال شروع سے آخر تک بیان کر دیا۔ اور پانچ دن پر گزر کر بعد منت و زاری کہہ بھی جا ملکہ وہ وہ دن تک یہ بیان ہی رہنے دیا جائے گا کہ اس کے برضیب شریک جرم دو بین نامیس کو فراد ہو کر جان بچانے کا موقع ملے گا۔ الغرض اس کی منت و زاری نے میرے دل پر اثر کیا اور میں نے اس کی التجا منظور کر لی اور جیتس فوراً بالیکل پر سوار ہو کر سرائے اٹھیل ٹرین میں گیا۔ تاکہ اپنے دوست نامیس کو جلد باتوں سے آگاہ کر کے اس کو اس قدر دہشت پہنچا دے کہ وہ وقت آنے سے پہلے فرار ہو کر اپنی جان بچا سکے لیکن میں وہاں دن کے وقت نہیں جا سکتا تھا۔ کیونکہ

ایسا کرتا تو لازمی طور پر لوگوں میں چہ میگوئیوں میں شروع ہو جاتیں لیکن جون ہی کہ رات ہوئی  
میں فوراً اپنے پیارے بیٹے آرتھر کو دیکھنے کے لئے روانہ ہو گیا۔ میں نے اسے تندہت اول  
بیخبر و عافیت دیکھا۔ صرف اتنی بات ضرور تھی کہ چونکہ وہ ہولناک خون خود اس کی آنکھوں  
کے سامنے ہوا تھا اس لیے وہ سہما ہوا تھا۔ اب اگرچہ میرا دل نہیں چاہتا تھا لیکن میں دعوہ  
کر چکا تھا لہذا میں نے آرتھر کو ابھی تین دن اور سزا پانچس کی حفاظت میں چھوڑ دینا منظور  
کر لیا۔ کیونکہ اگر اس کو ظاہر کر دیا جاتا تو پولیس ضرور پوچھتی کہ نواب زادہ کہاں سے ملا۔ اور  
پھر اسی قصہ میں جرم یا سٹر کے قتل و قاتل کا بھی سلسلہ اکھٹا جس کا ظاہر کرنا ہمیں منظور  
نہیں تھا۔ اور میں صاف عرض کرتا ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جس پر حرف آئے  
بغیر وہ قاتل کیونکر سزا پاب ہو سکتا ہو۔ سٹر ہوس: آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمام معاملہ صاف صاف  
بیان کر دوں لہذا میں نے آپکی بات کا اعتبار کر کے جو کچھ واقعی حال تھا وہ بیان کر دیا اب ۴  
تو دانی حساب کم و بیش را

ہوس: میں حضور کی اس صاف گوئی سے بہت خوش ہوا۔ اور جس قدر مجھ سے اس معاملہ میں  
مرد ہو سکے گی اس سے ہرگز دوغ نہ کروں گا۔ لیکن میں حضور کو اس امر سے آگاہ کر دینا اپنا  
فرض سمجھتا ہوں کہ حضور نے اس معاملہ میں پڑ کر خود کو قانون کی نظروں میں ایک نازک اور  
خطرناک پوزیشن میں ڈال دیا جس کا بیان ہونا مشکل ہے۔ حضور نے ایک کرم فرامی سے کام لیکر  
ایک سنگین جرم کا اظہار فرمایا۔ دوسرے حضور نے ایک قاتل کے فرار ہونے میں مدد دی۔ کیونکہ  
یہ امر یقینی ہے کہ جہ کچھ بھی زر نقد جیمس وائلڈ نے اپنے شریک جرم کو جان بچانے کے لئے دیا وہ حضور  
ہی کے خزانہ سے برآمد ہوا تھا۔ اس تمام جرم کی ذمہ داری حضور پر عاید ہوتی ہو۔  
نواب صاحب کے سر کے اشارہ سے اپنا قصور تسلیم کیا۔

ہوس: واقعی یہ ایک نہایت نازک اور سنگین معاملہ ہے۔ علاوہ ازیں جو بڑا ناؤ حضور نے اپنے  
چھوٹے بیٹے سے کیا ہے وہ اور بھی زیادہ مستلزم الزام ہے کیونکہ حضور نے غریب نواب زادہ کو تین دن  
کے لئے قاتلون اور بد معاشوں کے پنجہ میں چھوڑ دیا ہے جو نہایت خطرناک فعل ہے۔

نواب: لیکن بڑی قسمی قسمی کے بعد اور.....  
ہوس: ایسے لوگوں کی قسمیں کس کام کی۔ کیا حضور کے پاس اس امر کی کوئی ضمانت ہے کہ وہ

لوگ نواب زادہ کو پھر روپوش نہیں کریں گے۔ الغرض اپنے گناہ گار اور مجرم بیٹے کی تقصیرات پر پردہ ڈالنے کی غرض سے حضور نے اپنے ناکرہ گناہ اور معصوم چھوٹے بیٹے کی جان جو کمون میں ڈال دی ہے حضور کا یہ فعل بالکل ناقابل معافی ہے۔

تصیر ہو لڈر نیس کے مفرد اور معزز نواب صاحب کے کاؤن میں خاص اپنے محل میں بیٹھے ہوئے اس قسم کی صلواتیں سننے کی کب عادت تھی اس کا رنگ سرخ ہو گیا۔ چہرہ غصہ سے تھمنا لگا۔ اور اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ لیکن ضمیر یعنی وہ خفیہ محتسب جو مجرموں کی دستہی اور اسفندیاری کو عرقِ عداوت میں غرق کر دیتی ہو اس وقت قابو یافتہ تھی لہذا باوجود اس قدر شعل اور برافردختہ ہونے کے بھی نواب صاحب اسی طرح صدمہ بکھرتے رہے۔

ہوس۔ اچھا میں حضور کی مدد کروں گا اگر ایک شرط سے کروں گا۔ حضور فوراً اپنے پیش خدمت کو طلب فرمایا اور اجازت دین کہ جو حکم میں مناسب سمجھوں وہ اس خدمتگار کو دوں اور وہ اسکی تعمیل فوراً کرے۔ نواب صاحب نے زبان سے تو کچھ نہ کہا لیکن فوراً برقی ٹپن دبایا لکھنؤ بھی اور فوراً ایک خدمتگار حاضر خدمت ہوا۔ تم کو یہ بات سن کر بڑی خوشی ہوگی کہ تمھارا چھوٹا آقا مل گیا ہو لہذا حضور نواب صاحب کی خواہش یہ کہ تم فوراً ایک سواری لیکر سرے آجیل مرغ کو روانہ ہو جاؤ اور وہاں لارڈ سالٹار کو سوار کر کے محل میں لے آؤ۔ یہ سن کر خدمتگار بہت خوش اور غلبین سجاتا ہوا سلام کر کے روانہ ہو گیا۔

ہوس۔ اب جو تکہ ہم مستقبل کی پیش بندی کر چکے ہیں لہذا اگر وہ مصلوٰۃ آئندہ را اختیار پر عمل کرتے ہوئے ہم گداری سوئی باتوں کو بھی نظر کرم دیکھ سکتے ہیں۔ میری پوزیشن سرکاری نہیں ہے لہذا میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ جب تک قانون کا مقصد تو نہیں پورا ہو سکتا ہو میں تمام باتوں کا راز فاش کروں اب یہ معاملہ اس پر معاشی ہائیس کا اس کی نسبت میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پچاسی کا تختہ ہٹا انتظار کر رہا ہوں اور میں اس کی جان بچانے کے لئے کچھ نہیں کروں گا یہ بھی میں عرض نہیں کر سکتا کہ وہ گرفتاری کے بعد عدالت میں کیا بیان کریگا۔ لیکن اگر حضور چاہیں تو یقیناً اس مردود کے مقصد میں نہیں کرا سکتے ہیں کہ اس کا قائدہ اسی میں ہو کہ عدالت میں جو بیخ بند رکھے پولیس والوں کے نزدیک تو نواب زادہ کے اغوا کی وجہ صرف یہ ہوگی کہ اس کو ہائیس نے محض فدیہ وصول کرنے کیلئے بھگایا تھا لہذا اگر معاملہ کی اصلیت وہ خود معلوم کرنا نہیں چاہتے تو مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ میں اپنی زبان سے عقدہ کشائی کرتا پھر دن میں اب خیرین اس قدر بات میں حضور کو جبا دینا اور ضرور بھگتا ہوں

کہ آئندہ جس وائٹرز کا قصہ ہو لٹریچر میں رہنا مزید آلام و مصائب کا باعث ہوگا۔

نو لیبیا حب۔ ہاں سٹر ہوس! یہ بات میں خود بھی اچھی طرح سمجھ چکا ہوں اور یہ معاملہ ہیٹے کیا جا چکا ہے کہ بس اب وہ یہاں سے کالامتہ کر جائیگا اور آئندہ سے آسٹریلیا کے جنگلوں میں قسمت کر گیا لیکن یہاں رہے گا۔ ہوس۔ اگر ایسا ہو تو میں حضور کا قول یاد دلانا ہوں حضور نے خود فرمایا تھا کہ حضور کی شادی کے بعد حضور بد مزگیان پیدا ہوئی تھیں وہ اسی جس میں وائٹرز کی وجہ سے پیدا ہوئی تھیں لہذا میں راتے دو رنگا کہ اب حضور تمافی مافات کریں اور جس طرح ہو سکے نواب بیگم سے مصاحبت کر کے انکو محل میں لے آئیں اور جو تعلقات دونوں میان بیوی میں اس سے پیشتر موجود تھے وہ پھر بحال کرنے کی کوشش فرمائیں۔

نواب۔ میں نے اس کا بھی انتظام کر لیا ہے چنانچہ آج صبح میں اس بارہ میں بیگم صاحبہ کو خط لکھ چکا ہوں ہوس اچلنے کے لئے اٹھ کر اگر ایسا معاملہ ہو تو ان خوش آئند نتائج کو جو ہمارے شمالی انگلستان میں آنے سے پیدا ہوئے ہیں اور میرا دست و پاؤں حضور کو یہ یہ تبریک تہنیت پیش کرتے ہیں لیکن میں معاملہ میں ایک چھوٹی سی بات اور بھی ہے جس پر میں چاہتا ہوں کہ حضور کچھ آہنی ڈالیں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس بد معاش ہائیس نے اپنے گھوڑے کے نعل ایسے جڑے تھے جسے معلوم ہوتا تھا کہ وہ پیلون کے نعل ہیں کی گھیب غریب فریب کاری اس نے سٹر وائٹرز سے سیکھی تھی؟ یہ سٹر نواب صاحب کچھ دیر تک تو سٹر گریبان رہے انکے چہرے سے حیرت و استعجاب کا اظہار ہوتا تھا بعد ازاں انھوں نے ایک دروازہ کھولا اور سٹر ہوس کو اور کچھ ایک بڑے کمرے میں لے گئے جو بطور عجائب خانہ کے آراستہ کیا گیا تھا اس کمرے میں شیشہ کا ایک کبس ایک گوشہ میں رکھا ہوا تھا جس پر کچھ تحریر بھی تھا۔ نواب صاحب نے تحریر کی طرف اشارہ کیا تو میں یہ عبارت لکھی یہ نعل قصر ہولڈرٹس کی کہانی میں سے کہلائی کے وقت برآمد ہوئے تھے یہ نعل گھوڑوں کے لیے ہیں لیکن نیچر کی طرف سے یہ ایسے بنائے گئے ہیں گویا کسی پیل کے کھر ہیں تاکہ قاقب کنڈگان کو دھوکا دیا جاسکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نعل قرون وسطیٰ میں قصر ہولڈرٹس کے کسی نواب نے بنوائے تھے جو ملک میں فزاقی کیا کرتا تھا۔

سٹر ہوس نے شیشہ کا کبس کھولا اپنی ایک انگلی کو تھوک لگا کر ان نعلوں پر پھلانا لگی پیل چم گیا جو گویا تازہ کچھ کی ایک باریک تہ تھی

ہوس رکبند کر کے حضور کا بہت بہت شکر یہ شمالی انگلستان میں دوسری عجیب و غریب چیز جو سٹر ہوس نے نواب۔ اور ہیل چیر کیا ہے۔

ہوس نے ہزار ہونڈ کا چمک نہایت پیار سے کیا اور جتا دکھا تو میں کھڑکھا دوسری عجیب چیز جو چمکے نقطہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب

پبلشر صدیق بکڈ پوائین آباد کھنڈ

## باب

### سرکاری کاغذ

اپنے عزیز و دست و پدھر لاک ہوس کے متعدد کارنامے نمایان کے مفصل حالات شائع کرینے کے بعد میرا ارادہ نہیں تھا کہ آئندہ کوئی اور کارنامہ شائع کروں۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ میرے پاس مزید سادہ نہ تھا۔ میرے پاس سیکڑوں معاملات کے نوٹ موجود تھے لیکن اصلی وجہ یہ تھی کہ میرے دوست مسٹر ہوس اپنے عجیب و غریب تجربات کی اشاعت کرتے ہوئے بہت گھبراتے تھے انکی طبیعت کبھی شہرت پسند نہ تھی۔ اور نہ وہ یہ چاہتے تھے کہ انکی طرف دنیا کی توجہ مبذول ہو۔ علاوہ ازیں جب تک وہ سرانصرسانی کا کام بطور مشہ کے کرتے رہے اس وقت تک تو یہ کارنامے اگلے کام کسی طرح کبھی آجی جاتے تھے لیکن جب سے انھوں نے یہ کام چھوڑ کر دیہات میں رہنا اور کاشتکاری و باغبانی کرنا شروع کر دیا تھا اس وقت سے وہ تمام شہرت کو بہ نگاہ نفرت دیکھنے لگے تھے۔ اسلئے میں بھی عرصہ تک بھورا خاموش رہا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب عوام کا تقاضہ ہوا کہ لاک ہوس کے مزید کارنامے شائع کیے جاویں تو میں نے ان سے بھند ہو کر اصرار کیا اور انھوں نے مجھے اپنا صرف ایک کارنامہ شائع کرنے کی اجازت دی جس کو میں آج برطانوی وزیر خارجہ کی جو رد کے نام سے پبلک کی نذر کرتا ہوں لیکن یہ قصہ شائع کرتے ہوئے بھی میں بعض مقامات پر جمال و ابہام سے کام لیتا ہوں اور بعض مقامات پر رکھتا ہوں جس کی وجہ واقعات کی اہمیت دیکھ کر ناظرین گرام خود سمجھ سکتے ہیں۔

سفہ فلان ماہ فلان کا واقعہ جو سردی کا موسم تھا اور صبح کا وقت ہم دونوں دوست اپنے مکان واقع بیکراٹریٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں دو آدمی ہم سے ملاقات کرنے آئے ان میں سے ایک شخص تیس اور سجدہ مزاج اور نمایان حیثیت کا شخص تھا۔ اس کی بلند بینی تیز آنکھیں اور تمام قیاد عقل و فراست اور تدبیر و سیاست کا پتہ دے رہا تھا۔ یہ صاحب مشہور و معروف لارڈ ڈیبلن تھے جو دولت برطانیہ عظمیٰ کی کرسی وزارت عظمیٰ پر دو مرتبہ منتخب ہو چکے تھے۔

دوسرے صاحب تک سکو سے درست خط و خال باریک۔ رنگ کیتھدر شام برن  
یعنی مائل بہ سیاہی۔ وضع قطع میں نستعلیق۔ صوری و معنوی دونوں خوبیوں سے آراستہ  
پیراستہ آدمی عمر کے آدمی تھے۔ یہ گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر امور متعلقہ یورپ تھے جن کا نام  
ٹامی اور اسم گلامی رائٹ آزیبل ٹریلانی ہو پ تھا۔ یہ اس وقت ملک بھر میں سب دشمنان  
قابلیتوں کے آدمی تھے اور روز بروز رفت و عظمت حاصل کرتے جاتے تھے۔

دونوں صاحب اگر سند پر بیٹھ گئے اس وقت ان کے تردد و متوشش چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا  
کہ کوئی نہایت ہی باہم اور بچید صردری کام ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں تشریف لائے  
ہیں۔ وزیر کے ہاتھوں انہیں و انت کی ہر ٹھکانہ والی پھرتی تھی جسے وہ خوب مضبوطی سے تھامے  
ہوئے تھے انکا متقیانہ اور تپلا دہلا چہرہ کبھی میری طرف رخ کرتا تھا ادبھی مسٹر ہوس کی طرف  
مائل ہو جاتا تھا۔ وزیر خارجہ سختی سے اپنی مرغیوں میں مڑھلتے اور اپنی گھڑی کی زنجیر سے  
کھیل رہے تھے۔

وزیر خارجہ۔ مسٹر ہوس آج صبح ہجر کے قریب جب مجھے اپنے سخت نقصان کی خبر ہوئی تو  
میں نے فوراً وزیر عظم صاحب کو اطلاع دی۔ چنانچہ آپ ہی کے مشورہ و صلاح کے لئے  
آج ہم دونوں آپ کے یہاں آئے ہیں۔

ہوس۔ کیا آپ نے پولیس کو بھی اطلاع دیدی ہے۔  
وزیر عظم۔ نہیں جناب ایک حرف کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے پولیس کو اطلاع  
دینے کا نتیجہ بالآخر یہ نکلے گا کہ گویا ہم نے معاملہ کو زمانہ بھر میں طشت ازبام کر دیا۔ اور یہی وہ  
خاص بات ہے جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں۔

ہوس۔ کیوں حضور اس کی کیا وجہ ہے؟  
وزیر عظم۔ کیوں کہ جس تحریر کا اس معاملہ سے تعلق ہے وہ اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ اگر اس کی  
اشاعت ہو جائے تو یورپ میں معاملات میں نہایت سخت پیچیدگیوں پیدا ہو جائیں گی اور  
یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ تحریر کی اشاعت کا معاملہ صلح یا جنگ کی صورت میں منتج ہو سکتا ہے یہی  
وجہ ہے کہ یا تو وہ کاغذ چھپ چاپ بلا کسی شور و فریاد کے دستیاب ہو جائے یا وہ کٹھنی سے ہی نہیں  
الغرض اس کا مضمون طشت ازبام نہ ہو کیونکہ جن لوگوں نے اس کو چھپایا ہے انکا مقصد ہی  
یہ ہے کہ مضمون کی اشاعت زمانہ بھر میں ہو جائے۔

ہوس - میں سمجھ گیا۔ اچھا تو آپ جناب مسٹر ٹریلائی ہو پین میں آپ کا بچہ ممنون ہوں گا اگر آپ ازراہ ہر باقی وہ تمام واقعات مفصل طور پر بتا دیں گے جن کے ماتحت کاغذ متعلقہ گم ہوا ہے۔

ہو پ - مسٹر ہوس! واقعات کیا تھے۔ آپ صرف چند لفظوں میں سمجھ سکیں گے۔ وہ کاغذ اصل میں ایک بادشاہ کا بھیجا ہوا خط تھا جو آج سے چھ روز قبل موصول ہوا تھا۔ یہ خط اس قدر اہم تھا کہ میں اس کو دفتر کی الماری میں رکھنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا بلکہ ہمیشہ شام کے وقت اپنے مکان واقع ٹیریس ہال کو لجا کرتا تھا اور وہاں اپنے سونے کے کمرے میں ایک مضبوط آہنی کبس میں مقفل رکھا کرتا تھا۔ کل رات وہ خط وہاں موجود تھا۔ اس بات کا مجھے کمال یقین ہے کیونکہ جب میں ڈز کے لئے لباس تبدیل کر رہا تھا تو میں نے وہ کبس کھولا تھا۔ چنانچہ دیکھا تو وہ خط اس میں موجود تھا۔ لیکن آج صبح جو کبس کھولا دیکھا ہوں تو اس خط کا کبس تپ نہیں۔ یہ کبس جو فی حقیقت کاغذ اور خط و کتابت کا کبس ہے تمام رات میری سنگار میں پر آئینہ کے برابر رکھا رہا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ میں بہت ہلکی نیند سوتا ہوں اور یہی حالی میری ہوتی کا بھی ہے۔ ہم دو دن قسم کھانے کے لئے تیار ہیں کہ رات کے وقت کوئی غیر شخص ہمارے کمرے میں نہیں گھسا اور نہ گھس سکتا تھا لیکن بائیمہ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ خط کبس غائب ہو گیا۔ معلوم جن لے گئے یا فرشتے۔ زمین کھا گئی یا آسمان یا وہ کبس ہی اس کو مضمحل کیا۔

ہوس - آپ نے کھانا کس وقت کھایا تھا؟

ہو پ - ساڑھے سات بجے۔

ہوس - پھر اسکے بعد آپ سونے کے لئے کب گئے؟

ہو پ - میری بیوی تھوڑے چلی گئی یقین میں بیٹھا ہوا انکا انتظار کرتا رہا چنانچہ جب وہ آئیں تو وہ ہم اپنے کمرے خواب میں گئے۔ اس وقت ساڑھے گیارہ بجے تھے۔

ہوس - تو اس طرح گویا وہ کبس چار گھنٹہ تک نظروں سے الگ رہا۔

ہو پ - لیکن اس کمرے میں کسی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ صبح کے وقت میری بیوی کی خادرجاتی ہے یا دن کے وقت میرا خدمت گار یا محلدار جاسکتے ہیں۔ لیکن یہ تمام ملازم نہایت معتبر ہیں۔ اور وہ لوگ ہمارے یہاں عرصہ دراز سے ہیں۔ علاوہ ازیں ان میں سے کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ اس آہنی کبس میں معمولی کاغذات کے سوا بے جن کا کام



روزمرہ دفتر میں پڑتا ہے۔ کوئی غیر معمولی اہمیت کا کاغذ ہو سکتا ہے۔

ہوس۔ تو پھر اس امر کی کس کو خبر بھی کہ وہ کاغذ اس کس میں موجود ہے۔

ہو یا۔ گھر بھر میں تو کسی کو بھی نہیں تھی۔

ہوس۔ تو یقیناً آپ کی بیوی صاحبہ کو اس کا حال معلوم ہوگا۔

ہو یا۔ نہیں جناب میں ان سے اس خط کا ذکر تک نہیں کیا اور اگر کیا بھی تو آج صبح کیا

جب وہ خط لکھ چکا تھا۔

یہ سنکر وزیر عظیم نے بھی بطور تصدیق یا اطمینان سر ہلایا اور فرمایا۔

وزیر عظیم۔ ہاں صاحب میں تو عرضہ دلاز سے جانتا ہوں کہ آپ کو اپنے فرض کا اقتدار جہاں

ہے۔ اور اُن کے مال یقین ہے کہ خواہ کسی کے تعلقات کسی شخص سے کتنے ہی گہرے کیوں نہ ہوں

مگر اقتدار ہم لاد کی بات سرکاری فریضہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سے بھی نہیں کہی جاسکتی۔

ہو یا۔ آداب کر کے یہ جناب کی کرم نمائی اور فزادہ نوازی ہے اور واقعی آج صبح سے پہلے میں نے

اس خط کی نسبت اپنی بیوی سے ایک حرف تک نہیں کہا تھا۔

ہوس۔ تو ممکن ہے انہوں نے قیاس کر لیا ہو۔

ہو یا۔ قیاس سے! اچھی وہ تو کیا کوئی فرشتہ بھی قیاس نہیں دوتا سکتا تھا۔

ہوس۔ کیا اس سے پہلے بھی آپ کا کوئی کاغذ لکھا گیا تھا؟

ہو یا۔ جی نہیں۔

ہوس۔ تو کیا انگلستان بھر میں اس خط کا کسی اور شخص کو بھی حال معلوم تھا۔

ہو یا۔ ہاں کل مجلس وزارت کے ہر رکن کیوں خط کی اطلاع دیدی گئی تھی لیکن ہر شخص کو وزیر عظیم

صاحب نے حلف دیکر تاکید کر دی تھی کہ یہ راز کسی سے نہ کہا جائے۔ آہ کیا خبر تھی کہ چند

گھنٹہ بعد وہ خط بھرتے کھو جائے گا۔

وزیر امور مستعد ایرپ کا خوبصورت چہرہ اس وقت اتر اتر ہوا تھا مرنی چھائی ہوئی تھی۔

اور وہ بحالت مایوسی اپنے بال نوری ہاتھ۔ دو چار منٹ سوچنے کے بعد اس نے پھر کہا۔

ہو یا۔ ارکان وزارت کے علاوہ محکمہ کے دو تین عہدے دار اور بھی ہیں جن کو اس خط کا حال

معلوم تھا بس مشر ہوس! انکے سوائے اس خط کی نسبت اور کسی شخص کو کچھ بھی معلوم نہیں تھا میں

آپ کو پوری طرح اس بات کا یقین دلاتا ہوں۔

ہموس۔ اور بھگتان سے باہر؟  
 ہو پ۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس شخص نے وہ خط لکھا تھا اس کے سوائے اور کسی کو اس خط کا  
 حال معلوم نہیں تھا اور مجھے اس امر کا بھی یقین ہے کہ لکھنے والے نے اپنے کسی وزیر سے بھی  
 کام نہیں لیا ہوگا۔

ہوس نے کچھ دیر تک چپ سا دھی۔ سرور گہ بیان رہے۔ اور پھر کچھ سوچ کر بولے۔  
 ہو اس۔ اچھا تو جناب اب میں آپ سے خاص طور پر دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ خط کیسا تھا  
 کیا مضمون تھا کہاں سے آیا تھا سب باتیں مفصل بیان کیجئے اور یہ بھی بیان فرمائیے کہ اس کی  
 تم شدگی سے خطرناک نتائج نکلنے کا کیوں اندیشہ ہو۔

دونوں سیاست دان ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور وزیر اعظم کے تیور پر بل پڑے  
 اور انہوں نے چہنچہیں ہو کر کہا۔

وزیر اعظم۔ شرموس! وہ خط ایک نیگٹو لے لفاظی میں بند ہے کاغذ تپلا ہے لفاظی کے جڑ پر  
 شریخ لگا لگا کر چر کر دی گئی ہے جس پر شیر کی تصویر ہے۔ پتہ موٹے موٹے حروف میں....  
 ہوس۔ جناب اگرچہ یہ تفصیلات جو آپ بتا رہے ہیں نہایت دلچسپ اور تفتیش کے لئے  
 نہایت ضروری ہیں لیکن میری تحقیقات کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ میں معاملہ کی رت  
 تک پورے سچوں اور تمام باتیں مفصل بیان کیجئے۔ محض لفاظی کا حلیہ بیان کرنے سے کام نہیں  
 چل سکتا۔ یہ فرمائیے کہ اس خط کا مضمون کیا تھا۔

وزیر اعظم۔ یہ ایک نہایت اہم سرکاری راز ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں اس کا حال آپ سے  
 بیان نہیں کر سکتا اور نہ میں اس کی کوئی ضرورت سمجھتا ہوں لہذا اگرچہ آپ اپنی ان قابلیتوں  
 سے کام لیکر جو عوام میں اتقدر مشہور ہیں۔ آپ ایک ایسا لفاظی جس کا حلیہ میں نے بیان کیا  
 ہو وہ خط منوف کے باز یافت کر سکتے ہیں تو گویا آپ ملک و ملت کی بے حد خدمت انجام دینگے  
 اسی کے علاوہ جو کچھ بھی انجام و اکرام ہماری طاقت کے اندر ہے ہم اس سے بھی دریغ  
 نہ کریں گے۔

یہ شکر لاک پوسٹ شکر لائے اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ہوس۔ اس وقت ملک بھر میں آپ دونوں صاحبان سے زیادہ مصروفیت غالباً کسی اور  
 شخص کو نہوگی اور مجھے بھی بہت سے آدمیوں کی خدمات انجام دینی ہیں اس لئے میں بے حد ہنس

کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میں اس معاملہ میں جناب کی کچھ بھی برد نہیں کر سکتا۔ لہذا اسکے بعد کسی قسم کی مزید بات چیت سے تضيغ اوقات کے سوا اور کچھ حاصل نہوگا۔  
شرلاک ہوس کے ان سخت الفاظ نے تیر ذشتہ کا کام دیا۔ وزیر اعظم کی آنکھوں سے  
شعلے نکلنے لگے تیوری چڑھ گئی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے یہ وہی شخص تھا جس کے  
ماننے بڑے بڑے وزیر اہم نہ مار سکتے تھے۔

وزیر اعظم۔ اس قسم کے الفاظ سے میرے کان نا آشنا ہیں۔ اور.....  
لیکن وزیر اعظم نے اپنا غصہ ضبط کیا اور بھر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ دو تین منٹ تک کمال  
سکوت طاری رہا۔ بعد ازاں اس جہان دیدہ ٹبر نے خود ہی دہر سکوت توڑی۔  
وزیر اعظم۔ اچھا سٹر ہو س! ہم آپ کی بات مانتے ہیں اور واقعی جب تک آپ کو تمام باتوں  
کا پوری طرح علم نہ ہوگا اس وقت تک اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ آپ کو فی حدت  
کامیابی کے ساتھ انجام دے سکیں گے۔

ہو پ۔ میں بھی آپ کے خیال سے اتفاق کرتا ہوں۔

وزیر اعظم۔ اچھا تو میں آپ اور آپ کے شریک کار اور رفیق طریق ڈاکٹر واٹسن کی شرافت  
اور غیرت پر کمال بھروسہ کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں امید کرتا ہوں کہ آپ صاحبان حسب  
وطن سے بھی کام لیں گے کیونکہ اگر یہ معاملہ طشت از بام ہو گیا تو ملک کے لئے اس سے زیادہ  
عیبیت کا وقت اور کوئی نہوگا۔

ہوس۔ آپ ہم پر پوری طرح بھروسہ کیجئے۔

وزیر اعظم۔ تو سنئے یہ خط یورپ کے ایک بادشاہ کا بھیجا ہوا تھا۔ جو ہماری ہتھیاری ترقیات  
کو دیکھ کر سیدہ سرد اور پریشان ہو رہا ہے۔ خط ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت جلدی میں اور  
خود بادشاہ نے اپنی ذمہ داری پر تکریر کیا ہے تحقیقات سے معلوم ہو چکا ہے کہ شاہ مذکورہ  
کے وزیر کو اس کا حال قطعاً معلوم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ استدر بے ڈھنگے پن سے  
لکھا گیا ہے اور اس میں بعض فقرے کچھ ایسے استعمال آگئے ہیں کہ اگر ان کو شائع کر دیا جائے  
تو نہ معلوم فرط غیظ و غضب سے ملک کا کیا حال ہو جائے بغرض اس خط کی اشاعت سے  
ملک میں استدر خوش چل جائے گا کہ غالباً دو تین ہفتہ بعد ہی ہم کو ایک بڑی جنگ میں  
پھنس جانا پڑے گا۔

یہ سکرٹریٹر لاکھوس کے ایک کاغذ پر لکھا اور وزیر اعظم کو دکھایا۔  
 وزیر اعظم بیک بان وہ خط اسی بادشاہ کا ہے۔ اور یہ خط ایسی آگ لگا کے گا کہ انہوں پر یہ  
 اور لاکھوان ہائین تباہ ہو جائیگی اور فوس ہے کہ وہی خط اس مجیب و غریب اہلنا معلوم  
 طریقہ سے غائب ہو گیا ہے۔

ہوس کیا آپ نے خط کی گم شدگی سے بھیننے والی کو بھی مطلع کر دیا ہے۔

وزیر اعظم بان ایک موجودہ بھجودیا گیا ہے۔

ہوس ممکن ہے کہ شاہ مذکور کی خواہش یہ ہو کہ وہ خط شائع کر دیا جائے۔

وزیر اعظم نہیں جناب۔ یہ بات یاد کرنے کے قوی وجہ موجود ہیں کہ شاہ مذکور نے یہ امر

محسوس کر لیا ہے کہ وہ خط نہایت غیر دانشمندی سے لکھا گیا تھا لہذا اگر وہ خط منظر عام پر آ گیا

قوم سے زیادہ اس کو اور اس کے ملک کو صدمہ پہنچے گا۔

ہوس آئیسا ہے کہ خط مذکور کا راز فاش کرنے سے کس کے اغراض دا بہتہ ہو سکتے ہیں کیسے

کیا عرض پڑی ہے کہ وہ ایسا بیکار اور فضول خط جرتا یا شائع کرتا پھرے۔

وزیر اعظم او ہوس ہوس! آپ کے اس سوال سے تو میں اعلیٰ اور پیچیدہ بین الاقوامی سیاست

بین چینس اجازت گا۔ خیر آپ ذرا اور پ کی موجودہ صورت حال پر غور فرمائیں تو آپ کو دو گن

کے اغراض و مقاصد سمجھنے میں چندان دقت محسوس نہ ہوگی۔ دیکھئے، جنگ یورپ کی جملہ طاقتوں

کے دو ہتھیے ہیں۔ اور ان دونوں کی وجہ سے یورپ کا توازن قوت قائم ہے اور اس توازن

کی ڈنڈی دولت برطانیہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر برطانیہ اعظمی کی جنگ کسی ایک ہتھیے سے چھین گئی

تو خواہ دوسرا ہتھیاء جنگ میں شریک ہو یا نہ ہوس کا پلہ بھاری ہو جائے گا۔ اب آپ کچھ

سمجھئے۔

ہوس۔ جی ہاں خوب سمجھ رہا ہوں تو گویا جو لوگ اس بادشاہ کے جس نے یہ خط لکھا ہے دشمن

ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح وہ خط ادا کر شائع کر دیں اور اس طرح برطانیہ اور اس بادشاہ

کے درمیان جنگ کرا دیں۔

وزیر اعظم۔ جی ہاں ایسی منشا ہے۔

ہوس۔ اچھا اگر وہ خط دشمنوں کے ہاتھوں میں پڑ گیا تو وہ خط وہ کس کو بھجودینگے۔

وزیر اعظم۔ یورپ کے کسی نہ کسی وزارت خانہ کو لے دیا جائے گا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے

اور جس قدر تیزی سے دُخانی جہاز چل سکتا ہے وہ خط اس وقت کہیں باہر ہی جا رہا ہوگا۔  
اس وقت سٹریٹیلانی ایروپ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور سرنگوں ہو گئے وزیر اعظم  
نے اپنا ہاتھ محبت اور شفقت سے ان کے شانے پر رکھا۔

وزیر اعظم۔ انہوں نے میرے دوست یہ تمہاری بہن تھی ہے درنہ تم نے تو قدم بالخط اور خط کی  
حفاظت میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا تھا اچھا تو سٹریٹس اب آپ کو خط کے متعلق تمام واقعات  
سننے پوری آگاہی حاصل ہو گئی ہو۔ فرمائیے اب آپ کا کیا خیال ہے؟  
ہوس۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ اگر یہ خط دستیاب نہ ہوا تو جنگ پھڑپھڑ جائے گی۔  
وزیر اعظم گمان غالب تو یہی ہے۔

ہوس۔ تو پھر حضور جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔

وزیر اعظم۔ کہہ دینا اور بات ہو اور کرنا اور بات۔ جنگ کا انتظام منہ کا لوالہ نہیں ہے۔  
ہوس۔ تو پھر آپ واقعات پر غور فرما کر دیکھ لیں۔ یہ تو خیال میں آہی نہیں سکتا کہ وہ خط کسی  
سارے گیارہ بجے رات کے بعد نکالا ہو۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت کے بعد سے اپنے  
کمرے خواب میں جان وہ خط کبس میں محفوظ رکھا سٹریٹس ہوا ادائیگی کی بیجی دو نون موجود تھے  
اور جب تک خط کی گم شدگی معلوم نہ ہوئی وہ اسی کمرے میں موجود رہے لہذا اگر کسی نے وہ خط لیا ہو  
تو سارے سات اور سارے گیارہ بجے کے درمیان میں لیا ہے۔ اور غالباً سارے سات بجے  
کے قریب لیا ہوگا۔ کیونکہ جس شخص نے وہ خط لیا ہے اس کو یہ بات ضرور معلوم ہوگی کہ وہ خط اس  
کس میں موجود ہے لہذا اس نے حتی المقدور پھیلادی کی ہوگی۔ اب سوچئے کہ اگر اس قدر ہم خط  
اس وقت چرایا گیا تو اس وقت وہ کہاں ہوگا؟ اپنے پاس رکھنے کی تو کسی کو ضرورت ہو نہیں لگتی  
جن لوگوں کو اس خط کی ضرورت تھی وہ خط ان لوگوں کے پاس پہنچا دیا گیا ہوگا۔ پھر بتائیے کہ  
اس خط کا پتہ لگانے یا اس کا پیچھا کرنے کا ہمارے لئے کیا موقع رہ گیا ہے۔ الغرض اب وہ خط  
ہماری دسترس سے باہر ہے۔

وزیر اعظم داپنی کرسی سے اٹھ کر اسٹریٹس! آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ سچ کہتے ہیں اب آپ کا  
استدلال بہت صحیح ہے۔ واقعی میرے خیال میں بھی اب یہ معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہو چکا ہے  
ہوس۔ غرض کچھ ٹکدہ خط خادمہ یا خدمت گار نے چرایا ہے۔

وزیر اعظم۔ گر وہ نہایت معتبر پرانے ملازم ہیں۔

ہوس۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ کا کہہ خواب مکان کی دوسری منزل پر ہے جہاں باہر سے داخل ہونے کا کوئی موقعہ نہیں ہے اور اندر کی طرف کوئی شخص بغیر لفظ کے داخل نہیں ہو سکتا لہذا وہ خط ضرور کسی ایسے شخص نے لیا ہوگا جس کا گھر سے تعلق ہے اب سوال یہ ہے کہ جو رنے وہ کسے پاس پہنچایا ہوگا۔؟ ضرور ہے کہ وہ کسی بین الاقوامی جاسوس یا کسی سلطنت کے ایجنٹ کو دیا گیا ہوگا اور ایسے بہت لوگوں کے نام مجھے معلوم ہیں۔ انہیں سے تین شخص ایسے ہیں جو گویا اس پیشہ والوں کے گرد گھنٹال ہیں۔ اب میں اپنا کام شروع کرتا ہوں اور پہلے جا کر یہ دیکھوں گا کہ یہ تینوں شخص اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص غیر حاضر ہو اور اس کی غیر حاضری بھی کل رات سے ثابت ہوئی تو ظاہر ہو جائیگا کہ گم شدہ خط کہاں اور کس کے پاس گیا ہے۔

ہو پ لیکن اس کو غیر حاضر ہونے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے۔ وہ خط اس نے دول خارجہ کے کسی سفارت خانے میں پہنچا دیا ہوگا۔

ہوس۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ ایجنٹ اور جاسوس ہمیشہ الگ کام کرتے ہیں اور سفارت خانوں سے ان کے تعلقات اکثر کشیدہ رہتے ہیں۔

وزیر اعظم (سر بلا کر اظہار پندیدگی کر کے) میرے خیال میں سٹر ہوس کی بات صحیح ہے۔ یہ گم شدہ خط اس قدر بیش قیمت چیز ہے کہ وہ اسے بغیر نفیس پہنچانا زیادہ پسند کرے گا۔ میرے خیال میں سٹر ہوس! آپ کا طریقہ کار نہایت مناسب ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ اچھا سٹر ہو پ! اس ایک افسوس ناک واقعہ کی وجہ سے ہم اپنے دیگر فرایض سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ بس اب اٹھو اور چلو۔ اگر اسی اشارہ میں کوئی نئی بات معلوم ہوئی تو ہم بلا تاخیر توقع اس کی اطلاع سٹر شر لاک ہوس کو دینگے۔ اور سٹر ہوس! بس اب آپ بھی اپنا کام شروع کر دیجئے آپ کی اعلیٰ قابلیتوں اور حیرت انگیز طریقہ تفتیش سے ہم لوگوں کو کامل امید ہے کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے بہر حال اسی اشارہ میں جو نتائج آپ کی تحقیقات سے برآمد ہوں ہم امید کرتے ہیں کہ ان سے آپ ہم لوگوں کو بھی فوراً مطلع فرمائیں گے۔

دونوں وزیر اعلیٰ معاف فرمایا۔ اور سٹی صاحب سلامت کرنے کے بعد رحمت ہو گئے اور ان کے جانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت طاری ہو گیا۔

## باب (۲)

### بمبار قتل

جب ہمارے معزز و محترم ملاقاتی چلے گئے تو سٹر شرلاک ہوس نے خاموشی کے ساتھ اپنا پائپ سٹکایا اور تھوڑی دیر کے لئے سر در گریبان ہو کر بھر تفکر میں غوطہ زن ہو گئے۔ میں نے صبح کا آیا ہوا اخبار کھولا اور پڑھنے لگا۔ اور اس سنگین جرم کے حالات پڑھنے میں نہ ہلک ہو گیا جو شب گزشتہ لندن میں واقع ہوا تھا اور جس کی وجہ سے تمام شہر میں کھل بی ٹھگی تھی۔ ملٹن نے میرے دوست شرلاک ہوس بھی خیال سے چونکے۔ کچھ بڑ بڑاے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنا پائپ آتش دان کی کارنس پر رکھ کر یوں ہم کلام ہوئے۔

ہوس۔ بیشک! بیشک!! اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کام اگرچہ جو کھون کا ہے لیکن باہوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر اس وقت بھی ہم کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان میں سے کس شخص کے پاس وہ خط ہو سچا ہے تو ابھی ممکن ہے کہ وہ خط اس کے قبضہ میں موجود ہو اور کہیں بھیجا نہ گیا ہو۔ ان لوگوں کا خدا تو ربیبہ ہے اور اس بارہ میں سرکاری خزانہ میری مدد کرے گا۔ الغرض اگر وہ فروخت کیا جائے تو میں اس کو ضرور خرید لوں گا۔ خواہ کتنی ہی بھاری رقم کیوں نہ طلب کی جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص ابھی اس خط کو اس خیال سے اپنے قبضہ میں رکھا کہ پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ انگلستان سے اس کو کیا ملتا ہے اسکے بعد کسی دوسری جگہ قسمت آزمائی کی جائے۔ اس قدر دیرانہ کام کرنے کے قابل صرف وہی ہیں جن شخص نظر آتے ہیں۔ وہ آدریلین، لارڈ وٹھیرہ اور اڈورڈ وکیو کاس ہیں۔ اچھا میں ان میں سے ہر شخص سے جا کر پوچھوں گا۔

یہ مجھ و بانہ بڑ سنگریہن نے اپنے اخبار پر پھر نظر ڈالی اور پوچھا۔

ہیں۔ کیا یہ اڈورڈ وکیو کاس وہی ہے جو گوڈالفن اسٹریٹ میں رہتا تھا؟

ہوس۔ ہاں وہی ہے۔

مین۔ تو پھر آپ اس سے نہیں مل سکیں گے۔

ہوس۔ کیوں؟

مین۔ اس لئے کہ کل رات کسی شخص نے اسکو اسکے گھر میں قتل کر دیا ہے۔

میرے دوست شہزادہ مہسٹریٹ نے کہا کہ میں اکثر بار حیران کر چکے تھے لیکن اس مرتبہ وہ خود میری بات سنا کر اسقدر حیران رہ گئے کہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ وہ میری صورت کو دیکھتے رہ گئے۔ پھر میرے ہاتھ سے چھین لیا اور پڑھنے لگے۔ جو مضمون میں پڑھ رہا تھا وہ حسب ذیل ہے۔

### ویسٹ ٹاؤن میں قتل

کل رات ۱۲ گھنٹے کے بعد ویسٹ ٹاؤن میں جو اٹھارہویں صدی کے پرانے مکانات میں سے ایک ہے اور دریائے میز اور ایسی ایواں ہائے پارلیمنٹ کے زیر سایہ ہی واقع ہے ایک عجیب پرانے داروہات رونما ہوئی۔ اس مختصر لیکن منتخب محل میں چند سال سے مسٹر اڈوارڈ ویوگاس رہا کرتے تھے۔ یہ صاحب نشین اپیل علقون میں نہ صرف اپنی دلنریب شخصیت کی وجہ سے مشہور تھے بلکہ بحیثیت ایک عمدہ گوئے کے بھی شہرت و اتر لگتے تھے آپ ملک کے بہترین عطائیوں میں سے تھے مسٹر موصوف بھر د آدمی تھے ان کی عمر ۳۲ سال کی تھی اور ان کے علاوہ محل میں دو شخص سز پر نگل ایک سن رسیدہ محلدار اور مسٹر ٹین خادم اور رہا کرتے تھے۔ محلدار محل کی دوسری منزل میں سویا کرتی ہو اور اپنے کمرے میں سویرے ہی چلی جایا کرتی ہے۔ خدمت گار اس روز رات کو اپنے کسی دوست یا عزیز سے ملاقات کرنے ہیما آہستہ گیا ہوا تھا۔ الغرض دس بجے رات کے بعد سے خود مسٹر ویوگاس ہی گھر میں موجود تھے۔ اس دوران میں جو کچھ گزرا وہ تو معلوم نہیں ہوا لیکن پونے ۱۲ بجے رات کے پولیس کانسٹیبل بائریٹ ادھر سے گزرا تو اس نے محل کے دروازہ پاٹون پاٹ کھلا دیکھا۔ کانسٹیبل نے دروازہ کھٹکھٹایا لیکن کوئی آواز نہ آئی۔ سامنے والے کمرے میں روشنی دیکھ کر وہ اندر داخل ہوا اور اس نے پھر کھٹکھٹایا لیکن پھر بھی کوئی آواز نہ آئی۔ بعد ازاں کانسٹیبل نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کی حالت ابتر تھی تمام سامان نشتر پڑا تھا بلکہ یہ بھی ہے



کہ کرہ کے ایک گوشہ میں ڈھیر کر دیا گیا تھا۔ ایک کرسی وسط میں الٹی پڑی تھی۔ اسی کرسی کے پاس اپنی ایک ٹانگ پھڑپھڑے ہوئے کر ایہ دار کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ کسی شخص نے انکے سینہ میں چھرا بھونک دیا تھا جو دل سے پار ہو گیا تھا۔ موت فوری واقع ہوئی ہوگی۔ جس پھری سے یہ قتل عمل میں آیا وہ ایک ہندی پیش قبض تھا جو غالباً دیوار پر سے لیا گیا ہوگا۔ جہاں بہت سے قدیم ہتھیار بطور آرایش بچے ہوئے تھے۔ فٹا قتل چوری نظر نہیں آتا۔ کیونکہ مجرم نے کرہ کی بیش قیمت اشیاء میں سے کوئی چیز بھی لینے کی کوشش نہیں کی سڑا ڈوار ڈو لیو کا س اس قدر شہور اور ہر دلعزیز شخص واقع ہوئے تھے کہ ان کی پراسرار موت کا خیال عرصہ دراز تک انکے وسیع حلقہ احباب میں رہے گا۔

ہوس (کچھوڑ تامل کر کے) اچھا تو واٹسن! آپ اس سے کیا سمجھے؟  
میں۔ یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے۔

ہوس۔ اتفاق! جن تین آدمیوں کے نام ہم نے منتخب کئے تھے یعنی جن کی نسبت اس گم شدہ خط کا شبہ تھا ان میں سے ایک شخص یہ بھی تھا اور اس شخص کا قتل میں اسی وقت میں واقع ہوا جبکہ ہمارے خیال میں وہ خط چوری کیا تھا اس لئے میرے خیال میں یہ واقعہ اتفاقاً ہرگز نہیں ہے نہیں دوست واٹسن! ان دونوں معاملات میں کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے۔ اب وہ تعلق معلوم کرنا ہمارا کام ہے۔

میں۔ اتنی سرکاری پولیس کو سب حال معلوم ہو جائے گا۔

ہوس۔ سب تو معلوم نہیں ہوگا۔ بس صرف اس قدر معلوم ہوگا جو ان کو گورڈ الفن اسٹریٹ میں نظر آئے گا۔ لیکن واٹسن ہال ٹیرس کا حال انکو کچھ معلوم ہی نہ ہوگا۔ ان دونوں واقعات کا حال صرف ہم ہی لوگوں کو معلوم ہے اور ہم ہی ان دونوں کے تعلق کا بھی پتہ لگا سکیں گے۔ اب صرف ایک بات ایسی ہے جس کی وجہ سے میرا تو کچھ شبہ اس اڈوارڈ ویو کا س پر ہوتا ہے۔ یعنی گو واٹسن اسٹریٹ اور واٹسن ہال ٹیرس کے درمیان صرف چند منٹ کی مسافت ہے اور جن دو خفیہ ایجنٹوں کے نام میں نے اور لئے ہیں وہ ویسٹ اینڈ میں رہتے ہیں۔ لہذا مقابلہ اور ان کے اس لیو کا س کے لئے یہ بات بہت آسان تھی کہ وہ وزیر یورپ کے محل سے کوئی تعلق پیدا کر سکتا یا وہ ان سے کوئی پیغام وصول کر سکتا۔ لیکن دیکھو کیا ہے؟

## باب (۳)

### حسین ملاقاتی

بیچ بیچ بیچ بیچ

منسٹر ہسٹن کمرہ میں داخل ہوئی اُس کے ہاتھ میں ایک طشتری تھی جس میں کسی لیڈی کا ملاقاتی کارڈ رکھا ہوا تھا۔ منسٹر لاک ہوئیں نے کارڈ پر نظر ڈالی اور دیکھنے کے بعد مجھے دیدیا۔ ہوس۔ جائے اور لیڈی ہڈا ٹریڈانی ہوپ سے عرض کیجئے کہ ہر بانی کر کے اندر تشریف لائیں۔

مجھ بھر بعد ہمارا غریب خانہ جس کی مقدر عزت افزائی صبح ہی صبح دو وزیروں کے قدم رنجہ فرمانے سے ہو چکی تھی اس وقت قصر حنت بن گیا جبکہ لندن بھر میں سب سے زیادہ حسین و جمیل حوروش اندر داخل ہوئی۔ میں نے ڈوک آف بلنڈ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی کے حسن و جمال کا شہرہ ضرور سنا تھا لیکن کوئی جادو نگار ادیب اور کوئی معجزہ کا تصور بھی اپنے کمال فن سے کام لیکر لانا یا خطوط کے ذریعہ سے وہ زاہد فریب تصویر نہیں کھینچ سکتا تھا جو اس وقت جیتی جاگتی اور بڑتی چالتی ہمارے سامنے موجود تھی۔ لیکن بائیں ہر وہ چاند سامنے آگنایا ہوا اور وہ پھول سے رخشہ کی قدر کھلاے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں چمک ضرور تھی لیکن اس چمک میں بھی اندرونی پریشانی جھلک رہی تھی۔ حسن و جمال کو دیکھ کر اگرچہ دیکھنے والوں کا غنچہ دل کھلکھلایا جاتا تھا لیکن اس کا غنچہ دہن ناشگفتہ نظر آتا تھا یعنی یوں پرہیزگاری لگی ہوئی تھی۔ الغرض لیڈی صاحبہ کی صورت سے اس وقت سخت ترودا اور پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ لیڈی صاحبہ کے تشریف لاتے ہی ہم نے ادب سے سلام کیا اور کرسی پیش کی۔

حسینہ۔ منسٹر ہوس! کیا میرے شوہر یہاں تشریف لائے تھے؟

ہوس۔ ہاں بیگم صاحبہ ضرور تشریف لائے تھے۔

حسینہ۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں ان سے یہ نہ کہنا کہ میں یہاں آئی تھی۔

ہوس۔ یہ تو لیڈی صاحبہ مجھ پر انازک عرض عائد کیا چاہتی ہیں۔ بہر حال آپ اپنی شریفی آوری کا مقصد بیان فرمادیں۔ کیونکہ میں بلا شرط کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔

حسینہ مشر ہوس: میں آپ سے پوری صاف گوئی سے تمام باتیں صحیح عرض کر دین گی اور امید ہے کہ آپ بھی جواب میں فری صاف گوئی سے حکام لیں گے۔ بجز ایک بات کے کہ میرے شوہر اور میرے درمیان کوئی بات چھی نہیں رہی۔ اسناد سیاسیات کے سیاسی مسائل میں ان کے منہ پر ہمیشہ قفل لگا رہتا ہے۔ اس معاملہ میں وہ مجھ سے کوئی بات نہیں کہتے۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل رات ہمارے گھر میں ایک نہایت افسوسناک واقعہ گزرا ہے مجھے معلوم ہوا کہ کوئی خاص کاغذ گم ہوا ہے لیکن چونکہ معاملہ سیاسی ہو اس لئے میرے شوہر مجھے اس کی نسبت کچھ نہیں بتاتے۔ اب یہ امر نہایت ضروری ہے کہ مجھے بھی تمام معاملہ معلوم ہونا چاہیے۔ اب بجز ان سیاست دانوں کے صرف آپ ہی ایسے شخص ہیں جن کو تمام اصلی واقعات سے آگاہی حاصل ہو۔ اب میں مشر ہوس: آپ سے بہت التجا کرتی ہوں کہ تمام واقعات کا مفصل حال مجھ سے بیان فرمادیں اور یہ بھی بتادیں کہ اس واقعہ کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تمام باتیں صحیح بیان کر دیجئے۔ میں آپ کو اطمینان دلاتی ہوں کہ اگر مجھ کو واقعات کا پورا پورا علم ہو گیا تو اس سے ان کا بہت فائدہ ہوگا۔ اچھے ہوس! وہ گم شدہ کاغذ کیا تھا؟

ہوس: بیگم صاحبہ آپ کے سوالات کا جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔

یہ سکریم صاحبہ بہت طول ہوئیں اور انہوں نے ایک سرد آہ بھر کر اپنا نازک چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔

ہوس: بالفاظ دیگر آپ اس معاملہ کو یوں سمجھئے کہ جب خود آپ کے شوہر ہی آپ کو اس معاملہ میں کوئی بات بتانا نہیں چاہتے تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں جس نے وہ واقعات لازماً کی قسم کھا کر معلوم کئے ہیں کوئی بات آپ کو بتاؤں۔ لہذا آپ کوئی بات مجھ سے دریافت کرنا مناسب نہیں۔ آپ اپنے شوہر صاحب ہی سے دریافت فرمائیں۔

حسینہ: میں نے تو ان سے دریافت کیا تھا لیکن انہوں نے کچھ نہ بتایا۔ مجبور ہو کر اب آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں۔ اچھا مشر ہوس! اگر آپ مجھے زیادہ باتیں نہیں بتا سکتے تو کم از کم ایک معاملہ پر تو کچھ روشنی ڈال دیجئے۔

ہوس: وہ کیا؟

حسینہ اس ناگوار واقعہ سے میرے شوہر کی سیاسی زندگی پر تو کوئی معزاتر نہیں پڑے گا۔  
ہوس۔ ہاں بیگم صاحبہ اگر معاملہ ٹھیک نہ ہوتا تو بیشک خراب اثر پڑے گا  
حسینہ۔ ہائے۔

حسینہ کے منہ سے ایک آہ نکلی اور وہ دونوں ہاتھوں سے سینہ پکڑ کر رہ گئی۔  
حسینہ۔ اچھا سٹر ہو جس! ایک سوال اور بھی ہے اور وہ یہ کہ جب میرے شوہر کو اس ناگوار  
واقعہ کی اطلاع پہلے پہل ہوئی اور انھوں نے صدر محسوس کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے  
کہ اس کاغذ کی گم شدگی سے نہایت خوفناک نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔  
ہوس۔ اگر انھوں نے آپ سے ایسا فرمایا ہے تو مجھے مزید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔  
حسینہ۔ اچھا تو وہ کیا نتائج ہیں۔

ہوس۔ بیگم صاحبہ آپ نے پھر ویسا ہی سوال کیا جس کا میں جواب نہیں دے سکتا۔  
حسینہ۔ تو پھر میں آپ کا عزیز وقت زیادہ ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ لیکن ایک بار پھر میں  
آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے آنے کا ذکر میرے شوہر سے نہ آئے۔  
یہ کہا اور لیڈی صاحبہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں چلتے وقت جو ایسی آئینہ نگاہ انہوں  
نے ہم پر ڈالی تھی وہ آج تک مجھے یاد ہے۔ لیڈی صاحبہ کے جانے کے بعد ہوس نے کہا۔  
ہوس۔ اچھا واٹس! صنف نازک سے بھگتتا آپ کا کام ہے۔ بیگم صاحبہ کا اصلی مقصد کیا  
تھا وہ کس غرض سے آئی تھیں۔

میں۔ انکا بیان یقیناً واضح اور ان کا اندیشہ واقعی قدرتی ہے۔  
ہوس۔ لیکن آپ نے ان کے بشرے اُنکے ذہن سے جو شائستگی اور ابلیحی حالت اور سوتلا  
میں اصرار پر غور نہیں کیا۔ وہ اس قسم کی عورت نہیں ہے جو اپنے جذبات کا جلد اظہار کر لے  
میں۔ واقعی تشویش اور گھبراہٹ تو ان میں ضرور پائی جاتی تھی۔

ہوس۔ اور وہ بھی دیکھا تھا کہ وہ کس طرح اصرار کے ساتھ ہم کو اس امر کا یقین دلاتی تھی کہ اس کے  
شوہر کے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تمام باتوں کی اس کو آگاہی ہو جائے۔ آخر اس بات کا کیا مطلب  
تھا؟ اور ہاں تم نے یہ خیال نہیں کیا کہ جب وہ کمرہ میں بیٹھی تو چاروں طرف دیکھ بھال کر  
اس کرسی پر بیٹھیں جہاں روشنی انکی پشت پر پڑتی تھی وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ہم ان کا چہرہ  
دیکھیں۔

من۔ جی ہاں اس نے کمرے بھر میں وہی ایک کرسی پسند کی۔

ہوس۔ وہی "ان کید کون حظیم" عورتوں کے مکرو فریب خدانپاہ میں رکھے۔ یاد ہو وہ مارکیٹ میں اس عورت پر میں نے کون کون سا شبہ کیا تھا۔ صرف اتنی سی بات تھی کہ اس کی ناک پر پوڈ نہیں تھا۔ اور یہی بات پتہ لگانے میں کامیاب ہوئی۔ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی عورتوں کی ذرا ذرا سی بات بلجانا معنی دفتر ہوتی ہو ان کے دل میں جذبات کا شہر خوشان ہوتا ہو کیا مجال جو ان کی کسی کو بات معلوم ہو جائے۔

اسکے بعد سٹر لاک ہو جس! اپنے خاص کمرے میں گھس گئے اور تھوڑی دیر بعد وہاں لباس بدل کر نکلے معلوم ہوا کہ انھوں نے کہیں باہر جانے کی تیاری کی ہے۔

ہوس۔ اچھا واٹن! فی الامان اللہ!!

مین۔ کیوں کہاں کو کمر باندھی گئی ہے؟

ہوس۔ ہاں میرا ارادہ یہ ہوا ہے کہ آج دوپہر سے پہلے کا وقت گوٹا لفظ اسٹریٹ جا کر ذرا اپنے پولیس والے دوستوں کی صحبت میں گزاروں اور دیکھوں کہ موقعہ کا کیا حال ہے اور پولیس کے سرانصرمانوں نے کیا نظریہ قائم کیا ہے۔

مین۔ اور آپ نے اس قدر حالات معلوم کرنے کے بعد کیا رائے قائم کی ہے؟

ہوس۔ میرے نزدیک تو کاغذ کی گم شدگی سے اڈا رڈ ویو کا اس کو ضرور بالضرور کوئی تعلق ہے۔ اگرچہ ابھی تک مین یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ واسطہ کس طرح اور کس ذریعہ سے قائم ہوا ہوگا۔ اور پچ پوچھو تو واقعات صحیحہ معلوم ہونے سے پہلے کسی قسم کی رائے قائم کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ بھلا لوگ کبھی جلد بازی سے کام نہیں لیا کرتے کیونکہ

تعمیل کا رشتہ طین بود

انگیزش کا فن تو کچھ استعدا رٹیر ہا واقع ہوا ہے کہ اگر تپہ چلے تو تنکے سے چل جائے اور شیلے تو قیامت تک نہ چلے۔ اسی لیے مین چاہتا ہوں کہ ذرا وقفہ پر پہنچ کر مزید باتیں معلوم کر لیں پھر کوئی رائے قائم کر کے آگے چلیں۔ فی الحال آپ مکان پر قیام فرمائیں اور اگر کوئی شخص ملاقات کے لیے آئے تو اس کے حالات اور اس کی غرض معلوم کر لیں۔ مین سپر کے وقت پونج تک واپس آ جاؤں گا۔

# باب

## اخباری پورٹن

اس روز تکہ دور روز بعد تک شش لاک ہوس کی عجیب حالت رہی۔ وہ چپ چاپ الگ تھلک رہتے تھے بلکہ مزاج میں ایک قسم کی زودرنجی آگئی تھی وہ کبھی جلدی کے ساتھ دوڑ کر باہر جاتے اور کبھی دوڑ کر گھر میں آگھستے۔ دو تین روز اسی دوڑ دھوپ میں گزرے۔ کبھی وہ سگڑ یا پائپ پینے پر آئے تو تباکو کے دھوین اڑا دیتے اور اگر کبھی کچھ اور دھن ہوتی تو رباب لیکر دو چار چیزیں بجا لیتے۔ کبھی کھانے پر آمادہ ہوتے تو ہوسے کیک اور بسکٹ درجنوں چبا جاتے اور وہ بھی بے وقت۔ اور جب کبھی مین کوئی سوال کر بیٹھا تو بادل نا خواستہ بلکہ مشکل جواب دیتے۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ معاملہ ٹھیک نہیں اور جس بات کی وہ فکر میں ہیں اس تک ہنوز طبیعت کی رسائی نہیں ہوئی۔ بائیںہ وہ مجھ سے معاملہ کا کوئی ذکر نہیں کرتے تھے۔ مجھے اخباروں کے پڑھنے سے معلوم ہوا تھا کہ تفتیش وجہ مرگ اور پچاسیت نامہ مرتب کرنے کے وقت کیا کیا شہادتیں گزریں اور کیا کیا باتیں معلوم ہوئیں۔ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ پولیس نے مین خدمت گار کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بعد میں چھوڑ دیا پنچون نے وجہ مرگ قتل عمد قرار دی۔ لیکن مجرم کا پتہ کچھ نہ چلا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ قتل کی غرض کیا تھی جس کوہ میں قتل واقع ہوا تھا وہ تمام قیمتی سامان سے بھرا ہوا تھا جن میں سے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا گیا تھا۔ مقتول کے تمام کاغذات بھی بچسبہ موجود تھے۔ جنکو افسران پولیس نے بغور دیکھا بھالا۔ ان کاغذات سے یہ معلوم ہوا تھا کہ مقتول مین الاقوامی سیاسیات سے بہت کچھ دلچسپی لیتا تھا۔ مقتول بڑا باتونی شخص تھا۔ اور وہ یورپ کی تقریباً تمام زبانیں جانتا تھا۔ اور خطوط نویسی میں بھی ان تھک تھا۔ مختلف ممالک کے سربراہ اور وہ مدیر مین سے اس کا گہرا تعلق تھا۔ لیکن جب قدر کاغذات اس کی میز کی درازوں سے رآمد ہوئے تھے ان سے کوئی خاص سہنسی خیز بات معلوم نہیں ہوئی اگرچہ مقتول مجرد آدمی تھا لیکن صنف نازک سے اسکے تعلقات بہت وسیع تھے۔ مگر یہ تعلقات محض سطحی تھے یعنی شناسائی تو بہت سی مگر تون سے

تھی لیکن آشنائی بہت کم سے تھی۔ اور عشق تو کسی سے بھی نہیں تھا۔ مقتول کی زندگی سرخجامیج  
 طور پر گزرتی تھی اور کسی فرد بشر کو اس سے رنج نہیں پہنچتا تھا۔ الغرض واقعہ قتل پراسرار  
 تھا اور اس کا راز کھلنے کی بھی کوئی توقع نہیں تھی۔  
 جان مین خدمت گار محض شبہ پر گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن اس کے خلاف کوئی شہادت  
 نہ تھی۔ اس روز رات کو وہ ہمراہ آسمتھ میں اپنے بعض احباب سے ملنے گیا تھا۔ گویا وہ موقع پر موجود  
 ہی نہیں تھا۔ اور اس کا کامل ثبوت ہم پہنچ گیا تھا۔ ایک ضروری بات یہ تھی کہ جس وقت  
 وہ ہمراہ آسمتھ سے چلا تھا۔ اس وقت سے چل کر وہ موقع پر حادثہ قتل معلوم ہونے کے قبل پہنچ سکتا  
 تھا لیکن اس نے بیان کیا کہ چونکہ رات نہانی تھی۔ اس لئے وہ بہت رات تک پیدل خرامان خرامان  
 چلا تھا اور یہ بات دل کو بھی لگتی تھی وہ درحقیقت مکان پر بارہ بجے پہنچا تھا۔ اور قتل کا حال معلوم  
 کرتے ہی گھبرا گیا تھا۔ آقا اور خادم کے درمیان کوئی وجہ رنجش نہیں تھی۔ مقتول کی بعض چیزیں  
 مثلاً آسترون کا ایک نجس خدمت گار کے کمرے سے دستیاب ہوا۔ لیکن اس نے بیان کیا کہ یہ  
 چیزیں مالک نے اس کو تحفہ عنایت فرادی تھیں اور اس کے بیان کی تصدیق محلدار نے بھی  
 کی۔ یہ خدمت گار مقتول کے بیان تین سال سے نوکر تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کبھی مقتول یورپ  
 جایا کرتا تھا تو وہ خدمت گار کو ساتھ نہیں لجاتا تھا۔ کبھی کبھی مقتول پیرس جا کر تین تین مہینے رہتا  
 تھا اور خدمت گار کے سپرد لندن کا محل رہتا تھا۔ محلدار کا بیان یہ تھا کہ اس کو واردات کی کچھ خبر ہی  
 نہیں ہوئی۔ اگر کوئی غیر شخص اس رات کو آیا ہوگا تو خود آقا ہی نے اس کو مکان میں داخل کیا ہوگا  
 الغرض جہاں تک اجباری رپورٹیں پڑھنے سے معلوم ہوا معاملہ بدستور عقلمندانہ تھا۔ اگر  
 مشر جوئس کو اس سے زیادہ کوئی بات معلوم ہوئی ہوگی تو وہ بھی راز سربستہ تھی۔ لیکن چونکہ انہوں  
 نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپکے لیسٹریٹ اس مقدمہ کی تحقیق کر رہے ہیں اور انہوں نے انکو بھی شریک کار  
 کر لیا ہے اس لئے خیال گذرتا تھا کہ جو کچھ حال معلوم ہوتا جاتا ہو اس سے مشر جوئس بخوبی واقف  
 ہیں لیکن اس واقعہ کے چوتھے روز پیرس سے ایک طویل تار موصول ہوا جس سے واقعہ کا پورا  
 حل ہوتا نظر آتا تھا۔

### ڈبلی شلیگراف کا تار

پیرس کی پولیس نے ایک لاؤ کا انکشاف کیا ہے جسے ذریعہ سے اس پراسرار واقعہ قتل کے

معاملہ سے پردہ اٹھتا ہے جو گذشتہ سو سو وار کو گوڈالین اسٹریٹ واقع ویسٹ سٹریٹ میں  
 سٹراڈ اور ڈیو کا س کے پٹا سر اہل قتل کی صورت میں نمودار ہوا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا  
 کہ بد نصیب مقتول اپنے کمرہ میں اس حال سے پایا گیا تھا کہ کسی نے اس کے سینہ میں چھرا  
 بھونک دیا تھا اور قتل کا کچھ شبہ مقتول کے خدمت گار پر بھی کیا جاتا تھا۔ لیکن جب عدالت  
 کی عدم موجودگی ثابت ہو گئی تو یہ شبہ قطعی جاتا رہا۔ ایک ٹیڈی سماڈا دام ہنری فوریہ  
 کی نسبت حکام پولیس کو رپورٹ کی گئی کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔ یہ خاتون ریو آسٹریئر  
 پر ایک چھوٹے سے مکان میں رہتی تھی۔ رپورٹ خاتون مذکورہ کے نوکر کے نوکر کے نوکر کے  
 ڈاکٹری معائنہ سے معلوم ہوا کہ واقعی اس کو ایک قسم کا جنون ہو گیا ہے جس کا نتیجہ خطرناک  
 ہے۔ مزید تحقیقات کے بعد پولیس کو معلوم ہوا کہ مادام مذکورہ گزشتہ شکل کی شب کو بھی ان  
 کے سفر سے واپس ہوئی اور اس امر کی شہادت ملتی ہے کہ خاتون مذکورہ کا تعلق واقعہ  
 قتل ویسٹ سٹریٹ سے ضرور ہے۔ نوٹ اور تصاویر کا مقابلہ کرنے سے یہ امر پتہ چلتا ہے  
 کہ پوچھ گیا ہو کہ سو سو ہنری فوریہ اور سٹراڈ اور ڈیو کا س دونوں ایک ہی شخص کا  
 نام ہے اور مقتول بعض خاص وجوہ کی بنا پر لندن اور بیرس میں دوہری زندگی بسر  
 کرتا تھا۔ مادام فوریہ ایک بے حد زور و زنج اور تند خور عورت ہے اور پہلے اس کو بھی  
 کبھی جذبات رشک و حسد کی وجہ سے اس قدر غصہ آجاتا تھا کہ وہ اپنے سے باہر  
 ہو جاتی تھی۔ ایسا خیال گزرتا ہے کہ جنون کا کوئی ایسا ہی دورہ اٹھا ہوگا جو مادام مذکورہ  
 نے لندن کی سٹریٹ وارڈس کا ارتکاب کیا۔ اگرچہ سو سو وار کی رات کو لندن میں مادام  
 مذکورہ کی نقل و حرکت کا حال معلوم نہیں ہوا لیکن اس قدر ضرور پتہ چل گیا کہ جب وہ  
 چارنگ کراس سٹیشن پر تھی تو لوگ اس کی بیانات کی صورت دیکھ کر اس کی طرف  
 متوجہ ہو جاتے تھے۔ ہذا خیال گزرتا ہے کہ جرم قتل یا تو عام مذکورہ سے بحالت جنون  
 سرزد ہوا یا قتل کے صدمہ سے اسکی حالت متغیر ہو گئی تھی لیکن اس وقت خاتون مذکورہ  
 کی حالت ایسی ہے کہ وہ اپنے گزشتہ واقعات کا کوئی مربوط بیان نہیں دے سکتی۔  
 ڈاکٹر دن کی رائے ہے کہ اب اس کی حالت درست ہونے کی کوئی توقع نہیں جو اس  
 امر کی بھی شہادت موجود ہے کہ مادام فوریہ کی صورت شکل کی ایک عورت سو سو وار کی  
 رات کو مکان واقع گوڈالین اسٹریٹ کو لگتی ہوئی دیکھی گئی تھی۔



میں نے اخبار کی یہ تمام عبارت پڑھ کر سٹر لک ہو جس کو سنائی وہ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے اور پھر پوچھا۔

میں کہنے لگا سٹر ہو جس! اب آپ کی کیا رائے ہے۔

ہو جس۔ دوست واٹن! تمہارے پیٹ میں عرصہ سے درد ہو رہا ہے لیکن آپ کو یہ بھی خیال کر لینا چاہئے کہ اگر میں نے آپ سے کوئی بات بیان نہیں کی تو اس کے معنی یہ تھے کہ بیان کرنے کے قابل کوئی بات تھی ہی نہیں۔ اور یہ رپورٹ پیرس سے آئی ہے اس سے بھی میری مقصد برآری نہیں ہو سکتی۔

میں۔ واقعہ قتل کے متعلق تو یقیناً فیصلہ کن ہے۔

ہو جس۔ واقعہ قتل محض ایک اتفاقی اور ضمنی بات ہے اصلی اور اہم کام تو کاغذ کی گرم شدگی کا معلوم کرنا اور اس کی دستیابی ہے تاکہ ایک یورپین تباہ کن جنگ واقع نہ ہونے پائے گزشتہ تین دن کے اندر صرف ایک اہم بات واقع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ دراصل کوئی بات واقع ہی نہیں ہوئی تھی گورنمنٹ کی طرف سے کھنڈہ کھنڈہ بھر بعد خبر ملتی رہتی ہو اور یہ بات یقینی ہے کہ یورپ بھر میں جنگ و جدل کی کہیں کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ لہذا اگر وہ خط کہیں پہنچ گیا ہوتا تو یہ بات نہ ہوتی۔ کوئی نہ کوئی علامت نکتہ و نساد کی ضرور نظر آتی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خط ابھی تک کہیں باہر نہیں گیا۔ پھر اگر باہر نہیں گیا تو پھر وہ کہاں ہے؟ کس کے قبضہ میں ہے؟ اور ابھی تک کیوں رکا ہوا ہے؟ لیکن یہی باتیں ہیں جو مجھ کو عرصہ سے پریشان کر رہی ہیں اب ایک سوال یہ ہے کہ کیا یہ اتفاقی بات ہے کہ جس رات کو وہ کاغذ چوری جائے اسی رات کو لیو کا س کو قتل کیا جائے؟ کیا وہ خط لیو کا س کے قبضہ میں پہنچ گیا تھا اگر ایسا ہوا تھا تو پھر وہ اس کے کاغذات میں سے کیوں برآمد نہیں ہوا؟ کیا مقتول کی پاگل عورت وہ کاغذ نکالنے لگی؟ اگر یہ بات ہے تو کیا وہ خط اس عورت کے گھر میں موجود ہے؟ اگر یہ بھی سچ مان لیا جائے تو یہ کیوں ممکن ہے کہ اگر اسکی خاندان ملاشی بی جائے اور پولیس کو خبر یا شبہ نہ ہو۔ کیونکہ پیرس کی پولیس کے بغیر تو ایسا نہیں ہو سکتا۔ الغرض میرے دوست واٹن! یہ ایک ایسا عجیب و غریب معاملہ ہے کہ اس میں قانون بھی ہمارے لئے اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کوئی مجرم ہو سکتا ہو۔ تم تو خوب جانتے ہو کہ مراغریسان کا ہر شخص دشمن ہوتا ہے۔ لیکن کیا کیا جائے معاملہ بیڈھب آن پڑا ہے کیونکہ

معاہدہ میں بہت بڑی جو کھوں ہے۔ اگر کسی طرح میں اس عقدہ کو حل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو میں سمجھوں گا کہ عمر بھر میں مجھ سے کوئی کام اتنا زبردست اور عظیم الشان انجام نہ پایا تھا۔

اتنے میں سنرٹس نے ایک تار لاکر دیا۔ سٹر ہوس نے نفاذ کھول کر پڑھا اور بولے۔

ہوس۔ اوہو! یہ دیکھنے میدان جنگ سے نئی اطلاع آئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹریٹ لیسٹریٹ کو کوئی نئی اور دلچسپ بات ہوئی ہے اچھا دلش! اپنی ٹوپی اٹھاؤ اور ہم دونوں ریٹ سٹر تک چلیں گے۔



# باب

## معائنہ موقع

میرے لئے موقع واردات پر پہنچنے کا یہ پہلا موقع تھا۔ اسپیکر لیسٹریڈ کو قہر پر موجود تھے۔ وہ مکان کی کھڑکی میں کھڑے تھے۔ ہم کو دیکھتے ہی انہوں نے دور سے سلام کیا اور ایک کانٹیل نے آکر دروازہ کھولا۔ اولہم دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ وہی کمرہ تھا جس میں قتل کی واردات ہوئی تھی لیکن اب وہاں اس قتل و خون کا کوئی نشان بوجھ نہ تھا سوائے خون کے ایک ذہبہ کے جو ناہموار اور بھونڈے پن سے فرش پر لگا ہوا تھا۔ یہ فرش کی شطرنجی یا دی کمرہ کے وسط میں بھی ہوئی تھی اور اس کے چاروں طرف شاہ بلوط کی پختہ لکڑی کے تہایت صاف اور چمکدار چوکے لگے ہوئے تھے۔ آتشدان پر جو کانس تھی اس سے اوپر دیوار پر پڑانے مشرقی ہتھیاروں کی ایک بڑی تعداد بطور آرائش قرینہ سے سجی ہوئی تھی۔ انہیں ہتھیاروں میں کا وہ پیش قبض تھا جس سے قتل ہوا تھا۔ کھڑکی کے سامنے ایک شاندار گھنٹے کی میز نصب تھی۔ اور کمرہ کی ہر چیز سے یعنی تصاویر، آئینے، پردوں وغیرہ سے مالک مکان کا ذوقِ سلیم اور سلیقہ ظاہر ہوتا تھا۔

اسپیکر کیا آپ نے پیرس سے آئی ہوئی خبر کا ملاحظہ فرمایا۔  
ہوٹس نے سر ہل کر اثبات میں جواب دیا۔

اسپیکر۔ اس مرتبہ تو ہمارے فرانسیسی دوستوں نے شانہ پر تیر مارا۔ واقعی جس طرح وہ بیان کرتے ہیں واقعہ اسی طرح گزرا ہے۔ اس عورت نے آگے دروازہ کھٹکھٹایا ہوگا۔ یہ ملاقات گویا اتفاقی تھی۔ کیونکہ مقتول خود کو ہمیشہ الگ تھلگ مکان میں بند رکھتا تھا۔ مقتول نے عورت کو اندر آنے دیا۔ کیونکہ وہ اس کو شرک پر کھڑا نہ رکھ سکتا تھا۔ اس عورت نے آکر شکوہ ڈسکایات کا دفتر کھول دیا ہوگا۔ اثبات میں بات بڑھ گئی بعد ازاں اس پائل عورت نے

ہاتھ کے قریب ہی سے وہ پیش قبض اٹھا کر مقتول کے دل میں بھونکدیا۔ یہ معاملہ فوراً ہی واقع نہیں ہوا ہوگا۔ کیونکہ کمرہ کا تمام سامان ایک گوشہ میں اکٹھا ہوا پڑا ہے اور یہ درمیانی کرسی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مقتول نے یہ کرسی لہور پیر کے استعمال کی ہوگی یہ معاملہ استدر صاف ہو گیا ہوا۔ ہی آنکھوں کے سامنے گزرا ہو۔

ہوس نے سر اٹھا کر اسپیکر ڈیسک کی طرف گھورا۔

ہوس۔ جب آپ کے نزدیک معاملہ دزدوں کی طرح صاف ہے تو پھر آپ نے مجھے کیوں طلب کیا۔

انسپکٹر۔ اہ! وہ دوسری بات ہو محض معمولی لیکن آپ کی دلچسپی کی ہو اگرچہ اس کا تعلق خاص معاملہ سے کچھ نہیں ہو۔

ہوس۔ جناب وہ کیا؟

انسپکٹر۔ آپ تو جانتے ہیں کہ جب اس قسم کی کوئی واردات ہو جاتی ہو تو ہم اس امر کی بڑی احتیاط کرتے ہیں کہ کوئی چیز ادھر سے ادھر نہ ہونے پائے چنانچہ اس کمرے کی بھی کسی چیز کو چھڑا نہیں گیا تھا آج صبح جب لاش تھمزد تکفین کے لئے اٹھا دی گئی اور تفتیش موقع بھی ختم ہو گئی تو ہم کو خیال آیا کہ ذرا کمرہ کی حالت درست کر دی جائے یعنی کمرہ ادکم اس شرطی کے فرش کو تو ٹھیک کر دیا جائے۔ دیکھئے یہ فرش کسی جگہ سے زمین میں جڑا ہوا نہیں ہے۔ الفرض جب ہم لوگوں نے یہ فرش اٹھایا تو کیا نظر آیا۔

ہوس۔ فرط اشتیاق سے وہاں کیا نظر آیا۔

انسپکٹر۔ ایسی بات نظر آئی کہ اگر آپ سو برس تک بھی سر ہونٹے تو اس کو حل نہ کر سکیں گے۔ سنئے! آپ وہ دھبہ دیکھتے ہیں جو فرش پر ہے؟ جب یہاں خون پڑا ہوا ہوگا تو درمیانی بھی بہت کچھ جذب ہو کر تپے اتر گیا ہوگا۔ کیوں ہونا ٹھیک؟

ہوس۔ بیشک جذب ہو کر تپے پہنچا ہوگا۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ یہ بات سن کر حیران ہوں گے کہ اس دھبے کے مطابق نیکروسی کے جو کون پر کہیں بھی کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔

ہوس۔ کیا کوئی نشان نہیں ہو گیا ہونا تو چاہئے۔

انسپکٹر۔ جی ہاں ہونا ضرور چاہئے لیکن واقعہ یہ ہے کہ نشان موجود نہیں ہو۔

یہ کہہ کر انسپیکٹر لیڈر ٹیسٹ کے درمی کا گوشہ اپنے ہاتھ میں لیکر الٹ پلٹ کر دیکھا لیکن واقعی کہیں نشان نہیں تھا۔

ہوس۔ حیران ہو کر لیکن جب اوپر ادریشے دونوں طرف نشان موجود ہیں تو لکڑی پر وجہ ضرور ہونا چاہئے۔

اس وقت انسپیکٹر لیڈر میرے دوست شرلاک ہوس کی حیرانی دیکھ کر بہت محظوظ ہوا کیونکہ وہ ان کو اسی طرح بہت حیران کیا کرتے تھے۔

انسپیکٹر۔ اچھا میں ایک بات اور بتاتا ہوں دوسرا وجہ بھی ایک جگہ موجود ہے لیکن ان دونوں وجہوں میں مطابقت نہیں ہوتی۔ لہذا خود دیکھ لو۔

یہ کہہ کر لیڈر ٹیسٹ نے شطرنجی کا دوسرا گوشہ اٹھا کر دکھایا اور وہ ان واقعی لکڑی کے سفید اور چکدار چوڑے پر ایک بڑا سرخ نشان نظر آیا۔

چیکر فرمائیے سڑ ہوس آپ کیا سمجھے؟

ہوس۔ یہ تو بہت سیدھی سادی بات ہے۔ دونوں وجہوں میں مطابقت ضرور تھی لیکن کسی نے اس شطرنجی کو ادھر سے ادھر ضرور کر دیا ہے اور چونکہ شطرنجی مزاج اور جڑی ہوئی نہیں ہے اس لئے بہت آسانی سے الٹی پلٹی جاسکتی تھی۔

انسپیکٹر۔ بس جناب سرکاری پولیس کو آپ کی مدد کی ضرورت نہیں ہے اب آپ ہی بتائیے کہ درمی کو کس نے الٹ پلٹ کیا؟ اور کیوں کیا؟

اس وقت سڑ شرلاک ہوس کے چہرے سے ان کے اندرونی جوش کی علامتیں

ظاہر ہو رہی تھیں اور ان کا تمام جسم تھر تھر کانپ رہا تھا۔

ہوس۔ سنو لیڈر! کیا وہ کانسٹیبل جو اس جگہ تعینات تھا یہاں سے ایک سکند کے لئے بھی کہیں نہیں گیا اور وہ یہیں قائم رہا۔

انسپیکٹر۔ ہاں یہاں رہا۔

ہوس۔ تو پھر اگر آپ میرا کہنا مانتے تو ذرا اس کانسٹیبل کا بیان بھی خوب ہوشیاری سے لے لیجئے۔ لیکن یہاں سے سامنے کچھ نہ پوچھئے اس کو عقیبی کرے میں لیجاؤ۔ جب

تھا ہو گا تو گمان غالب ہے کہ معاملہ صاف صاف صاف کہہ دے گا۔ یہ مت کہنا کہ یہ کام خود نے کیا ہے۔ بس صرف اس قدر دریافت کرنا کہ کوئی شخص یہاں ضرور آیا ہے۔ خوب دبا کر پوچھنا

یہ بھی جتنا دنیا کہ صاف گوئی ہی میں نجات معزز ہے۔ بس جس طرح میں نے بتایا ہے بالکل سچ  
 کرو۔

انسپکٹر۔ واٹھ اگر اُسے کچھ معلوم ہے تو میں دریافت کر کے چھوڑ دوں گا۔

یہ کہتے ہی وہ تیزی سے قدم بڑھا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اسکی  
 رعب دار آواز پچھلے کمرے سے سنائی دی۔

اس کے بعد ہوس نے فوراً وہ شرط بھی جلدی سے ہٹا دی اور گھٹنوں اور ہاتھوں  
 کے بل چوبی فرش کے چوکون کا غور سے معائنہ کرنے لگے۔ وہ ہر چوکے کو بڑے غور سے دیکھتے  
 تھے آخر کار اسی طرح دیکھتے دیکھتے وہ ایک چوکے کے پاس پہنچے۔ اس کا ایک کنارہ بیکرا کر  
 اٹھایا۔ چوکا فوراً کھڑکی کے دروازہ کی طرح کھل گیا۔ سٹر ہوس نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا  
 لیکن پھر غصہ سے ہاتھ نکال کر جھٹکنے لگے۔ چوکے کے نیچے ایک صندوقچہ کی وضع کا غارتہا  
 لیکن اس میں سے کچھ برآمد نہوا۔ اس کے بعد سٹر ہوس نے فوراً وہ چوکا اسی طرح بٹھا دیا  
 اور بولے۔

ہوس۔ جلدی کر دو! جلدی کرو۔ اور یہ فرش اسی طرح بچھا دو۔

اس کے بعد سٹر ہوس نہایت مطمئن صورت بنا کر آتشخان کے پاس کرسی پر بیٹھ گئے  
 اور ایسی حالت بنالی گویا کوئی نئی بات ہوئی ہی نہیں تھی۔ تھوڑی دیر بعد انسپکٹر ٹیڈ  
 کی آواز دروازے کے باہر سنائی دی۔

انسپکٹر۔ سٹر ہوس! میں معافی چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کو اتنی دیر تک منتظر رکھا یہ اچھا  
 ہے کہ آپ کو اس معاملہ نے خوب پریشان کیا ہے۔ اچھا تو اس کانسٹیبل نے سب باتوں کا  
 صاف صاف اقبال کر لیا ہے۔

اس کے بعد وہ ٹوٹا تازہ کانسٹیبل بھی کمرے میں داخل ہوا۔ اور بجا جت کے ساتھ  
 کہنے لگا۔

کانسٹیبل۔ حضور اس میں میری کوئی بد نیتی نہیں تھی۔ وہ جوان عورت کل رات دروازہ  
 پر آئی اور کہنے لگی کہ وہ مکان بھول گئی ہے اس کے بعد ہم دونوں باہر نکلے گئے  
 حضور تو جانتے ہیں کہ تمام دن ڈیوٹی پر رہنے کے بعد انسان کی طبیعت کس قدر آگستا  
 جاتی ہے۔

ہوس۔ اچھا تو پھر کیا ہوا؟

کانسٹیبل۔ وہ کہنے لگی کہ میں یہ دیکھنا چاہتی ہوں کہ قتل کہاں ہوا۔ کیونکہ اس نے تمام حال اخباروں میں پڑھا لیا تھا۔ وہ عورت نہایت معزز اور شہین قات سے درست تھی۔ میں نے بھی اس میں کوئی تباہت نہ دیکھی کہ اس کو یہ کمرہ ایک نظر دکھا دیا جائے۔ جب اس عورت نے وہ دھبہ فریشس پر دیکھا تو وہ زمین پر گر پڑی اور اس طرح بہوش ہو گئی جیسے کوئی مردہ ہوتا ہے۔ میں دوڑ کر مکان کے عقب میں گیا اور تھوڑا سا پانی لیکر آیا۔ لیکن وہ پھر بھی ہوش میں نہ آئی۔ اس کے بعد میں سامنے کی دوکان میں تھوڑی سی برانڈی لینے گیا اور جب تک میں برانڈی لایا اس عورت کو غشی سے افاقہ ہو چکا تھا۔ اور وہ اٹھ کر چلی گئی تھی غالباً وہ شرم کی وجہ سے میرا سامنا نہ کر سکی۔

ہوس۔ یہ درسی کیونکر الٹ پلٹ ہوئی؟

کانسٹیبل۔ حضور چونکہ وہ اس فریش پر گری تھی اس لئے اس میں شکن پڑ گئے تھے۔ اسکے بعد میں نے اس شطرنجی کو ٹھیک کر دیا۔

اینگل۔ آرکاکس دیکھو کانسٹیبل سیکفرس یہ تمہارے لئے سبق ہے کہ تم اپنے افسروں کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ دیکھ لو ذرا سی بات نے تمہارا تمام بھانڈا پھوڑ دیا۔ اور ہم کو معلوم ہو گیا کہ ضرور اس کمرے میں کوئی آیا ہوگا۔ یہ بھی تمہاری خوش قسمتی ہے کہ یہاں سے کوئی شے گم نہیں ہوئی۔ انوس ہے شہر ہوس میں نے آپ کو ناحق تکلیف دی۔ لیکن میرا خیال تھا کہ چونکہ اس دہرے سے دوسرے دہرے کی مطابقت نہیں ہوتی اس لئے آپ کو اس معاملے سے ضرور دلچسپی ہوگی۔

ہوس۔ بیشک یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں لیکن کانسٹیبل یہ تو بتاؤ کہ وہ عورت یہاں کیا صرت ایک ہی مرتبہ آئی تھی۔

کانسٹیبل۔ جی ہاں حضور صرت ایک مرتبہ۔

ہوس۔ وہ کون عورت تھی؟

کانسٹیبل۔ کیا حضور اس کا نام نہیں جانتے؟ وہ ڈگری کی تلاش میں آئی تھی کسی نے ٹائپ رائٹر پر کالم کرنے والی عورت کے لئے اشتہار دیا تھا۔ وہ تلاش کرتی ہوئی غلط مکان میں چلی آئی۔

عورت بڑی خوش مزاج خوبصورت اور نوجوان تھی

کون جاتا اور ادبیات اور

ہوس۔ کیس قدر رشیدہ قامت اور خوبصورت؟

کانسٹبل۔ ہاں حضور پوری قد و قامت کی عورت تھی۔ اور حسین و جمیل بھی تھی۔ بہت سارے آدمی تو اس کی صورت دیکھتے ہی فریفتہ ہو جائیں گے۔ اس نے باتوں باتوں میں مجھ سے کہا کہ "پولیس افسر صاحب ذرا ایک نظر مجھے بھی موقعہ دیکھ لینے دیجئے" اس کے ناروا انداز کچھ اس قدر دلکش تھے کہ میں اس کی درخواست مسترد نہ کر سکا اور میں نے اس کو موقعہ دیکھ لینے کی اجازت دیدی۔

ہوس۔ وہ کیسے کپڑے پہنے ہوئے تھی؟  
کانسٹبل۔ کپڑے! حضور وہ تو سر سے پیر تک ایک چادر میں لپیٹی ہوئی تھی۔  
ہوس۔ وقت کیا تھا؟

کانسٹبل۔ رات ہونے کو تھی جس وقت میں برانڈھی لیس کر آیا تو لوگ چراغ روشن کر رہے تھے۔

ہوس۔ اچھا خیر۔ اب دوشن! یہاں سے چلو۔ کیونکہ اس وقت ہم لوگوں کو ایک دوسری جگہ زیادہ ضروری کام درپیش ہے۔

الغرض دو دن اس مکان سے چلے لیٹر پڑے سامنے والے کمرے میں بیٹھے رہے اور کانسٹبل نے ہمارے لئے دروازہ کھول دیا۔ مگر شرلاک ہوس نے دروازہ سے باہر نکلنے ہی کوئی چیز اپنے ہاتھ میں لیکر دکھائی جسے دیکھتے ہی کانسٹبل نقش حیرت منکرہ گیا۔ لہو بھر بعد وہ چلایا۔

کانسٹبل۔ خدایا!

کانسٹبل کچھ اور کہنے کو تھا۔ لیکن ہوس نے لیون پر انگلی رکھ کر اس کو منع کر دیا۔ اور جو چیز اس کے ہاتھ میں تھی وہ پھر اپنی جیب میں رکھ لی۔ اس کے بعد جب ہم سڑک پر پہنچے تو شرلاک ہوس نے بے تماشہ تہقیر لگایا اور بولے۔

ہوس۔ دانشداریہ تو خوب کام ہوا۔ چلو دوست دانشداریہ! میں اب اس تماشے کا آخری پردہ پڑنے والا ہے اور اب میں آپ کو خوشخبری سناتا ہوں کہ اب جنگ ہرگز نہیں ہوگی۔ وائٹ آرمی ٹریننگ ہو پ کی روشن ہوگا اور لیون کو ہرگز وہیہ نہیں لگے گا۔ اور جس بیوقوف بادشاہ نے وہ خطا و سالی کیا تھا اب اس کو بھی اس کی حماقت اور غیر دانشداری



کی کوئی سزا نہیں ملے گی۔ وزیر اعظم کو بھی یورپ کی مزید پیچیدگیوں میں پھنسا نہیں پڑے گا۔ اور اگر ہم نے کی قدر سلیقہ اور ہوشیاری سے کام لیا تو اس ناگوار واقعہ کی کسی کو کاؤن کاؤن جہت تک نہوگی اور تمام معاملہ یوں ہی دبا رہے گا۔

مینسٹر شراک ہوس کی باتیں سن سن کر حیران ہو رہا تھا۔ آدمی کیا تھا اچھا خاصا جادو گر تھا۔ اُس کی کارروائیاں کچھ اس قدر خاموش اور حیرت انگیز ہوتی تھیں کہ ہان کے منہ سے خود بخود واہ واہ نکل جاتی تھی۔ یہی حالت اس وقت میری بھی تھی۔

مین: کیا آپ نے یہ معاملہ حل کر لیا تھی سب لگتی؟

ہوس: نہیں واٹسن! ابھی ایسا تو نہیں ہوا۔ بعض باتیں ہنوز تاریکی میں ہیں لیکن اور باتیں اس قدر زیادہ اور عمدگی سے معلوم ہو گئی ہیں کہ اگر ہم ان غیر معلوم شدہ باتوں کا پتہ نہ لگا سکیں تو اس میں خود ہمارا ہی قصور ہے۔

مین: پھر اب آپ کا کیا ارادہ ہے؟

ہوس: ارادہ یہ ہو کہ ہوائٹ ہال ٹیرس چلین اور جس قدر معاملہ باقی رہ گیا ہو وہ وہاں چل کر پورا کر دیں۔

مین: وہ تو وزیر امور متعلقہ یورپ یعنی ہوپ صاحب کا محل ہو رہا ہے کیا ہوگا؟

ہوس: ہان وہ ہوائٹ آنریبل ٹریلانی ہوپ کا محل ہے۔ اور اب جو کچھ بھی اس معاملہ میں باقی رہ گیا ہے اُس کا تعلق وہیں سے ہے۔ بعض اوقات کچھ ایسی باتیں پیدا ہو جاتی

ہیں کہ اچھے خاصے بھلے آدمی بھی صراطِ مستقیم سے ڈگمگا جاتے ہیں۔ اور بھٹاک کر سنگین سے

سنگین جہم کرنے پر بھی نہیں ہچکچاتے۔ ایسا ہی اس معاملہ میں بھی ہوا ہے جہاں تک میر خیال

کام کرتا ہو اس معاملہ میں بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ دیکھو وہاں چل کر تمام باتیں آپ کو خود بخود

معلوم ہو جائیں گی۔



# باب

## افشائے راز

تھوڑی دیر بعد ہم دہلیٹ ہال ٹیریس یعنی رایت آرمیل ٹریلانی ہوپ کے محل پر پہنچ گئے۔ سٹر شرلاک ہوس نے ایک نوکر سے دریافت کیا۔  
ہوس۔ کیا لیڈی بلڈا ٹریلانی ہوپ تشریف رکھتی ہیں؟  
نوکر۔ جی ہاں موجود ہیں۔

ہوس۔ تو ذرا ہمارے آنے کی اطلاع کر دو۔ اور یہ کارڈ پہنچا دو۔  
سٹر ہوس نے اپنے نام کا ملاقاتی کارڈ نوکر کے حوالہ کیا جو تھوڑی دیر بعد آکر ہم کو اس کمرے میں لے گیا جہاں لیڈی صاحبہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی تھیں۔  
اس وقت لیڈی صاحبہ کے حسین چہرے پر براؤننگ کی آنار نمایاں تھے توری کے بل صاف کہہ رہے تھے کہ

بھونکتی ہیں شجر ہاتھ میں ہوتن کے بیٹھے ہیں  
کیسی آج آئی ہے جو وہ بن بھن کے بیٹھے ہیں

ہم کو دیکھ لیڈی صاحبہ فوراً بھڑک اٹھیں۔

بیگم صاحبہ۔ سٹر ہوس! یقیناً آپ کی حرکت نا جائز اور غیر شریفانہ ہے۔ میری خواہش تھی جیسا کہ میں آپ سے پہلے ہی ظاہر کر چکی تھی کہ میرا آپ کے پاس جانا ایک راز کی بات تھی اور میں اس بات کو اس لئے کسی پر ظاہر ہونے دینا نہیں چاہتی تھی کہ کہیں میرے شوہر کو یہ خیال نہ گزرے کہ میں ان کی راز کی باتوں کی تلاش و جستجو میں ہوں لیکن آپ نے میری عزت و آبرو کا خیال نہ کیا اور اب آپ یہاں تشریف لائے ہیں کہ جس سے لوگوں کو خیال گزرے گا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں کوئی خاص

معاہدہ ضرور ہے اور آپ کی اس غیر دانشمندانہ حرکت سے میری عزت و آبرو پر حرف آئیگا۔ ہوس۔ انوس ہو کہ بیگم صاحبہ! میرے لئے اسکے سوائے اور کوئی چارہ کار ہی نہ تھا۔ مجھ کو سرکاری طور پر حکم ہوا ہے کہ جس طرح ممکن ہو میں اس گم شدہ اہم کاغذ کا پتہ لگا کر برآمد کروں۔ اس لئے اب میں مجبور ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ ازراہ مہربانی وہ کاغذ میرے حوالہ فرما دیجئے۔

ان الفاظ نے جادو کا کام کیا۔ بیگم صاحبہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئیں انکے چہرے کا تمام غیظ و غضب دفعہٴ اولیٰ گیا۔ چہرے کا رنگ فوق ہو گیا مرنی چھا لئی۔ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اور وہ نقش حیرت بن کر ہماری طرف تکتے لگی۔ اس کے بعد اس کے پاؤں لڑکھڑاے۔ مجھ کو تو خیال گزرا تھا کہ شاید وہ بیہوش ہو کر گر پڑے لیکن واہ ری عورت! وہ سنبھلی۔ سنبھ گیا اور پھر وہی غیظ و غضب غصہ اور نفرت کی علامتیں پہلے سے بھی زیادہ اس کے خوبصورت چہرے پر نمودار ہو گئیں۔

بیگم صاحبہ تم۔ تم سڑ ہو س! میری توہین کر رہے ہو۔

ہوس! سردہری سے لائے! بیگم صاحبہ لائے! بس اب ان تمام باتوں کو طاق میں رکھئے اور وہ کاغذ لو لائے۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا تو میں خانہ مان کو بلاتی ہوں جو تمہیں کان پکڑ کر باہر نکال دے گا یہ کہہ کر بیگم صاحبہ گھنٹی کی طرف جھپٹیں۔

ہوس۔ (خیر متاثر ہو کر) بیگم صاحبہ یہ حرکت نہ کیجئے۔ گھنٹی ہرگز نہ بجائے کیونکہ اگر آئیے ایسا کیا تو جقدر کوششیں میں اخفا سے راز کی کر رہا ہوں وہ سب برباد ہو جاوین گی اور آپ کا استقدر نصیحتہ اور رسوائی ہوگی کہ دنیا بھر میں منہ دکھانے کو جگہ نہ رہے گی بس اب آپ کے لئے اس سے بہتر بات اور کچھ نہیں کہ آپ وہ خط میرے حوالہ کر دیں اور تمام معاہدہ پر پردا پڑا رہنے دیں۔ اگر آپ نے میرا کہنا مانا تو میں آپ کے لئے ہر بات کی کوشش کروں گا اور اگر آپ نے میری مرضی کے خلاف کارروائی کی تو میں آپ کا ہانڈا پھوڑ دوں گا۔ پھر اس کے جو کچھ نتائج نکلیں گے انکو آپ ہی خوب سمجھ سکتی ہیں سمجھ گئیں؟ لیکن وہ پیکر حسن و جمال اور وہ مجسمہ عظمت و شان اسی طرح غیر متاثر ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم کو بڑی بڑی آنکھوں سے جتنے شعلے نکل رہے تھے گھور رہا تھا۔ اس کی تیز

نظروں سے ایسا ظاہر ہوتا تھا گویا وہ شراک ہوس کے دل کی باتیں معلوم کر رہی ہے اگرچہ اس کا ہاتھ گھنٹی پر تھا لیکن وہ اس کے جانے سے محترز رہی۔

بیگم صاحبہ۔ آپ مجھ کو ڈرانا دہمکانا چاہتے ہیں لیکن آپ کی یہ حرکت شرافت اور مردانگی سے بعید ہے۔ کیا سٹر ہوس! آپ اس کو شرافت یا انسانیت سمجھتے ہیں کہ آپ یہاں میرے گھر میں تشریف لائیں اور ایک کمزور عورت کو غرے ڈبے دکھائیں معاذ اللہ! آپ فرماتے ہیں کہ مجھ کو کچھ حال معلوم ہے اچھا بتائیے کیا معلوم ہو؟

ہوس۔ بیگم صاحبہ آپ تشریف تو رکھیں دیکھئے اگر خدا نخواستہ آپ گریں تو آپ کے چوٹ لگ جائے گی اور جب تک آپ بیٹھ نہ جائیں گی اس وقت تک میں کوئی بات نہ کروں گا۔

بیگم صاحبہ (بیٹھ کر) اچھا میں آپ کو ہنٹ دیتی ہوں۔

ہوس۔ ایک منٹ ہی بہت کافی ہے۔ بیگم صاحبہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ آپ مقول یعنی اڈوارڈ لیو کا س کے یہاں تشریف لیگنی تھیں۔ آپ نے وہ کاغذ لہجاً کر اس کو دیا۔ پھر اس کے بعد آپ کل لات پھر اس کے مکان میں نہیں اور آپ نے بڑی بھرتی اور چالاکی سے وہ کاغذ اس جگہ سے نکال لیا جہاں اڈوارڈ نے اس کو ایک مخفی جگہ میں چھپایا تھا یعنی شطرنجی کے پیچھے۔

لیکن ان الفاظ کا کوئی اثر لیڈی صاحبہ پر نہوا۔ اور وہ اسی طرح خود داری سے کام لیتی ہوئی ہمارے سامنے ڈٹی رہی لیکن اس کا خلق خشک ہو گیا تھا اور بولنے سے پہلے اس نے دو مرتبہ کوشش کی کیونکہ الفاظ منہ تک آتے ہوئے حلق میں اٹکتے تھے بالآخر وہ چلا کر بولی۔

بیگم صاحبہ۔ سٹر ہوس! آپ پاگل ہیں آپ کو جنون ہو گیا ہے۔

اس کے بعد سٹر ہوس نے اپنی جیب سے دفنی کا ایک ٹکڑا نکالا اس پر ایک عورت کا چہرہ چسپان تھا جو کسی تصویر سے کاٹ کر چسکا لیا گیا تھا۔

ہوس۔ میں اپنے ساتھ یہ تصویر بھی لیتا آیا ہوں کہ شاید اس کی ضرورت پڑے پولیس والے نے یہ تصویر شناخت کرنی ہو۔

بس اب بیگم صاحبہ کی حالت دگرگون ہو گئی۔ غیظ و غضب کا نور ہو گیا چہرہ پر

مردنی پھاگنی وہ سرنگون ہوگئی اور سوچنے لگی۔  
 ہوس۔ لائیے لائیے! ایگم صاحبہ جلدی کیجئے۔ وہ خط آپ کے پاس موجود ہے اور  
 ابھی تک کچھ نہیں بگڑا اگر آپ چاہیں تو تمام معاملہ یوں ہی ڈھکا چھپا رہ سکتا ہے۔  
 اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہرگز آپ کی رسوائی کا خواہاں نہیں ہوں۔ بس جس وقت  
 میں وہ گم شدہ خط آپ کے شوہر کو واپس کر دوں گا اسی وقت میری ڈیوٹی بھی ختم  
 ہو جائے گی۔

بس اگر آپ عقلمند ہیں تو جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر عمل کیجئے آپ کے لئے صرف یہی  
 چارہ کار ہے کہ آپ صاف گوئی سے کام لیں۔

لیکن وادری عورت! اور تیری ہمت و جرات۔ وہ اس وقت بھی شش سے مس ہوتی  
 اس نے ہرگز اپنی ہار نہ مانی اور اسی طرح کھن پروری کرتی ہوئی بولی۔  
 ایگم صاحبہ۔ سٹر ہوس! میں آپ سے پھر عرض کئے دیتی ہوں کہ آپ کسی غلط فہمی میں  
 پھنسے ہوئے ہیں۔

یہ سٹر شرف لاک ہوس کر سے اٹھے اور چلنے لگے۔  
 ہوس۔ ایگم صاحبہ مجھے افسوس ہے کہ جو کچھ میں آپ کے لئے کر سکتا تھا وہ گزرا۔ لیکن ہوس  
 آپ پر کچھ اثر نہ ہوا۔

یہ بکھر سٹر ہوس نے گھنٹی بجائی۔ خانسا مان حاضر ہوا۔  
 ہوس۔ کیا سٹر ٹیلانی ہو پ گھر میں تشریف رکھتے ہیں؟  
 خانسا مان۔ حضور وہ یوں بکھر تشریف لائینگے  
 سٹر ہوس نے اپنی گھڑی دیکھی۔

ہوس۔ اد ہو ابھی تو پندرہ منٹ باقی ہیں۔ خیر میں ان کا انتظار کر دوں گا۔  
 خانسا ان کمرہ سے نکل کر جانے ہی پایا تھا۔ کہ لیڈی صاحبہ کسی سے اٹھیں اور سٹر  
 ہوس کے پاؤں پر گزریں۔ انکی آنکھیں اشک آد تھیں انکا چہرہ اچھ کی طرف اٹھا ہوا تھا۔ اور  
 انکی تمام حالت یہ کہہ رہی تھی کہ خدا کے لئے رحم کرو۔ انھوں نے سٹر شرف لاک ہوس کے سامنے  
 دو زانو ہو کر ہاتھ جوڑے اور بولی۔

ایگم صاحبہ۔ رحم کرو۔ رحم کرو۔ سٹر ہوس خدا کے لئے ہتھ پر رحم کرو۔ میری جان بچاؤ میری

غرت و آبرو بچاؤ۔ خدا کے لئے کوئی ایسی ذیہی بات میرے شوہر سے نہ کہئے۔ ہائے میں انکی عاشق ہوں۔ میں ان پر جان دیتی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ ان پر کوئی مصیبت نازل ہو لئے ان کا دل ٹوٹ جائے گا اور پھر میں کہیں کی نہ رہوں گی۔

مشتر ہوس نے بیگم صاحبہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔ اور ملائت سے کہا۔ ہوس۔ بیگم صاحبہ میں آپ کا بھروسہ اور ہون کہ آپ کو اس قدر جلدی ہے۔ کئی۔ خیر اب بھی کچھ نہیں گیا وقت کم رہ گیا ہے ایک لمحہ ضائع نہ کیجئے لائیے وہ خط کہاں ہے۔ یہ سنتے ہی بیگم صاحبہ دوڑ کر کھینچے پڑھنے کی ایک میز پر پہنچیں قفل کھولا اور اسکے اندر سے ایک نیکون لمبا لفافہ نکالا۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے مشر ہوس! یہ ہے ہائے کیسا اچھا ہوتا جو میں اس نگوٹے کو دیکھنے ہی نہ پاتی۔

ہوس۔ اچھا تو اب یہ بتائیے کہ اس کو واپس کیوں کر لیا جائے۔ جلدی کیجئے کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور سوچئے وہ کہیں کہاں ہے جس میں رکھا ہوا تھا۔

یہ سن کر لیڈی صاحبہ جھپٹا کر گئیں اور لمحہ بھر بعد ایک سُرخ رنگ کا آہنی صندوق چھس جو کاغذات رکھنے کے کام کا تھا لیکر آئیں۔

بیگم صاحبہ۔ یہ ہے وہ بکس۔

ہوس۔ آپ نے اس بکس کو پہلے کیوں نہ کھولا تھا کیا آپ کے پاس کوئی دوسری کچی ہے۔ بیشک ہوگی ضرور ہوگی۔ ابھا اب اس کو جلد کھولئے۔

مشر صاحبہ نے اپنے سینے کی جیب سے ایک چھوٹی سی کچی نکالی قفل میں لگا کر گھمائی اور وہ بکس فوراً کھلی گیا۔ بکس میں کاغذات بھرے ہوئے تھے مشر شراک ہوس نے وہ لفافہ ان کاغذات کے نیچے دبا دیا۔ اس طرح کہ دیگر کاغذات کے اوراق میں وہ کاغذ چھپ گیا اور بیٹھا ہر نظر میں آتا تھا اس کے بعد بکس کو قفل کر کے جس جگہ وہ سونے کے کمرہ میں رکھا ہوا تھا وہیں پرستور سنان رکھ دیا۔

ہوس۔ بس اب ہم مشر بلانچے کو پتے ملنے کے لئے تیار رہیں اور ابھی انکے آنے میں میں صاف باتی ہوں۔ اب میں بیگم صاحبہ آپ کی باتوں پر پروردہ اسنے سک لئے تیار ہوں بشرطیکہ اس کے ہون میں آہا پوری صاف کوئی سے کام لیکر مجھے یہ بتا دیں کہ آخر یہ معاملہ کیوں نہ نہ ہوا۔

بیگم صاحبہ۔ ان سٹریٹس میں آپکے تمام بائین من و عن بیان کر دوں گی۔ ایک حرف نہ چھپاؤں گی۔ مجھے اپنے خاوند سے استعد محبت ہے بلکہ عشق ہے کہ لندن بھر میں کوئی عورت میرا مقابلہ اس معاملہ میں نہیں کر سکتی اور میں ہرگز نہیں چاہتی کہ میرے شوہر پر کسی قسم کی بھی آنچ آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ مجھے یہ ناشائستہ حرکت مجبوراً کرنی پڑی کہ یہ استعد بہودہ نخل تھا کہ اگر میرے شوہر کو معلوم ہو گیا تو وہ مجھے ہرگز نہ معاف کریں گے۔ وہ خدا کے فضل سے استعد عزت و آبرو کے آدمی ہیں کہ وہ میرے اس حماقت آمیز فعل کو ایک نشت کے لئے بھی فراموش نہ کریں گے۔ اب سٹریٹس! اندا کے لئے میری مدد کرو ان کی مسرتوں سے میری زندگی کی تمام مسرتیں وابستہ ہیں۔ آہ اس وقت ہماری زندگی کے لالے ٹرے ہیں۔

ہلوس۔ بیگم صاحبہ! جو کچھ آنا ہے جلد ہی سچے وقت ہمیں رہا۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا سنئے سٹریٹس! اس وقت ایک خط کا معاملہ درپیش تھا جو میں نے شادی سے قبل محبت کے مارے ایک شخص کے نام بے سوچے سمجھے لکھ بھیجا تھا۔ یہ میری بچپن کی عشق بازی کا ایک کا نامہ خاص تھا۔ اگر یہ خط میرے شوہر کے ہاتھوں پڑ جاتا تو وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے ہر گمان ہو جاتے۔ اور میری زندگی برباد ہو جاتی۔ اس خط کو لکھے ہوئے عرصہ دراز گزرا اور مجھے خیال تھا کہ اب وہ خط لیکو یا وہ بھی نہ رہا ہوگا اور پھاڑ کر پھینک دیا گیا ہوگا۔ لیکن خبر نہ تھی کہ وہ خط ابھی تک بدستور موجود ہے آخر کار اس شخص اور ڈو لیو کا س نے مجھ سے بیان کیا وہ خط کسی طرح اس کے قبضہ میں آ گیا ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ وہ خط میرے شوہر کے سامنے پیش کرے۔ میں نے اس کی منت خوشامد کی اور وہ خط واپس مانگا۔ اس شخص نے وہ خط واپس دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا کہ میں اس کو ایک خاص کاغذ جو میرے شوہر کے اس خط و کتابت کے ٹیکس میں ہے اس کو لا دوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کا کوئی جاسوس دفتر میں ہوگا جس نے اس خط کا حال لیو کا س کو بتا دیا ہوگا لیو کا س نے مجھ سے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ میرے شوہر کو اس خط کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ اب سٹریٹس! اگر آپ میری جگہ ہوتے تب ایسے کہ آپ ایسی صورت میں کیا کارروائی کرتے۔

ہلوس۔ میرے نزدیک تو یہی بہتر تھا کہ آپ تمام معاملہ اپنے شوہر سے بیان کر دیتیں۔

بیگم صاحبہ۔ یہی تو میں کر نہیں سکتی تھی سٹریٹس! یہی بات میرے سادہ سوار تھی۔ ایک طرف تو مجھے اپنی عزت و ناموس کی بربادی نظر آ رہی تھی اور دوسری طرف میرے شوہر کی آبرو

اور ملازمت پر حروف آتا تھا۔ سیاریات کے پیچیدہ اور نازک معاملات سے مجھے کوئی آگاہی نہ تھی۔ اور عشق و محبت میں گلستان کا بابا پیغم قیس و فرہاد کو پڑھاتی تھی۔ لہذا جہاں تک میری سمجھ تھی میں نے اس کام میں کوئی خرابی نہ دیکھی۔ میں نے اس سب سے تھل کا نشان سوم کی ٹیکہ پر لیا اور اسی اڈوارڈ لیوکاس کی معرفت دوسری کچی تیار کر کے منگوائی اس کچی سے میں نے یہ سب کھولا لافاؤ نکالا اور اس کو گوڈالفن اسٹریٹ میں لیوکاس کے پاس لے گئی ہوئی۔ وہاں کیا معاملہ گذرا۔

بیگم صاحبہ میں نے حسب قرار داد سابقہ لیوکاس کا دروازہ کھٹ کھٹایا آواز سن کر لیوکاس نے فوراً دروازہ کھول دیا۔ میں اسکے ساتھ کمرہ میں داخل ہو گئی اور میرے پیچھے کمرہ کا دروازہ چوڑے کھلا رہا کیونکہ میں کسی مردوسے کے ساتھ الگ کمرہ میں تنہا جانا نہیں چاہتی تھی۔ میرا خط اسکی میز پر موجود تھا میں نے وہ کاغذ اس کے حوالہ کیا اور اس نے میرا خط مجھے واپس دیدیا۔ عین اسی وقت دروازہ میں کچھ آوازی سنائی دی اور راستہ میں کسی کے پاؤں کی آہٹ بھی معلوم دی۔ لیوکاس نے جلدی سے فرش کی درسی کا گوشہ اٹھا اور وہاں ایک پوشیدہ جگہ میں وہ کاغذ چھپا دیا اور پھر فرش کو بدستور کر دیا۔

اب اس کے بعد جو کچھ واقعہ گذرا اس کو یاد کر کے میری لوح قنا ہوئی جاتی ہے مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک عورت کا سانولہ سلونا چہرہ دیکھا۔ ایک عورت کی آواز سنی جس نے غضبناک لہجے سے فریسیسی زبان میں غرا کر کہا۔

”دیکھئے میرا انتظار اور میری دیکھ بھال آخر تک لا کر رہی اور میں نے تم کو اس کے ساتھ دیکھ لیا۔“

لیوکاس اور اس عورت میں سخت جنگ ہوئی لیوکاس کے ہاتھ میں کرسی اور اس عورت کے ہاتھ میں چکدار خنجر تھا۔ میں یہ خون ناک منظر دیکھ کر کمرہ سے نکل کر بھاگی اور اگلے روز صبح کے وقت مجھے اخباروں سے معلوم ہوا کہ اڈوارڈ لیوکاس قتل ہو گیا ہے رات کے وقت تو میں بہت خوش تھی کیونکہ میرا خط میرے قبضہ میں آچکا تھا لیکن صبح کے وقت جب مجھ کو قتل کا حال معلوم ہوا تو مجھے سخت ترس ہوا۔

الغرض اگلے روز صبح کو مجھے اس کاغذ کی اہمیت معلوم ہوئی۔ اور اس وقت سمجھ میں آیا کہ میں چوڑے میں سے نکل کر بھاڑ میں اپڑی ہوں جس وقت میں نے خط کی نگہ شدگی پر اپنے



شوہر کا خزن و طلال دیکھا تو میری جان بکلی گئی۔ اس وقت میرا دل چاہتا تھا کہ میں ان کے قدموں پر گر کر عذر تقصیر کروں۔ لیکن اگر میں ایسا کرتی تو گو یا بچپن کی فرود گذشتوں اور حماقتوں کا اعتراف کرتی۔ یہی وجہ تھی کہ میں اس روز صبح کو آپ کے پاس پہنچی تاکہ مجھے زہی خطا کی پوری اہمیت معلوم ہو جائے۔ چنانچہ جب میں نے معاملہ کو پوری طرح سمجھ لیا اور تمام خطرات سے بچو آگاہی ہو گئی تو مجھے خواب و خور حرام ہو گیا۔ اور مجھے صرف ایک خیال تھا یعنی جس طرح ممکن ہو اپنے شوہر کا خط واپس لا کر دوں۔ میں جانتی تھی کہ جہاں بیو کا سنے وہ خطا میرے سامنے رکھا تھا وہ ابھی تک وہیں موجود ہوگا۔ اگر وہ عورت اچانک نہ آجاتی تو بنگو ہرگز تیرہ نہ چلا کہ وہ نہا کہاں ہے۔ اب سوال صرف یہ تھا کہ کہ میں داخل کس طرح ہونا چاہئے۔ میں دو روز تک اس مکان کے چاروں طرف دیکھ بھال کرتی رہی لیکن کیسے وقت دروازہ کھلا نہ پایا بالآخر کل رات میں نے ایک آخری اقدام کیا۔ اب جو کچھ حیلہ میں نے کیا اور جس طرح میں نے وہ خط نکالا وہ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ الغرض وہ خط میں اپنے ساتھ لے آئی۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ اس لفافہ کو گنت و نابود کر دیا جائے۔ کیونکہ اپنے شوہر کو واپس دینے کے معنی یہی تھے کہ میں نے ان کی چوری کی ہے لیکن پھر دورانہنسی سے کام لیا۔ اور اس حرکت سے باز رہی۔ میں ابھی شش و پنج میں مبتلا تھی کہ آپ اور آپ کے دوست یہاں آگئے اور اس کے بعد جو کچھ معاملہ گذرا وہ آپ پر ظاہر ہی ہے۔

ہوس۔ اچھا ہوا جو وہ خط اپنے ضائع نہ کیا ورنہ بہت بڑی خرابی آجاتی۔  
بیچم۔ خیر انچہ گذشتہ گذشتہ؛ گذشتہ راسلوۃ آئندہ را احتیاط۔ اب میں آپ سے بصدقت و سماجک عرض کرتی ہوں کہ یہ راز کسی طرح بھی میرے شوہر کو معلوم ہونے چاہئے۔ بس اب میری عزت و آبرو آپ کے ہاتھ ہے۔ اور ہو دیکھئے وہ آ رہے ہیں ان کے پاؤں کی آہٹ زین پر سنائی دیتی ہے۔



## باب

### سیدہ بودے کے بچہ گذشت

رائٹ آنر ایبل ٹریڈیائی ہوپ وزیر امور متعلقہ یورپ کمرہ میں داخل ہوئے اس وقت وہ سخت مضطر نظر آتے تھے انکی صورت سے گھبراہٹ اور پریشانی ظاہر ہوتی تھی۔

ہوپ کئے مشر ہوٹس! کوئی تازہ خبر اس چیز کا کچھ بتیہ چلا۔

ہوٹس۔ بتیہ تو نہیں چلا لیکن تپہ چل جانے کی شگے قوی امید ہے۔

ہوپ! شکر اللہ! حمد للہ! آج وزیر اعظم صاحب میرے ساتھ یہیں بیٹھنا اول فرمائیں گے۔

کیا میں ان کو بھی آپ کی رومی امید کی خبرنا کر خوش کر دوں لیکن جناب وہ بھی سجدت آدمی

ہیں اگرچہ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ انکو اس کاغذ کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی ہوگی لیکن کیا

محال جو چہرے سے کسی قسم کا بھی حزن و ملال ظاہر ہو جائے۔ اچھا خادم سے جھکیب! جاؤ وزیر اعظم

صاحب سے یہاں تشریف لانے کے لئے عرض کر دو۔ (بیگم صاحبہ سے) میری جان یہ معاملات یہاں

سے تعلق رکھتے ہیں آپ اپنے کمرہ میں تشریف لیجائیں میں بھی تھوڑی دیر میں آپ کے پاس وہیں حاضر ہوتا

ہوں بلکہ آپ کھانے کے کمرہ میں تشریف لیجائیں

تھوڑی دیر کے بعد وزیر اعظم صاحب کمرہ میں تشریف لائے انکا چہرہ اترا ہوا اور طبیعت کستھ

افسردہ معلوم دیتی تھی اور میری تجربہ کار نظر میں دیکھو رہی تھیں کہ اگرچہ سطح سمندر پر بظاہر امن و سکون

ہو لیکن اندر ہی اندر پریشانیوں کی وجہ سے جذبات قلب متلاطم ہیں اور وہ بھی اپنے رفق کار کے حزن و

ملال میں پوری طرح شریک ہیں۔

وزیر اعظم۔ میں سمجھتا ہوں کہ مشر ہوٹس کوئی نئی رپورٹ کرنے والے ہیں۔

ہوٹس۔ ابھی تک تو سوائے نفعی کے اور کوئی رپورٹ نہیں کی جاسکتی ہیں نے اس خط کے متعلق چہا

جہاں میرا خیال جاسکتا تھا پوری طرح تحقیق کی ہے اور اب مجھے امید ہے کہ اس کی گمشدگی سے

کوئی خراب نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔

وزیر اعظم۔ لیکن خالی امید سے کسی کا پیٹ بھلے نہ بھریگا۔ کوئی واضح اور مستقل بات ہونی چاہئے

مجھ نئی بات معلوم ہوئی ہو تو سنائیے۔

ہوس۔ مجھے اس خط کے بجانے کی قوی امید ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں اس وقت یہاں حاضر ہوا ہوں جب قدر زیادہ میں اس خط کی گم شدگی کے معاملہ پر غور کرتا ہوں امید ہے کہ یقین ہوتا جاتا ہے کہ وہ خط اس گھر سے باہر کہیں گیا ہی نہیں۔

ہو پ۔ سٹر ہوس: آپ کیا فرماتے ہیں؟

ہوس۔ اگر کوئی شخص وہ خط چرا لے گیا تو اس کا مصنون اب تک کبھی کاٹشٹ ادا ہوا ہو گیا ہوتا۔ وزیر اعظم۔ لیکن یہ ممکن بھی تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی شخص اس خط کو اڑا بھی لے اور پھر رکھے بھی اسی گھر میں۔ آخر یہ کیوں؟

ہوس۔ مجھے تو اس بات کا بھی یقین نہیں آتا کہ اس خط کو کسی شخص نے لیا بھی ہے۔

ہو پ۔ پھر اگر کسی نے لیا نہیں تو وہ خط اس کس میں سے کہاں غائب ہو گیا؟

ہوس۔ مجھے یہ بھی یقین نہیں کہ وہ خط اس کس سے باہر بھی نکلا ہے۔

ہو پ۔ سٹر ہوس: ابے وقت کی رائی ادبے وقت کا مذاق خوش آئند نہیں ہوتے میں آپ کو

پوری طرح یقین دلاتا ہوں کہ وہ خط ضرور اس کس میں سے گیا ہے۔

ہوس۔ کیا آپ نے منگل کے روز سے پھر بھی اس کس کو دیکھا ہے؟

ہو پ۔ نہیں ضرورت ہی کیا تھی۔

ہوس۔ لیکن بہت پہلی مرتبہ تلاش کرنے میں وہ خط نظر سے چوک گیا ہو۔

ہو پ۔ ناممکن قطعاً ناممکن!!

ہوس۔ ناممکن دنیا میں کوئی بات نہیں ہوتی مجھے خوب تجربہ ہے کہ ایسا واقعہ سدا مرتبہ ہو چکا ہے

بہر خیال ہو کہ اس کس میں اور بھی بہت سے کاغذات ہوں گے اور بہت ممکن ہے کہ وہ خط ان کاغذات

میں مل گیا ہو۔

ہو پ۔ لیکن وہ تو سب ادا پر رکھا ہوا تھا۔

ہوس۔ مگر یہ بھی تو ممکن ہے کہ کسی شخص نے وہ کس ہا دیا ہو اور اس وجہ سے وہ خط اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ

کاغذات میں مل گیا ہو۔

ہو پ۔ ۱۰۔ این خیال بہت مجال بہت و چون کیونکہ میں کس میں سے تمام کاغذات نکال کر دیکھ لے تھے۔

وزیر اعظم۔ بحث کس بات کی ہے اس قضیہ کا فیصلہ ہاتھ کے ہاتھ ہوا جاتا ہے وہ کس منگا کر پھر دیکھ لیجئے

سٹر ہوپ نے گھنٹی بجائی اور خادم کمرے میں حاضر ہوا۔

ہوپ۔ جاؤ ہمارے سونے کے کمرے میں میرے جو رخ کبس کاغذات کا رکھا ہے وہ اٹھا لاؤ اور خادم چلا گیا، میرے نزدیک تو محض تین اوقات ہو دماغ ہو وہ اور خیال باطل ہے خیر اگر آپ کو اطمینان نہیں ہوتا تو میں پوری طرح سے اطمینان کر لے دیتا ہوں۔ ملازم کاغذات کا کبس لیکر حاضر ہوا اور میز پر رکھ دیا۔

ہوپ۔ دیکھئے مجھ کو اس بارہ میں اس قدر احتیاط نہ نظر تھی کہ میں نے کبس کی کٹی اپنی گھڑی کی زنجیر میں ڈال لی تھی زنجیر کھول کر ملاحظہ فرمائیے یہ میں تمام کاغذات۔ یہ لارڈ میرڈ کا خط ہے۔ یہ سر چارلس بارڈی کی رپورٹ ہے یہ بلخاد سے آئی ہوئی یادداشت ہے۔ یہ ریڈی و جرنل کیوں کے متعلق نوٹ ہے جو انہوں نے غلط لکھائے ہیں۔ یہ میڈرڈ سے آیا ہوا خط ہے۔ یہ لارڈ فلاڈس کا نوٹ ہے اور یہ کیا یا میرے اشد لارڈ بلخاد لارڈ بلخاد! وزیر اعظم نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا وہ لغافہ سٹر ہوپ کے ہاتھ سے جھٹک لیا۔

وزیر اعظم۔ ان صاحب یہ ہو وہ خط وہ گمشدہ خط بغل میں لڑکا اور شہر میں ڈھنڈورہ۔ لغافہ بھی جون کا توں ہے سٹر ہوپ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں۔

ہوپ تسلیم آداب!! دائرہ اس وقت میرے دل پر سے کتھر بڑا چھوڑ گیا ہے لیکن یہ بات کی طرح کچھ میں نہیں آسکتی ایسا ہونا ناممکن ہے سٹروس۔ آپ ضرور صاحب ہیں آپ کے قبضے میں کل میں آپ کو کوئی معلوم ہوا کہ یہ خط کبس میں آگیا۔ اس طرح کہ یہ اور کبس تھا ہی نہیں۔

ہوپ۔ آج تو مجھے اپنی آنکھوں کا بھی اعتبار جاتا رہا۔ یہ کہتے ہی سٹر ہوپ بے قرار ہو کر دروازہ کی طرف دوڑے اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور اس کے بعد ان کی آواز اس طرح سنی گئی۔

آواز۔ کہاں ہیں بگم صاحب ارے میری بیوی کہاں ہیں بلاؤ تو سہی میں آنے یہ تو کہوں کہ خدا نے بڑا فضل کیا۔ وزیر اعظم کن آنکھوں سے سٹر ہوپ کی طرف دیکھنے لگے۔

وزیر اعظم۔ وہی یہ معاملہ نہایت عجیب العقول ہے اور بظاہر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ خط دوبارہ اس کبس میں کیوں پہنچا۔ تیسرا سٹروس! میری حیرت زنی ہے۔

یہ الفاظ سن کر سٹروس لاک ہوٹس نے وزیر اعظم کی تجسس نگاہوں کے سامنے سے منہ پھیر لیا اور کہا۔ ہوس۔ حضور کی طرح آپ کے محکمے میں بعض ڈپٹی ٹیک لڑہیں ہی طرح میرے کام میں بھی بہت سی باتیں ہیں جن میں زبان پر نہیں لایا جاسکتا بہر حال آپ کا کام ہو گیا ہے اسی قدر کافی ہے۔ یہ کہا اور اپنی ٹوپی میں سے انہا کر سٹروس لاک ہوٹس نے وزیر اعظم کو سلام کیا اور ہم دونوں کمرے سے نکل کر چلے آئے۔ وہ سلام فقط

اختتام شد

# آذربائیسٹیشن

## باب (۱)

### انوکھا جنون

اسکاٹلینڈ ریڈ کے انسپکٹر مسٹر لیسٹر ڈیکٹر وقتاً فوقتاً ہمارے یہاں تشریف لاتے رہتے تھے اور مسٹر شرلاک ہومس ان کی تشریف آوری سے ہمیشہ خوش ہوتے تھے۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے وہ تمام باتیں معلوم ہو جایا کرتی تھیں جو دفتر پولیس میں گذرتی تھیں۔ انسپکٹر صاحب کے آنے کا وقت اکثر شام کو ہوا کرتا تھا اور جو باتیں انسپکٹر صاحب جانتے تھے ان کو شرلاک ہومس ہمیشہ بغور و توجہ سنا کرتے تھے۔ اور جو معاملہ ان کے زیر تفتیش ہوتا تھا اس کے واقعات کی تفصیلات سن کر وہ ہمیشہ راسخ رہا کرتے تھے۔ اور یہ مشورہ مسٹر ہومس کا ان کے وسیع تجربہ اور تفتیش جراثیم کی گہری واقفیت پر مبنی ہوتا تھا۔ ایک روز شام کو انسپکٹر لیسٹر ڈیکٹر حسب دستور تشریف لائے موسم اور احوال۔ دن پر گفتگو ہو گئی اس کے بعد انسپکٹر موصوف خاموش ہو گئے۔ اور اپنا سگار پیتے رہے۔ مسٹر ہومس ان کی طرف پوری توجہ سے دیکھ رہے تھے۔

ہومس - فرمائیے انسپکٹر صاحب کوئی نئی بات؟

انسپکٹر - نہیں مسٹر ہومس کوئی خاص بات تو ہے نہیں۔

ہومس - خیر کچھ بھی ہو کچھ بیان تو کیجئے۔

انسپکٹر - (مسکرا کر) خیر مسٹر ہومس آپ سے کیا چھپانا تھا۔ آج کل ایک معاملہ نے واقعی میری طبیعت پریشان کر رکھی ہے۔ لیکن بائیںمہ وہ ایک بیوہ ہے۔ اس سے میں آپ کو تکلیف دینا چاہتا ہوں۔

لیکن اگرچہ بات معمولی اور مضمحلہ خیز ہے مگر ساتھ ہی وہ نہایت عجیب و غریب واقع ہوئی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ تمام عجیب باتوں سے آپ کو خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک میں نے خیال کیا ہے یہ معاملہ فن سیراغرافی سے اس قدر تعلق نہیں رکھتا جس قدر فن فاکٹری یا طبابت سے رکھتا ہے۔

میں۔ کیا کوئی بیماری ہے؟

انسپیکٹر۔ ہاں کم از کم جنون تو ہے ہی۔ اور وہ جنون بھی نرالا اور انوکھا۔ آپ کے خیال میں بھی نہیں آسکتا کہ اس وقت دنیا میں کوئی فرد بشر ایسا زندہ ہوگا جس کو نیولین اعظم سے اس قدر نفرت ہو کہ جہاں اس کو شہنشاہ مذکورہ کا کوئی بُت نظر پڑے اور وہ توڑ ڈالے۔

مسٹر شرلاک ہومس اپنی کرسی پر تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور بولے۔

ہومس۔ یہ معاملہ ہمارے میدان عمل سے باہر ہے۔

انسپیکٹر۔ بیشک! یہی میں بھی کہتا ہوں۔ لیکن جب اس بات تک نوبت پہنچتی ہے کہ وہ شخص اپنے مجذبات شوق کو پورا کرنے کے لئے لوگوں کے گھروں میں گھستا پھرتا ہے اور اپنے بت توڑ ڈالے جو اسکی ذاتی ملکیت نہیں تو یہ معاملہ ڈاکٹر صاحب سے نکل کر تھانہ میں آجاتا ہے۔

یہ الفاظ سن کر مسٹر شرلاک ہومس اٹھ بیٹھے اور حیرت زدہ ہو کر بولے۔

ہومس۔ یہ تو مداخلت بجا بخانہ بلکہ چوری چوری۔ ہاں ذرا کچھ اور مفصل سنائیے۔ معاملہ دلچسپی سے سنیں۔ یہ سن کر انسپیکٹر لیسٹری نے اپنی سرکاری نوٹ بک جیب سے نکالی۔ اور اب وہ اُدھر سے پرچکر اپنی یادداشت تازہ کی۔

انسپیکٹر۔ پہلی رپورٹ اس معاملہ کی آج سے چار دن پہلے ہوئی تھی۔ واردات کیننگٹن روڈ پر مارس

پلاسز کی دوکان میں ہوئی۔ اس دوکان میں تصویریں مجسمے اور بُت فروخت ہوتے ہیں دوکاندار کا نام

ہرن ایک لمحہ بھر کے لئے عائد ہوا تھا کہ اس کو کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی۔ وہ فوراً چھپ کر آیا

کیا دیکھتا ہے کہ نیولین اعظم کا ایک نیم تن مجسمہ جو معہ چند دیگر نفیس ایشیا اور تصاویر کے میز پر سجایا

تھا۔ پائش پائش ہوا پڑا ہے۔ یہ بُت پانچ ستر یعنی سالہ کا بنا ہوا تھا۔ دوکاندار چھپ کر بیٹھ گیا اور اگرچہ

بعض آدمیوں نے بتایا بھی کہ انہوں نے ایک آدمی کو بھاگتے ہوئے دیکھا ہے لیکن نہ دوکاندار نے اس

شخص کو دیکھا نہ شناخت کرنے کی کوئی صورت دکھائی دی۔ لوگوں کے عام خیال میں یہ ایک قسم کا غولپن تھا

جس کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس واردات کی رپورٹ دوکان دار نے ملحقہ دائرے کانسٹیبل سے

کردی اور اس قسم کا خیال ظاہر کیا۔ یہ محبت چونکہ مسالہ کا بنا ہوا تھا اس لئے اس کی قیمت چند شنگ ہے۔

زیادہ نہ تھی سارے تمام معاملہ اس قدر لغو اور بیوقوفہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گفتیش کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی۔ لیکن دوسری واردات کی جو رپورٹ ہوئی وہ زیادہ عجیب اور زیادہ سنگین تھی یہ واردات کل رات ہوئی۔ وہیں کیننگٹن روڈ پر اور مسٹر مارس ہڈسن کی دوکان سے دو تین سو قدم کے فاصلہ پر ڈاکٹر بارنیگو ایک مشہور و معروف ڈاکٹر رہتے ہیں۔ دریا کے ٹیمز کے جنوب میں جو لندن کا علاقہ ہے آئین ان صاحب کا کام خوب چلتا ہے اگرچہ ان کے رہنے کا مکان اور خاص مطب کیننگٹن روڈ پر ہے لیکن ان کے مطب کی ایک شاخ جس میں جراحی اور طبابت دونوں کام ہوتے ہیں برکسٹن روڈ پر بھی ہے۔ یعنی تقریباً دو میل کے فاصلہ پر۔ یہ ڈاکٹر بارنیگو صاحب نپولین اعظم کے بڑے مداحوں میں سے ہیں اور ان کا گم شہنشاہ موصوف کے متعلق کتابوں تصویروں، اور دیگر آثار سے بھر پڑا ہے۔ کچھ دن ہوئے ڈاکٹر مذکور نے مارس ہڈسن کے ہاں سے دو بت نپولین اعظم کے خریدے تھے۔ جو مشہور و معروف فرانسیسی مجسمہ ساز موسیو دیوان کے بنائے ہوئے تھے سر کی نقل سالہ سے بنائے گئے تھے ان بتوں میں سے ایک ان کے مکان واقع کیننگٹن روڈ میں رکھا ہوا تھا اور دوسرا ان کے مطب کی شاخ واقع برکسٹن روڈ میں تھا۔ آج صبح جو ڈاکٹر بارنیگو اپنے گھر واپس آئے تو وہ یہ بات دیکھ کر بے حیران ہوئے کہ رات کو کوئی شخص ان کے مکان میں گھسا اور سوائے اس نیم تن بت کے جو آتشدان کے اوپر والی کاریس پر رکھا ہوا تھا۔ اور کسی چیز کو ماتہ نہیں لگایا۔ بت کو لے کر وہ شخص مکان سے باہر نکل گیا اور باغ کی دیوار کے نیچے نہایت بیدردی سے اس کو پاش پاش کر ڈالا دین بت کے ٹکڑے پڑے ہوئے دستیاب ہوئے۔

ہوس۔ واقعی یہ تو ایک عجیب اور انوکھی بات ہے۔ انسپکٹر۔ میں نے تو خیال کیا تھا کہ اس معاملہ میں آپ کو خوب لطف آئیگا۔ لیکن ابھی اور حل سنئے ڈاکٹر بارنیگو اپنے مطب کی شاخ میں بارہ بجے پہنچے والے تھے۔ چنانچہ وہ وقت پر پہنچ گئے۔ لیکن یہ بات دیکھ کر ان کی حیرتی گئی کوئی حد نہ رہی کہ کسی نے رات کے وقت مکان کی بکری کھولی اور وہ دو بت بھی جو اس مکرہ میں سما ہوا تھا پاش پاش ہوا پڑا ہے۔ جس جگہ وہ بت رکھا ہوا تھا وہیں کسی نے ضرب لگا کر توڑ دیا تھا۔ ان دونوں وارداتوں میں کوئی بات ایسی ظاہر نہیں ہوئی جس سے یہ معلوم ہو سکے ان افعال کا مرتکب کوئی شخص جراثیم پیشہ ہے یا مجنون۔ یہ میں مسٹر ہوس، مفصل حالات اس معاملہ کے ہوس۔ حیرت میں ان باتوں کو معجزانہ انگیز تو کہہ نہیں سکتا۔ لیکن وہ عجیب و غریب ضرور ہیں اب میں یہ بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو بت مارس ہڈسن کی دوکان میں توڑ دیا گیا تھا کیا ڈاکٹر بارنیگو وہ بت انوکھی طرح نقل تھے۔ یعنی کیا وہ سب ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے تھے۔

انسپیکٹر۔ جی ہاں سب ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے تھے۔  
 ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ ہے تو آپ کا یہ خیال قطعی غلط ہے کہ جو شخص یہ حرکتیں کرتا ہے اس کے  
 دل میں نیولین انڈیم کی طرف سے ایک قسم کا جذبہ نفرت ہے۔ ذرا اس بات کا تو خیال کیجئے کہ اس  
 وقت لندن میں نیولین کے صدمات بلکہ ہزار ہا بت ہون گے پھر یہ بات خیال میں نہیں آتی کہ اگر کسی  
 شخص کو بت لگنی کا اس قدر ظلم ہے تو وہ اپنے عمل کا آغاز ایسے بتوں سے کیوں کرتا ہے جو سب کے سب  
 ایک ہی سانچہ کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

انسپیکٹر۔ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی خیال میرے دل میں بھی آیا تھا علاوہ ازیں یہ ماس ہڈ سن  
 اس قسم کے بتوں کا ایجنٹ ہے اور یہ تینوں بت اس کی دوکان میں کئی سال سے تھے اس لئے اگر  
 آپ کا یہ قول صحیح ہے کہ لندن میں نیولین کے ہزار ہا بت موجود ہونگے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ شہر کے  
 اس حصہ میں صرف ہی تین بت ہوں۔ لہذا اسی علاقہ کا رہنے والا کوئی جو شیلہ دیوانہ اگر اپنی حرکتوں کا  
 آغاز کریگا تو لازمی طور پر بسم اللہ نہیں تینوں بتوں سے ہوگی۔ فرمائیے ڈاکٹر وائسن صاحب آپ کا کیا خیال ہے  
 میں۔ اقسام جنون کی کوئی حد نہیں ہے۔ آج کل کے فرانسیسی ماہرین نفسیات کے نزدیک انسان کی  
 ایک خاص حالت ہوتی ہے جس کو وہ "خیال مخصوص" کہتے ہیں یہ قسم جنون بادی النظر میں بہت ہی  
 معمولی ہوتی ہے اور انسان دیگر حالتوں میں ہمیشہ صحیح الدماغ رہتا ہے لہذا جس شخص نے نیولین  
 انڈیم کے متعلق بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا ہو۔ یا جس کے خاندان کو جنگ عظیم میں کوئی خاص نقصان  
 پہنچا ہو اس کو اس قسم کا جنون ہو سکتا ہے اور اس کے زیر اثر وہ جو کچھ بھی کر گزیرے وہ بہت کم ہے  
 ہو سکتا ہے۔ (سر بلا کر) نہیں دوست وائسن! ایسی باتوں سے کام نہیں چل سکتا اس لئے اگر  
 کوئی شخص آپ کے "خیال مخصوص" کی بیماری میں مبتلا ہے تو اس کو یہ بیماری یہ بات کیونکر  
 بتا دیگی کہ وہ بت کمان کمان رکھے ہوئے ہیں۔  
 میں۔ پھر آپ ہی فرمائیے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

ہو سکتا ہے۔ میں ابھی کسی قسم کے اظہار خیال کی کوشش نہیں کرونگا۔ لیکن یہ بات ضرور ظاہر کر دینا  
 چاہتا ہوں کہ اس شخص کی مجنونانہ حرکتوں میں ایک قسم کا قاعدہ یا نظام ضرور ہے مثلاً ڈاکٹر پارٹیکو  
 کے مکان میں ذرا سی آواز سے تمام گھر بیدار اور ہوشیار ہو سکتا تھا وہاں سے وہ شخص بت لگاتا  
 باہر لے گیا اند باغ کی دیوار کے نیچے لیجا کر توڑا۔ اور مطلب کی شاخ یعنی جراحی خانہ میں کسی قسم کا  
 نہیں تھا وہاں وہ بت لگائی جگہ توڑ دیا گیا جان و دہ رکھا ہوا تھا۔ اگرچہ یہ معاملہ بہت ہی معمولی اور



فصول سامعوم ہوتا ہے لیکن جب مجھے یہ خیال آتا ہے کہ بہت سے مقدمے جنہیں میں حل کر چکا ہوں ایسے تھے جو اول اول بہت ہی معمولی نظر آتے تھے لیکن بعد میں وہی معاملے بید سنگین ثابت ہوئے۔ لہذا میں اس قسم کی بُت شکنی پر ہنسنا پسند نہیں کرتا۔ مسٹر ایسٹریڈ! میں بید ممنون ہوں گا کہ اگر اس معاملہ میں زمتار واقعات سے کوئی نئی صورت پیدا ہو تو آپ مجھے ضرور اس کے مفصل حالات سے آگاہ کر دیں گے۔

## باب (۲)

### پراسرار قتل

جس مزید معلومات کی میرے دوست شرلاک ہوس کو خواہش تھی وہ بہت جلد لیکن ایک عجیب و غریب اہم انگیز صورت میں ہم پہنچی۔ میں اگلے روز صبح کے وقت اپنے کمرہ خواب میں بال بنانے کے بعد کپڑے ہی پہن رہا تھا کہ کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ کواڑ کھلے اور شرلاک ہوس ہاتھ میں ایک تار لے ہوئے کمرہ میں داخل ہوئے۔ اور وہ تار باواز بلند پھینک کر سنانے لگے۔

” فوراً آؤ ۱۳۱ پٹ اسٹریٹ۔ کینینگٹن۔ ایسٹریڈ “

میں۔ پھر اب کیا بات ہوئی۔

ہوس۔ معلوم نہیں۔ ممکن ہے کوئی خاص بات ہو۔ لیکن میرے خیال میں ہاؤس بٹ شکنی کے معاملہ کا تعلق ہوگا۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاربہ دوست بٹ شکن صاحب نے اپنی مجنونانہ حرکتوں کا میدان عمل لندن کا دو سرا حصہ بنا لیا ہے۔ اچھا واٹسن اقموہ تیار ہے۔ وہ دیکھو میز پر رکھا ہوا ہے جلدی کرو۔ گاڑی بھی دروازہ پر موجود ہے۔

میں نے جلد جلد کپڑے پہنے۔ میز پر ہو چکر تھوڑا سا ناشتہ کیا اور قہوہ پی کر مسٹر ہوس کے ساتھ گاڑی میں سوار ہو کر چل دیا۔ نصف گھنٹہ بعد ہم دونوں پٹ اسٹریٹ پہنچ گئے۔ یہ لندن کا وہ حصہ ہے جہاں لندن کی کاروباری زندگی کا نظام اثر انداز نہیں ہوتا مکان ۱۳۱ مکانوں کی

ایک ہویل، لیکن جو شہنا اور شاندار قطار میں سے ایک منزل تھا جو باہر سے دیکھنے میں چند ان جاذب نظر نہیں تھا۔ جس وقت ہماری گاڑی اس مکان کے قریب پہنچی تو ہم نے دیکھا مکان کے چاروں طرف جو احاطہ ہے اس کے آہنی جنگلا کے قریب لوگوں کا ایک بہت بڑا مجمع موجود ہے ان لوگوں کو دیکھتے ہی مسٹر ہوس کے تیور پر بل پڑے اور وہ تھوٹی دیر دیکھنے کے بعد گھبرا کر بولے۔

ہوس۔۔۔ واٹس! سن! بیان تو کچھ اور ہی اور معاملہ نظر آتا ہے اگر قتل نہیں تو کم از کم اقدام قتل کی واردات تو ضرور ہے۔ دیکھو نا۔ لندن جیسے کاروباری شہر میں خواہ کچھ ہو جائے لیکن پیغامبر لڑکے راستہ چلتے چلتے کبھی کھڑے نہیں ہوتے۔ اور دیکھو تو یہ کیا بات ہے۔ سب سے اوپر والی پٹری پر تو اتنا پانی پڑا ہوا ہے باقی زمین کی تمام پٹریاں خشک ہیں۔ خیر اس وقت مسٹر لیٹریٹ سامنے والی کھڑکی میں موجود ہیں۔ اور ان کی زبانی ہم کو تمام قصہ بہت جلد معلوم ہو جائیگا۔

جس وقت ہم مسٹر لیٹریٹ سے ملے تو ان کے چہرہ سے تشویش و تردد کے آثار نمایاں تھے وہ ہم کو اپنے ساتھ لیکر ایک دوسرے کمرے میں گئے۔ جہاں ایک شخص جو پریشان اور وحشت زدہ نظر آتا تھا بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ یہ ادھیڑ آدمی تھا۔ فلانین کا گون پہن رکھا تھا اور وہ ہم کو دیکھ کر پریشان خاطر ہو کر ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ یہ شخص مکان کا مالک تھا۔ جس کا تعلق مرکزی ٹیبلٹوئیٹ سے تھا۔ اس کا نام مسٹر ہورسین ہارکر تھا۔

انسپیکٹر۔ وہی پولیس کے بٹ والا معاملہ ہے۔ مسٹر ہوس! کل رات آپ کو اس معاملہ سے بچد چھپی ہو رہی تھی۔ اور اب چونکہ اس معاملہ نے زیادہ سنگین صورت اختیار کر لی ہے۔ اسلئے میں نے خیال کیا کہ شاید آپ کو بھی اس معاملہ میں لطف آئے ہی وجہ تھی جو میں نے آپ کو تکلیف دی ہوس۔ اچھا تو اب اس معاملہ نے کیا صورت اختیار کر لی ہے۔

انسپیکٹر۔ قتل۔ مسٹر ہارکر! آپ ازراہ مہربانی جو واقعات گذرے ہیں ذرا ان حضرات کو بھی سنا دیجئے۔

مسٹر ہارکر صورت بنائے ہوئے ہماری طرف متوجہ ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔

مسٹر ہارکر۔ یہ ایک عجیب و غریب معمولی معاملہ ہے۔ میری تمام عہد و ضرورن کے متعلق خبریں اور حالات لکھتے گذری۔ لیکن اب بد قسمتی سے یہ اتفاق ہوا ہے کہ خود میرے ہی گھر میں ایسا معاملہ ہو گیا ہے کہ پوچھنے آتے ہیں۔ اور میں انہیں صاف طور پر بتلا نہیں سکتا۔ اگر میں بیان بحیثیت ایک اخبار نویس کے آیا ہوتا تو مالک مکان سے ملاقات کر کے گفتگو کرتا اور اپنے اخبار

کیلئے کم از کم دو کالم تو ضرور رنگ دیتا۔ بلکہ شام کے چھپنے والے ہر اخبار میں میرے لکھے ہوئے دو کالم ضرور نظر آتے۔ لیکن اب وہی میں ہوں۔ کہ دنیا بھر کو اپنا قصہ سناتے سناتے تھک گیا اور لوگ ہیں کہ بیچھا ہی نہیں چھوڑتے۔ دوسروں کی واقفیت کا سامان کرتا ہوں اور خود کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا لیکن خیر چونکہ میں آپ کا نام سن چکا ہوں۔ اگر آپ اس معاملہ میں عقدہ کشائی فرماویں گے تو میں سمجھوں گا کہ واقعات بیان کرنے میں جو کچھ رحمت مجھ کو ہوئی ہے اس کا معاوضہ مل گیا۔

مسٹر ہوتس گرسی پر بیٹھ گئے اور مسٹر ہارکر کی گفتگو بغور سننے لگے۔

مسٹر ہارکر۔ اس تمام معاملہ کی جڑ وہ پولیس انٹیم کا نیم تن مجسمہ معلوم ہوتا ہے۔ میں نے کئی مہینے ہوئے وہ بُت اسی کمرہ میں سجائے کے لئے خریدا تھا۔ اور وہ بت مجھ کو بہت سستے داموں ہارڈنگ برادرس کے یہاں مل گیا تھا۔ جن کی دوکان ہائی اسٹریٹ اسٹیشن سے تیسری عمارت میں ہے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ میرا اخبار تو ایسی کام زیادہ تر رات کے وقت ہوتا ہے اور میں اکثر رات کو بیٹھا ہوا صبح تک لکھتا رہتا ہوں۔ چنانچہ ایسا معاملہ آج رات بھی ہوا۔ میں اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا جو اوپر والی منزل میں عقب کی طرف ہے۔ رات کے تین بجے ہوں گے۔ کہ مجھے خیال گذرا کہ نیچے کے حصہ میں کسی شخص کے بولنے کی آواز آرہی ہے۔ میں نے کان لگا کر سننا چاہا۔ لیکن پھر کوئی آواز نہ سنائی دی۔ اس لئے میں نے خیال کیا کہ شاید آوازیں باہر سے آتی ہیں۔ مگر اس کے بعد وقتاً ایک خوفناک چیخ کی آواز میرے کان میں آئی۔ ایسی چیخ کہ میں نے کبھی نہ سنی تھی اور وہ آواز تمام عمر میرے کان میں گونج رہی۔ ایک دو منٹ کے لئے تو میں دم بخود ہو کر رہ گیا۔ اس کے بعد مجھے اور تو کچھ نہ ملا۔ کونکہ جھونکنے کی لوبے کی سلخ میں نے اٹھائی۔ اور اوپر کی منزل سے نیچے آرا جب اس کمرہ میں داخل ہوا تو میں نے کمرے کی کھڑکی چوڑی کھلی پائی۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آواز کے اوپر سے پولیس باغلم کا بُت بھی غائب ہو گیا ہے۔ کوئی اور چیز کمرے سے غائب نہیں ہوئی تھی میرے سمجھ میں نہ آیا کہ کوئی چور مسالہ کا بنا ہوا ایک بے حقیقت لیجا کر کیا کریگا۔

آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کھلی ہوئی کھڑکی میں سے باہر جانا چاہے تو اس کو بہت لمبا قدم لینا پڑیگا۔ اس وقت اس کا پاؤں باہر والے دروازے کی چوکت تک پہنچ سکیگا۔ اور اس چور نے یہی عمل کیا بھی تھا۔ لہذا میں بھی گھوم کر ادھر ہی گیا اور دروازہ کھول کر دیکھا۔ جس وقت میں اندھیرے میں دوڑا چلا جاتا تھا۔ تو ایک لاش پر میری ٹھوکر لگی۔ میں پچھلے پاؤں دوڑا اور دھڑکی سے کرایا۔ دیکھا کہ ایک شخص مقول پڑا ہوا ہے۔ اس کے گئے میں ایک بہت بڑا گھاؤ ہے۔ اور

تمام جگہ خون کا تالاب بنی ہوئی ہے۔ لاش چیت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا منہ بید خوفناک نظر آتا تھا۔  
ایسا کہ اگر مجھے کبھی خواب میں بھی نظر پڑے گا تو میں چونک اٹھوں گا۔ مجھے اتنا ہوش تو ہے کہ میں  
نے پولیس کیلئے سیٹی بجائی۔ پھر میں بیہوش ہو گیا۔ کیونکہ جب میری آنکھ کھلی تو میں نے پولیس میں  
کو ہاں میں خود پر جھکا ہوا دیکھا۔

ہوس۔ شخص مقتول کون تھا؟

انسپیکٹر۔ ایسی کوئی چیز نہیں ملی جس سے مقتول کی شناخت ہو سکے۔ لاش چیر گھر میں موجود ہے  
اگر آپ چاہیں تو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں کو تو اس کی نسبت ابھی تک کچھ معلوم ہوا نہیں  
مقتول کشیدہ قامت، شیم برون، طاقتور، اور تقریباً تیس سال کی عمر کا آدمی ہے۔ اگرچہ اس کا  
لباس غیر سادہ ہے لیکن بشرہ سے مزدور معلوم نہیں ہوتا۔ لاش کے پاس سینگ کے دستے کا ایک  
چاقو خون میں ڈوبا ہوا دستیاب ہوا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہی چاقو آلہ قتل ہے۔ یا وہ مقتول کی  
ملکیت تھا۔ کپڑوں پر کوئی نام تحریر نہیں تھا۔ اور جیبوں میں سے بھی بجز ایک سب، تھوڑی سی  
ڈوری، شلنگ والا لاندن کا نقشہ اور ایک فوٹو گراف کے اور کچھ نہیں ملا۔ یہی دو چیزیں یہ موجود ہیں۔  
یہ کہہ کر مسٹر ٹریڈ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا فوٹو نکالا۔ بظاہر ایسا معلوم  
ہوتا تھا کہ وہ کسی چھوٹے سے کمرہ سے جلدی میں لیا گیا ہے۔ تصویر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ  
صاحب تصویر ایک چست و چالاک آدمی ہے۔ اسکی بھون موٹی موٹی اور سیاہ تھیں۔ چہرہ نقش و نگار  
باریک تھے۔ لیکن چہرہ کا زیرین حصہ کچھ عجیب طرح کا ابھرا ہوا تھا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے  
کسی بندر کی ابھری ہوئی ٹھوڈی ہوتی ہے۔ مسٹر ہوس اس فوٹو کو بہت عرصہ تک غور سے دیکھتے  
رہے اور انھوں نے سوال کیا۔

ہوس۔ اور وہ پولیس کا بت کہاں گیا۔

انسپیکٹر۔ آپ کے تشریف لانے سے تھوڑی ہی دیر پہلے ہم کو اس کی بھی خبر ملی ہے۔

کامپڈن ہاؤس روڈ پر ایک خالی گھر ہے وہاں وہ باغچہ کے سامنے ٹوٹا ہوا پایا گیا۔ اب میرا  
ارادہ اس کو جا کر دیکھنے کا ہے۔ کیا آپ بھی تشریف لے چلیں گے۔

مسٹر ہوس فرش کی شطرنجی اور کھڑکی کا معائنہ فرما رہے تھے۔

ہوس۔ یقیناً میں بھی چلون گا۔ اس شخص کی بیاتوٹا نگین بڑی لمبی تھیں۔ یا وہ بہت چست  
و چالاک آدمی تھا۔ کھڑکی اور زمین کی سطح کا اس قدر فاصلہ ہے پھر یہ کوئی آسان کام نہیں تھا کہ

انسان کھڑکی تک پہنچے اور اس کا دروازہ کھول ڈالے۔ ہاں واپس جانا مقابلہ آسان تھا کہئے۔  
 مسٹر مارگرہ آپ بھی اس بت کا معائنہ کرنے ہمارے ساتھ تشریف لے چلین گے۔  
 غریب اخبار نویس اس وقت اپنے لکھنے پڑھنے کی میز پر بیٹھ چکا تھا۔  
 مارگرہ۔ اس وقت میرا ارادہ ہے کہ واقعات کی کچھ تفصیلات قلمبند کروں۔ اس میں تو شک نہیں کہ شام  
 کے شائع ہونے والے اخباروں میں واقعہ کی تفصیلات شائع ہو چکی ہوں گی۔ خیر یہ سیری تقدیر ہے آپ کو  
 معلوم ہے جب مقام ڈون کا مسٹر میں تجتہ گرا تھا۔ دیکھئے اس وقت وہاں میں اکیلا ہی اخبار نویس  
 موجود تھا۔ چنانچہ صرف میرا ہی اخبار تھا۔ جس میں اس واقعہ کی نسبت ایک حرف بھی نہیں نکلا تھا۔  
 کیونکہ میں اس قدر پریشان ہو گیا تھا۔ کہ میرے حواس میرے قابو میں نہ تھے۔ لہذا میں ایک حرف  
 بھی نہ لکھ سکا۔ ادنا اب دیکھئے کہ ایک واقعہ قتل خود میرے گھر کے دروازہ پر ہو چکا ہے اور میں اس کے  
 لکھنے میں سب سے پیچھے ہوں۔ لہذا اب بھی کچھ نہیں گیا اور میں اب بھی چاہوں تو کچھ نہ کچھ  
 لکھ سکتا ہوں۔

## باب (۳)

### معائنہ موقعہ

ادھر ہم لوگ کمرہ سے باہر نکلے اور ادھر مسٹر مارگرہ نے میز پر بیٹھ کر کاغذ سیاہ کرنا شروع کر دیا  
 جس جگہ بت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے وہ مکان سے صرف چند سو گز کے فاصلہ پر تھا۔ بت  
 کے ٹکڑے سبزہ کے تختہ پر رکھے ہوئے پڑے تھے۔ مسٹر ہوس نے کسی ٹکڑے اٹھا کر بغور دیکھے  
 ان کے چہرہ اور پیشانی کے تئور سے اس وقت یہ نظر آتا تھا کہ ان کو معاملہ کچھ نہ کچھ سزاغ ضرور مل گیا ہے  
 ٹیپکٹر۔ فرمائیے جناب!

ہوس۔ ابھی تو دور ہے۔ لیکن تاہم..... تاہم..... بعض باتیں ایسی معلوم ہو گئی ہیں جنکی  
 بنیاد پر کچھ نہ کچھ حل کیا جاسکتا ہے۔ دیکھئے اس عجیب و غریب شخص کے نزدیک پولیس، اعظم کا بت  
 تھا۔ ایک انسان کی جان سے زیادہ قیمتی تھا۔ سمجھے آپ ایک نکتہ تو یہی گروہ باندھے۔ پھر دوسری  
 بات یہ ہے کہ اس نے محبت کو وہیں مکان میں نہیں توڑا۔ اور نہ مکان سے باہر نکلتے ہی تو تھا۔

گویا اس شخص کا اصلی مقصد صرف بت شکنی نہیں تھا۔

انسپیکٹر۔ دوسرے شخص کے پہنچ جانے سے وہ پریشان ہو گیا ہوگا۔

ہومس۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن میں آپکی توجہ اس امر کی طرف منصف کیا چاہتا ہوں کہ اس مکان کی طرف دیکھے جس کے باغیچہ میں توڑا گیا۔

انسپیکٹر۔ مکان خالی تھا۔ لہذا اس کو خیال گذرا ہوگا کہ بیان کوئی دخل ماننداز ہو گیا نہیں ہے۔

ہومس۔ یہ سچ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک دوسرا مکان اور بھی خالی ہے جس کے پاس سے گذر کر وہ بیان آیا ہوگا۔ اگر اس کو خالی مکان کی بھی ضرورت تھی تو وہ اس مکان سے کام لے سکتا تھا۔ علاوہ ازین یہ بات بھی ظاہر ہے کہ اس کو ہر قدم پر خطرہ کا سامنا تھا۔

انسپیکٹر۔ اچھا صاحب میں ہارا۔ میرا خیال غلط ہے۔

ہومس۔ (سٹرک کی لائٹیں کی طرف اشارہ کر کے) یہ دیکھو اس جگہ وہ اپنی ہر بات دیکھ سکتا تھا۔

کیونکہ بیان لائٹیں کی روشنی موجود ہے۔ اور اس خالی مکان کے پاس کوئی روشنی نہیں تھی۔ یہ وجہ تھی بیان آنے کی۔

انسپیکٹر۔ واللہ۔ آپ کا خیال قطعی سچ ہے۔ اب مجھے ایک بات کا اور بھی خیال آیا۔ یعنی ڈاکٹر

بارنیگو والابت بھی سٹریخ لیمپ کے قریب ہی توڑا گیا تھا۔ اب فرمائیے اس واقعہ سے کیا نتیجہ نکالا جائے۔

ہومس۔ بس یہی گروہ باندھو۔ داشتہ آید بکار گرچہ بود سربار۔ ممکن ہے آئندہ چلکر کوئی ایسی

بات معلوم ہو جائے جس سے اس بات کا خاص اور گہرا تعلق ہو۔ اچھا اب فرمائیے سٹریخ لیمپ

کہ آپ اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

انسپیکٹر۔ میرے خیال میں تو اس معاملہ کی عقدہ کشائی کا بہترین عملی طریقہ یہی ہے کہ جس طرح ہوسکتا

شخص مقتول کی شناخت کرائی جاوے۔ اور اس بارہ میں کوئی وقت بھی نہ ہوگی۔ جب ہم کو یہ معلوم

ہو جائیگا کہ مقتول کون شخص تھا۔ اور اس کے دوست و احباب کون لوگ تھے۔ تو ہم کما سکتے

بعد بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ کیا کام کرتا تھا اور کل بیان پٹ اسٹریٹ میں کیا کرنے

آیا تھا۔ اور وہ کون شخص تھا جس سے اسکی ملاقات ہوئی اور جس نے اس کو مسٹر بارکر کی چوکی

پر قتل کر ڈالا۔ کیا آپ کے نزدیک یہ طریقہ عمل ٹھیک نہیں ہوگا۔

ہومس۔ طریقہ تو ٹھیک ہے لیکن میں اس معاملہ کی تفتیش اس طرح نہیں کروں گا۔

انسپیکٹر۔ پھر آپ کیا کریں گے۔

ہومس۔ میں اپنے خیال کا اظہار کر کے آپ کے طریقہ کار پر اثر ڈالنا چاہتا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ اپنے طریقہ پر کام کریں۔ اور میں اپنے طریقہ پر۔ لیکن بعد میں ہم دونوں اپنے اپنے نوٹوں کا مقابلہ ضرور کر لیں گے۔ اور جس جس بات کی کمی ایک دوسرے کے نوٹوں میں ہوگی۔ اس سے پورا کر لیں گے۔

انسپیکٹر۔ بہت اچھا۔

ہومس۔ اگر آپ پٹ اسٹریٹ کو واپس جائیں تو آپ کی ملاقات مسٹر ہارکر سے ضرور ہوگی۔ لہذا آپ ان سے کہہ دیں کہ اب میں نے اپنی رائے پوری طرح قائم کر لی ہے اور کل رات ان کے گھر میں نیولین اعظم سے خاص عداوت اور نفرت رکھنے والا ایک خونخوار قاتل اور پاگل گھسٹا تھا۔ یہ بات ان کے ممنون کے لئے مفید ہوگی۔

انسپیکٹر پٹریڈ شراک ہومس کی صورت کو تکتے لگے۔ اور بولے۔

انسپیکٹر۔ کیا آپ کا خیال واقعی یہی ہے۔

ہومس۔ (مسکرا کر) کیا آپ کے نزدیک نہیں ہے۔ اچھا خیر نہ سہی۔ لیکن یقیناً یہ بات مسٹر ہارکر کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔ اور اس سے اس کمپنی کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اچھا فائسن امیرے خیال میں آج ہمیں دن بھر ضرورت سے زیادہ کام کرنا پڑے گا اور کام بھی بہت سیدھا ہوگا۔ اور ماں مسٹر پٹریڈ اگر آج شام کو چھ بجے آپ وقت نکال کر مجھ سے میرے مکان پر مل لیں تو میں بہت ممنون ہونگا۔ اور اس وقت تک میں یہ نوٹو گران جو تھول کی جیب سے برآمد ہوا ہے اپنے پاس رکھوں گا۔ یہ ممکن ہے کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت پڑے اور رات کے وقت ایک جگہ ایک چھوٹی سی مہم بھی لیجانی پڑے۔ بشرطیکہ جو سلسلہ استدلال جو میں نے اپنے دل میں قائم کیا ہے۔ وہ صحیح ثابت ہو۔ اچھا اس وقت رخصت! اخذ حافظہ!! خدا تمہاری مدد کرے۔

میں اور شراک ہومس دونوں ہائی اسٹریٹ کو روانہ ہوئے جہاں پوچھ کر وہ ایک دوکان پر جو ہارڈنگ برادرز کی تھی اور جہاں سے وہ بت خرید گیا تھا نظر سے۔ دوکان میں ایک نوجوان کارندہ نے بیان کیا کہ اس روز مسٹر ہارڈنگ سہ پرتک دوکان پر تشریف نہیں لائیں گے اور چونکہ وہ خود ایک نوٹارڈ شخص ہے۔ اس لئے وہ کوئی معلومات ہم نہیں پہنچا سکتا۔ یہ سن کر مسٹر ہومس کو کسی قدر ناگوار ہوا اور وہ مایوس سے ہو گئے۔

ہوس - خیر دیکھا جائیگا۔ واٹسن! جس طرح ہم چاہتے ہیں تمام باتیں اسی طرح نہیں ہو سکتیں اگر سٹر ہار ڈنگ سہ پہر تک دوکان پر نہیں آئیں گے تو خیر بکو بیان پھر آنا پڑیگا۔ میرا ارادہ وہاں تک پہنچنے کا ہے جہاں سے یہ بُت چلے تھے۔ اچھا اب مارس ہڈسن کے ہاں چلو۔ دیکھیں وہاں کیا بات معلوم ہوتی ہے۔

## باب

### تفتیش

تقریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم مارس ہڈسن کی مشہور دوکان پر پہنچے جہاں تصویریں بُت اور آرائشی چیزیں فروخت ہو کر تھی تھیں۔ دوکاندار ایک پستہ قد، تندرست و توانا، سرخ و سفید لیکن بد مزاج سا آدمی تھا۔

ہوس - فرمائیے مسٹر ہڈسن! آپ کے ہاں پولیس والے بُت کا معاملہ کیونکر گذرا۔ کہاں توڑا گیا۔ کس طرح توڑا گیا۔

ہڈسن - جناب کیا عرض کروں۔ دوکان میں توڑا گیا۔ عین اس جگہ جہاں چیزیں فروخت ہوتی ہیں اور میں خود بیٹھتا ہوں۔ نہ معلوم ہم لوگ اتنے اتنے بھاری ٹیکس کسٹے دیتے ہیں کہ ایک بدعاش دوکان میں گھس جاتا ہے اور سامان توڑ پھوڑ کر چل دیتا ہے۔

ہوس - کیا ڈاکٹر بارنیکو کو بھی آپ ہی نے بُت دئے تھے؟

ہڈسن - جی ہاں انھوں نے میرے ہی بیان سے دو بُت خریدے تھے۔ بڑی شرمناک حرکتیں ہیں۔ میرے نزدیک تو یہ فعل کسی انارکستانہ سازش کے سلسلہ میں ہے۔ آپ ہی بتائیے انارکستانوں کے اور کون اس طرح بُت توڑتا پھرے گا۔ خالص بلکہ نخالص بالشویت ہے۔

ہوس - آپ کے ہاں یہ بُت کہاں سے آئے تھے؟

ہڈسن - اس سے آپ کو کیا غرض اور معاملہ کو اس سے کیا تعلق؟

ہوس - تعلق نہ ہوتا تو آپ سے دریافت ہی کیوں کیا جاتا۔

ہڈسن - خیر آپ دریافت کرنا ہی چاہتے ہیں تو سن لیجئے۔ وہ بُت میں نے چرچ اسٹریٹ



واقعہ اسپٹنی میں گلڈرائینڈ کمپنی کے کارخانہ سے خریدے تھے۔ اس حرفت میں وہ کارخانہ بہت مشہور و معروف ہے۔ خصوصاً گذشتہ بیس برس میں تو اس کی بجد شہرت ہو گئی ہے۔

ہومس - آپ نے وہاں سے کتنے بُت خریدے تھے۔

ہڈسن - تین عدد۔ دو تو وہ تھے جو ڈاکٹر بارنیکو کے ہاں توڑے گئے اور تیسرا وہ تھا جو خود میری

دکان میں پاش پاش کیا گیا۔ اور دن و ہاڑے دوکان میں گھس کر توڑا گیا۔

ہومس - (نوٹ دکھا کر) کیا آپ اس نوٹ کو پہچانتے ہیں۔

ہڈسن - نہیں۔

ہومس - ذرا غور سے دیکھئے۔

ہڈسن - ہاں اب پہچانا۔ یہ تو بیٹوپو کا نوٹ ہے۔ جو ایک اطالوی کاریگر ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام

اور کاموں کی مرمت خوب کرتا ہے۔ وہ قلم سے پتھر پر نقش و نگار بھی اچھے کھود سکتا ہے تصویروں

کے چوکھٹوں پر طلائی طبع بھی کر لیتا تھا۔ ہماری دوکان میں اس نے خوب کام کیا۔ یہ شخص میرے یہاں سے

گذشتہ ہفتہ چلا گیا۔ اور اس وقت سے میں نے اسکا حال کچھ نہیں سنا۔

ہومس - آپ کو معلوم ہے یہ شخص کہاں سے آیا تھا؟

ہڈسن - جی نہیں۔ مجھے نہ یہ معلوم کہ وہ کہاں سے آیا تھا نہ یہ معلوم کہ وہ کہاں گیا۔

ہومس - آپ کو اس کی نسبت کوئی شکایت ہے۔

ہڈسن - کوئی نہیں۔

ہومس - جس روز آپ کے ہاں مجسمہ ٹوٹا اس دن سے دو کے روز پہلے چلا گیا تھا۔

ہڈسن - دو روز پہلے چلا گیا تھا۔

اس قدر دریافت حال کے بعد ہم دونوں مارس ہڈسن کی دوکان سے نکل آئے۔ دوکان کے

باہر آکر مسٹر ہومس نے فرمایا۔

ہڈسن - بس ہڈسن! اس سے زیادہ معلومات کی توقع مارس ہڈسن سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مسی بیٹوپو دونوں مقامات میں یعنی کیننگٹن اور کیننگٹن دونوں

جگہ موجود ہے۔ اگرچہ ان دونوں مقامات میں تقریباً دس میل کا فاصلہ ہے لیکن کچھ پرعاہ نہیں

محنت وصول ہو جائیگی۔ بس اے میرے دوست! سیدے گلڈرائینڈ کمپنی کے ہاں چلے چلو یہی

وہ کارخانہ ہے۔ جہاں سے پولیٹین انٹیم کے یہ نیم تن بُت بن کر نکلے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں ہم کو

ضرور بالفرد کچھ نہ کچھ کارآمد معلومات حاصل ہوگی۔

الغرض ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی کی اور وہاں سے روانہ ہو گئے اور فیشن ایبل لنڈن، ہٹلون والے لنڈن، ٹیکسٹرون والے لنڈن، علماء و فضلا والے لنڈن، کاروباری لنڈن اور سب سے آخر میں ملاجون کے لنڈن سے گذرتے ہوئے ہم شہر کے اس حصہ میں پہنچے جو دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے آباد ہے۔ اور جہاں ایک لاکھ نفوس کی آبادی ہے۔ جہاں ہزار ہا مکانات کرایہ پر چلے ہیں جن میں یورپ بھر کے چھٹے ہوئے بد معاش بود و باش رکھتے ہیں۔ شہر کے اس حصہ میں ایک وسیع بازار میں جہاں کسی زمانہ میں شہر کے معمول سوداگر رہا کرتے تھے۔ ہمیں وہ کارخانہ مجسمہ سازی نظر پڑا۔ جس کی تلاش میں ہم آئے تھے۔ کارخانہ کے وسیع احاطہ میں باہر کی جانب ایک بڑا صحن تھا۔ جس میں بت، مجسمے، اور آرائشی سامان کے ہزاروں عدد بھرے ہوئے تھے۔ اندر کی طرف ایک بہت بڑا کمرہ تھا جس میں پچاس کے قریب کاریگریں بیٹھے ہوئے مجسموں اور بتوں کی تکمیل یا ساخت میں مصروف تھے۔ کارخانہ کا مینجر ایک تندرست توانا چوڑے گلے جیڑے کا جرمن شخص تھا۔ جو ہم سے بخندہ پیشانی ملا۔ اور نہایت اخلاق اور تہذیب سے پیش آیا۔ اور جو سوال میسر ہو جس نے اس سے کیا۔ اس کا جواب اور واضح جواب دیا۔

ہومس۔ مارس بڈسن کے یہاں جو سالہ کے بنے ہوئے پتولین کے نیم تن بت تھے کیا وہ آپ کے کارخانہ میں بنائے گئے تھے۔

مینجر۔ گستاخی معاف ہو۔ اس سوال کا جواب کارخانہ کے رجسٹرون کا معائنہ کے بغیر نہیں دیا جاسکتا میں کتابیں دیکھ لوں۔ ذرا آپ کو انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ کسکر مینجر نے کارخانہ کے رجسٹرون کی ورق گردانی شروع کی۔ معلوم ہوا کہ کارخانہ میں ہومس دیوائس کے بنائے ہوئے نیم تن بت سے سیکڑوں مجسمے سالہ سے بنائے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ تین بت جو سال بھر یا اس سے زیادہ ہوا ہار ڈنگ برادرس کے یہاں بیٹھے گئے تھے وہ ان نصف درجن بتوں میں سے تھے جن میں کے نقیہ تین مارس بڈسن کو دئے گئے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ چھ بت ایک ہی وقت میں ایک ہی سلیج سے بنائے گئے تھے۔ لہذا ان میں بال برابر کسی قسم کا فرق نہیں تھا۔

ہومس۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی جہ ہو سکتی ہے کہ کوئی شخص ان بتوں کو توڑتا پھرے اور پتولین کے دیگر مجسموں کو ہاتھ نہ لگائے۔

منیجر - (ہنس کر) واللہ عجیب قسم کا جنون ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔

ہوس - ان بتوں کی قیمت کیا ہے؟

منیجر - تمہوک فروشی کے حساب سے تو ایک بت کی قیمت صرف ایک شلنگ ہے لیکن خوردہ فروش دوکاندار ایک ایک عدد کے دس دس بارہ بارہ شلنگ وصول کر لیتے ہیں۔ ہوس - اور یہ بت ڈھالے کیوں کر جاتے ہیں۔

منیجر - چہرہ کے ہر طرف کا حصہ سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔ پھر دونوں حصوں کو ملا کر اس طرح چھپان کر دیتے ہیں کہ جوڑ معلوم نہیں ہوتا۔ مکمل ہونے کے بعد محسوس کو سوکھنے کے لئے اس گلی میں رکھ دیا جاتا ہے اور جب وہ سوکھ جاتے ہیں تو گودام میں داخل کر دیے جاتے ہیں۔

مغرض منیجر صاحب نے تمام باتیں پوری تفصیل کے ساتھ ایک ایک کر کے بتائیں۔ اس کے بعد شرلاک ہوس نے اپنی جیب سے نوٹ نکالا اور منیجر صاحب کو دکھا کر پوچھا۔

ہوس - کیا آپ صاحب تصویر کو جانتے ہیں۔

منیجر - (بغور دیکھ کر) اوہو! یہ وہ بد معاش ہے۔ جی ہاں میں اسے جانتا ہوں اور خوب جانتا ہوں ہمارے کارخانہ کی عزت و آبرو و فضلہ تعالیٰ خوب قائم ہے۔ صرف اسی بد معاش کی وجہ سے اکیڑ تیرہ اس کارخانہ میں پولیس کو آنیکی زحمت اٹھانی پڑی۔

ہوس - یہ کب کا واقعہ ہے؟

منیجر - سال بھر سے کچھ اوپر ہوا ہوگا۔ اس بد معاش نے ایک دوسرے اٹالوی شخص کے پتھر اٹھو دیا تھا۔ وہاں سے یہ بھاگا۔ پولیس نے اس کا تعاقب کیا۔ جب یہ پاجی کارخانہ میں آگھا تو وہاں آکر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

ہوس - اس شخص کا نام کیا ہے۔

منیجر - بیٹو!

ہوس - یہ نام تو اعلیٰ معلوم نہیں ہوتا۔ دوسرا نام بتائیے۔

منیجر - دوسرے نام کی مجھے خبر نہیں۔

ہوس - یہ کیسا آدمی تھا۔

منیجر - چال چلن تو اس کی صورت سے ظاہر ہے۔ لیکن کام کرنے میں یہ شخص بڑا ہوشیار اور نہایت عمدہ دستکار تھا۔ کارخانہ کے بہترین کاریگروں میں شمار ہوتا تھا۔

ہوس۔ اس کو سزا کیا ملی تھی؟  
 پیچھے۔ جس شخص کو اس نے چھڑے سے زخمی کیا تھا۔ وہ اچھا ہو گیا تھا۔ اس نے اس شخص کو  
 صرف سال بھر جیل خانہ کا ٹنا پڑا۔ اب تو وہ یقیناً چھوٹ گیا ہوگا۔ لیکن بیان آپ کی اُسے ہمت نہیں  
 ہوئی۔ ہمارے کارخانہ میں اس کا ایک چچا زاد بھائی بھی ہے۔ ممکن ہے وہ آپ کو اس شخص کا  
 کچھ پتہ نشان بتا سکے۔

ہوس۔ نہیں صاحب ہرگز نہیں! میں نہیں چاہتا کہ اس کے چچا زاد بھائی کو کچھ بھی اطلاع ہو۔ یہ  
 معاملہ نہایت نازک اور سنگین ہے اور جس قدر باتیں اس معاملہ کے متعلق مجھ کو معلوم ہوتی جاتی  
 ہیں اتنا ہی یہ اہم ہوتا جاتا ہے۔ جی آپ نے اندازِ رجسٹر میں اندراج دیکھا تھا تو میری نظر پڑی تھی  
 کہ جس روز وہ بختِ مرگت کئے گئے اس روز سال گذشتہ کے ماہ جون کی تیسری تاریخ تھی۔ اب  
 کیا آپ مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ شخص مسمیٰ پتو گرفتار کس دن ہوا تھا۔  
 پیچھے۔ صحیح تاریخ تو بتا نہیں سکتا۔ لیکن اس قدر ضرور بتا سکتا ہوں کہ اس کی آخری تنخواہ کس تاریخ  
 کو ادا کی گئی تھی۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔

پیچھے نے قبضہ الوصول اٹھا کر ورق گردانی کی اور اندراجات دیکھ کر بتایا۔

پیچھے یہ دیکھئے۔ یہ تاریخ موجود ہے۔ پچھلے سال ۲۰ مئی کو آخری تنخواہ ادا کی گئی۔

ہوس۔ میں جناب کے حسنِ اخلاق کا بید ممنون ہوں۔ آپ کو ہماری وجہ سے بہت کچھ زحمت  
 گوارا کرنی پڑی۔ اب ہم آپ کا زیادہ وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن چلتے چلتے اس قدر  
 ضرور کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ ہماری چھان بین یا تحقیقات کا حال کسی سے بیان نہ فرمائیں۔  
 اس کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہو کر مغرب کی طرف چل دئے۔ اب سہ پہر ہو گیا تھا بلکہ شام  
 ہونے کے قریب تھی۔ ہم نے جلدی جلدی ایک رستوران میں مقوڑا سا کھانا کھایا۔ رستوران کے دروازے  
 پر اخبار کا پوسٹر چسپان تھا۔ جس میں موٹے موٹے حروف میں لکھا تھا۔

## کیننگٹن کا واقعہ ہائلہ

ایک پاگل کے ہاتھوں خونِ شہ

شہزبان دیکھ کر ہم کو شوق ہوا چنانچہ اخبار لے کر پڑھا گیا۔ ممنون دیکھ کر معلوم ہوا کہ

وہ پُرانا کہ جس میں بلوط کے تختے جڑے ہوئے تھے اور اونچے درجے کے لگے ہوئے تھے اب ایک دفتر محکمہ تحقیقات کا بن گیا۔ ہوس ایک پُرانے فیشن کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی آنکھیں اس طور پر جک رہی تھیں معلوم ہوتا تھا باہر نکل پڑیں گی۔ مین نے اس کے بشرہ سے اندازہ کیا کہ ہوس اس وقت جو کچھ کر رہا ہو وہ یہ ہو کہ اگرچہ وہ اس کی جان نہ بچا سکا لیکن اس کا انتقام لینے کی تدابیر پر خود کر رہا ہو۔

اس وقت اس موقع پر مارٹن انسپکٹر۔ مقامی ڈیپارٹمنٹ میں اور پولیس کے چند سپاہی موجود تھے اور بس۔ ان دونوں عورتوں نے متفقہ طور پر صاف صاف بیانات لکھوائے کہ مین وہ دونوں ایک دہرا کے کی آواز سے جگ پڑیں اور اس کے بعد فوراً ہی ایک بندوق کی آواز سنائی دی اس کے بعد ہی دوسرے فیر کی آواز سنائی دی۔ ہم دونوں کے کمرے متصل ہیں۔ سسر رنگ (داورچن) دوڑ کر سنڈرسن (خادمہ) کے پاس پہنچی اور دونوں ل کر زینہ سے نیچے اتریں۔ کتب خانہ کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور ایک شمع میز پر جل رہی تھی۔ ان کا مالک بیچ فرس پر ادب پڑا تھا۔ اور بالکل مردہ تھا۔ کھڑکی کے پاس اس کی بیوی زمین پر پڑی تھی اور اس کا سر دیوار کی طرف جھکا ہوا تھا۔ وہ نہایت خطرناک طریقہ سے زخمی ہو گئی تھی اور اس کے چہرے کا ایک حصہ خون آلود تھا وہ لمبی سانسین لے رہی تھی اور منہ سے بول نہیں سکتی تھی۔ دروازہ اور کمرہ دونوں اور بارود کی بوسے گونج رہا تھا۔ کھڑکی بیشک بند تھی اور اس میں اندر سے زنجیر بھی لگی ہوئی تھی انھوں نے فوراً ڈاکٹر اور کانسٹیبل کو بلا بھیجا تھا۔ پھر سائیس اور اسٹبل کے ملازم کی مدد سے انہوں نے زخمی عورت کو اس کے کمرے میں لایا تھا۔ عورت اور اس کا شوہر دونوں ایک ہی بستری پر لیٹے تھے۔ وہ اپنی زانی پوشاک پہننے تھی۔ اور وہ اپنا رخت خواب زیب بدن کے ہوئے تھا۔ کتب خانہ کی کوئی چیز ہٹائی نہیں گئی اور جہاں تک ان لوگوں کو علم تھا میان بیوی مین کبھی جھگڑا نہیں ہوا۔ میان بیوی مین بہت زیادہ الفت اور محبت تھی۔

انسپکٹر مارٹن کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے عورتوں نے کہا کہ دروازے اندر سے بالکل بند تھے اور کوئی شخص بھی بھاگ کر مکان سے باہر نہیں جاسکتا تھا۔ ہوس کے سوالات کے جوابات میں عورتوں نے ظاہر کیا کہ جب ہم دونوں اپنے اپنے کمرے سے نکل کر دروازے

تو بارود کی بدبو آرہی تھی۔ ہوس نے اس کے سننے پر مارٹن کو مخاطب کر کے کہا۔  
 ہوس۔ آپ اس بات پر کافی غور کریں اور بہتر ہے کہ مکرہ کا معائنہ اچھی طرح کیا جائے۔  
 کتب خانہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے تین طرف کتابیں لگی تھیں اور ایک معمولی  
 کھڑکی کے سامنے لکھنے کی میز لگی تھی۔ جہاں سے باغ کا نظارہ بخوبی ہو سکتا تھا۔ سب سے پہلے  
 ہم لوگوں نے اپنی توجہ صاحب کی لاش کی طرف مبذول کی جو فرش پر دراز تھی۔ اس کے  
 لباس کی بے قاعدگی سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ یکایک نیند سے اٹھایا گیا ہے۔ گولی اسے میانے  
 سے ماری گئی ہے اور اس کے جسم میں موجود ہے کیونکہ وہ اس کے دل میں بیوست ہوئی  
 تھی۔ اس کی موت فوری اور غیر تھلک دہ تھی۔ بارود کا کوئی نشان نہ اس کی پوشاک پر تھا نہ  
 اس کے ہاتھوں پر۔ مقامی ڈاکٹر کا بیان تھا کہ بارود کے نشانات اس زخمی عورت کے چہرے  
 پر تھے مگر اس کے ہاتھوں پر نہیں۔

ہوس۔ میری رائے ہے کہ اب سٹر کیو بٹے کی لاش ہٹا دی جائے اور میرا خیال ہو کہ ڈاکٹر  
 آپ نے اب تک زخمی عورت کے جسم سے گولی نہیں نکالی ہو؟  
 ڈاکٹر۔ ایک بڑے آپریشن کی ضرورت ہوگی جب گولی نکلے گی۔  
 مارٹن۔ لیکن بیٹول میں ہم کارٹوس موجود ہیں جن میں سے دو دانے جاچکے ہیں جن کی  
 دونوں گولیوں کا پتہ چلتا ہو۔

ہوس نے ہنس کر کہا، رکشائے آپ اس گولی کا بھی حساب لگائیں گے جو درپہ میں لگی ہو۔  
 یہ کہہ کر وہ اس سوراخ کی طرف متوجہ ہوا جو کھڑکی کی چوکھٹ پر سطح سے ایک انچ اونچائی پر  
 تھا۔ ہوس نے اپنی تیلی آنکلی سے اس کی طرف اشارہ کیا۔  
 ہوس نے جواب دیا کہ میں نے اسے تلاش کیا تھا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ عجیب بات ہو آپ بالکل صحیح  
 کہتے ہیں کہ ایک تیسری گولی ماری گئی پھر ایک تیسرا آدمی بھی ہونا چاہئے۔ لیکن وہ تیسرا آدمی  
 کون ہو سکتا ہو اور وہ یہاں سے کیونکر بھاگ سکتا ہے۔

ہوس۔ اب یہی ایک سوال حل طلب رہ گیا ہے۔ سٹر مارٹن! خادما میں جب کرنے سے نکلے  
 تھیں تو ان کو بارود کی بو معلوم ہوئی تھی اور میں نے یہ بات سننے کے بعد فوراً ہی آپ کی  
 توجہ اس امر کی اہمیت کی طرف مبذول کرائی تھی۔

مارٹن - ان صحیح ہے لیکن میں نے آپ کی بات پر کافی غور نہیں کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فائر کرنے کے وقت کمرے کی کھڑکی اور دروازے دونوں کھلے ہوئے تھے۔ ورنہ آگ کا دھواں اس قدر جلد سارے مکان میں نہ پھیل جاتا۔ بہر کیف کھڑکی اور دروازہ تھوڑی دیر کے لئے کھلے ضرور تھے۔

مارٹن ریکارڈنگی چلا اٹھا، بڑا جرم ہوا۔ کامل یقین ہے کہ موقع وارادات پر دروازہ کھلا ہوا تھا اب خیال ہوتا ہے کہ کوئی تیسرا آدمی بھی اس معاملہ میں ضرور شریک تھا جو کھڑکی کے باہر کھڑا ہوا ہوگا اور کوارٹری دراز سے اس نے فائر کیا ہوگا۔

ہوس - جب کوئی فائر اس آدمی پر کیا جاتا تو ضرور وہ دہیز میں لگتا۔ میں نے غور کیا اور واقعی کوئی کا نشان پایا۔

مارٹن - لیکن پھر کھڑکی کیوں بند ہو گئی اور زنجیر پڑ گئی۔

ہوس - مجرم یا اس کے شرکا کی پہلی کوشش کھڑکی بند کرنے اور کبھی دیدینے کی ہوگی۔ اتنے میں ہم لوگوں کی نظر ایک زمانہ دستی بیگ کی طرف منعطف ہوئی جو کتب بینی کے کمرے کی میز پر رکھا ہوا تھا۔ اسپر تقریبا کام بنا ہوا تھا۔ ہوس نے اس کو کھولا اور اس کے اندر کا ساما نکالا۔ اس میں انگلستان کے بینک کے پیپس پونڈ والے بیس عدد لوٹ تھے اور بیس۔ جب ہوس نے ہینک کو پھینکا دیا تو کہا کہ اسے احتیاط سے رکھو یہ مقدمہ میں بڑا کام دیکھا اور اس وقت سب ضروری کام یہ ہے کہ اس تیسری گولی پر غور کیا جائے جو کھڑکی میں نصب ہو گئی جو تقریباً اندر ہی سے فیر کی گئی۔ میں باورچن منر گنگ کو پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔

ہوس - باورچن سے مخاطب ہو کر کہہ رہی ہو کہ بند وقت کی آواز نے رات کو تم کو جگا یا اب یہ بتاؤ کہ آیا یہ آواز تم کو دوسری آواز سے زیادہ لڑائی معلوم ہوئی تھی؟

باورچن - جناب چونکہ میں اس آواز کو شکر نہیں سے جاگتی تھی اس لئے اس کا فیصلہ کرنا میرے لئے بہت مشکل ہو سکتا ہے مگر یہ ضرور کہوں گی کہ آواز بڑے زور کی تھی۔

ہوس - تمہارا یہ خیال تو میں سمجھتا ہوں کہ دونوں گولیاں ساتھ لگے گئے تھے۔ باورچن - جناب اس کے متعلق میں کوئی طویل جواب نہیں دے سکتی۔

ہوس - لیکن میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایسا ہوا چیز آپ کا صاحب! میں خیال کرتا ہوں کہ کمرے کے متعلق جو کچھ دریافت کرنا تھا وہ دریافت ہو گیا ہے آپ باغ کا سائنہ کرتے

دیکھیں وہاں کیا شہادتیں مہیا ہوتی ہیں۔  
 ایک پھول کی کیاری کتب بینی کے درجے تک پھیلی ہوئی تھی جیسے ہی ہم دو گون کی نظر  
 باغیچہ پر پڑی ہم لوگ چلا آئے کہ سب پھول پھل گئے ہیں اور زم زمین پر جگہ جگہ پیروں  
 کے نشانات بنے ہیں۔ وہ کسی مرد کے بڑے بڑے چوڑے پیر تھے مگر انکو کھلے خاص طور پر  
 بڑے تھے۔ ہوس وہاں اس طور پر گشت کرتا رہا جس طور پر فشکاری اپنے زخمی پرند کی تلاش  
 کرتا ہوا اور آخر کار اس نے خوشی سے اچھل کر ایک پتیل کی چھوٹی ٹسی سلخ اٹھالی اور کہنے لگا  
 کہ میرا یہی خیال تھا۔ یہ تیرا کار توں برآمد ہو گیا۔

ہوس۔ اسکی مارٹن! اب ہمارا مقدر بالکل تیار ہو۔

ہوس کی تحقیقات اور کامیابی دیکھ کر اسپیکر مارٹن کا رنگ فق ہو گیا اندرونی طور پر  
 اس کی خواہش تھی کہ اس کامیابی کا سہرا اسی کے سر ہو لیکن ایسی حالت میں وہ ہوس  
 کی تعریف کرنے پر مجبور تھا لہذا اس نے بلا قال و قبل اپنے کو ہوس کی رہنمائی میں چھوڑ دیا۔  
 مارٹن۔ مٹر ہوس! اب آپ کس پر شبہ کرتے ہیں؟

ہوس۔ یہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ ہنوز چند ایسی باتیں باقی ہیں کہ جن کا ذکر میں نے  
 اب تک نہیں کیا۔

اب چونکہ میں نے اس قدر معلوم کر لیا ہے بہتر ہے کہ اختتام تک میں اپنے ہی طریقہ پر

تحقیقات کروں۔ بعد میں سب معاملہ خود ہی عیاں ہو جائے گا۔

مارٹن۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں لیکن بہر حال ہمیں اس کا پتہ لگانا ہو۔

ہوس۔ مجھے اس پر اسرار سے کہنے کی ضرورت نہیں لیکن بعض معاملات کی ابتداء

کا نہ افشاء کرتا ہی بہتر ہے۔ اب اس واقعہ کی باگ میرے ہاتھ میں ہے اگر یہ زخمی عورت

ہوش میں نہ بھی آئے تب بھی ہم گزشتہ رات کے واقعات جامع صورت میں مرتب کر سکتے

ہیں۔ ہاں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہاں قریب و جوار میں کوئی سوائے السرج نام کی ہو؟

مازین سے السرج نامی مقام کی بابت بہت سے سوالات کئے گئے لیکن بے نتیجہ آخر کار

اصطبل کے لڑکے نے اس معاملہ پر کچھ روشنی ڈالی اور بتایا کہ چند میل کے فاصلے پر اس نام کا

ایک کسان رہتا ہو۔

ہوس لڑکے سے مخاطب ہو کر کیا یہ بالکل غیر آباد مقام ہو۔



ملازم صطیل۔ بالکل غیر آباد۔

ہوس۔ شائد یہ واقعات جرات یہاں پیش آئے ان لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔

ملازم صطیل۔ ممکن ہے کہ ان لوگوں نے نہ سنا ہو۔

ہوس کچھ دیر تک سوچتا رہا پھر اس کے بشرہ سے تبسم ظاہر ہوا۔

ہوس۔ فوراً گھوڑے پر زین کسوین تھامے ہاتھ وہاں ایک پیغام بھیجا چاہتا ہوں۔

یہ کہہ کر ہوس نے وہ تصاویر لے کر غازی نر پکھا دیے اور ان کی دیکھ بھال کرنے لگا اور

انکی مدد سے ایک تحریر لکھی۔

ہوس۔ مکتوب الیہ کو یہ خط پہنچاؤ۔ بروقت ملاقات مکتوب الیہ کے سوالات کے جوابات

دینے میں احتیاط برتو اور یہاں کے موجودہ واقعات کے متعلق کسی بات کا اظہار نہ کرو۔

میں نے خط کا اوپر کے حصہ دیکھا جو بالکل بے سلیقہ حرف زدن میں لکھا ہوا تھا اور یہ تصاویر

والا وہی خط تھا جس میں تصویریں بنی ملی تھیں۔

ہوس۔ ایکٹر صاحب! بہتر ہے کہ آپ فوراً کچھ پولیس بلوائین کیونکہ اگر میرا خیال ٹھیک ہے

تو آپ کو بھی مجرم جیل بھجانا ہوگا۔ ہاں اب اپنی روانگی کا تاریخ بھی اسی آدمی کے ہاتھ بھجوا دیجئے۔

کیونکہ اب کام ختم ہو گیا شام کو سب لوگ یہاں سے واپس چلین گئے۔

جب وہ صطیل کا ملازم خط لیکر چلا گیا تو ہوس نے ملازمین کو خوب اچھی طرح سمجھایا کہ اگر

کوئی شخص منظر ملین کو دریافت کرنے آئے تو اسے اس کی حالت نہ بتائی جائے۔ بلکہ وہ فوراً

ملاقات کے کمرے میں بلا لیا جائے۔

یہ کہہ کر وہ خود ملاقات کے کمرے میں گیا اور کہنے لگا کہ ہم لوگوں کو اپنا وقت بہت ہوشیاری

کے ساتھ صرف کرنا چاہئے تاہم نیک نتیجہ نہ معلوم ہو۔

ڈاکٹر اپنے مریضوں کو دیکھنے چلا گیا اب وہاں ہم تین شخص موجود تھے۔ مین۔ ہوس

اور ایکٹر۔

ہوس۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ لوگوں سے گفتگو کر کے آپ ایک گھنٹہ بہت ہی دلچسپ

کارآمد باتوں میں گزار سکتا ہوں۔

یہ کہہ کر ہوس نے اپنی کرسی میز کے پاس کھینچ لی وہ تصویریں جن پر قصان تصویریں

بنی تھیں میز پر پھیلا دیں جو اب تک تماشا سا معلوم ہوتا تھا۔

ہوس۔ ہریان واسٹن! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اب تک صبر سے کام لیا۔  
 ہان اسپیکر صاحب کے لئے تو یہ تمام معاملہ ایک دلچسپ مطالعہ ہے سب سے پہلے مجھے سب سے  
 ہٹن کیوٹ کے دلچسپ حالات جو بیک اسٹریٹ پر واقع ہوئے دہراتا ہوں۔ ان واقعات  
 کے سننے کے بعد ادھر متوجہ ہوئے دیکھے سامنے کچھ عجیب غریب تحریریں ہیں جنہیں  
 دیکھ کر ہنسی آتی ہے۔ کاش ان تحریروں کی بدولت ایسے بڑے بڑے واقعات نہ  
 ظہور پذیر ہو سکے ہوتے۔ میں ہر قسم کی خفیہ تحریروں کے متعلق کافی واقفیت رکھتا  
 ہوں اور اس موضوع پر میں نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں ۱۰ مختلف طرح کے  
 صفروں کا ذکر کیا ہے لیکن باوجود اس کے یہ انداز تحریر میرے لئے انوکھا تھا۔ ان کی  
 ایجاد کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے خبریں بھی جاوین اور دیکھنے والا ہی سمجھے کہ  
 یہ بچوں کے بنائے ہوئے کیڑے مکوڑے ہیں۔ مگر جب کافی غور کر کے پتہ لگایا جائے  
 کہ کون نشان کس حرف کے لئے استعمال ہوا ہے اور پھر اسی قاعدے کے موافق پوری  
 عبارت پڑھ لینا آسان ہو جاتا ہے۔ پہلی تحریر جو مجھے دیکھی تھی وہ اس قدر مختصر تھی  
 کہ میں نے بہت مشکل کے ساتھ صرف ایک حرف ای (E) کا پتہ لگایا۔ آپ اس بات  
 سے واقف ہیں کہ ای (E) انگریزی حروف تہجی کا بہت ہی کثیر الاستعمال حرف ہے  
 اور اس کے استعمال کی یہ بات تک کثرت ہے کہ ایک چھوٹے سے جملے میں بھی کئی جگہ ای کا پہلی  
 تحریر میں پندرہ نشانات کے چار نشان ایک ہی قسم کے تھے پس یہ بدل تھیں لگاتار  
 یہ حرف ای ہو۔ بعض تصویروں کے ہاتھوں میں جھلکے ہیں اور بعض خالی ہیں یہ  
 شکل سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جھنڈے لئے ہوئے ہیں وہ جگہ کے ختم کے نشانات ہیں۔ انگریزی  
 حروف میں ای کے بعد کسی طرح سے دوسرے حرف کا اغلب اندازہ لگنا ذرا دشوار ہے۔  
 معمولی طور پر ٹی۔ ایے۔ آئی۔ ایچ۔ ایس۔ ایچ۔ آر۔ ڈی۔ ایل۔ ایسے حروف ہیں کہ جن کا  
 ایک نظم ہے لیکن ٹی لے اور آئی ہر ایک قریب قریب دوسرے کے سینے سینے ہوں گے  
 ہر ایک مجموعہ کا اندازہ لگانا تو قریب اس کے کچھ معنی پیدا ہو جائیں نہایت مشکل کا ہے  
 اس لئے مزید مواد کا میں انتظار کرتا رہا۔ ہٹن کیوٹ سے جب میں نے دوسری تحریر لکھی  
 کی تو اس نے مجھے اس تحریر میں دو جھنڈے چھوٹے جملے دے دیے تھے اس میں ایک خبر  
 تھی اور جو کہ ایسے جھنڈے کا نشان نہیں تھا اس لئے وہ ایک لفظ معلوم ہوا تھا۔

تہا لفظ میں میں نے دو جگہ پر ای کا حرف پایا ہے۔ ایک دوسرا حرف اور ایک چوتھا E E ہا۔ اس لئے یہ Never یا Lever ہو سکتا ہے اس لئے یہ قابل تسلیم امر ہے کہ آخری لفظ کسی درخواست کا جواب ہے اور دیگر حالات اس صورت کے جواب کا پتہ دیتے ہیں اگر مان لیا جائے تو یہ نشانات N, V, R ہو سکتے ہیں یعنی ہوسکا لفظ ہوتا ہے۔

اب تک کوئی بات ذہن نشین نہ ہوتی تھی لیکن لفظ never کا حل ہو جانے پر میں نے چند اور حروف کی بھی شناخت کر لی اور دوسرے لفظ پر غور کرتے ہوئے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر یہ اسکے کسی پرانے دوست کی درخواست ہے جس سے اس کی بہت بے تکلفی ہے تو یہ حروف کا مجموعہ ایسی ہے۔ جو اپنے درمیانی دو حروف ن سے ل کر ایسی ہوتا ہے۔ اور تیسرے لفظ دوسرے ہیں۔ معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جانع لفظ کے آخر میں تین دو دہرایا گیا ہے۔ یہ یقیناً اس سے کچھ درخواست کی گئی ہے۔ اس طریقہ سے مجھے حروف ایل ایس اور آئی لے لیکن یہ کون در خواست ہو سکتی تھی صرف چار حرف اس لفظ میں تھے جو ایسی کے پہلے تھا اور اسی پر ختم ہوا تھا یقیناً اس لفظ کو Coincide ہونا چاہئے۔ میں نے تمام دوسرے چار حرفی الفاظ کو آزما یا مگر میرے مفید مطلب نہ ثابت ہوئے پس اس طرح سے مجھ کو C, M, E, کا پتہ لگا۔ اور اس طو پر میں پہلی تحریر سمجھنے کے قابل ہوا۔ اس طور پر کہ میں نے اسے پہلے لفظوں میں تعجب کیا اور نقاط قائم کئے۔ گو کہ ابھی ان نشانات کا پورا یقین نہ تھا تاہم یہ مطلب نکلتا معلوم ہوا۔

**M. E. R. E. S. L. M. E** پس پہلا حرف حرف A ہو سکتا ہے۔

جو کہ ایک نہایت مفید معلومات ہو کیونکہ تین دفعوں سے کم اس جملہ میں نہیں آتا ہوا اور H دوسرے لفظ میں داخل صاف ہو پس خالی جگہ ان حروف سے بھرنے پر AM لگایا تاکہ دوسری تحریر بھی آسانی پڑھ سکتا تھا۔ جو یہ تھا۔ لے۔ ایسری۔ ایس یہاں صرف ٹی اور جی کو خالی جگہوں پر قائم کرنے سے اور یہ مان کر کہ یہ نام کسی گھریا سولے کا ہو کہ جہاں کا تب یقین ہے۔

انسپیکٹارٹن اور میں نے ہوس کا یہ مکمل اور دلچسپ بیان سنا اور ہم دونوں اس کی

ذہانت کی داد دینے بغیر نہ رہ سکے۔

مارسن۔ اور زیادہ صحافت تحریر فرمائیے کہ اپنے قطعی طور پر اب کیا رائے قائم کی؟  
ہوسکے۔ میں نے ہر طور پر اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ ایسٹلین امریکن لفظ ہے کیونکہ ایسٹ  
سلین زبان کا مخفف ہے اور یہی امریکن لفظ تمام وقتوں کا سبب تھا۔ مجھے شروع  
سے یہ خیال تھا کہ اس سلسلہ میں اگر کا با جرم کا ہونا یقینی ہے۔ عورت نے گزشتہ حالات  
اور اس کا اپنے شوہر کو راز دار نہ ہونے دینا اس بات کے لئے کافی ثبوت تھے۔ لہذا میں نے  
نیویارک کے ولسن ہارگریو کو جو وہاں کی پولیس کا ایک مشہور کارکن ہے۔ ایک بھری تازہ بھجا  
چونکہ وہ پہلے بھی لندن کی بعض تحقیقات میں مدد سے چکا ہے کہ کیا آپ ایسٹلین  
کے نام سے واقف ہیں۔

تارک کا جواب "ٹسکیگو کا بہت خطرناک بد معاش"

اسی شب کو بلٹن کیو بیٹ نے مج کو سیلینی سے آخری پیغام بھجوا اس کو میں نے مندرجہ  
ذیل الفاظ میں تبدیل کیا۔



ایس۔ امی۔ آر۔ ٹو۔ میٹ۔ وائی۔ گو

ڈی اور پی کے اضافہ نے تحریر مکمل کر دی اور جس سے یہ ظاہر ہوا کہ وہ بدعاش  
 منت سماجت کرتے کرتے عاجز ہو کر اب دہکیان دینے لگا تھا اور ٹیکو کے بدعاشوں  
 کے متعلق جھگو کچھ پہلے سے بھی واقف تھی اس تحریر سے مین نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ اب  
 بہت جلد اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے والا ہے اس لئے مین فوراً اپنے ساتھیوں  
 نیز اپنے دوست مشروٹن کو ساتھ لیکر زار فوک پہنچا لیکن افسوس کہ موقع پر پہنچ کر  
 معلوم ہوا کہ جرم سرزد ہو چکا۔

انیکو نے سرت کے لہجہ میں کہا کہ میرے لئے اس مقدمہ کی تفتیش میں آپ کی  
 موجودگی بہت کچھ اسیما فزا ہو لیکن آپ مجھے معاف کریں گے اگر میں صاف صاف  
 کہوں کہ آپ سے تو کوئی باز پرس کرنے والا نہیں ہو لیکن مجھے اپنے حکام اعلیٰ کو جواب  
 دینا ہے۔ ایسا یعنی جو اسرج میں رہتا ہو یقیناً قاتل ہو اور میرے یہاں موجود  
 ہوتے ہوئے اگر وہ بھاگ جائے اور گرفتار نہ ہو سکے تو میرے لئے سخت مصیبت کا سامنا  
 ہوگا۔ آپ پریشان نہ ہوں وہ نہ بھاگے گا۔

انیکو نے کہا کہ یہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟

ہوس۔ یہاں لگا گیا اور جرم ہے۔

انیکو نے کہا۔ تب ہم چل کر اسے حراست میں لیں۔

ہوش۔ جھگو امید ہے کہ وہ خود یہاں آجائے گا۔

انیکو نے کہا۔ لیکن وہ خود یہاں کیوں آئے گا؟

ہوش۔ کیونکہ بذریعہ اسی تحریر کے مین نے اسے یہاں بلایا ہے۔؟

انیکو نے کہا۔ لیکن یہ بات قابل اعتبار نہیں اگرچہ اپنے اسے بلایا ہے۔ لیکن وہ آئے کیوں لگا۔

آپ کی تحریر کو اسے اور بھی بھاگنے کی ترغیب دے گی۔

ہوس۔ میں خیال کرتا ہوں کہ مین نے بہت قاعدہ سے خط لکھا ہے اور اگر میرا قیاس

مخاطب نہیں ہے تو وہ شخص خود سواری پر یہاں آ رہا ہو۔

اس اشارہ میں ایک آدمی اس راستہ پر چوک دروازہ پر ملحق ہے لایسے لایسے قدم

رکھتا ہوا نظر آیا وہ قد آور۔ خوب صورت اور سیاہ فام شخص تھا۔ وہ سفید فلائین کے

کپڑوں میں لباس پہننے میں وہ بختر کے ساتھ بید ہلانے کا عادی تھا وہ اس راستہ پر

اس رعنائی اور بے فکری کے ساتھ قدم رکھ رہا تھا گو یا کہ یہ جگہ اس کی ملکیت تھی۔ آنسو میں اس نے اپنی آمد کی اطلاع دینے کے لیے گھنٹی بجائی۔

ہوس حضرات! میں خیال کرتا ہوں کہ آپ لوگ دروازہ کی آڑ میں کھڑے ہو جائیں ایسے شخص سے بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ اور نیکٹر صاحب! آپ کو ہتھکڑیوں کی ضرورت ہوگی۔

ہم لوگوں نے ایک منٹ تک خاموشی کے ساتھ اس آئیو اے کا انتظار کیا۔ اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ شخص اندر داخل ہوا لیکن اب اسے معلوم ہوا کہ ہوس اس کے سر پر پستول تانے کھڑا ہے اب وہ شخص بے بس تھا۔ سٹراٹن نے فوراً اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دیں۔ لیکن کارہدائی اس قدر عجلت میں ہوئی کہ وہ بیچارہ دنگ رہ گیا۔ اور اس حالت میں اس نے اپنی چکرا دیاہ آنکھوں سے ان دونوں کی طرف گھور رہا اور بیباختہ تہمت لگایا۔

وہ شخص حضرات! آپ نے مجھے اتنا فائدہ گزارا کر لیا میں تو ستر لٹن کیو بیٹ کے خطا کا جواب لیکر آیا تھا۔ آپ بتائیے تو یہی کہ وہ ہے کہاں کہ جس نے میرے لئے یہ جان کھچایا ہے۔

سٹراٹن۔ ستر لٹن کیو بیٹ کے زخم کاری لگا ہے اور وہ موت کے منہ میں ہے۔ وہ شخص! محض دھندناک ہو کر آپ پاگل ہیں زخم اس کے لگا تھا کہ اس حسینہ کے اسے کون ہڈی کرسکتا تھا۔ میں اسے دہم کاسکتا تھا لیکن اس کا بال بھی بیکا نہیں کرسکتا تھا۔ آپ لوگ اپنے الفاظ واپس لیجئے اور کہئے کہ وہ زخمی نہیں ہے۔

لیکن جب یہ معلوم ہو گیا کہ واقعی وہ عورت بھی زخمی ہو گئی ہے تو ایک آہ سرد کھینچ کر ایک لاشی وار پنج پر پڑ گیا اور اپنا منہ دونوں ہتھکڑیوں والے ہاتھوں کے پنج میں چھپا لیا پھر چند منٹ بعد اپنا سر اٹھایا اور اطمینان کے لہجہ میں لیکن ناامیدی کے ساتھ کہا۔

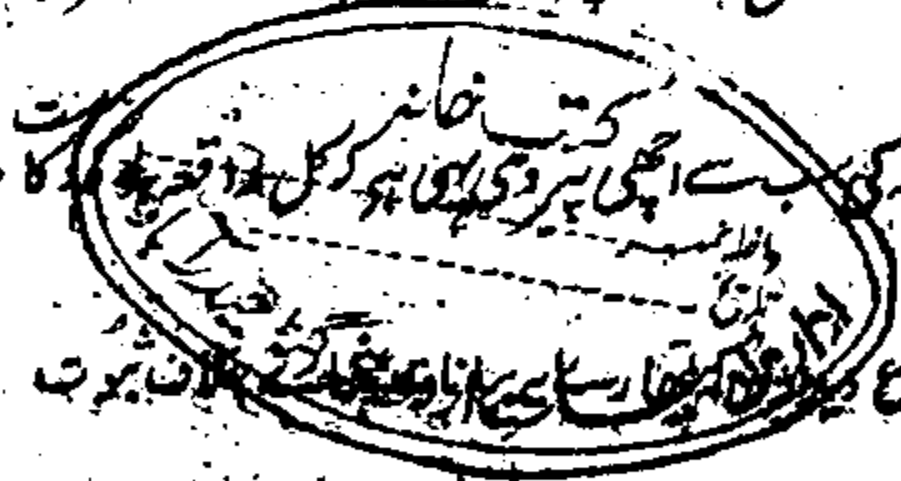
وہ شخص حضرات! میں کوئی بات آپ سے اب چھپانا نہیں چاہتا۔ میں نے اس شخص پر کوئی چلائی لیکن اس نے بھی تو مجھ پر پہلے کوئی چلائی تھی۔ یہی یہ عورت تو اس عورت کو کونسی بیکیٹ نہیں دی اور وہ کیسے کسکتا تھا۔ کیونکہ میرے اس کے تعلقات ایسے نہیں کہ میں کسی حرکت کی جرات کرسکتا ہوں صاحب دنیا میں کوئی دوسرا مرد کسی عورت سے اس قدر محبت کرے ہوگا جتنی محبت مجھے اس کے ساتھ ہے۔ میرا طرح اسپرستحقاق ہے۔ اس نے کئی سال عورتوں سے

شاہزی کا اقرار کیا تھا یہ انگریز کون تھا کہ خواہ مخواہ ہمارے راستہ میں نخل ہوا میرا پہلا حق تھا کہ میں اسے حاصل کروں اور اسی حق سے فائدہ اٹھانے کے لئے میں جدوجہد کر رہا تھا۔ ہوس - دوش بدوئی کے ساتھ جب تمھاری حقیقت اسے معلوم ہو گئی تو اس نے اپنا بیچھا چھڑا دیا اور امریکہ سے یہاں کرانچنگ آئی اور شریف آدمی سے شاہزی کر لی۔ تم نے اس غریب کا یہاں تک بیچھا کیا اور اس کی زندگی تلخ کر دی تاکہ وہ اپنے محبوب شوہر کو باطل بنا خواستہ چھوڑ کر تمھارے ساتھ فرار ہو جائے۔ وہ تم سے ڈرتی ہے اور تم سے نفرت کرتی ہے تم نے ایک شریف کی جان لی اور ایک عورت کو خودکشی پر مجبور کیا۔ سزا یہ سلیبی یہ تمھارا اعمال نامہ ہے اور اس کے لئے تم کو جلاؤنی جو اب دہی کرنا ہوگی۔

وہ شخص۔ اگر ایسی مرگئی تو مجھے اب زندگی عزیز نہیں مگر یہ تو بتائیے کہ یہ تحریر جو میرے ہاتھ میں ہو اسے خود اسی نے لکھا ہے اگر وہ زخمی ہو گئی تو میرے بلانے کے لئے یہ تحریر کس نے لکھی۔ ہوس - میں نے تمھارے بلانے کے لئے یہ تحریر لکھی ہے۔

وہ شخص۔ اسی کے سوا اس ملک میں تو کوئی ایسا شخص نہیں کہ جو ان تصویروں کے راز کو جانتا ہو پھر آپ نے یہ خط کیوں لکھا۔

ہوس۔ اگر کوئی شخص ایک بات ایجاد کر سکتا ہو تو دوسرے کے لئے اس کا حل کیا شکل ہو سزا یہ سلیبی ایک گاڑی آرہی ہے جو پتھین نارنجی ہے چاہیگی۔ جب تک گاڑی آوے گی تم اپنے سر سے گناہوں کا بار کم کرنے کے لئے اصل واقعات پر دوشی ڈالو اور ثابت کر دو کہ غریب ایسی اس قتل کی ذمہ دار نہیں ہے۔



وہ شخص۔ میرا خیال ہے کہ میرے مقدمہ کی سب سے اچھی بیرونی لکھی ہو کر کل اور قریب ہونے کا بیان کروں۔

مارٹن۔ یہ میرا فرض ہے کہ تم کو اطلاع دی جائے کہ میرا مقصد ہے کہ میں اس عورت سے بچوں سے واقف ہوں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں اس عورت سے بچوں سے واقف ہوں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں اس عورت سے بچوں سے واقف ہوں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ میں اس عورت سے بچوں سے واقف ہوں۔

تحریر سے واقف تھی لیکن اس کو یہاں استعمال نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے پاس اس کا  
 کچھ ذاتی روپیہ تھا جسے لیکر وہ لندن بھاگ آئی اور جیکو سخت دھوکا دیا اس نے مجھ سے  
 شادی کا وعدہ کیا اگر میں نے اس کی حسب مرضی کوئی دوسرا پیشہ اختیار کر لیا ہوتا۔ تو وہ  
 مجھ سے ضرور شادی کر لیتی۔ مجھے جب معلوم ہوا کہ وہ لندن بھاگ گئی اور وہاں ایک انگریز  
 کے ساتھ شادی کر لی تو میں اس کا پتہ لگانے لگا۔ پتہ لگ گیا۔ پتہ لگ جانے پر میں نے اس کو کسی  
 خط لکھے لیکن اس نے کسی کا بھی جواب نہ دیا تب میں نے یہ طریقہ ترک کر دیا۔ اور اب اپنا  
 پیام ایسی جگہ چھوڑ دیا کرتا تھا کہ جہاں وہ اس کی نظر سے گزر سکے۔ مجھے یہاں آئے ایک  
 مہینہ ہوا میں اس قطعہ زمین پر بیچے والے کمرے میں رہتا ہوں۔ جہاں سے صرف رات  
 کو باہر نکلا کرتا تھا اور کسی کو خبر تک نہ ہوتی تھی۔ جہاں تک میرے امکان میں تھا میں نے  
 ایسی کو ہر طرح پھسلا لیا اور فرار کی ترغیب دی۔ اس نے ہمارے سب پیاموں کو پڑھا  
 کیونکہ اس نے ایک بار جواب بھی دیا تھا۔ اس کے جواب نے مجھے بے قابو کر دیا۔ اور  
 میں دھمکانے لگا۔ تب اس نے مجھے ایک خط لکھا۔ اور مجھ سے التجا کی کہ کہیں چلا جاؤں۔  
 اور اگر میں نے اس کے شوہر کے ساتھ کوئی حرکت کی تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ اس نے  
 لکھا کہ تاریخ واقعہ کی رات کو ۳ بجے میں نیچے اتروں گی اور تم سے کھڑکی کے پاس بات چیت  
 کر دوں گی تم میرے امن میں خلل انداز نہو اور اس ملاقات کے بعد واپس چلے جاؤ۔ وہ حسب  
 وعدہ نیچے آئی اور اپنے ساتھ کچھ روپیہ بھی لائی تاکہ مجھے رشوت دیکر رخصت کرے۔ اس بات  
 نے مجھے پاگل بنا دیا اور میں نے چاہا کہ ہاتھ پیرا کر کھڑکی کے باہر کھینچ لوں۔ اسی وقت اس کا  
 شوہر ریوڑا لیکر میرے پیچھے دوڑا ایسی زمین پر پہنچ گیا۔ اب ہم دونوں آمنے سامنے کھڑے  
 ہو گئے۔ میں نے اپنی بندوق تانی تاکہ وہ ڈر کر بھاگ جائے اور میں بھی بڑھ جاؤں لیکن  
 اس نے مجھ پر گولی چلا دی مگر میں بچ گیا۔ میں نے جھٹکا دے کر اسے گرا دیا۔ میں باغ میں  
 گھوم کر چلتا بنا۔ میں نے کھڑکی کو اپنے پیچھے بند ہوتے سنا۔ بخدا میرا بیان حرف بحرف  
 صحیح ہے۔ اب اس کے بعد جب آپ کا فرستادہ آپ کا رقوم لیکر میرے پاس نہیں پہنچا  
 مجھے نہیں معلوم کہ یہاں کیا کیا ہوا۔ اب تو میں آپ کے ہاتھوں میں مثل رند کے مقید ہوں  
 اتنے میں پولیس کی گاڑی سامنے آئی دکھائی دی۔ اور انسپکٹر مارٹن نے اس  
 قیدی کو مخاطب کر کے کہا۔



مارٹن۔ اٹھے سوار ہوئے۔

وہ شخص۔ کیا میں قبل روانگی کے اُسے ایک نظر دیکھ سکتا ہوں۔

مارٹن۔ نہیں کیونکہ اب تک وہ بہوش ہے۔

اس کے بعد وہ سٹراٹن کے ساتھ گاڑی پر بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔ مین کھڑکی کے پاس کھڑے ہوئے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ جب مین لوٹ کر آیا تو میری آنکھیں اس کا غنڈہ پڑھیں جسے وہ قیدی میز پر ڈال گیا تھا۔ جس کے ذریعہ سے موس نے اسے اپنی گود میں لے کر بلایا تھا۔

موس۔ واٹسن کیا تم اسے پڑھ سکتے ہو؟

میں نے جواب دیا کہ اس میں حرف ہی نہیں ہیں۔ صرف تصویروں ہی تصویروں نظر آتی ہیں۔

موس۔ اگر آپ مرتب کردہ قاعدہ استعمال کریں تو آپ کی سمجھ میں آجائے گا کہ اس کی

عبارت کے معنی ہیں کم ہیر ایٹ ونس فوراً آؤ

میں نے خیال کیا کہ وہ اس رقعہ کو دیکھ کر فوراً پہنچے گا کیونکہ اس کے علم میں وہ اس عورت کے کوئی اس تحریر سے واقف ہی نہ تھا۔

موس۔ عزیز واٹسن! میں نے ان تصاویر سے صحیح نتیجہ نکال لیا۔ واقعی ان تصاویر سے بڑا اہم واقعہ ظور میں آ گیا۔ اور آپ کے لئے تو اس راز کا حل تو اور بھی زیادہ سہل ہے کیونکہ آپ اس واقعہ کو اپنی بیاض میں درج کر سکیں گے۔ اب ہمارے ٹرین کا وقت قریب ہے ہمارا ارادہ ہے کہ بیکر اسٹریٹ پہنچ کر کھانا کھائیں۔

امیکن ایسی سکیٹی نا روچ کی عدالت عالیہ میں پیش ہوا اور اسے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔ لیکن اس بنا پر کہ ہلٹن کیو بٹ نے اس پر پہلے فائر کیا تھا سزائے موت کو سزائے جیل میں بدل دیا گیا۔ سٹراٹن بالکل ابھی ہوئی اور اب تک ایک بیوہ کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ تمام عمر غربا پروردی میں صرف کی اور اپنے شوہر کی جائداد کے انتظامات میں مہنگ رہتی ہے اور اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اسے رفاہ عام میں خرچ کرتی رہتی ہے۔

ختم شد

# جاسوسی تاریخی ناولوں کی فہرست

## ہوائی بندوق

حیرت افزا جاسوسی کا افسانہ نوایجاد ہوائی بندوق قیمت ۱۰/-

## شریف چور

شریفانہ چوری اور اس کی سراغ رسانی قیمت ۱۰/-

## شریف بد معاش

ایک شریف صورت بد معاش کی سازشیں قیمت ۱۰/-

## شریف چور گلان

جواہرات کی تلاش میں ایک بے گناہ کا قتل قیمت ۱۰/-

## زر رست

روپیہ کی لاپرواہی میں قتل و غارتگری کے واقعات قیمت ۱۰/-

## انوکھا فقیر

ایک چور و بین فقیر کی عجیب و غریب داستان قیمت ۱۰/-

## سگر شہر رقابت

ڈبڑہستی کا عشق عاشق جانا باز کی ناقدری اور نکال بقتل قیمت ۱۰/-

## بہرام چور

بنگال کی چوری خونخوار قتل کا ڈراما اور اکیسویں صدی کی قیمت ۱۰/-

## پگھڑ و نکال پاپ

ایک بچہ کا دریا میں بہ جانا والدین کا غم بھر دہا بارہ طعنا قیمت ۱۰/-

صدیق بک پبلشرز

## شیطان زادہ

۲۱..... ظریفانہ ناول دیکھپ شرارتوں کا ارتع

بہادر ترک

۲۲..... ایک بہادر ترک کی جانب سازی و سفر و شہی

طلسم سجد

۲۳..... فن سراغ رسانی کا کمال و مانع انسانی کی عجب بہ کار بیان

جنگ طرا بلس یا حسن و حمرا

۲۴..... ترکوں کی جان فر و شہی

لاڈ و بیگم

۲۵..... عورتوں کے پڑھنے کے قابل

ترا الا عاشق

۲۶..... سلطان عالم و اجد علی شاہ مرحوم کی ولی عہدی کے حالات

وقادار و لہن

۲۷..... دنیا سازوں کا فقیری بھیس میں خلق اللہ کو دھنا

چینا

۲۸..... سچی محبت کا اثر

مالوہ کی بیگم

۲۹..... خاقان بکبر اور نواب عمر علی سوہانہ کی عالی مالوہ کی ارا اسیان

خونی نساح

۳۰..... لکھنؤ کا جبریت آگیز واقعہ مرزا تیس کا عبرت ناک قتل

محاصرہ پیرس

۳۱..... پیرس کا محاصرہ اہل فرانس کا انظار و اظہار

طرکی حرم سرا

ترکی معاشرتی خرابیاں جن عشق کے جوڑے

نہار

طریق بکرا پو لکھنؤ

## بالشکل شہزادی

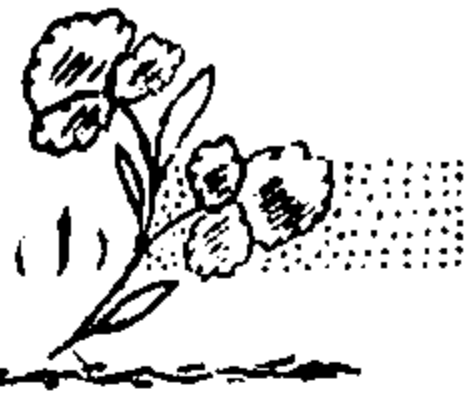
- طیقا امرا کے مظالم کی قلمی کھوٹی گئی ہے ..... ۲
- انجام محبت
- ناجبرہ کارا لطر لوگوں کی رنگین نزا جیان اور خست خیزرا ٹھکھیلیان ..... ۲
- سرایشین
- فیشن پرستی کے ہلکے نتائج ..... ۳
- میان پوت
- جو لوگ سچ سچ میان پوت ہیں وہ اسپکو ہرگز نہ پڑھیں ..... ۳
- بیٹے کا قاتل
- ایک لاکھی باپ کا روپیہ کی لالچ میں اپنے بچے کو قتل کرنا ..... ۱
- پیارا پیارا عاشق
- شہزادہ دہلی اور جہان آرا بیگم کی محبت کی داستان ..... ۳
- نانا جبا کی ٹوٹ
- تاریخی ناول جاسوسی اور سرانعرسانی کا خاتمہ ..... ۶
- بوڑھا دو لہا ٹھکی لہن
- بوڑھے مرد سے کم سن عورت کی شادی کا نتیجہ ..... ۲
- عروج زوال
- پر تھی راج کے زمانے کے تاریخی حالات ..... ۲
- نظیر عشق
- خیالات محبت کا پُروردہ داستانہ ..... ۲
- دل و دل
- دل میں درد پیدا کر دینے والے واقعات ..... ۱
- بولہوسن تہگالی
- نہایت پر لطف اور ظرافت سے لبریز افسانہ ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیشین

ترجمہ حضرت کلام بیگم

پبلشرز صدیق پبلسٹری اینڈ پرنٹرز  
آباد لکھنؤ



## نواب صاحب کا قتل

جاڑے کا موسم تھا۔ نہایت شدت کی گرمی پڑ رہی تھی۔ اور ہزاروں رات کے وقت اس آفت آسمانی سے واسطہ پڑتا تھا جس کو عرف عام میں "خونی کہرا" کہتے ہیں۔ یہ شہر ۴ کارمانہ تھا کہ ایک روز جس وقت میں صبح سیر سے کلبوں میں بیٹھا بیٹھا یا پڑا ہوا تھا کسی نے آکر میرا شانہ ہلایا۔ یہ مسٹر لاک ہو سکتے تھے۔ انکے ہاتھ میں جو شمع تھی اس کی ہلکی ہلکی شمع عین انکے جھٹکے ہوئے محنت شعار چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ میں سٹپٹا کر اٹھ بیٹھا اور سمجھا کہ خدا خیر کے آج ضرور کچھ حال میں کالا ہے۔

ہوس۔ اٹھو دالٹن! جلدی اٹھو بیٹھو۔ شکار سامنے موجود ہے۔ بس جنین اور چپان کی کچھ ضرورت نہیں۔ بس جلدی جلدی اپنے کپڑے پہنو اور چلو۔

میرے لئے تعمیل ارشاد کے سواے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ فوراً تیار ہو گیا اور دس منٹ بعد ہم ایک کرایہ کی گاڑی میں بیٹھے اور لندن کی خاموش گلیوں سے گزرتے ہوئے چارنگ کراس اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے۔

اس وقت آفتاب عالم تاب کی پہلی دہی شمع عین آفاق مشرق سے نمودار ہونے لگی تھیں اور کبھی کبھی بھٹاکشن ہر دور یا کار بیکر کی صورت بھی لندن کی دہندہ میں نظر آ جاتی تھی جو ہمارے پاس سے گزر کر اپنے کام پر چھٹا چلا جاتا ہوتا تھا۔ ہوا اتنی تازگی سرد چل رہی تھی۔ اور جب کبھی کوئی تیز دھند چھونکا کی قدر زور سے چل جاتا تھا تو ٹھنڈی ہوا تیر و شمشیر کا کام کرتی ہوئی جسم کو کاٹتی ہوئی گزر جاتی تھی۔ وقت اگرچہ صبح کا تھا لیکن ہوا صبا نہ تھی بلکہ اچھی خاصی دبا تھی۔ میں نے اور مسٹر ہوس نے اپنے اور کوٹون کے ٹین تنگ کر لئے اور پٹیاں کس لین کا لون پر کیپ ڈال کر محفوظ کیا اور خاموش بیٹھے ہوئے سفر کرتے رہے۔

ہم دونوں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا۔ خدا خدا کر کے جب ہم اسپیشن پر پہنچے تو سب پہلا کام یہی کیا کہ ہوٹل سے گرم گرم چائے لیکر پی۔ کچھ ایک بسکٹ کھائے۔ جب آتش تنور کیس قدر سرد ہو چکی تب جان میں جان آئی۔

اسپیشن پر پہنچ کر ہم کینٹ کی طرف جانے والی گاڑی میں بیٹھے۔ ڈبلون میں ہوا کیس قدر گرم تھی۔ علاوہ ازیں بیرونی ہوائے سرد تھوڑا کون کا اثر بھی کیس قدر کم ہوتا تھا چنانچہ جب ہم ڈبلون میں بیٹھ گئے تب تھوڑی دیر کے بعد ہمارے ہاتھ پاؤں اور زبانیں کھلیں مگر ہوس نے ایک خط اپنی جیب سے نکالا اور اس کا مضمون آواز بلند پر ہنا شروع کیا۔

ایسی گرائنج، مارشام، کینٹ ۱۲ بجے صبح

کرمی ٹر ہوٹس زاد عنایتکم۔

میں بجد ممنون ہوں گا اگر جناب اس وقت میری مدد ایک ایسے معاملہ میں فرمائیں جو امید ہو کہ بہت ہی دلچسپ اور اہم ثابت ہوگا۔ معاملہ بالکل آپ کی طبیعت کے موافق ہے۔ میں موقع پر پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ لیڈی صاحبہ کو چھوڑ دینے کے سوا کسی اور کسی چیز کو تو چھوڑا نہیں گیا۔ لیکن اس وقت میری رہنمائی کہ آپ ایک منٹ کی بھی دیر نہ لگائیں جس طرح بیٹھے ہوں اسی طرح اٹھ کر چلے آئیں سر اسپیشن کو یوں پڑا چھوڑ دینا مشکل ہو۔

نیاز مند

ایٹلی اپکنس

ہوس۔ دیکھئے واٹس! اپکنس ہجرتا مرتبہ مختلف مقدمات کی تفتیش کے لئے طلب کر چکے ہیں اور ہر مرتبہ ان کا پیش کردہ مقدمہ کچھ نہ کچھ خصوصیت لئے ہوئے ہوتا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم نے جو کتاب دلچسپ مقدمات کی مرتبہ کی ہے اس میں اپکنس کا پیش کردہ ہر مقدمہ مدعج ہوا ہوگا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کو خدا نے نظر انتخاب بھی نہایت اچھی عطا فرمائی اگرچہ آپ کا طرز تحریر اور انشا پر دازی مجھے پسند نہیں ہے۔ دوسرے آپ میں ایک عجیب بہت بہت سخت ہے کہ وہ آندہ لکھتے ہوئے قصہ کہانی پر تو نظر ڈالتے ہو لیکن جو سائیفک باتیں اس سے حاصل ہوتی ہیں انکو نظر انداز کر جاتے ہو۔ جو باتیں سنسنی خیز نظر آتی ہیں ان پر زیادہ

دیتے ہو لیکن جو باقی محسوسات و جذبات انسانی سے تعلق رکھتی ہیں ان پر تو جو نہیں کہتے  
الغرض ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان تو ہم پہنچاتے ہو لیکن ان کی دعاغی اور ذہنی  
تعلیم کا خیال نہیں رکھتے۔

سٹر شر لاک ہو جس کے یہ ایرادات شکر میں بہت برفروختہ ہو تو چین بھین ہو کر  
بولے۔

میں۔ تو آپ اپنے کارنامے خود ہی قلم بند کر لیا کریں۔

ہوس۔ ہاں دانش! میں ضرور لکھوں گا۔ لیکن آج کل تو تم دیکھتے ہو کہ مجھے دم لینے کی بھی حسرت  
نہیں ہے۔ لیکن بڑا پے کے زمانے میں میرا ارادہ ایک ایسی کتاب لکھنے کا ہے جو سراسر انون کے  
لئے نصاب یا دہری کتاب کا کام دیگی اور جس میں فن انکشاف جرائم کے تمام گز ایک جگہ جمع کر دیے  
جائینگے۔ میرا خیال ہے کہ یہ معاملہ جسکے لئے ہم اس وقت جا رہے ہیں کوئی قتل کا واقعہ ہے۔

میں۔ تو کیا آپ کے خیال میں سراسر سٹیس چلے ہے؟

ہوس۔ خیال تو یہی گذرتا ہے۔ آپکے ہاپکنس کی تحریروں سے اس کے دل کا اضطراب اور پریشانی ظاہر  
ہوتی ہے حالانکہ وہ ایسا آدمی نہیں ہے جو کسی ذرا سی بات سے متاثر ہو جائے۔ بیشک اسکی  
تحریروں سے میرے نزدیک یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ضرور بالضرور کسی قسم کا ضرر جسمانی واقع ہوا ہے بلکہ  
مکن ہے وہ قتل کی حد تک پہنچا ہو۔ اور مقتول کی لاش ہمارے معائنہ کے لئے موجود رکھی گئی ہو اگر  
معاملہ خود کشی کا ہوتا تو وہ ہرگز اس قسم کی تحریروں سے بچتا اور نہ مجھ کو طلب کرتا۔ اب یہی بات جو لکھی  
ہے کہ لیڈی صاحبہ کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو اس کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت قتل واقع  
ہوا اس وقت لیڈی صاحبہ کو لٹکے کرہ میں بند کر دیا گیا ہو گا اور یہ معاملہ تعلق بھی بڑے اور پختے  
درجہ کے لوگوں سے رکھتا ہے۔ دیکھو خط کا کاغذ کس قدر نفیس اور دستہ ہو اس کا قدیم خاندانی مارک  
بھی ہے اور نام کے ابتدائی حروف E. B. بھی تحریر ہیں اور تہہ بھی نہایت خوبصورت اور نفیس  
طریقہ سے چھپا ہوا ہے مجھے امید ہے کہ انپکے ہاپکنس نے ہم لوگوں کو بغیر کسی خاص بات کے ہرگز  
طلب نہ کیا ہوگا۔ اور آج کی سچ نہایت دلچسپی کے ساتھ گذریگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قتل کی ایراد  
رات کے ۱۲ بجے سے قبل واقع ہوئی تھی۔

میں۔ یہ آپ کیونکر کہہ سکتے ہیں؟

ہوس۔ ٹرینوں کا وقت دیکھنے سے۔ واردات کے بعد مقامی پولیس طلب کی گئی جوگی جس نے



اسکاٹ لینڈ یارڈ کو اطلاع دی ہوگی۔ وہاں سے ہاپکنس تعینات کئے گئے جنہوں نے مجھ کو طلب کر لیا۔ ان تمام باتوں سے وقت کا اندازہ کر لیجئے کہ کس قدر صرف ہوگا۔ بہر حال اب ہم چتر لہر سٹیشن پر پہنچ گئے ہیں۔ اب تھوڑی دیر بعد ہمارے تمام شکوک اور خیالات کی اصلاح وصحت ہو جائے گی۔

اسٹیشن سے اتر کر تقریباً دو میل تک ہم کو تنگ دیہاتی راستوں سے اور سفر کرنا پڑا جس کے بعد ہم ایک خوبصورت پارک کے پارک پر پہنچے یہاں ایک بہت بڑا چوکیدار ہم کو دیکھ کر اٹھا اور دروازہ کھول دیا۔ اس شخص کے دشت زدہ چہرہ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ کوئی ہولناک واقعہ ضرور بالضرور رونما ہوا ہے۔ پچانگ سے راستہ ایک خوبصورت اور شاندار پارک میں جو کہ گزرتا تھا۔ راستے کے دونوں طرف خوبصورت اور سدا بہار درخت نصب تھے اور درختوں کی یہ قطاریں ایک وسیع محل تک پہنچی تھیں جس کے سامنے کا حصہ بہت خوبصورت اور بلند ستونوں پر تعمیر ہوا تھا۔ محل کا وسطی حصہ یقیناً بہت پُرانا تھا اور اسپر چارون طرف عشق بیجان کی ملبین پھیلی ہوئی تھیں۔ لیکن بڑی بڑی کھڑکیاں اور دروازے یہ بات ظاہر کر رہے تھے کہ کچھ دن قبل پرانی عمارت میں جدید تبدیلیاں ہوئی ہیں بلکہ محل کا ایک حصہ تو قطعی نیا اور جدید وضع قطع کا بنا ہوا تھا جس وقت ہم لوگ محل کے سامنے پہنچے تو ایک اسٹینلی ہاپکنس کی منتظر اور شاق صورت نے ہمارا خیر مقدم کیا۔ ایک کورنگور محل کے دروازے میں کھڑا ہوا تھا۔

ایسکٹ میں بہت خوش ہوا کہ سٹر ہوس اور آپ ڈاکٹر ڈائن صاحب یہاں تشریف لے آئے لیکن فی الحقیقت اگر مجھے پہلے سے کافی وقت ملتا تو میں آپ صاحبان کو زحمت گوارا کرنے سے منع کر دیتا۔ کیونکہ اب بیگم صاحبہ ہوش میں آگئی ہیں اور انہوں نے تمام واقعہ کی اس قدر صاف اور دلنشین کیفیت بیان کی ہے کہ میں اب ہمارے لئے کچھ کرنا ہر نا باقی ہی نہیں رہا۔ آپ تو لیونٹام والے پورڈن کے شہورہ معروف گروہ کے نام سے واقف ہوں گے؟

ہوس۔ کیا وہ تینوں رائڈل؟

ایسکٹ۔ ہاں! آپ اور دونوں بیٹے۔ یہ کام انہیں کا ہے۔ اب مجھے اس بارہ میں کوئی شک و شبہ نہیں رہا۔ انہوں نے ایک زبردست واردات سڈنم میں بھی کوئی پندہ روز ہوئے کی تھی۔ وہاں ان کو لوگوں نے دیکھ بھی لیا تھا اور ان کا پورا پورا طریقہ بیان کر دیا تھا۔ اگر زیر شکل ہو کہ اس قدر عالی درجے کے اس قدر قریب وہ دوسری واردات کر لیجئے لیکن طریقہ

واقعات نے شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی اور اب مجھے کامل یقین ہو گیا ہے کہ یہ فعل انھیں لوگوں کا کیا ہوا ہے۔ لیکن یہ ایسا فعل کیا گیا ہے کہ تینوں کی گردنوں میں وہی پڑ جائے گی۔ ہوس۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرائیٹس مر گئے ہیں۔

اسکیڈ۔ ہاں کسی نے لوہے کی سلاح سے ایسی کاری ضرب لگائی کہ کھوپری پاش پاش ہو گئی۔

ہوس۔ ہاں گاڑی والے نے ان کا پورا نام سرائیٹس بریکنڈال بتا دیا۔

اسکیڈ۔ جی ہاں یہی نام ہے وہ صوبہ کینٹ بھر میں سب سے امیر آدمی تھے۔ اس وقت لیڈی بریکنڈال بھی اس گھر کے میں موجود ہیں جہاں وہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی ہیں۔ افسوس ہے اس غریب خاتون کو کستور ہونا کہ حادثہ کا سامنا کرنا پڑا ہے جس وقت میں نے ان کو اول اول مرتبہ دیکھا تو وہ نیم مردہ معلوم دیتی تھیں۔ میرے خیال میں آپ ان سے خود ملاقات کر لیں اور تمام واقعات پوری تفصیل کے ساتھ ان کی زبان سے سنیں۔ اس کے بعد ہم دونوں مل کر کہانے کے کمرہ کا سامنا کر لیں گے۔





## بیگم صاحبہ کا بیان

لیڈی بریکنگسال کوئی معمولی عورت نہیں تھی۔ اس قدر خوبصورت اور متناسب الاعضا کہ سنائیت کا استدر شاندار نمونہ اور حسن و جمال کا استدر زراہد فریب پیکر میری نظر دن سے آج تک نہ گذراتھا۔ اس کا جسم خوبصورت اور گداز اس کا رنگ سرخ و سفید سنہری بال نیلی آنکھیں اور قد سرور دان تھا۔ اگرچہ اس وقت اس ہولناک حادثہ رُوح فرسائی وجہ سے اُس کے منہ پر ہوشیاری اڑی ہوئی تو یقیناً اس کا مقابلہ کوئی قاتل کی پرسی بھی نہ کر سکتی تھی۔ لیڈی صاحبہ کو روحانی اور جسمانی دونوں طرح سے صدمہ پہنچا تھا۔ اُس کی ایک آنکھ پر عذاب کے مانند ایک چوٹ کا درم تھا جس پر اُس کی مشاطہ جو ایک کشیدہ قامت اور سفیدہ مزاج عورت تھی۔ بار بار سرگرا اور پانی ملا کر پیرا رکھ رہی تھی۔ خود لیڈی صاحبہ خستہ و در ماندہ حالت میں ایک کوچ پر بیکر لگائے لیٹی تھیں انکی آنکھیں ہم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور جب ہم انکے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ آنکھ پٹیٹھیں اور باوجود استدر جسمانی و روحانی سدات کے اس وقت بھی اُن کے چہرے پر وہ دلربائی موجود تھی کہ ہم چند لمحہ کمرے تک رہے لیکن سوائے اسکے کہ کسقدر تکلیف ظاہر ہو اس وقت بھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ استدر ہولناک حادثہ گزرنے پر بھی اُن کی ہمت اور انکے دماغ پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا تھا۔

بیگم صاحبہ سٹراپکنس میں نے تو آپ سے تمام ماجرا من و عن بیان کر دیا ہے اب آپ میری طرف سے اُس بیان کا اعادہ نہیں فرما سکتے لیکن اگر آپ بھی ضروری سمجھتے ہوں کہ میں خود ہی تمام واقعات اپنی زبان بیان کروں تو میں اس کے لئے بھی حاضر ہوں۔ کیا وہ کھانے کے کمرے کا سامنے فرما چکے ہیں؟

انسکریپشن نے یہی مناسب خیال کیا کہ پہلے آپ کا بیان سن لیا جائے۔

بگم مجھ پر بڑا احسان ہو گا اگر آپ تمام باتوں کا معقول جواب دینگے۔ میرے خیال کو اس بات سے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ان کی لاش ابھی تک یون ہی پڑی ہے۔

یہ سمجھتے ہوئے بگم صاحبہ کا جسم تھر تھر کانپنے لگا۔ اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ ہاتھ کر اپنا سر چھپا لیا۔ لیکن انہوں نے جس وقت ایسا کیا تو ان کا ڈھیلا ڈھلا گون شانوں پر سے گسک کر نیچے آ پڑا۔ بگم صاحبہ کے جسم پر سٹروٹس کی نگاہ بڑی اور وہ گھبرا کر بولے۔

ہوس۔ ادھو! آپ کے جسم پر تو اور بھی جوئین ہیں۔ بائین بگم صاحبہ یہ کیا؟  
بگم صاحبہ کے گورے جسم پر دو سرخ اور نیلگون نشانات چوٹ کے اور بھی تھے جو جینین انہوں نے جلدی سے ڈھک لیا۔

بگم۔ کچھ نہیں۔ ان چولون کا تعلق کل رات واسے واقعہ ہاٹ سے کچھ نہیں ہے۔ اگر آپ اور آپ کے دوست بیٹھ جائیں تو میں آپ سے تمام قصہ بیان کروں۔  
بگم صاحبہ کے اشارہ سے ہم تینوں کر سیون پر بیٹھ گئے۔

بگم صاحبہ۔ میں سرائیس برکنڈنٹال کی بیوی ہوں۔ میری اور ان کی شادی تقریباً ایک سال گذرا ہوئی تھی۔ میرے خیال میں اس بات پر پر وہ ڈالنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ ہماری شادی سرت آفرین نہیں ثابت ہوئی تھی۔ اگر میں اس موقع کو چھپانے بھی لگوں تو میرے تمام ہمسک آپ سے تمام باتیں بیان کر دینگے۔ میں نے جنوبی آسٹریلیا کی زیادہ آزاد اور سکلفات و رسم و رواج سے آزاد فضا میں پیدا ہو کر پرورش پائی تھی اور انگلستان کی زندگی اور طرز معاشرت جس میں ہزاروں قسم کے قاعدے اور سکلفات برتنے پڑتے ہیں مجھے پسند نہیں۔ لیکن یہ کچھ قصود میرا بھی ہو لیکن اصلی اور سب سے زیادہ اہم بات تو یہ ہے جیسا کہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ سرائیسٹون بڑے دہاوت شرابی تھے اور میرے لئے ایسے شخص کے ساتھ ایک گھنڈ بھجنا ناگوار تھا۔ سب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ مجھ جیسی ذکی شخص آزاد اور بلند حوصلہ عورت کے لئے ایسے شخص کے ساتھ رات دن بند بارہا کس قدر ناقابل برداشت بات تھی۔ میرے نزدیک یہ کہنا کہ اس قسم کی شادی کوئی شادی نہیں ہوتی یہ شادی کے مفہوم پر ظلم اور اس متبرک رسم کی توہین کرتی ہے۔ میں کہہ دیتی ہوں کہ تم لوگوں کے یہ یہودہ قوانین ایک دن الٹک پر خدا کا ترناؤں کراہیں گے۔ تمہارے آئین و ضوابط الٹک پہلے لعنت ہیں اور خدا ان یہودہ قوانین کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔

اس وقت بیگم صاحبہ کی آواز میں روحانی پیدا ہو گئی تھی۔ اُن کا جوش بھڑک اٹھا تھا اور اُن کی آنکھوں سے نعلے برس رہے تھے۔ لیکن مشاط نے پیار کر کے اُن کا ستر تکیہ کے سہارے لگا دیا وہ لیٹ گئیں اور وہ وحشت ناک غیظ و غضب جو اس وقت اُن پر طاری ہو گیا تھا جاتا رہا اور انھوں نے سلسلہ کلام اس طرح جاری کیا۔

بیگم صاحبہ۔ اچھا اب میں آپ سے رات کا واقعہ بیان کرتی ہوں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ بستے آدمی اس گھر میں تو کر رہے ہیں وہ سب رات کو مکان کے جدید حصہ میں سوتے ہیں۔ عمارت کے وسطی حصہ میں متعدد کمرے ہیں جنک پیچھے باؤ چیخانہ اور ان سب کے پیچھے بالائی منزل میں ہمارا کمرہ خواب جو ادھر میری خادمہ تریزہ اس کمرہ میں سویا کرتی ہے۔ بس ان کے سوا اور کوئی یہاں نہیں ہوتا اور عمارت کے اس طرف کسی کی آواز نہیں پہنچتی جو کوئی ضرورت کے وقت بیدار ہو سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام باتیں جو رون کو معلوم ہون گی۔ ورنہ جس طرح انھوں نے کام کیا تھا اس طرح نہ کرتے۔

سردیوں سارے دس بجے سونے چلے گئے تھے اور تمام نوکراؤں سے پہلے ہی اپنے اپنے کمروں میں جا لیٹے تھے۔ صرف میری خادمہ جاگ رہی تھی اور وہ بالائی منزل پر اپنے کمرے میں موجود تھی۔ محض اس خیال سے کہ شاید مجھے اُس کی خدمات کی ضرورت پڑے۔ میں اُسی کمرے میں گیا رہنے کے بعد تک ایک کتاب پڑھنے میں مصروف بیٹھی رہی پھر اس کے بعد میں نے اٹھ کر چاروں طرف گھوم کر دیکھا کہ سب باتیں ٹھیک ہیں یا نہیں کیونکہ میں خود بھی اپنے کمرے میں چلا جانا چاہتی تھی۔ یہ میری ہمیشہ سے عادت ہو کہ خود تمام باتوں کو ایک نظر دیکھ لیا کرتی ہوں۔ کیونکہ سردیوں میں پر تو کسی قسم کا بھر دیا نہیں سکتا تھا۔ الغرض میں نے باؤ چیخانہ دیکھا۔ نعمت پٹا پر نظر ڈالی۔ سو دی خانہ دیکھا۔ ڈرائنگ روم، بلیارڈ کا کمرہ۔ بند دوقین رکھنے کا کمرہ اور سب سے آخر میں کھانے کا کمرہ دیکھا۔ اسی طرح دیکھتی بھالتی جب میں اُس کھرکی کے قریب پہنچی جس پر بھاری پردے پڑے ہوئے ہیں تو مجھے اپنے چہرے پر تازہ ہوا لگتی محسوس ہوئی۔ مجھے فوراً خیال گزرا کہ کھرکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ میں نے فوراً پردہ ہٹا کر دیکھا کیا دیکھتی ہوں کہ میرے سامنے چوڑے سینے اور بھاری نکلے جیڑے کا آدمی کھڑا ہوا ہے۔ اس شخص کی عمر زیادہ تھی اور وہ ابھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔ کھلی ہوئی کھرکی کا دروازہ اچھا بڑا ہے اور اس میں ہو کر سبزہ کے تختے پر بھی راستہ چلا جاتا ہے۔ میرے ہاتھ میں وہ تخت تھی جو میں اپنے کمرے میں چلا گیا کرتی ہوں اور اسی

شعب کی روشنی میں پہلے آدمی کے پیچھے دو اور آدمی کھڑے نظر آئے۔ یہ دونوں کمرے میں داخل ہو رہے تھے۔ یہ حال دیکھ کر میں پیچھے مٹی لیکن وہ شخص چھپٹ کر مجھ پر آ پڑا اور اس نے میری کلائی پکڑ لی۔ اور دوسرا ہاتھ میرے گلے پر ڈال دیا۔ میں نے چاہا کہ پیچھے گھر بھڑک اٹھا دوں لیکن اس شخص نے نہایت بیدردی سے میری آنکھ کے بالائی حصہ پر گھونٹا مارا اور مجھے زمین پر گرا دیا اس کے بعد غالباً چند منٹ میں بیہوش پڑی رہی ہوں گی کیونکہ جب میری آنکھ کھلی تو ان دو گون نے گھنٹی کی دسی توڑ ڈالی تھی اور اس کے ذریعہ سے مجھے اس بھاری کرسی میں باندھ دیا تھا جو کھانے کی میز کے پاس رکھی ہوئی ہو۔ مجھے اس ذری طرح سے باندھا گیا تھا کہ میں بالکل حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے علاوہ ان دو گون نے میرے منہ پر ایک رومال بھی اس قدر کس کر باندھ دیا تھا کہ میں منہ سے آواز تک نکال سکتی تھی بس عین یہ وقت تھا جبکہ میرا ہمت شوہر کمرہ میں داخل ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دو گون کے کالون میں مشتمل آواز میں پہنچی ہوئی اور وہ تیار ہو کر اس کمرہ میں آئے تھے کہ وہ عجیب و غریب منظر ان کی نظر دن سے گزرا۔ میرے شوہر صرف قیفس اور پاجامہ پہنے تھے اور ان کے ہاتھ میں لکڑی کا بھاری ڈنڈا تھا۔ وہ آتے ہی فوراً ایک چوہ کی طرف بچھٹے لیکن دوسرے نے جو غالباً سن رسیدہ تھا۔ پیچھ کی طرف جھک کر آتش دان کے پاس سے لوہے کی موٹی سلاح اٹھائی اور میرے شوہر پر ایک شدید ضرب لگائی۔ ضرب ہمتد کار کی پڑی کہ وہ زمین پر گر پڑے آواز تک منہ سے نہ نکلی اور وہ جان بحق تسلیم ہوئے۔ یہ دیکھ کر مجھے پھر غش آگیا اور میں چند منٹ تک بیہوش رہی۔ اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ چور دن نے الماریوں میں سے چاندی کے برتن اٹھا کر باندھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل بھی نکالی جو وہاں رکھی ہوئی تھی اس وقت تینوں کے ہاتھوں میں ایک ایک گلاس تھا۔ میں آپ سے پہلے ہی عرض کر چکی ہوں کہ ان میں ایک شخص کسی قدر سن رسیدہ تھا جس کے منہ پر داڑھی تھی اور دو بے ریشے لونڈے تھے۔ مگر وہ تینوں باپ بیٹے ہوں۔ اس کے بعد ان تینوں نے سرگوشیاں کیں پھر وہ میرے پاس آئے اور خوب اچھی طرح اطمینان کر کے دیکھ رہے کہ میری رسی خوب مضبوط بندھی ہوئی ہو۔ بعد ازاں وہ تینوں کمرے سے نکل گئے اور اپنے پیچھے کمر کی کا دروازہ بھی بند کر کے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد شعل تمام پاؤ گھنڈ تک جدوجہد کرنے کے بعد میں اپنا منہ کھول سکی۔ منہ کھولتے ہی میں نے جینین مارین۔ جنکو سنتے ہی میری خادماؤں کی منزل سے دوڑی آئی۔ اور میری اسیان کھولیں۔ تھوڑی دیر بعد تمام نوکر جاگ اٹھے۔ ہم نے

فوراً مقامی پولیس کو طلب کیا جنہوں نے فوراً تمام معاملہ کی رپورٹ لندن میں کی۔  
 بس جناب یہ ہے تمام سرگزشت جو میں آپ سے بیان کر سکتی ہوں میرے خیال میں اب آپ  
 تمام واقعہ کی تفصیلات خوب ذہن نشین کر چکے ہونگے اور میں امید کرتی ہوں کہ مجھے پھر اس دردناک  
 قصہ کا ادا وہ نہیں کرنا پڑے گا۔

اپنی کڑی سڑ ہوئی! کیا آپ کوئی مزید سوال کرنا چاہتے ہیں؟  
 ہوس۔ میں بیٹھی بریکنڈال کو مزید رحمت دینا نہیں چاہتا، ان کا وقت ضائع کرنا چاہتا ہوں۔  
 لیکن قبل اسکے کہ میں کہانے کے کمرے کا معائنہ کروں میں یہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ حال خادمہ  
 صاحبہ نے دیکھا وہ معلوم کروں۔

خادمہ۔ میں نے ان تین آدمیوں کو کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دیکھ لیا تھا۔ میں اپنے سونے  
 کے کمرے میں کھڑکی کے قریب بیٹھی ہوئی تھی۔ اس وقت چاند کی روشنی میں ان لوگوں پر پانکے  
 قریب میری نظر پڑی۔ لیکن اس وقت میرے دل میں کسی بات کا ٹھنکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس  
 واقعہ کے ایک گھنٹہ کے بعد میں نے اپنی ملکہ کی تھمپین سین اور میں دوڑ کر نیچے آئی اور ان کو تو اسی  
 طرح دیووں کے ذریعہ کرسی سے بندھا دیکھا اور ان کے شوہر کو خون میں نہلے زمین پر پڑا پایا۔  
 ان کا دماغ پاش پاش ہو کر بھیجا نکل پڑا تھا۔ اگرچہ اچھی خاصی عورت کی عقل ایسی حالت میں  
 خراب ہو جاتی کہ وہ خود رسیوں سے بے بسی کے ساتھ بندھی ہو اور اس کے کپڑوں کے کنارے  
 خون سے رنگے ہوں لیکن میری ملکہ ہمیشہ سے دلیر ہی ہیں۔ انہوں نے اپنے عہد  
 رکھے اور کیا وجہ کہ مس میری فریڈا کن ایڈیلیڈ اور لیڈی بریکنڈال آت ایسی گرتیج بدحواس ہو جا  
 آپ صاحبان ان سے بہت دیر تک سوالات کرتے رہے ہیں اور اب میں ان کو لیکر ان کے  
 خاص کمرے میں جاتی ہوں تاکہ ان کی جو کچھ بھی خدمت مجھ سے ہو سکے وہ بجلاؤں۔

یہ کہتے ہی اس طاقتور عورت نے ایسی محبت اور پیار سے جیسے کوئی ماں بیٹی سے کیا کرتی ہے  
 بیگم صاحبہ کی لکڑیوں ہاتھ حایل کر کے ان کو اٹھایا اور کمرہ سے لیکر چلی گئی۔

اپنی کڑی۔ یہ خادمہ بیگم صاحبہ کے ساتھ ہمیشہ سے ہے۔ وہی عورت تانے انکو بچپن سے پالا ہے۔  
 اور جب آج سے تقریباً ڈیڑھ سال ہوا وہ آسٹریلیا سے چل کر انگلستان آئی تھی اور آئین تو  
 وہ ان کے ساتھ آئی۔ اس قسم کی خدمت گزار اور وفادار خادمہ آج کے نصیب ہوتی  
 ہیں اس کا نام گریزہ رائٹ ہے اور وہ بیگم صاحبہ سے ایسی ہی محبت کرتی ہے جیسے کوئی ماں

اپنی پیاری بیٹی کی کیا کرتی ہے۔ آئیے سٹر ہوس! اگر آپ تشریف لانا چاہیں تو اس طرف سے آئیے



## تفتیش اور خیال آریان

سٹر شرلاک ہوس کے چہرہ پر جو کچھ معنی خیز کیفیت موجود تھی وہ دفتہ کا نور ہو گئی اور میں سمجھ گیا کہ اب اس معاملہ کی تحقیقات اُنکے نزدیک کوئی دلچسپی نہیں رکھتی۔ لیکن ابھی ایک بات باقی تھی۔ یعنی کسی مجرم کی گرفتاری ہونی ضروری تھی۔ لیکن میرا دست شرلاک ہوس! ایسے معمولی اور بازاری مجرموں پر ہاتھ ڈالنا پسند نہیں کرتا تھا جیسے بیگم صاحبہ نے اپنی شہادت میں بیان کئے تھے ایک عالم و فاضل ماہر فن تفتیش خصوصاً شرلاک ہوس جیسی شکل پسند طبیعت والا شخص جب یہ معلوم کرے کہ اس کو باز پچھلے اطفال میں اپنا وقت عزیز صرف کرنے کے لئے بلایا گیا ہو تو اس کو جس قدر بھی رنج و افسوس ہو وہ کم ہو۔ اسی قسم کی برا فرشتگی کی جھلک اس وقت مجھے اپنے دوست کے چہرہ پر نظر آ رہی تھی۔ لیکن جب ہم کھانے کے کمرہ میں پہنچے تو وہاں کا منظر کچھ ایسا عجیب و غریب نظر آیا کہ میرے دوست کی توجہ اس طرف فوراً منعطف ہو گئی اور جو دلچسپی اُنکے دل سے پہلے دور ہو گئی تھی وہ پھر عود کر آئی۔

یہ کمرہ ایک وسیع اور رفیع ایوان تھا جس میں لکڑی کے منقش تختوں کی چھت لگی ہوئی تھی۔ دیواروں پر نہایت خوبصورتی اور سلیقہ کے ساتھ بارہ سنگھون اہرنون اور دیگر شکار کا جانوروں کے دباغت شدہ منظر تھے اور پرانے زمانہ کے اسلحہ بھی بڑی تعداد میں دیواروں پر سجے ہوئے تھے۔ صدر دروازہ کے مقابل کمرے کی دوسری طرف وہ کمرہ کی تھی جس کا ذکر بیگم صاحبہ کے بیان میں آچکا ہے۔ اس کے علاوہ برابر میں تین اور چھوٹی کمرے لگائے تھے۔



جن دن سے آفتاب کی شعاعیں اندر داخل ہو کر کمرہ کو منور کرتی تھیں بائیں جانب ایک وسیع اور عمیق آتشدان تھا۔ سپر ایک خوبصورت کارنس بنی ہوئی تھی۔ آتشدان کے برابر شاہ بلوط کی لکڑی سے بنی ہوئی ایک ہتے دار بھاری کرسی تھی جس کے نیچے بھی پائون میں لکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ لکڑی کے تختوں میں جو درو دیوار اور چھت میں نصب تھے ایک ریشمی ڈوری گذرتی تھی جس کے دونوں سرے کرسی کے نیچے والی لکڑیوں میں بندھے ہوئے تھے۔ جب بیگ صاحبہ کو کھولا گیا تھا تو وہ درسیان پھینک کر نکال لی گئی تھیں لیکن جو گرہن رسیوں میں بندھی ہوئی تھیں وہ ابھی بدستور موجود تھیں۔ لیکن ان تمام تفصیلی باتوں پر ہماری توجہ بعد میں ہوئی کیونکہ اس وقت ہمارے تمام خیالات اس ہولناک لاش کی طرف مجتمع تھے۔ برآتش ان کے سامنے ایک شیر کی کھال پر پڑی ہوئی تھی۔

لاش ایک کیشہ قامت مضبوط جسم قوی الاعضاء شخص کی تھی جس کی عمر تقریباً ۴۰ برس ہوگی۔ لاش چت پڑی ہوئی تھی۔ اس کا منہ اوپر کھلا تھا۔ اور اس کی چھوٹی سیاہ داڑھی میں سے سفید سفید دانت کھلے ہوئے تھے۔ اس کے دونوں ہاتھ جکی مٹھیاں بند تھیں سر سے اوپر اٹھے ہوئے تھے اور لکڑی کا ایک بھاری ڈنڈا ان کے ہاتھوں پر رکھا ہوا تھا۔ صورت اس وقت اگرچہ بھیانک تھی لیکن اس کی وضع قطع اور بشرہ سے اندرونی جذبات نفرت و حقارت کی جھلک نظر آتی تھی۔ تمام صورت سے ہیبت برتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب شور مچا ہوا تو وہ شخص بستر خواب پر دراز تھا کیونکہ وہ صرف قمیص اور پاجامہ پہنے تھا۔ اور اس کے ننگے پاؤں پانچون سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر شدید ضرب لگی تھی اور تمام کمرہ کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ ضرب قاتل نے کس قدر بیدردی سے ماری تھی۔ لاش کے قریب ہی وہ بھاری آہنی سلاح پڑی ہوئی تھی جو ضرب لگنے کی وجہ سے کس قدر خمیدہ ہو گئی تھی۔ شرٹ لاک ہوٹس نے لاش اور آٹھ ضرب دونوں کا بغور معائنہ کیا اور بولا۔

ہوس۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھا رائڈل بڑا قوی بازو آدمی ہے۔

انسپکٹر۔ ان مجھے بھی اس شخص کا کچھ حال معلوم ہے۔ وہ واقعی معمولی آدمی نہیں ہے۔

ہوس۔ اس کی گرفتاری میں آپ کو کونی دقت تو نہیں معلوم ہوگی؟

انسپکٹر۔ بالکل نہیں ہم لوگ اس کی تلاش میں ہیں اور یہ خیال گذرتا ہے کہ وہ پتہ بچا کر امریکہ بھاگ گیا ہو۔ لیکن چونکہ اب معلوم ہو گیا ہے کہ ان کا پورا گروہ یہاں موجود ہے لہذا میں نہیں سمجھتا

کہ اب وہ ہم سے بچ کر کیوں کر جاسکتے ہیں۔ ہم نے پہلے ہی ہر بندرگاہ پر خبر بھیج دی ہے اور آج شام سے پہلے ان کے لئے انعام کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن مجھے خیال صرف یہ ہو کہ یہ مجنونانہ فعل ان سے کیونکر سرزد ہوا وہ خوب جانتے تھے کہ بیگم صاحبہ نے ان کو اچھی طرح پہچان لیا ہے اور جب وہ علیہ بیان کرینگے تو ہم ضرور انکو آڑ قرار دینگے۔

ہوس۔ بیشک! اور تو قہ تو یہ تھی کہ وہ بیگم صاحبہ کا بھی خاتمہ کر دیتے۔

مین۔ ممکن ہو کہ انکو یہ خیال گذرا ہو کہ ابھی بیگم صاحبہ یہوش ہیں پھر ان کو قتل کرنے سے کیا فائدہ۔

ہوس۔ بیشک یہ قیاس بھی صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر وہ بیوش نظر آئی ہوں گی تو انھوں نے ان کی جان لینے کی ضرورت نہ سمجھی ہوگی۔ چھاپا پکنس، اس بدست شخص مقول کی نسبت تمہارا کیا خیال ہو میں سمجھتا ہوں کہ تم نے اس کی نسبت بھی بعض عجیب و غریب قصے سنے ہونگے۔

اسپیکٹر۔ جب وہ نشہ میں نہیں ہوتا تھا تو ٹرانیک مزاج آدمی ہوتا تھا لیکن جب اس پر نشہ کا جن سوار ہوتا تھا تو وہ پورا شیطان بن جاتا تھا۔ لیکن وہ بالکل مدہوش کبھی نہیں ہوتا تھا۔ ہمیشہ آدھا نشہ کرتا تھا اور یہی وہ وقت ہوتا تھا جب اسکے سر پر شیطان سوار ہوتا تھا اور اس حالت میں اس کے جو کچھ بھی گناہ سرزد ہو جاتا وہ کم تھا۔ اور باوجود اپنے استقدر قبول اور عزت و جاہ کے وہ کبھی مار پولیس کے ہاتھوں میں پڑنے سے بھی بال بال بچ گیا تھا کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس نے ایک کتے پر خوب تیل چھڑکا۔ یہ کتا بیگم صاحبہ کا عزیز کتا تھا۔ پھر مٹی کا تیل چھڑکنے کے بعد اس نے آگ لگا دی اس بات کا دنیا بھر میں چرچا ہو گیا اور معاملہ مشعل تمام دفع و دفع ہوا۔ پھر کہتے ہیں کہ اس نے ایک مرتبہ اس خادمہ تریزہ دارنٹ پر ایک قرابہ پھینک مارا تھا اس پر بھی بہت کچھ فحشیت ہو آتھا۔ الغرض یہ تو ہے کہ اس شخص کا جہنم رسید ہونا ہی بہتر ہوا اب اس گھر میں امن چین نظر آئے گا۔ اب آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟

سٹر شرلاک ہوس۔ وہ زانو ہو کر نہایت غور سے ساتھ اس سرخ رسی کی گرہوں کا معائنہ فرما رہے تھے جس پر چوڑوں نے بیگم صاحبہ کو مانڈا ہاتھا۔ بعد ازاں انھوں نے نہایت غور سے رسی کا وہ سرا دیکھا جو لٹا کر کب قدر ادا ہو گیا تھا۔ اس وقت جبکہ چوڑوں نے رسی کھینچی تھی۔ یہ سزا بھی نیچے پڑا ہوا تھا۔

ہوس۔ جب یہ رسی کھینچی گئی ہوگی تو پھر پھر جاننے کی گھنٹی ضرور بجی ہوگی۔

انسپکٹر۔ باہر چنانہ مکان کے عقب میں ہر اس لئے گھنٹی کی آواز کو سن سکتا تھا۔  
ہوس۔ لیکن چور دن کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ گھنٹی کی آواز کوئی نہیں سنے گا۔ پھر بتائیے کہ وہ اس  
سی کو استدرا بے احتیاطی کے ساتھ کیونکر کھینچ سکتا تھا۔

انسپکٹر۔ واقعی سٹریٹس ہی بات ہو اور یہی سوال میرے بھی دل میں بار بار آچکا ہے اس سے معلوم  
ہوتا ہے کہ چور دن کو اس گھر کی اداس کے آدمیوں کا حال پوری طرح معلوم ہوگا اور اس نے  
خوب سمجھ لیا ہوگا کہ اس وقت اگرچہ رات چند ان زیادہ نہیں آئی ہو لیکن تمام نوکر اپنے اپنے  
کمر دن میں پڑے سو رہے ہوں گے اور باہر چنانہ کی گھنٹی کی آواز کسی کو سائی نہیں دیگی۔  
لہذا چور دن کی سازش یا ساز باز نوکر دن میں سے کسی کے ساتھ ضرور ہوگا۔ میرے خیال  
میں یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ لیکن محل کے متعلق آٹھ نوکر ہیں اور چال چلن کے لحاظ سے سب  
اچھے ہیں۔

ہوس۔ خیر اور تمام خیالات کو چھوڑ کر انسان کو شبہ نہیں تو کہہ پر ہو سکتا ہے جس کے سر ہانکے  
قریب کھینچ مارا تھا۔ لیکن اگر ایسا خیال کیا جائے تو گویا اس نوکر نے یعنی خادمہ نے اپنی مالکہ سے  
سخت غداری کی حالانکہ بظاہر وہ استدرا و فافا اور محبت شعار معلوم دیتی ہے۔ بہر حال یہ  
ایک معمولی سا خیال ہے اور جب تم رائڈل کو گرفتار کرو گے تو میرے خیال میں بقیہ ملازموں کی  
گرفتاری میں بھی کوئی دقت محسوس نہ ہوگی۔ بیگم صاحبہ کے بیان کی ان تمام باتوں سے جو  
ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں پوری طرح تصدیق ہوتی ہے۔ اگرچہ انکے بیان کی تصدیق  
کی کچھ ضرورت نہیں تھی (بڑی کھڑکی کھول کر) لیکن یہاں کسی قسم کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔  
اور زمین بھی پتھر کی طرح سخت ہے۔ میرے خیال میں آتش دان کی کارنس پر جو عیس رکھی ہیں  
انکو کسی نے جلایا ضرور ہے۔

انسپکٹر۔ انھی موم تپوں اور اس شمع کی روشنی میں جو بیگم صاحبہ کے ہاتھ میں تھی چور مکان  
سے باہر نکل گئے تھے۔

ہوس۔ اور چور کچھ مال بھی لینگے یا نہیں؟  
انسپکٹر۔ مال تو کچھ زیادہ نہیں لینگے اس الماری میں سے صرف نصف درجن کے قریب تقریباً  
ظروف لے گئے ہیں بیگم صاحبہ کا خیال ہے کہ سٹریٹس کی ہلاکت سے چور خود استدرا سیر  
ہو گئے تھے کہ وہ گھر کا پوری طرح صفایا نہیں کر سکے۔

ہوس۔ پیچ: بالکل پیچ!! لیکن باوجود اس قدر سرسبیلی کے بھی انہوں نے شراب خوب پی۔  
اشیکر۔ ہاں ذرا طبیعت ٹھیک کرنے کے لئے۔

ہوس۔ بالکل صحیح فرمایا۔ اور الماری میں جو یہ تین گلاس رکھے ہیں۔ انکو غالباً کسی نے نہیں چھوا۔

اشیکر۔ جی ہاں اور بوتل بھی جان انہوں نے چھوڑی تھی دہن رکھی ہے۔  
ہوس۔ آؤ ذرا دیکھیں تو سہی۔ اوہو! دیکھنا یہ کیا ہے؟

تینوں گلاس ایک جگہ رکھے ہوئے تھے۔ اور تینوں میں کیسے شراب کا رنگ جھلکتا تھا۔  
لیکن ایک میں پھپھوندی کے بھی کچھ ریزے نظر آتے تھے۔ شراب کی بوتل جو دو تہائی بھری  
ہوئی تھی ان گلاسوں کے قریب رکھی ہوئی تھی اور اس کے پاس ہی ایک داغدار کاگ بھی نکلا  
پڑا تھا۔ شراب کی صورت اور بوتل پر کی گرد و غبار سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معمولی شراب نہیں تھی  
جو ان چور دن نے پی تھی۔

اس واقعہ کو دیکھتے ہی مسٹر ہوس کے چہرے پر دفعۃً تغیر واقع ہو گیا۔ انکی طبیعت اور  
صورت کی انسرنگی جاتی رہی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ انکے دل میں پھر کچھ کچسی پیدا ہو گئی ہو  
کیونکہ انکی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی روشنی نمودار ہو گئی تھی۔ مسٹر ہوس نے کاگ اٹھا کر  
نہایت عورت سے دیکھا۔

ہوس۔ یہ کاگ چور دن نے نکالا کیونکر؟

اسپیکر ہاپکنس نے ایک نیم کشادہ دراز کی طرف اشارہ کیا جس میں تھوڑا سا سفید کپڑا اور  
ایک کاگ نکالنے کا بیج رکھا ہوا تھا۔

ہوس۔ کیا بیگم صاحبہ نے یہ کہا تھا کہ چور دن نے یہ بیج استعمال کیا تھا۔

اشیکر۔ نہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ جب چور دن نے بوتل کھولی تھی تو بیگم صاحبہ بیٹھیں  
انکو اس کی خبر کیا ہو سکتی ہے۔

ہوس۔ یہ فرمانا آپ کا درست ہے لیکن دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی نے وہ بیج استعمال  
کیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ بوتل صیبی بیج سے کھولی گئی ہو۔ جو غالباً کسی چاتو میں شامل ہوگا۔  
اور جو قد میں بھی ڈیڑھ انچ سے بڑا نہیں ہوگا۔ اگر آپ کاگ کا سرا دیکھیں گے تو معلوم ہوگا کہ تین  
ترتیب سے پھرایا گیا تب جا کر بوتل کھل سکی کاگ پورا نہیں بند ہوا تھا۔ اگر یہ بیج کام میں لایا جاتا

تو ضرور سا رپا رہو جانا۔ اور کاگ ایک ہی مرتبہ کھینچنے میں باہر نکل آتا۔ جب آپ اس شخص کو گرفتار کرینگے تو آپ کو اس کے قبضہ سے ضرور ایسا چاقو ملیگا جس میں بہت سے اوزار شامل ہونگے۔

اپنی کڑی ماشا، اللہ مشر ہو جس! کتھر پائیزہ استدلال ہو۔

ہوس۔ لیکن بان گلاسوں کی وجہ سے میری بھی عقل رنگ ہو گیا بیگم صاحبہ نے بچشم خود ان تینوں چورون کو شراب پیتے دیکھا تھا؟ آپ کو کچھ خیال ہو۔

اپنی کڑی۔ ہاں اس بارہ میں تو انکا بیان قطعی صاف ہو۔

ہوس۔ بس تو پھر معاملہ ختم ہو گیا۔ اب زیادہ کہنے سننے کی کچھ گنجائش ہی نہیں ہے۔ لیکن بشرط اپنی

آپ اس بات کو ضرور تسلیم کریں گے کہ ان تینوں گلاسوں کا معاملہ ضرور قابل توجہ ہو گیا نہیں ہو؟ اگر نہیں ہے تو جانے دو۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جس کو فن انگشتان جرائم کا خاص علم اور اس میں

خاص قابلیت حاصل ہو وہ بھائے کسی معمولی سی اور سیدھی سادھی توضیح کے کسی چھپوہ توضیح سے بھی مطمئن ہو۔ لیکن گلاسوں کا معاملہ محض اتفاقیہ ہے۔ اچھا لو مشر! اپنی کٹس!

اب میں تسلیمات عرض کرتا ہوں۔ میرے خیال میں آپ کے نزدیک یہ معاملہ قطعی صاف ہے اور میری امداد کی اس میں کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ بہر حال جب آپ رائڈل کو گرفتار

کریں گے تو مجھے بھی اطلاع دیدینا۔ اور جو بات اس معاملہ میں نئی معلوم ہو اس سے بھی آگاہ کرنا میں امید کرتا ہوں کہ مجھے آپ کی کامیابیوں پر مبارکباد دینے کا موقع ضرور ملیگا۔ اچھا دادا شن!

چلو میرے خیال میں ہمارا وقت گھر پر زیادہ عرصہ کی سے گذر سکتا ہے۔ یہاں ہماری کچھ ضرورتیں نہیں ہیں۔



# باب

## مملوک و شہادت

جب ہم گھر کو واپس آنے لگے تو ستر لاک ہون کے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی ایسی بات سے سخت پریشان ہو رہی ہیں جہاں ہونے کے معاملہ کے وقت دیکھی ہے۔ گلابے گا ہے وہ کوشش کر کے وہ شوٹیاک خیال اپنے دل سے نکال ڈالنے کی کوشش کرتے تھے اور اس طرح باتیں کرنے لگتے تھے کہ یا معاملہ صاف ہو لیکن کچھ دیر بعد بعض خیالات انکے دل پر هجوم کراتے تھے۔ انکے چہرہ پر بل پڑ جاتے تھے۔ انکی آنکھیں نیم بند ہو جاتی تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انکے خیالات ایسی گریج کے پھر اسی کمرہ طعام میں پہنچ گئے ہیں جہاں اس روز نصف شب کے وقت وہ ہولناک حادثہ واقع ہوا تھا۔ الغرض حیوت ہمارے ہاں اس ٹرین ایک چھوٹے سے اسٹیشن سے گزر رہی تھی وہ فوراً اٹھے اور پلیٹ فارم پر کود کر اپنے پیچھے بکھے بھی کھینٹ لیا تھے۔

بوس۔ میرے پیارے دوست معاف کرنا مجھے افسوس ہے کہ اس وقت میں آپ کو ایک ایسے خیال کی بنا پر تکلیف دی جو ممکن ہے بعد میں بعض دہم مارت ہو لیکن میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ واسطی میں اس مقدمہ کو ایسی حالت میں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ جو جو قاطبتیں مجھ میں ہیں اور جتنی بھی عقل و فراست خدا نے مجھے بخشی ان سب کا قومی موجودہ نظریہ کے خلاف صادر ہوتا ہے۔ وہ نظریہ غلط ہے۔ یقیناً غلط ہے۔ خدا کی قسم غلط ہے۔ ہم نے جو بیان بیگم صاحب نے دیا وہ سب سے زیادہ پھر اسکی تائید و تصدیق بھی خادسہ کے بیان سے بہت کافی ہوئی ہے۔ تفصیل ٹھیک نظر آتی ہے۔ میں انکے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتا۔ لیکن وہ تینوں شراب کے جام میری طبیعت میں کھٹک رہے ہیں۔ اچھا ہوتا اگر ہم وہ بیابنا یا مکمل تصدق نہ سنتے۔ اچھا ہوتا جو ہم ہر بات کو فرض کر دے خیالی نہ کرتے بلکہ تمام معاملہ کو از سر نو اپنے خاص طریقہ سے دیکھتے اس وقت واقعہ کوئی

یہ کوئی بات ایسی ضرور مل جاتی جس کی بنا پر ہم اپنا جداگانہ نظریہ قائم کر سکتے لیکن میں کروں گا اور ضرور کروں گا۔ آؤ دوسری اس بیخ پر بیٹھ جاؤ۔ اور جب تک دوسری ٹرین چتر لہر سٹ کر جانے والی نہ آئے ہیں بیٹھ کر باتیں کرو۔ پہلے اپنے دل سے یہ خیال نکال ڈالو کہ جو کچھ بھی قصہ بیگم صاحبہ یا انکی خادمہ نے بیان کیا ہے وہ ضرور ہی صحیح ہوگا۔ یا ہو۔ پھر میں آپ کے سامنے تمام شہادت سے لیکر پھیلاؤں گا اور استدلال کروں گا۔ بیگم صاحبہ کے حسن و جمال اور انکی دلفریب شخصیت کا اثر ہمارے دلوں پر نہ ہونا چاہئے۔ یقیناً انکے بیان میں بعض باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہم آپ پر بغور خیال کریں تو ہمارے دل میں ضرور بعض شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو جن چوروں کا ذکر کیا جاتا ہے وہ سب ہم کی واردات میں اچھا خاصہ مال مار چکے ہیں۔ اخباروں میں انکا کیس قدر حال اور علیہ دیا گیا تھا اور لازمی طور پر وہ باتیں ہر شخص کو یاد آ سکتی ہیں جو کوئی نیا قصہ اپنی طبیعت سے گرد ہٹا چاہے۔ اور جس میں وہ خیالی چوروں اور بد معاشرہوں سے کام لیتا چاہے۔ واقعہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ جب چوروں کی کوئی جماعت کسی جگہ بھر پور ہوتی ہے جتنی ہو تو وہ سب اسے پہلے اپنے قبضہ کے مال غنیمت سے لطف لہنا اور زیادہ مناسب خیال کرتی ہیں۔ اور جب تک وہ مال ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک اپنی جان جدید خطرہ میں نہیں ڈالتی۔ دوسری بات قابل توجہ آئی ہے کہ اس قدر سویرے چوری کرنا بڑا کم پیشہ چوروں کے معمول اور عادت کے خلاف ہے تو دوسری بات یہ ہے کہ چور عورتوں کو اس بڑی طرح زد و کوب نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے یقیناً چیخ پکار اور غل خپاؤں سے بچ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ چوروں کی جماعت اس قدر کالی ہوتی ہے کہ وہ بزرگوں کو بھی کو مغلوب کر سکیں تو وہ ہرگز کسی شخص کو جان سے نہیں مارا کرتے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ جب چوروں کے سامنے ضرورت سے زیادہ مال موجود ہوتا ہے تو بعض قدرے ذہنی قلیل مال بچانے پر اکتفا نہیں کیا کرتے۔ بلکہ جتنی رائے ہو سکتا ہے مال اٹھا لیا کرتے ہیں اور چھٹی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ بھی ایسے لوگوں کے متعلق ایک غیر معمولی بات ہے کہ وہ شہرت کی توڑ میں شرح غصت بھری ہوئی چھوڑ گئے۔ اب میرے دوست دانش اور آزاد کہ ان تمام غیر معمولی اور مختلف دستور باتوں کا اثر آپ کے دل پر کہاں تک ہوتا ہے۔

یہ سن۔ واضح رہے کہ تو بات میں سے بات نکلتی چلی جاتی ہے اور ان کا اثر بھی دل پر بہت بھاری پڑتا ہے۔ لیکن پھر بھی ان تمام باتوں میں سے ہر ایک کا رد نہ ہونا ممکن ہے۔ اور یہ سب شہرت تک و تنگ زیادہ غیر معمولی بات ہے جو کہ چوروں نے بیگم صاحبہ کو کسی سے مانڈا۔

ہوس۔ خیر وائٹن! اس بار میں تو میں ہرگز اصرار نہیں کرتا۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ یا تو وہ بیگم صاحبہ کو قتل کر ڈالتے یا انکو کسی ایسی طرح باندھ دیتے یا بند کر دیتے کہ وہ لوگوں کو فوراً اطلاع نہ کر سکیں۔ بہر حال میں آپ سے کہہ چکا ہوں بلکہ میں نے اپنے احتمالات بھی پیش کر دیے ہیں جسے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگم صاحبہ کے بیان یا قصہ میں بعض باتیں مشکوک ضرور ہیں اور سب سے اہم اور چوٹی کا معاملہ شراب کے گلاسوں کا ہے۔

میں۔ شراب کے گلاسوں کا معاملہ کیا؟

ہوس۔ کیا تم ان گلاسوں کو اس وقت عالم تصور میں دیکھ سکتے ہو؟

میں۔ مجھے وہ بالکل صاف نظر آ رہے ہیں؟

ہوس۔ ہم سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان گلاسوں میں تین آدھوں نے شراب پی تھی۔ کیا یہ بات آپ کے دل کو لگتی ہے۔

میں۔ کیوں نہیں ان میں سے ہر گلاس میں شراب تھی۔

ہوس۔ تھلی ضرور لیکن ایک تو صرف پھپوندی ہی تھی۔ آخر یہ بات تم نے علی تو دیکھی ہوگی پھر بتاؤ تمہارے دل میں کیا خیال پیدا ہوتا ہے۔

میں۔ آخری گلاس میں اگر پھپوندی آجائے تو اس میں کیا قباحت ہے؟

ہوس۔ قباحت تو کچھ نہیں کیونکہ بول میں بہت سی پھپوندی موجود تھی لیکن یہ بات شکل سے خیال

میں آسکتی ہے کہ پہلے دو گلاسوں میں تو شراب صاف آئے اور تیسرے میں پھپوندی اس کی

توجیہ دو اور صرف ظہنوں سے ہو سکتی ہے ایک تو یہ کہ دوسرا گلاس بھر لینے کے بعد بول کو زور سے

ہلایا گیا جس کی وجہ سے تیسرے گلاس میں پھپوندی نکل آئی لیکن یہ بات دل کو نہیں لگتی وہاں کیا

ہیں ہو سکتا اور میں یہ خیال متروک کر دینے میں حق بجانب ہوں۔

میں۔ پھر اور کیا بات ہو سکتی ہے؟

ہوس۔ بس دوسری توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ صرف دو گلاس کام میں لائے گئے۔ اور تہی ٹھیٹ

تیسرے میں ڈال دی گئی تاکہ لوگوں کو مغالطہ ہو کہ گھر میں تین آدھی گئے تھے۔ کیا یہ خیال ٹھیک

نہیں ہے؟ مجھے تو یقین ہے کہ ضرور ایسا ہی ہوا ہوگا۔ لہذا اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ معمولی سی بات

اس بظاہر غیر عجیب و غریب مسئلہ کو پیدا نہیں کرے اور دلچسپ بنائے دیتی ہے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیگم صاحبہ اور ان کی خادمہ نے ہمارے سامنے دیدہ و دانستہ جھوٹ بولا۔ انکے بیان کو وہ قسم کا



ایک حرف بھی یقین کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اُن دونوں کے نزدیک مجرم کے چھپانے کا کوئی قوی سبب ضرور ہے لہذا ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنا نظریہ اس معاملہ کے متعلق اپنی مدد کے بغیر قائم کریں۔ الغرض یہ ہو وہ زیادہ جو اس وقت میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ اسے لو وہ چیز لہرٹ جانے والی ٹرین بھی آگئی۔

میں شرملاک ہوس کی باتیں سن سُن کر اپنے دل میں سخت متعجب ہو رہا تھا۔ واقعی جو باتیں اور جو شکوک انہوں نے بیان کئے تھے وہ ضرور قابل توجہ تھے۔ اور اگر وہ صحیح تھے تو لازمی بات ہے کہ بیگم صاحبہ اور انکی خاور نے ہم کو دیدہ و دانستہ دھوکا دیا اور صحیح راستہ سے بھٹکایا جس کی ہم کو ہرگز توقع نہ تھی۔



# باب

## مجرم کا سراغ

چتر گپت کی طرف جانے والی ٹرین آگر ٹھہری اور ہم دونوں سوار ہو کر روانہ ہو گئے  
اسٹیشن پر اترتے ہی ہم بدہیے۔ ایسی گرتیج پور پگے۔ تمام گھر والے ہمارے اس طرح غیر متوقع  
اور اس قدر جلد واپس آنے پر متعجب ہو۔

سٹر لاک ہوس یہ معلوم کر کے کہ اسپیکٹر باکٹس معاملہ کی نسبت رپورٹ کرنے لندن تشریف  
لیگئے ہیں۔ کھانے کے کمرے میں کھا گئے کہ انڈرس سے مقفل کر لیا اور وہاں کی لاشیاں کا اس قدر  
باریک بینی اور غور و خوض سے دو گھنٹہ تک معائنہ کیا جو ایسے کمال فن لغتیش کا طرہ امتیاز تھا  
ایک شایق طالب علم کی طرح جو اپنے پروفیسر کے تجربات کو نہایت غور اور چسپی سے دیکھتا ہے  
سٹر لاک ہوس کمرے کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئے اور تحقیقات کرنے لگے۔ میں نے انکی تمام باتیں  
نہایت غور سے دیکھنا شروع کیں۔ انہوں نے کھڑکی پر دسے، فرش کی درسی، کرسی، ایسی بعض  
ہر چیز کو یکے بعد دیگرے نہایت احتیاط اور باریک بینی سے دیکھا اور خوب غور کیا کہ میں سے  
صرف اس بد قسمت مقتول کی لاش تو ہٹا لیکٹی تھی ورنہ تمام چیزیں اسی طرح موجود تھیں جس طرح  
ہم نے آگے صبح کے وقت دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سٹر لاک ہوس دفعتاً چکے اور تشدان کی  
گالض پر چڑھ گئے۔ انکے سر کے اوپر سیدر بلندی سے سرخ ڈوری کا کچھ حصہ ابھی تک تار میں  
بند ہوا ہوا لٹک رہا تھا۔ اس ٹکڑے کی طرف وہ بہت دیر تک غور سے دیکھتے رہے۔ اور پھر اس  
ڈوری کے ٹکڑے تک پہنچنے کی کوشش میں انہوں نے اپنا گھٹنا ایک دیوار گیری پر رکھا جو  
وہیں دیوار پر نصب تھی۔ ایسا کرنے سے ان کا ہاتھ اس قدر پہنچا کہ وہ ٹوٹا ہوا سا صرف دو چار  
انچ بلندی رہ گیا۔ لیکن ان کی توجہ ڈوری کے ٹکڑے کی طرف اس قدر زیادہ نہیں تھی جتنی کہ  
خود دیوار گیری پر تھی بالآخر وہ دیکھ بھال کرنے کے بعد کارض پر سے کود پڑے اور ان کے منہ سے  
ایک نعرہ سرت نکلا۔

ہوس۔ دانش: اب میں نے اس معاملہ کا بھید پایا۔ سب کام ٹھیک سے تھی یہ معاملہ ہمارے تمام معدوموں میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن کیا کہوں دوست اس مرتبہ تو میری عقل پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے کہ میں اپنی تمام عمر کی سب سے بڑی غلطی کرتے کرتے بچا۔ اب میرا خیال ہے کہ اگر دو چار درمیانی کرطیان اور مل گئیں تو واقعات کا تمام سلسلہ مربوط اور مکمل ہو جائے گا۔

میں کیا آپ نے مجرموں کا پتہ لگایا؟

ہوس۔ مجرموں کیسے "مجرموں" وہاں تو صرف ایک مجرم ہے۔ ایک شخص ہے۔ تو میں پہل دینا۔ تو میں بازو اور پہلو ان۔ دیکھو تو اس لوہے کی سلاخ کو دیکھو کیسے ہم کی طرح بڑھتی ہو اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ شخص کس قدر زبردست اور قوی بازو ہوگا۔ اس شخص کا قد تقریباً سو چھ فٹ لمبا ہے اور بھد پت و چالاک ہے اس کے ہاتھ اور جھکیاں بھی خوب چلتی ہیں بہتر سے اور جب یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ بیگ صاحبہ اور ان کی خادیم کا بیان کردہ تمام قصہ سکی اختراع ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص ذہین، فہیم اور کس قدر عقل کا بھی آدمی ہے۔ الغرض دانش ایسا کام ایک زبردست شخص کا کیا ہوا ہے اور طے یہ ہے کہ گھنٹی عالی ڈوری میں اس نے ہم کو ایک ایسی بات کا کھوج دیا ہے کہ اب ہمارے دل میں کسی بات کا شبہ ہی باقی نہیں رہتا۔

میں۔ وہ کیا کھوج ہے؟

ہوس۔ سنو! اگر دانش تم کسی گھنٹی کی سی کھینچے لگو اور وہ ٹوٹ جائے تو تمھارے خیال میں وہ کہاں سے ٹوٹے گی۔ یقیناً اس جگہ سے ٹوٹے گی جہاں وہ تار سے بندھی ہوئی ہے کوئی وجہ نہیں کہ وہ تار سے تین انچوں کے فاصلے پر ٹوٹے جس طرح کہ یہ سی ٹوٹی ہے۔

میں۔ اس وجہ سے کہ یہ سی وہاں اوٹھری ہوئی ہے۔

ہوس۔ بالکل ٹھیک۔ یہ دیکھو یہ سارا ڈھرا ہوا ہے۔ میان وہ شخص بڑا چالاک آدمی تھا یہ کام اتنے اپنے پاؤں سے کیا ہے۔ دیکھو وہ دوسرا سارا ڈھرا ہوا نہیں ہے۔ وہ دیکھو۔ ادھر دیکھو صاف نظر آ رہا ہے لیکن اتنے فاصلے سے وہ تم کو ٹھیک نظر نہیں آتا ہوگا۔ وہ کارٹس پر چڑھ کر خوب نظر آتا ہے۔ وہاں وہ بالکل صاف نظر آتا ہے۔ اب تم خود خیال کر سکتے ہو کہ کیا واقعہ ہوا ہوگا۔ سنو! اس شخص کو کسی کی ضرورت تھی اگر وہ یہ سی کھینچ کر یا ٹھیک اور توڑتا تو گھنٹی بچے اور لوگوں کو خبر ہو جانے کا خطرہ تھا پھر اس نے کیا کیا؟ وہ اچانک کر آتش دان کی کارٹس پر چڑھ گیا۔

لیکن اس کا ہاتھ تاڑک نہ پہنچ سکا جس میں اسی بندھی ہوئی تھی اس لئے اس نے اپنا گھٹنا دیوار گیری پر رکھا چنانچہ دیوار گیری پر جو گرہ ڈری ہے اُسپر گھٹنا رکھنے کا شان موجود ہوا کے بعد اس نے وہ دسی چاقو سے کاٹ دی۔ میں اس کٹے ہوئے سر سے تک اپنا ہاتھ نہیں ہونچا سکا وہ تین انچ اوپر زہ جاتا ہے۔ میرا قدم خود جاتے ہو کہ ۶ فٹ ہوا اتفاقاً شخص لازمی طور پر ۶ فٹ ۳ انچ ہوگا۔ اچھا اب وہ دیکھو وہ کرسی کی نشست پر کیسا داغ ہے۔ یہ کیا چیز ہے اور یہ وہ کیسا ہے؟

میں۔ یہ تو خون ہے۔

ہوس یقیناً خون ہے۔ اور بس یہی وجہ بیگم صاحبہ کی کہانی فطرا کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وقت از کتاب جم وہ کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں تو پھر یہ خون کا وہ بہہ کرسی پر کہاں سے گیا نہیں نہیں جناب معاملہ دوسرا ہے یعنی واقعہ قتل ہونے کے بعد بیگم صاحبہ کو کرسی پر بٹھایا گیا ہوگا۔ اور میں شرط ہوتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کی سیاہ پوشاک پر بھی اسی کے مطابق دوسرا داغ ہوگا۔ واٹھریہ تو خوب واقعہ ہے۔ اس کی ابتدا ہماری شکست سے ہوئی اور اتنا ہمارے ہی سے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ اس خادمہ تریترہ رائٹ سے دو چار باتیں کروں لیکن یہ خیال ہے کہ اگر ہم وہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں جس کی ہم کو ضرورت ہے تو ہمیں کچھ عرصہ کے لئے بہت احتیاط اور ہوشیاری سے کام لینا پڑے گا۔

اس کے بعد ہم نے خادمہ کو طلب کیا یہ آسٹریلیا کی رہنے والی مشاطہ کیا تھی ایک چلتا پرتا اور اتنا ہر جہ کی چھتیسویں عورت تھی۔ وہ ایسے دریا کی سطح تھی جس پر آسٹریلیا کے تلامذہ کاظمی اثر نہیں ہوتا۔ وہ ہر شخص کو منظر اشتباہ دیکھتی تھی کسی سے یہ بات نہ کرتی تھی۔ لیکن مثل شہر ہے کہ ہر فرعون نے رام کوئی۔ تو ہے کو وہاں ہی کا تھا ہے۔ اگر وہ ڈال ڈال تھی تو ہوس بات بات یہ حضرت بھی بڑے گرد گھٹنا لے تھے انہوں نے شگفتہ صورت بنا کر مشاطہ سے ایسی ٹھٹھی ٹھٹھی اور چکنی چپڑی باتیں بنانا شروع کیں کہ پری شیشہ میں آترائی۔ غزال رخسار رام ہو گیا۔ اور مشر بوتس نے باتوں باتوں میں اس عورت کو سیدھا کر لیا۔

ہوس۔ میری عقل وہم یہ بات سمجھنے سے قاصر ہے کہ آپ جیسی رفیق و رفیقہ محبت شعار اور خدمت گزار عورت پر آپ کے آگے کیونکر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کی میں نے سنا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے آپ پر بھی شراب کا قراہ پینک مارا تھا۔

عورت ساجی بان یہ واقعہ صحیح ہے کہ انھوں نے بچہ قرار پھینک مارا تھا۔ وہ میری مالکہ کو سخت و سست کہتے کہتے گالیوں پڑاتے اور میری زبان سے آنا نکلا کہ اگر میری مالکہ کا بھائی ہوتا یہاں موجود ہوتا تو آپ کی مجال نہیں تھی جو اس قسم کی کھوٹی بات منہ سے نکال سکتے جس سے یہ سنتے ہی وہ آگ بگولہ ہو گئے اور شراب کا قرابہ پھر پھینک مارا۔ وہ تو خیر گذری کہ انکے سامنے اور کچھ نہیں تھا ورنہ وہ تو اس قدر غضبناک ہوئے تھے کہ درجن بھر قرابے پھینک مارتے بغرض وہ ہمیشہ بیگم صاحبہ سے بدسلوکی کرتے تھے۔ انکا برتاؤ نہایت برا اور خلاف شان تھا۔ لیکن واہ ری ہوسی۔ جو کچھ بھی گزرا صبر و ضبط سے برداشت کیا۔ لیکن کبھی کوئی حریف شکایت نہاں پر نہ لائی۔ بلکہ وہ یہاں تک ضبط سے کام لیتی تھیں کہ جو کچھ ان پر گزرتا تھا کبھی مجھ سے بھی نہ بیان کرتی تھیں۔ دیکھیے کہ انھوں نے کبھی مجھ سے ان نشانات کا بھی ذکر نہیں کیا جو آپنے انکے جسم پر دیکھے تھے یہ خاوند کی مار پیٹ کے نشانات تھے لیکن میں سمجھ گئی تھی کہ یہ نشانات کیسے پڑے ہیں۔ الغرض وہ اتنا درد بردہ کا خونخوار ادھیپا جی آدمی تھا۔ خدایا معاف کرنا اس وقت ایک مرتبے ہوئے آدمی کے لئے میری زبان سے اس قسم کے الفاظ نکل رہے ہیں لیکن یہ بات سچی ہے کہ دنیا میں اُس سے زیادہ پاجی اور شیطان کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ جس وقت ہماری اُس سے اولیٰ باعلیٰ ملاقات ہوئی یعنی کوئی ڈیڑھ برس ہوا تو وہ سر سے پاؤں تک اس گلہ بنا ہوا تھا۔ اس کی تمام باتیں سنیں اور تمام حرکتیں فہم فرمائی تھیں لیکن ہمارے نزدیک وہ اتنا ہمدرد ہمارے برس سے کم نہیں گذرے۔ ہم لوگ اسی وقت لندن وارد ہوئے تھے۔ یہ میری مالکہ کا پہلا سفر تھا۔ اس سے پہلے وہ اپنے گھر سے باہر کبھی نہ نکلے تھی۔ الغرض اُس شخص نے اپنے خطابات اپنے قول اور اپنے جھوٹے اور مصنوعی انداز میں میری مالکہ کو اپنا گردیدہ کر لیا۔ اور وہ اُس شخص کے مجال میں بھینس گئی لیکن آخر اپنی غلطی کی سزا بھگتنی پڑی۔ وہ دیکھ سکتی ہیں یا نہ کرتی ہوں کہ ہماری ملاقات اُس شخص سے کون مہینہ میں ہوئی تھی۔ ہاں جو ہاں یاد کیا ہم لوگ لندن میں وارد ہوئے تھے اور جولائی میں اس پاجی شخص کے پھندے میں پھنس گئے تھے اور پارسال ماہ جنوری میں دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔

ہوس۔ اس وقت بیگم صاحبہ کہاں ہیں؟

عورت۔ وہ اس گھر میں ہیں وہ صبح کے وقت بیٹھا کرتی ہیں اور مجھے یقین پڑتا ہے کہ

وہ ضرور آپ سے ملاقات کر سکیں گی لیکن میں منت کرتی ہوں کہ آپ ان سے زیادہ سوالات نہ کریں کیونکہ ان کے جسمانی درد عانی صدات کی انتہا ہو گئی ہے۔

اس کے بعد ہم نے بیگم صاحبہ کو اپنی اطلاع کرائی اور انہوں نے ہم کو فوراً طلب کر لیا۔ اسی وقت بیگم صاحبہ اپنی اسی کوچ پر ایک خاص انداز سے لیٹی ہوئی تھیں اور آج چہرہ پر رونق بھی زیادہ تھی۔ مشاطہ بھی ہمارے ساتھ کرسی میں گئی اور جو جوٹ بیگم صاحبہ کی آنکھ کے اوپر لگی تھی اس پر سر کہ اور پانی من کپڑا بھگو کر لگانے لگی۔

بیگم صاحبہ - میں امید کرتی ہوں کہ اب آپ اپنی بھروسے سے نکلے پریشان نہیں کریں گے۔ ہوس - نہیں میں آپ کو کسی قسم کی غیر ضروری تکلیف نہ دوں گا اور میری دلی تمنا ہے کہ اس معاملہ میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا دل ہر طرح کے صدیات اٹل سے موس ہے۔ لہذا اگر آپ بھی مجھے اپنا دست ادا کرنا چاہیں اور تمام باتوں میں چہرہ بھر دے کرین تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا بھروسہ صحیح ثابت ہوگا۔

بیگم - تو اب آپ مجھ سے کیا کام کرانا چاہتے ہیں؟

ہوس - یہی کہ جو کچھ گزرا ہے وہ سچ و سچ بیان کر دو۔

بیگم - جین بھین ہو کر اسٹریوٹس!

ہوس - نہیں بھین بیگم صاحبہ! تیوری پر بل ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ سگولی بات چھپانے کی ضرورت ہے۔ آپ خود ہی جانتی ہوں گی کہ میں کون ہوں اور مجھ سے ہوتی ہیں کیونکہ معلوم کر لیا کرتا ہوں اور اب میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کا بیان کر وہ تھوڑے قطعے بھولا اور معذوری ہے۔

شر لاک ہوس کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ اٹل اور خادمہ دونوں کا رنگ اٹل گیا اور وہ دونوں گھبر کر خوف زدہ ہو کر ان کی صورت دیکھنے لگیں۔

خادمہ - آپ ہے انتہا بد مزہ اور گستاخ شخص ہیں۔ کیلہ آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ میری اٹل نے کہا ہے وہ جھوٹ کہا ہے۔

ہوس - کرسی سے اٹھ کر کیا آپ کچھ اور کہنا نہیں چاہتیں؟

بیگم - مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ سب کہہ دیا۔

ہوس - بیگم صاحبہ ایک بار دلی میں اور سوچ لو کیا صاف لگتی ہے کلام لینا ایک ہوگا۔

کچھ دیر کے لئے تو یگم صاحبہ کے خوبصورت چہرے پر بس و پیش کی علامتیں ظاہر ہوئیں لیکن اس کے بعد وہ بات جاتی رہی اور وہ سخت دل ہو کر بیٹھ گئیں انکے چہرہ نے غضبناک صورت اختیار کر لی۔

یگم۔ بس مجھے جو کچھ کہنا تھا وہ آپ سے میں نے بیان کر دیا۔

ہوسل رچلنے کے لئے ٹوٹی اٹھا کر مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے۔

بس اس کے بعد بغیر ایک لفظ زبان سے نکالے ہم دونوں کمرہ سے نکلے اور اس محل سے چلے آئے اور میرے دوست شراک ہوس مجھے لیکر باپک کی طرف روادا ہوئے۔ اس پارک میں ایک چھوٹا سا کچا تالاب تھا جس کی تمام سطح سبز بستہ ہو رہی تھی لیکن ایک جگہ پرف کی سطح کیفٹا ٹوٹی ہوئی تھی۔ اور اتنا پانی کھلا ہوا تھا جس میں ایک بلی بھٹکتی تھی۔ شراک ہوس اس سوراخ کی طرف کچھ دیر تک دیکھتے رہے۔ بعد ازاں پھانک کی طرف روانہ ہوئے۔ یہاں شراک ہوس نے ایک ڈسٹریبیوٹرز کے نام ایک مختصر سا رقعہ تحریر کیا اور زبان کے پاس چھوڑ کر چل دیے۔

ہوس۔ دوست واٹسن! اس وقت تو اندھے کا لٹھ ہے لگ گیا تو تیرور نہ تھا لیکن ہم کو لازم ہو کہ اپنے دوست پاکستان کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے چلیں تاکہ ہمارا دوسری مرتبہ یہاں آنا حق بجانب ثابت ہو۔ لیکن میں ابھی انکو اپنے دل کی بات بتانا نہیں چاہتا اب میرے خیال میں ہمارا میدان عمل دوسری طرف منتقل ہونا چاہئے۔ یعنی ایڈیلیڈ ساؤتھ آسٹریلیا کے جازون کے دفتر کی طرف جو غالباً پائل مل کے سرے پر واقع ہو ایک سلسلہ جازون کا دوسرا بھی ہو جو انگلستان سے جنوبی آسٹریلیا کو جاتا ہے بس اب انہی دونوں کے دفتر میں چل کر فیسٹیشن کی جائے گی اور ہمیں آخری نتیجہ برآمد ہوگا۔



## باب (۶)

### حضرت عشق کی بعدالت اور نسبت کا فیصلہ

مشرقی لاک ہوس نے جو کارڈ دفتر کے منبر کے پاس ارسال کیا تھا اُس پر فوراً توجہ کی گئی اور انھوں نے جب قدر معلومات کی ضرورت تھی بہت جلد حاصل کر لی۔ معلوم ہوا کہ سلسلہ میں حضرت ایک جہاز آسٹریلیا سے انگلستان آیا تھا۔ اس جہاز کا نام جبل الطارق تھا اور اس سلسلہ کے تمام جہازوں میں یہ سب سے بڑا اور اچھا جہاز تھا۔ مسافروں کے رجسٹر میں دیکھا گیا کہ ایڈیلیڈ کی رہنے والی اس فریڈ نے مساپنی خادمہ کے اس جہاز میں سفر کیا تھا۔ اس وقت یہ جہاز آسٹریلیا کو روانہ ہو گیا تھا۔ اور غالباً نرسوین سے پار ہو چکا تھا۔ جہاز کا تمام علم سوا سے ایک شخص کے وہی تھا جو پہلے سفر میں گیا تھا۔ جو شخص اس وقت جہاز کے علم میں شامل نہیں تھا۔ اس کا نام مشرعیس کرآکر تھا۔ یہ شخص جبل الطارق جہاز میں کپتان کے بعد درجہ اول کا افسر تھا۔ لیکن یہ وہ شخص کپتان جلد آیا تھا۔ اور دو روز بعد کپتنی کا نیا جہاز باس راک بیکر ساؤتھمپٹن سے آسٹریلیا کو روانہ ہونے والا تھا۔ اس شخص کا گھر سڈنہم میں تھا۔ لیکن یہ بتایا گیا کہ اگر ہم لوگ کچھ عرصہ انتظار کریں تو وہ شخص دوپہر سے پہلے احکام کے لئے دفتر میں آنے والا ہے۔ لیکن مشرعیس کا ادا وہ اس شخص سے ملاقات کرنے کا نہیں تھا۔ بلکہ وہ اسکے فرید حالات معلوم کرنا چاہتے تھے۔

رجسٹرون کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ اس کارڈ کا رڈ نہایت روشن تھا۔ بلکہ تمام جہازوں کے بیڑے میں کوئی انسرایا نہیں تھا جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ وہ اپنی ڈیوٹی پر ہمیشہ قابل اعتبار ثابت ہوا۔ وہ نہایت وفادار ایماندار اور نیک دل تھا۔ لیکن جب نوکری پر نہیں ہوتا تھا تو اکثر زور و زحام اور ہاتھ پائی کرنے والا ثابت ہوتا تھا۔

الغرض یہ تھا الب لیاب اس تمام معلومات کا جو جہازوں کے دفتر میں مشرعیس لاک ہوس کو بہم پہنچی۔ اس کے بعد وہ ان سے چل کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کو روانہ ہوئے لیکن مشرعیس دفتر میں نہیں گئے۔ بلکہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے بہت دیر تک کچھ غور کرتے رہے بالآخر وہ وہاں سے



جائزگت کر دس کے مار گھر میں پورے اور ڈی بنگہ کو ایک تار دروازہ کیا۔ ان تمام باتوں سے فرغت پا کر ہم بہت دیر بعد اپنے گھر واپس آئے۔  
 میں۔ کیا آپ نے مجرم کا پتہ چلا لیا؟  
 ہوس۔ ہاں چلا لیا۔

میں۔ پھر اس کی گرفتاری کے لئے وارنٹ کیوں نہیں لیا۔  
 ہوس۔ نہیں بھئی۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وارنٹ نکلنے کے بعد دنیا کی کوئی طاقت مجرم کو بچا نہیں سکتی۔ اور مجھے یاد ہے کہ ایک دو مرتبہ انکشاف حقیقت کے بعد مجھ سے استقدر نقصان مجرم کو پہنچا ہے کہ جو اس کے جرم کی نوعیت سے کہیں زیادہ تھا۔ بس اب میں احتیاط کرنے لگا ہوں اور یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ مجھ سے اپنے ضمیر پر دباؤ ڈالنے کے قانون ملک سے چالبازی کر بیٹھوں۔ الغرض کوئی کارروائی کرنے سے پہلے ہم کو لازم ہے کہ کچھ تہوری سی معلومات اور حاصل کر لیں۔

اسی روز شام سے پہلے ہمارے انسپکٹر اینیلی باکٹس تشریف لائے آج ایسا معلوم ہوا تھا کہ ان کا کام سدم نہیں ہوا۔ بہر حال وہ تشریف لائے اور بخندہ پیشانی گویا ہوئے۔  
 انسپکٹر مشر ہوس! میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ جادو گر ہیں اور وہی بسا اوقات مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ آپ میں معمولی انسانوں سے زیادہ طاقتیں اور قابلیتیں ہیں۔ اب یہی بتائیے کہ آپ کو یہ بات کیوں معلوم ہوئی کہ مسرودہ ظروف فقرہ اس تالاب کی تہ میں موجود ہیں۔  
 ہوس۔ مجھے یہ بات کب معلوم تھی۔

انسپکٹر۔ لیکن آپ نے اس تالاب کا معائنہ کرنے کی مجھے کیوں ہدایت کی تھی۔  
 ہوس۔ تو کیا اس میں سے آپ کو مال مسرودہ مل گیا۔  
 انسپکٹر۔ ہاں مل گیا۔

ہوس۔ تو گویا اس طرح آپ کی مدد کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔  
 انسپکٹر۔ لیکن آپ نے یہ بھی برد کی کہ معاملہ کو اور بھی زیادہ پیچیدہ اور دقیق بنا دیا کیونکہ وہ چور کیسے ہونے جو چاندی کے برتن چرائی جائیں اور پھر ان کو تالاب میں پھینک دیں اور وہ بھی اس تالاب میں جو مرقعہ سے قریب ترین ہو۔

ہوس۔ یہ فعل تو انکا واقعی مجنونانہ ہے۔ میرے ذہن میں صرف استقدر خیال آیا تھا کہ اگر چاندی

سکے برتن کوئی ایسا شخص اٹھا لینگا ہے جس کو انکی ضرورت نہیں تو وہ لازمی طور پر ان کو دور کرنے کی جلد از جلد فکر کرے گا۔ کیونکہ ایسی حالت میں ضرورتاً ان کی جگہ سے منتقل کرنا ممکن نہ ہوگا دینے کے لئے عمل میں آئے گا۔

انسپکٹر لیکن ایسا خیال ہی آپ کے ذہن میں کیوں آیا۔

ہوس (سکر) اگر محض اس لئے کہ میرے نزدیک ایسا ہونا بہت ممکن ہے جب چودھری سے باہر نکلے یعنی اس کھڑکی میں ہو کر نکلے تو سب سے پہلے انکو وہی تالاب نظر آیا۔ اور اس میں انہوں نے ایک اچھا خاصہ عورتاں بھی دیکھا۔ اب آپ ہی خیال فرمائیے کہ مال سردہ کو چھپانے کی اس بہتر جگہ اور کیا مل سکتی تھی۔

انسپکٹر۔ ہاں بیشک چھپانے کی جگہ کا خیال بہت صحیح ہے۔ اب میرے سامنے تمام معاملہ صاف ہو گیا ہے جسکے واردات کا وقت بہت سویرے تھا۔ اور اس وقت لوگ سڑک پر چل رہے تھے۔ چوروں کو منع ظروفت نقرہ گرفتار ہو جانے کا خوف لاحق ہوا لہذا انہوں نے وہ برتن اس خیال سے تالاب کی توہین ڈال دیے کہ جب معاملہ صاف ہو جائے گا تو پھر نکال لینگے ہے نہ ٹھیک مشر ہوس! بلکہ یہ نظریہ آپ کے اس خیال سے زیادہ قوی ہے کہ انہوں نے دہوکہ دینے کی غرض سے برتن تالاب میں چھپا دیے۔

ہوس (سکر) واقعی آپ کا نظریہ خوب اور قابلِ داد ہے مجھے خیال نہیں تھا کہ میں نظریہ چھپانے غلط ہوگا۔ لیکن یہ تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ میرے ہی نظریہ سے آپ مال سردہ کو برآمد کر لینے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

انسپکٹر۔ ہاں صاحب ہاں یہ سب آپ ہی کی عنایت ہو۔ لیکن آج مجھے بڑی طرح شکست ہوئی ہوس شکست ایشکست کیسی؟

انسپکٹر۔ شکست ایسے کہ آج ہی صبح وہ لائنڈل والا گروہ نیو یارک میں گرفتار ہوا ہے۔ ہوس۔ تو پھر دوست ہاکنسن ایسے واقعہ تو آپ کے قائم کردہ نظریہ کے خلاف ثابت ہوا یعنی آپ کا خیال تھا کہ اسی گروہ نے کینٹ میں قتل عروج کا ارتکاب کیا ہے۔

انسپکٹر۔ قہری مشر ہوس! میرے خیالات نے جو قلوب تعمیر کیا تھا اس کی اینٹ سے اینٹ جگہ جگہ لیکن یہ بھی تو ممکن ہے کہ لائنڈل والے گروہ کے علاوہ کسی ایسے ہی دوسرے گروہ نے یہ قتل کیا ہو اور یہ کوئی ایسا گروہ جس کی پولیس کو بھی تک خبر نہیں ہوئی۔

ہوس۔ بجا درست! ایسا ہونا بہت ممکن ہے۔ کیا آپ تشریف لے جا رہے ہیں؟  
 اسپیکر۔ ہاں مشر ہوس! میرے لئے کیوں وقت آرام چین نہیں اور جب تک میں اس معاملہ کو  
 سنبھالنا نہیں ہوں گا اس وقت تک میرے دل کو قرار نہیں آسکے گا۔ کیا اب اس معاملہ کی نسبت  
 آپ مجھے کوئی مشورہ دینا چاہتے ہیں۔

ہوس۔ ایک بات تو میں بتا چکا ہوں۔

اسپیکر۔ وہ کیا؟

ہوس۔ یہی کہ چاندی کے برتن دہوکا دینے کے لئے اٹھانے گئے تھے۔

اسپیکر۔ لیکن یہ بات آپ کو کیوں نہ معلوم ہوئی یہ بھی تو بتائیے۔

ہوس۔ یہ دوسری بات ہے لیکن آپ میرے خیال کی داد تو ضرور دیتے ہوں گے۔ کوئی بات  
 تو ضرور ہی ہوگی جو ایسا واقعہ ہوا۔ کیا آپ کھانا بھی تناول نہ فرمائیں گے۔ چھاپر خجستہ!  
 جو کچھ آپ کو مزید حالات معلوم ہوں مجھے ضرور سنانا۔

اسکے بعد ہم لوگ کھانے بیٹھ گئے بعد فراغت طعام منبر صاف ہوئی اور ستر لاک ہوس نے  
 اس معاملہ کا ذکر پھر پھر پہلے انھوں نے اپنا پاپ سنا لیا بعد ازاں اپنے پاؤں آتش دان کی طرف  
 کر کے بیٹھ گئے۔ ٹھوڑی دیر بعد وہ دفعتاً چونکے اور اپنی گھڑی کی طرف دیکھنے لگے۔

ہوس۔ داسن! اب یہ معاملہ صاف کھلنے والا ہے؟  
 میں۔ کب؟

ہوس۔ ابھی چند منٹ کے اندر۔ اچھا ہوا اسپیکر! پکٹس چلے گئے۔ لیکن ہے تم میرے اس وقت  
 کے طرز عمل کو خلاف تہذیب قرار دو۔

میں۔ نہیں میں جانتا ہوں کہ آپ جو کچھ کرتے ہیں سوچ سمجھا کرتے ہیں۔

ہوس۔ یہ آپ نے ٹھیک کہا۔ دیکھو اس معاملہ پر یون غور کرو کہ جو کچھ معلومات سبکو بہم پہنچے  
 وہ تمام غیر سرکاری حیثیت رکھتی ہے۔ اور جو کچھ اسپیکر پکٹس کو معلوم ہوا ہے وہ سرکاری  
 طور پر معلوم ہوا ہے مجھے اپنے اختیار مجازی سے کام لینے کا حق حاصل ہے لیکن اسپیکر  
 مذکورہ کو یہ اختیار حاصل نہیں انکو تمام باتیں ظاہر کرنی نہیں کی۔ ورنہ وہ اپنے فریض کی  
 ادائیگی میں غداری کے مرتکب ہوں گے۔ لہذا میں نہیں چاہتا کہ ایک شکوک سے معاملہ  
 میں انکو ایک حالت چہ کھم میں مبتلا کر دوں۔ لہذا جب تک میرے نزدیک تمام معاملہ صاف

نہ ہو جائے اس وقت تک میں اپنے تمام خیالات محفوظ رکھنا چاہتا ہوں۔  
میں۔ آخر معاملہ کب تک صاف ہوگا؟

ہوس۔ بس وقت آگیا ہے اب اس دھپ ڈرامہ کا آخری سین تمہاری نظروں کے سامنے  
ہی گزرے گا۔

اتنے میں زمین پر سے کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی اور ہمارے کمرے کا دروازہ  
کھل کر ایک ایسا خوبصورت اور شاندار جوان داخل ہوا جس سے بہتر اور گیتی کے لئے پیدا  
کرنا مشکل ہے۔ یہ ایک کشیدہ قامت نوجوان تھا اسکے بال سنہری آنکھیں نیلی اور رنگ کیتھ  
بختہ تھا کیونکہ جنوبی مالک میں سیر سفر کرنے کی حالت میں اس کے چہرے پر وہ پوپ بہت کم  
اثر کر گئی تھی۔ اس کی رفتار میں بچک تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اگر یہ شخص بہت جانتا  
و توش استقدر عظیم الجثہ ہے لیکن اس کے اندر چستی و چالاکی ضرور موجود ہے۔ اس شخص نے  
کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرہ کا دروازہ بند کر دیا اور بعد ازاں دونوں مٹھیاں بند کئے  
اور سینہ نکالے ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا۔

ہوس۔ تشریف رکھئے کپتان گرا کر صاحب! کیا آپ کو میرا مسئلہ بتا رہے ہیں؟  
کپتان موصوف ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور ہم دونوں کی طرف تجسس نگاہوں سے دیکھنے  
لگا بعد ازاں جب کہی قدر اطمینان ہوا تو بولا۔

کپتان۔ جی ہاں مجھے آپ کا مسئلہ بتا رہے ہیں اور جس وقت آپ نے لکھا تھا میں یہ وقت  
یہاں حاضر ہو گیا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ جہازوں کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے تھے۔  
اب میں نے سمجھ لیا ہے کہ آپ سے میری جان نہیں بچ سکتی اب فریضے میرے لئے کیا حکم  
ہو آپ میرا کیا بنانا چاہتے ہیں کیا آپ مجھے گرفتار کریں گے؟ فریضے جلدی فریضے یہ نہیں  
ہو سکتا کہ آپ اس کرسی پر بیٹھے رہیں اور میرے ساتھ اسی طرح کھیل کریں جیسے کھا جانے  
سے پہلے ملی چوسے سے کھیلا کرتی ہے۔

ہوس۔ مسٹر ڈائن! آپ کو ایک سگار پیش کیجئے۔ لیجئے کپتان صاحب اس سے مشغل فرمائیے  
اور طبیعت کو کھکانے کیجئے۔ گھبراہٹ اور تشویش کی کوئی ضرورت نہیں یہ سمجھ لیجئے کہ اگر میں  
آپ کو کوئی معمولی جرم خیال کرتا تو میں اس وقت آپ کے سامنے اس طرح بیٹھا ہوا ہوتا  
بیٹیا نظر آتا۔ اس کا آپ یقین کر لیجئے لیکن میں آپ سے صرف اس قدر درخواست کرتا ہوں

ہوں کہ اگر آپ میرے ساتھ فراخ دلی اور صاف گوئی سے پیش آئیں گے تو آپ کا کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔ اگر آپ نے مجھ سے چالبازی کی تو مجھ لیجئے کہ میں آپ کا خاتمہ کر دوں گا۔

پکتان۔ تو فرمائیے آپ کیا چاہتے ہیں؟

ہوس۔ بس یہی کہ کل شب کو جو معاملہ ایسی گرتج میں گزرا ہے وہ مجھ سے سچ اور صاف صاف بیان کر دیجئے یعنی بالکل صحیح اور بے کم و کاست بیان ہو۔ نہ کچھ گھٹایا جائے نہ بڑھایا جائے۔ میں یہ بھی جتائے دیتا ہوں کہ مجھ کو پہلے ہی سے اتنا حال معلوم ہے کہ اگر آپ نے راہ راست سے ایک انچ بھی انحراف کیا تو میں یہ سیٹی بجا کر پولیس کو طلب کر لوں گا بس پھر اسکے بعد معاملہ میرے بھی ہاتھوں سے نکل جائے گا۔

پکتان نے کچھ دیر تک سرنگوں ہو کر غور کیا بعد ازاں اُس نے دفعۃً اپنا ہاتھ اپنی

راہ پر مارا اور بولا۔

پکتان۔ اچھا تو خیر میں بھی جو اکھیلتا ہوں یا قسمت یا نصیب! میں آپ کو بھلا آدمی اور صادق القول شخص خیال کرتا ہوں اور آپ سے تمام قصہ حروف بحرف بیان کیے دیتا ہوں۔ لیکن پہلے میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ جہاں تک اس معاملہ میں میری فائزہ کا تعلق ہے مجھے کچھ پروا نہیں مجھے کچھ خوف نہیں اور اگر ایسا موقعہ پھر بھی ہوا تو میں پھر ہی کام بے دھڑک کر بیٹھوں گا۔ اور اپنے فعل پر فخر کر دوں گا۔ خدا کی لعنت اس مرد و شیطان پر اگر طلسم ہو شر باکے دیو کی طرح اُس میں نہرار جائیں بھی ہوتیں تو وہ مجھ سے ایک بھی بچا کر نہ لیا سکتا۔ بس اگر مجھے کچھ خیال ہے تو بیگم صاحبہ کا ہے یعنی میری فرزند کا میں ہرگز نہیں چاہتا کہ اسپر ہی قسم کی آج آئے اگر اس کے بون پر تبسم لانے کے لئے مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو میں ہرگز دریغ نہ کر دوں گا۔ بس اسی کے خیال سے میں گھلا جاتا ہوں اب میں آپ صاحبان کو اپنا پوچھا اور صحیح قصہ سنا ہوں اور پھر آپ ہی بتائیں گے کہ اس کے سوا سے اور کیا کر سکتا تھا جو میں کر چکا ہوں۔

مجھے یہ قصہ بیان کرنے سے قبل کچھ روز پہلے کے واقعات بیان کرنے پڑینگے میرا خیال

ہے کہ آپ صاحبان کو تمام باتیں معلوم ہیں سنئے میری ملاقات لیڈی صاحبہ سے اس وقت ہوئی جب وہ جبل الطارق پر سوار ہو کر آ رہی تھیں اور میں اس جہاز پر اول فہر تھا۔ جس پر وہ نے میری نظر اس لیڈی پر پڑی تھی میری نظروں میں اس کے سوا کسی دنیا کی کوئی اور عورت

نہیں سماتی تھی۔ الغرض اس سفر میں ہر آفتاب جو طلوع ہوتا تھا میرے دل میں لیڈی موصوفہ کی مزید محبت کا تحفہ لیکر آتا تھا اور نہ معلوم اس وقت سے اب تک میں کتنی مرتبہ اس تحفے کو پوسہ دے چکا ہوں جس پر اس کے پاؤں رکھے جاتے تھے۔ لیکن میری منگنی اس سے نہیں ہو سکی تھی مگر اس کا بڑا بوجھ سے نہایت شرفیادہ تھا۔ جب ہم دونوں نصرت ہوئے تو وہ آزاد خاتون تھی۔ لیکن میں اس کی زلف پر پیچ کی زنجیروں میں گرفتار ہو چکا تھا۔

دوسری مرتبہ جب میں بھری محبت واپس آیا تو میں نے سنا کہ لیڈی صاحبہ کی شادی ہو گئی ہے مجھے اس کا چندان اندوس نہیں ہوا کیونکہ وہ اسی قابل تھی کہ دولت اور عزت میں کھیلے میں خوش ہوا کہ اب وہ عیش و عشرت سے بہرہ کرے گی اور اس نے اچھا کیا جو مجھ جیسے ایک مفلس ملاح سے اپنی قسمت وابستہ نہ کی۔

مجھے یہ توقع نہ رہی تھی کہ میری ملاقات لیڈی صاحبہ سے پھر بھی ہوگی لیکن کچھلے سفر کے بعد میری ترقی ہو گئی اور چونکہ نیا بازار ابھی تکسا پانی میں آنا نہیں گیا تھا اس لئے مجھے دو چار ماہ انتظار کرنا پڑا۔ اور میں اپنے فائدان کے آدمیوں کے ساتھ سڈنہم میں جا کر رہنے لگا۔

ایک روز جو میں کھیتوں کی طرف ٹہلنے نکلا تو مجھے لیڈی صاحبہ کی مشاطہ تریزہ رائٹ ملی۔ اس نے مجھ سے لیڈی صاحبہ ان کے شوہر اور تمام دیگر باتوں کا حال بیان کیا۔ میں آپ سے صحیح عرض کرتا ہوں کہ اس کا بیان سنکر میں پاگل ہو گیا اور غنیمت و غضب کی وجہ سے اندھا ہو گیا۔ اللہ شہداء وہ مرد و دشر لہی اور اس حسین و جمیل عورت پر ہاتھ اٹھا سکے جس کے پاؤں کی خاک چاٹنے کی بھی وہ لیاقت نہیں رکھتا تھا اس کے بعد مجھ سے مشاطہ کی ملاقات پھر ہوئی بعد ازاں میں خود لیڈی صاحبہ سے بھی ملا۔ اس کے بعد لیڈی صاحبہ کی ملاقات مجھ سے پھر نہ ہوئی۔

لیکن پرسوں مجھے مانکان کی طرف سے نوٹس ملا کہ میں اسی ہفتہ کے اندر نئے جوار کو لیکر روانہ ہو جاؤں گا یہ معلوم کر کے میں نے ارادہ کر لیا کہ جس طرح ہو سکے لیڈی صاحبہ سے ایک مرتبہ ضرور ملاقات کر لی جائے مشاطہ میری ہمیشہ و فاداز دوست رہی تھی کیونکہ وہ جتنی محبت لیڈی صاحبہ سے کرتی تھی اسی قدر نفرت اس کے شوہر سے کرتی تھی اور میں بھی اس بد معاش باجی سے بچد چلتا تھا۔ الغرض تریزہ رائٹ کے ذریعہ سے مجھے گھر چکر کا حال معلوم ہو گیا۔ میری تریزہ ہمیشہ نئے والی منزل میں اپنے چھوٹے ٹکڑے کے اندر لیڈی صاحبہ کی یاد دلاتی رہی۔

کرتی تھی کل رات میں بھی وہاں بیٹے پاؤں جا پہنچا اور کھڑکی پر حراش لگائی پہلے تو وہ کھڑکی کھولتے ہوئے چکیائی لیکن مجھے معلوم تھا کہ وہ مجھ سے بدلہ بھرت کرتی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ مجھے رات نئے وقت سر دی کے سو کم میں کھڑکی اندر کھڑا رہنے دے گی۔ لہذا اس نے آہستہ آواز میں مجھ سے کہا کہ میں گھوم کر تیری کھڑکی کے سامنے آؤں۔ جب میں وہاں پہنچا تو کھڑکی کھلی پائی اور وہ مجھے لیکر کمرہ طعام میں چلی گئی اس وقت میں نے خود اس کی زبان سے اس کے شوہر کی وہ بدسلوکیاں سنیں جنکو سن کر میرا خون کھولنے لگا۔ اور میرا جی چاہتا تھا کہ اگر وہ مردود میرے سامنے ہو تو اس کا خون پی جاؤں۔ بہر حال میں لیڈی صاحبہ کے ساتھ کھڑکی کے نیچے مکان کے اندر کھڑا ہوا تھا اور خدا جانتا ہے کہ ہم دونوں کی نیت صاف اور پاک تھی کہ اتنے میں اس کا شوہر یا کھون کی طرح کرے میں داخل ہوا اور لیڈی صاحبہ کی طرف جھپٹا اور اس کا اس قدر بے نقطہ گالیوں دین کہ کوئی شریف عورت ان کو سن نہیں سکتی تھی اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا۔ اس ڈنڈے کی نوک اس مردود نے لیڈی صاحبہ کی آنکھ کے اوپر والے حصہ پر ماری تھی یہ دیکھ کر اب نہ رہی اور تو کچھ نہ ملا لیکن پاس ہی آتش دان کا کولہ کر بیسنے کی آہنی سلاخ پڑی ہوئی تھی وہی میرے ہاتھ آگئی اور میں جھپٹ کر دونوں کے بیچ میں آ گیا اس کے بعد دونوں میں خوب ہاتھ پائی ہوئی۔ یہ دیکھتے اس کی ضرب کا نشان میرے بازو پر موجود ہے اس کے بعد جب میری باری آئی تو میں نے بھی آہنی سلاخ سے اسی ضرب لگائی کہ وہ جانبر نہ ہوا اور اس کی کھوپڑی کدہ کی طرح پاش پاش ہو گئی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ کبھی اس واقعہ کا انیس ہوا ہوگا۔ نہیں ہرگز نہیں ایسے یا تو وہ نہیں تھا یا میں نہیں تھا۔ دونوں میں سے ایک کی جان ضرور جاتی ہے لیکن اس سے زیادہ ایک اور بات تھی یعنی اگر میں وہاں سے ہٹا گیا تو پھر یا تو اس کی جان نہیں یا لیڈی صاحبہ کی۔ اور میں اس پائل شخص کے قبضہ میں اس لیڈی کو چھوڑنا ہرگز گوارا نہ کر سکتا تھا۔ اب آپ سمجھے کہ میں نے اس شخص کو کیوں قتل کیا کیا میں غلطی پر تھا۔ اگر غلطی پر تھا تو اب آپ ہی بتائیں کہ اگر ایسا معاملہ آپ کو پیش آتا تو آپ کیا کرتے۔

آہ میں وقت لیڈی صاحبہ کو اس مردود نے مارا تو یہ جھٹی جس کی آواز سکر تیرمز راہت بھی اپنے کمرے سے نکل کر دوڑی اور موقع پر پہنچ گئی۔ وہاں الماری میں ایک بوتل شرب کی بھی تھی میں نے وہ بوتل اٹھا کر کھولی اور چھوڑی ہی شرب لیڈی صاحبہ کے منہ میں پھانسی کیونکہ وہ ضرب کا

صدر سے آدھ موٹی ہو گئی تھیں۔ بعد ازاں ایک دو گھونٹ شراب کے خود میں نے بھی پئے۔ لیکن تریزہ خاموش تھی اس کی طبیعت پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور جس طرح میں نظر تھا اسی طرح وہ بھی بے فکر تھی لہذا ہم دونوں نے مل کر یہ قصہ گڑھا ہم نے چاہا کہ تمام انتظامات ایسے کر دیے جائیں گویا یہ کام پورا ہو گیا ہو ہے۔ مشاط نے بھی وہ مصنوعی قصہ اپنی مالکہ کو سکھایا اور بار بار پڑھایا۔ میں نے آشدان کے کانس پر چڑھ کر گھنٹی والی رسی کاٹی۔ بعد ازاں میں نے بیگم صاحبہ کو کرسی پر بٹھا کر اس رسی سے جکڑ دیا اور رسی کا سرا بھی آدھ پڑھ دیا جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ رسی توڑی گئی ہے اس کے بعد میں نے چاندی کے چند برتن اکٹھا کئے تاکہ لوگوں کو چورون کا فعل معلوم ہو۔ وہ برتن بیکرین گھر سے نکلا اور ان کو بچھایا گیا کہ میرے جلنے کے بعد چورون چھو جائیں لیکن میرے جلنے کے پاؤ گھنٹہ بعد یا کیا جائے گھر سے نکل کر میں نے وہ چاندی کے برتن تالاب میں ڈال دیے اور سیدہ اپنے گھر سکنہم کو روانہ ہو گیا۔ میں خوش تھا کہ آج میں نے عمر بھر میں سب سے اچھا کام کیا۔

بس حضرات جو کچھ میں نے عرض کیا ہے یہ بالکل سچا سچا واقعہ ہے اس میں جھوٹ کی رتی بھر بھی آمیزش نہیں ہے۔

یہ قصہ منکر شر ہو جس کچھ دیر تک خاموشی کے ساتھ پائپ پی رہے۔

ہوس میرے خیال میں بھی آپ کا قصہ صحیح اور بے کم و کاست ہے کیونکہ آپ نے ایک ایسی بات بیان کر دی ہے جو خود مجھے معلوم نہ تھی یعنی سوائے ایک طاح پانٹ کے اور کوئی شخص تار سے رسی اس طرح نہیں کاٹ سکتا تھا اور جو گرہ لیڈی صاحبہ کو رسی میں باندھ کر لگائی گئی تھی وہ بھی سوائے طاح کے اور کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔ اب آپ کو معلوم ہوا کہ میں نے آپ کا پتہ کیوں نہ پتہ پتہ کیا۔ یاد رہے کہ صرف ایک مرتبہ لیڈی صاحبہ کا واسطہ طاحون سے پڑا تھا اور وہ اس وقت کہ جب وہ یہاں آئیں بس دیکھ لیجئے کہ آپ ہرگز میرے ہاتھ سے بچکر نہیں جاسکتے تھے۔ اور میرا طریق تبدیل بالکل صحیح تھا۔

کپتان لیکن میں کی قابلیت سے باہر تھا کہ وہ صحیح معاملہ معلوم کر سکے۔

ہوس۔ اور پولیس نے کیا بھی نہیں۔ اور جہاں تک میں خیال کرتا ہوں آپ پر یہ معاملہ بھی منکشف بھی نہ ہو سکے گا۔ اب دیکھئے جناب کپتان کو کہ صاحبہ یہ ایک بڑا سنگین معاملہ ہے۔ اگرچہ میں یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ آپ نے جو کچھ کیا وہ اشتعال طبع کی حالت میں کیا لیکن میں عقلمندی کے



ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ عدالت آپ کے عمل کو جائز قرار دے گی یا نہیں۔ بہر حال یہ کام عدالت یا صاحبان چوری کا ہے۔ فی الحال میں آپ سے اس قدر ہمدردی کر سکتا ہوں کہ اگر آپ آئندہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر واپس ہو سکتے ہوں یا یہاں سے چلے جاسکتے ہوں تو ضرور چلے جائیے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس اشارے میں آپ کو کوئی نہیں روکے گا۔

کپتان۔ پھر اس کے بعد معاملہ کھل جائے گا؟

ہوس۔ ہاں کھل جائے گا۔

یہ سن کر کپتان سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس کا رنگ بدلا اور اس کی آنکھوں سے بوجہ فرط غمظن اور غضب شعلے نکلنے لگے اور وہ جھلا کر بولا۔

کپتان۔ ہائین: آپ یہ کس قسم کی تجویز ایک بھلے آدمی کے سامنے پیش کرتے ہیں یعنی میں تو چلا جاؤں اور لیڈی صاحبہ پھنس جائیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس عورت کو جس پر میری جان جاتی ہے اس طرح مصیبت میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا بلاوائے! میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ پولیس میرے ساتھ جو چاہے کرے لیکن خدا کے لئے اس لیڈی پر کوئی آپس نہ آئے۔ میرے پاس لیڈی کو عدالت سے بچانے کی کوئی فکر نہ ہے۔

یہ سن کر مشر ہوس نے اپنے ہاتھ بڑھا کر کپتان سے مصافحہ کیا اور کہا۔

ہوس۔ میں تو صرف آپ کا امتحان لے رہا تھا۔ تم ہر طرح سے نکلے اب میں ایک زبردست ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں اور اس بارہ میں ڈاکٹر واٹسن کو بھی میں ایک اشارہ کر چکا ہوں دیکھتے کپتان کرا کر صاحب ہم اس معاملہ کا تصفیہ باقاعدہ کرینگے۔ آپ خود کو ملزم سمجھیں۔ ڈاکٹر واٹسن! جیوری نہیں اور میں خود جج تھا ہوں۔ اب حضرات جیوری اس تمام شہادت کو سماعت فرمانے کے بعد آپ ملزم کے متعلق کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں۔ فرمائیے کہ ملزم قصور دار ہے یا بے قصور؟

میں۔ قطعی بے قصور! مافی لارڈ!

ہوس۔ اچھا ملزم بری کیا جاتا ہے۔ کپتان کرا کر جب تک قانون کے بیخبر ہیں دوسرا ملزم گرفتار نہیں ہوتا اس وقت تک تم میری طرف سے بے گنہگار رہو اب تم سال بھر کے بعد واپس آؤ اور اس کے بعد لیڈی صاحبہ سے شادی کر کے عیش و عشرت سے شاد کام ہو۔ بس اس عدالت کی شہادت کا یہی فتویٰ اور یہی فیصلہ ہے۔ فقط ختم شد۔

# جاسوسی اور تاریخی ناول عیاشی قیمت پر

ہوائی بندوق

حیرت افزا جاسوسی کا افسانہ نوادہ بجا د ہوائی بندوق ..... امر

شرفیاب چور

شرفیاب چوری اور اس کی سرانجام سانی ..... امر

شرفیاب بدعاش

شرفیاب بدعاش کی سازشیں ..... امر

شرفیاب چور کلاں

جواہرات کی تلاش میں بے گناہ کا قتل ..... امر

نڈرہ پرست

نڈرہ پرست کی تامل و غارتگری ..... امر

اکو لکھا فقیر

نور دہلیں فقیر کی عجیب و غریب داستان ..... امر

کرشمہ رقابت

نڈرہ دستی کا عشق عاشق جاننا کی ناقدری اور کتب خانہ ..... امر

(صدیق بگڑ پکھنوا)

### بہرام چوہدری

بنک کی پوری خوفناک قتل کا دس مرزا کی جاسوسی..... ۲۰۰۰

### پچھرونگھا مٹاپ

پچھ کا دریا میں بہ جانا والدین کا صبر دوبارہ ملنا..... ۲۰۰۰

### شیطان زادہ

ظریفانہ ناول دیکھیں شرارتوں کا مریخ..... ۲۰۰۰

### بہادر ترک

ایک بہادر ترک کی جانتا بازی و سفر فری..... ۲۰۰۰

### طلسم سجد

فن سرا عوامی کمال و مانع انسانی کی عجیب آکاہیاں..... ۲۰۰۰

### جنگ طرابلس

بہادر ترکوں کی جانفروشیان..... ۲۰۰۰

### لاڈلہ بیگم

عورتوں کے پڑھنے کے قابل کتاب ہے..... ۲۰۰۰

### نرالا عاشق

سلطان عالم دا جہ علی شاہ مرحوم کی فیہدی کے واقعات..... ۲۰۰۰

### وقادار ولین

دینا سازوں کا فیہدی میں خلق اللہ کو لوٹنا..... ۲۰۰۰

مدینہ بک پبلیشرز

چمپا

بچے اور پاک عشق کے اثرات.....

مالوہ کی بیگم

خانان اکبر اور عمر علی کی لڑائی میان.....

خونی حسنا

لکھنؤ کا واقعہ مرزا متین کا عبرت ناک قتل.....

محاصرہ پیرس

پیرس کا محاصرہ اہل فرانس کا انداز مدافعت.....

ٹرکی کی حرم سرا

ترکی معاشرتی خرابیاں عشق کے جذبات.....

بالشویک فہرادی

امرا کے مظالم کی قلبی کھوٹی گئی ہے.....

انجام محبت

تاجر بہ کار اظہر زنگین مرزا جون کی خفت چیزا ٹھکھیلیاں.....

سراب فیشن

فیشن پرستی کے ہلکے نتائج.....

پتہ - منجور صدیق - بکھرا - لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۳۱  
پیشتر صدیق بکٹر پوائین آباد لکھنؤ

زور قلم حضرت کلام بی ک

پیشتر صدیق بکٹر پوائین آباد لکھنؤ

# باب

## مشق نیرہ بازی

—————

اس زمانہ میں جو میں نے خیال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرے دوست کی جسمانی اور دماغی حالت بہ مقابلہ ۱۹۵۵ء کے نہایت اچھی ہے۔ اُن کی شہرت کو چار چاند لگ گئے تھے اور بفضلہ تعالیٰ اُس میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا تھا اور یہی وجہ تھی کہ شہرت کے ساتھ ساتھ مروجہات میں بھی بے حد اضافہ ہو گیا تھا اور اب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے غریب خانہ واقع بیکرا سٹریٹ کے آستانہ پر بڑے بڑے جفاوری امیر اور فواب زادے روزمرہ آکر سر جھکاتے تھے۔ لیکن اُن مشہور و معروف ہستیوں کے اسماء گرامی کا اظہار کرنا خلاف دستور اور مصنعت ہے۔

لیکن بائیں ہیرے دوستوں کو یا محض اپنے کام کے شوق میں جیتے تھے وہ بے حد مستغنی المزاج شخص واقع ہوئے تھے اور سولے ایک مرتبہ کے جبکہ انھوں نے نواب صاحب ہولڈ ٹریس سے ۶ ہزار پونڈ کی رقم بطور انعام حاصل کی تھی۔ ان کو کبھی اپنی گران ہیا خدمات کا معاذ صنفہ لیتے نہیں دیکھا۔ یہ شخص دنیا میں رہتا تھا اور دنیا دار بھلی نہیں تھا اور اکثر مرتبہ دیکھا گیا کہ اُس شخص نے مختلف معاملات میں جو اس کی طبیعت کو دھچکپ نہیں معلوم ہوئے بڑے بڑے امیروں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ برخلاف اس کے وہ کسی غریب نادار کو گل کے کام میں بٹھایا نہ دیکھا۔ وہ دھچکپ ہو بڑے انہماک کے ساتھ مفتوں مصروف رہتا تھا۔

اس قابل یاد کار ۱۹۵۵ء میں یکے بعد دیگرے متعدد معاملات انکی دھچکپی اور انہماک کا باعث ہوئے انہیں وہ زبردست معاملہ بھی تھا جس میں کارڈ پیل تو سنفہ کا قتل واقع ہوا تھا اور جس کی تفتیش انھوں نے خاص پاپائے نظم کے فرمان واجب الاداعان

کی تقبیل میں کی تھی اور وہ مشہور و معروف معاملہ بھی جس میں کینسری چریون کے پالنے اور سکھانے والے سٹروٹسن کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ اور عرصہ دراز کے لئے لندن کی بدعنوانی اور جرائم کار یون میں کسی واقع ہو گئی تھی۔ ان دو مشہور واقعات کے بعد دو اور عالم انگیز واقعات رونما ہوئے جن میں سے ایک کپتان پیٹر کار سے کی مرگ ناگہانی سے متعلق تھا۔ میرے خیال میں سٹروٹس لاک ہوس کے کارناموں کی تاریخ ہرگز مکمل نہیں ہوگی اگر اس میں غیر معمولی موخراندک واقعہ کی تفصیلات درج نہ ہوں۔

ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں میرے دوست اپنے مکان سے اس قدر طویل فون سک فائب رہے کہ مجھے خیال گذرا کہ وہ کسی خاص معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف ہیں دوسری بات یہ ہوئی کہ چند مرتبہ بعض ناشائستہ اور غیر مذہب سے آدمیوں نے مکان پر آکر مجھ سے اور سٹروٹسن سے کپتان بیبل صاحب کی نسبت دریافت کیا جس سے میں بھڑ گیا کہ آج کل میرے دوست نے کوئی نیاروپ سا دیا ہے اور وہ نام بدل کر اپنی مشہور و معروف شخصیت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں۔

لندن میں کم از کم پانچ ٹھکانے ایسے تھے جہاں بیچ کر میرے دوست نیاروپ سا دیا لیا کرتے تھے اور مجھے بھی ان کی باتوں میں خواہ مخواہ دخل دینے کی عادت نہیں تھی اس مرتبہ سب سے پہلے جو میرے دوست سے ایک علامت اس بات کی ظاہر ہوئی کہ وہ کسی خاص معاملہ میں مہنگا ہیں۔ وہ بھی عجیب و غریب تھی۔ ایک دن وہ ناشتہ سے پہلے ہی گھر سے جا چکے تھے۔ اور میں خود اپنا ناشتہ کرنے بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں وہ خود بھی مکرے میں داخل ہوئے۔ ایک دوہری بنان کا بھالا چھتری کی طرح ان کی نعل میں دبا ہوا تھا۔

میں۔ معاذ اللہ ہوس! کیا میں یہ خیال کروں کہ آپ لندن کی گیلون میں بائیں مہیت کٹائی مارے مارے پھرتے تھے۔

ہوس۔ ہاں میں ذرا قصائی کی دوکان تک گیا تھا۔ بس وہیں سے واپس آ رہا ہوں۔

میں۔ قصائی کی دوکان؟

ہوس۔ ہاں! اور اس وقت مجھے بھوک بھی خوب لگی ہوئی ہے۔ وہی دوست واسٹن! ناشتہ سے پہلے کیتھروڈرزش کر لینا نہایت ہی مفید بات ہے۔ لیکن میں شرط بتانا ہوں

کہ آپ یہ نہیں بتا سکیں گے کہ میں آج کس قسم کی ورزش میں مشغول رہا۔  
میں۔ میں بھی خیال آرائی کی کچھ ضرورت نہیں سمجھتا۔

اس کے بعد میرے دوست مسٹر ہوس میئر پر بیٹھ کر قہوہ بنانے لگے اور میں کڑیلے  
ہوس۔ اگر آج تم آٹارڈی قصائی کی دکان کے پچھلے حصہ میں ہوتے تو تم دیکھتے کہ ایک بکری  
لٹکی ہوئی ہے اور ایک شخص آستینیں چڑھا ہے اس بلم سے اس بکری کی لاش پر ضربیں  
لگاتا ہے۔ یہ شخص میری ہی ذات تھی۔ میں نے آج ہر طریقہ سے کوشش کی۔ خوب  
خوب ہمارے طعن پر طعن لگائے لیکن بالآخر یہ ثابت ہو گیا کہ خواہ میں کتنی ہی  
طاقت کروں لیکن میں اپنا بھالا لٹکی ہوئی لاش کے پاس نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو خود  
بھی امتحان کر کے دیکھ سکتے ہو بضرر و احد بھالا پار نہیں کر سکو گے۔

میں۔ نہیں صاحب معاف کیجئے۔ بندہ کو ایسی ورزش کی ضرورت نہیں۔ لیکن یہ تو فریضے  
کہ آخر ایسے عمل کی آپ کو کیا ضرورت ہوس ہوئی تھی۔

ہوس۔ اس واسطے کہ اس عمل کا تعلق بالواسطہ واقعہ قتل کپتان بدیر کارے سے ہوتا ہے  
جس کی عقدہ کشائی میں آج کل میں مصروف ہوں۔





# باب ۲

## پراسرار قتل

جسٹس

ہوس۔ آپ اسٹریٹ پکنس: آپ کا رسلا تار بجھے کل رات ملا تھا اور میں اسی وقت سے آپ کا منتظر ہوں۔ آئیے آئیے تشریف لائیے۔  
 ہمارے ملاقاتی صاحب ایک چست و چالاک خوش رُدا اور خوش پوش جوان آدمی تھے جن کی عمر ۳۰ برس کی ہوگی۔ اُن کی چال ڈال سپا ہیما نہ تھی۔ اور جب چلتے تھے۔ سیدھے اور سیدھے نکال کر چلتے تھے۔ میں نے دیکھتے ہی اُن کو فوراً پہچان لیا وہ ایک نو جوان پولیس سپیکر اسٹریٹ پکنس تھے۔ جن کے مستقبل کی نسبت سٹریٹ ہوس کے خیالات نہایت اچھے تھے۔ اور وہ بھی سائیکلک طریقہ تفتیش جرائم میں خود کو سٹریٹ ہوس کا ایک ادنیٰ شاگرد سمجھتے تھے۔ اس وقت سپیکر پکنس کے تیور پر بل پڑے ہوئے تھے اور انکے چہرے سے کسی قدر تشویش اور مایوسی برس رہی تھی۔ وہ کرسی پر بیٹھ گئے اور سٹریٹ ہوس نے تہوہ کی پیالی تو اضعفہ بڑھائی۔

سپیکر شکر: احسان! لیکن میں یہاں آنے سے قبل ناشتہ کر چکا ہوں۔ آج رات میں لندن ہی میں رہا کیونکہ مجھے کل شام کو معاملہ کی رپورٹ کرنے یہاں آنا پڑا تھا۔  
 ہوس۔ رپورٹ کس بات کی کرنی تھی؟  
 سپیکر۔ اپنی مایوسی اور قطعی ناکامی کی۔  
 ہوس۔ تو کیا تفتیش میں کچھ بھی ترقی نہیں ہو سکی۔  
 سپیکر۔ قطعی کچھ نہیں۔

ہوس۔ تو بھئی۔ اب اس معاملہ میں مجھے بھی ہاتھ ڈالنا پڑا۔  
 سپیکر۔ میں تو خدا سے چاہتا ہوں کہ آپ ہاتھ ڈالیں۔ (فسوس میری ملازمت میں یہ پہلا بڑا موقع ہاتھ آیا تھا۔ اور اسی میں میری عقل حیران رہ گئی۔ اب سٹریٹ ہوس: خدا

کے لئے اس معاملہ میں ہاتھ ڈال کر میری مدد کیجئے۔

ہوس۔ اچھا۔ اچھا! میں ضرور کچھ کروں گا۔ ادا اتفاق سے جس قدر شہادت اب تک مل سکی ہو وہ میری نظر سے گذر چکی ہے۔ اور میں پچاسیت نامہ بھی بڑے غور سے پڑھ لیا ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ تبا کو بٹوہ جو ملا ہے اور خاص موقع واردات پر ملا ہے اس سے بھی آپ نے کوئی نتیجہ نکالا کیا اس سے کوئی کام نہیں چل سکتا۔؟

یہ سنکر ہائیکس چہرت زدہ ہوس کی صورت تکٹنے لگے اور بولے۔

انسپکٹر۔ وہ بٹوہ تو خود شخص مقتول کا تھا۔ اس کے اندر اس کے نام کے حروف لے ہیں۔ وہ دریائی بچھڑوں کی کھال کا بنا ہوا تھا۔ اور شخص مقتول دریائی بچھڑوں کا پیرانا شکاری تھا۔

ہوس۔ لیکن مقتول کے پاس پائپ کہاں تھا۔

انسپکٹر۔ جی ہاں پائپ تو نہیں ملا۔ اور فی الحقیقت مقتول تبا کو بٹیا بھی بہت کم تھا۔ لیکن پھر بھی اپنے احباب کے لئے کچھ تبا کو اپنے پاس رکھنا پڑتا ہی ہوگا۔

ہوس۔ بیشک رکھنا پڑتا ہوگا۔ میں نے اس بٹوہ کا ذکر صرف اس لئے چھیڑا تھا کہ اگر اس معاملہ کی تفتیش میں خود کرتا ہوتا تو اپنے کام کی ابتدا ہی بٹوہ سے کرتا۔ بہر حال ابھی میرے دوست وارٹن کو اس معاملہ کی کچھ اطلاع نہیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کل معاملہ بالتفصیل ایک بار اور سنائیں۔ زیادہ نہیں تو کم از کم موٹی موٹی باتیں ضرور بیان کر دیں۔

انسپکٹر نے کاغذ کا ایک پرزہ اپنی جیب سے نکالا اور اس طرح ہم کلام ہوا۔

انسپکٹر۔ میرے پاس چند تاریخیں موجود ہیں جن سے آپ کو شخص مقتول کی تبا کی پیرکار کے زندگی کے کچھ حالات معلوم ہو جائیں گے۔ وہ سن ۱۹۵۵ء میں پیدا ہوا تھا اب اس کی عمر ۵۰ برس کی تھی۔ وہ دریائی بچھڑوں اور دیہیل مچھلی کے شکار میں نہایت دلیر اور ہوشیار شخص تھا۔ سن ۱۹۴۷ء میں وہ مقام ڈیونڈی کے ایک دوخانی جہاز سی یوٹی کا دن کا کپتان بنا۔

جو دریائی بچھڑوں کے شکار کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس جہاز میں اس نے کامیابی کے ساتھ چند مہینے گزرے اور بعد ازاں وہ سن ۱۹۴۸ء میں اپنے کام سے سبکدوش ہو کر ریٹائر ہو گیا۔ اس کے بعد وہ چند سال تک دنیا میں سیر و سفر کرتا رہا اور بالآخر اس نے ضلع سیکس میں فارسٹر کے قریب ایک چھوٹا سا علاقہ خریدا جس کا نام ڈوڈلیس لی ہے۔ یہاں وہ شخص

۶ برس تک رہتا رہا اور یہیں وہ کوئی ہفتہ بھر ہوا جان بچا تسلیم ہو گیا۔  
 اس شخص میں چند عجیب غریب خصوصیات بھی تھیں۔ اپنی کسمپوشی یعنی روزمرہ کی  
 زندگی میں وہ سخت بد مزہ گارا اور متقی تھا۔ ہمیشہ لولہ و خزین اور خاموش رہتا تھا۔ اسکے  
 گھر میں اس کی بیوی، ایک بہت سالہ لڑکی اور دو خادمائین تھیں۔ خادمائین ہمیشہ  
 بدلتی رہتی تھیں۔ کیونکہ گھر کی عام حالت ہمیشہ خوش گوار نہیں رہتی تھی۔ اور بعض اوقات  
 تو صورت حال سخت ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔ یوں تو وہ شخص تمام باتوں سے پرہیز  
 کرتا تھا لیکن جب کبھی پیئے پراتا تھا تو خم کے خم لٹھا دیتا تھا۔ اور بدستی کی حالت میں وہ  
 اچھا خاصہ شیطان بن جاتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کبھی غصہ کی حالت میں وہ اپنی بیوی  
 اور لڑکی کو آدمی رات کے وقت گھر سے نکال دیا کرتا تھا اور جب اس پر جی سوار ہوتا تھا تو وہ  
 ان کو تمام پارک میں اس قدر مارتا پھرتا تھا کہ شور و غل سے تمام گاؤں کی نیند حرام ہو جاتی  
 تھی۔

ایک مرتبہ اس نے گاؤں کے پادری صاحب کو بھی خوب ٹھونکا۔ جس کی وجہ سے اسکی  
 عدالت میں بھی طلبی ہوئی۔ پادری بیچارہ کا محض اس قدر قصور تھا کہ وہ اس کو سمجھانے آئے  
 تھے کہ اپنی بیوی اور لڑکی سے اتنا برابر تاؤ نہ کیا کرے۔ الغرض سٹر ہوٹس یہ کپتان پشور کے  
 نہایت خطرناک آدمی تھا۔ اور میں نے سنا ہے کہ جب وہ جہاز کا کپتان تھا اس وقت بھی  
 اس کی یہی حالت تھی اپنے کام میں لوگ اس کو بطرس سیاہ رو کہا کرتے تھے۔ اور یہ نام اسکو  
 اس وجہ سے نہیں دیا گیا تھا کہ اس کا رنگ گرم و سرور زانہ دیکھتے ہوئے اس پر سیاہی ہو گیا  
 تھا یا اس کی داڑھی لمبی اور سیاہ تھی۔ بلکہ اس کے اوضاع و اطوار نہایت خراب۔  
 الغرض یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس کے تمام ہمسائے اس سے نفرت کرتے تھے اور اس کی  
 صحبت بلکہ سایہ سے بچتے تھے اور ایک شخص بھی گاؤں بھر میں ایسا نظر نہیں آتا جس نے  
 اس شخص کی پٹا سر اور موت پر اٹھا رافسوس کیا ہو۔

سٹر ہوٹس! آپ نے تفتیش و جرم اور پنچائت نامہ میں مقتول کے ساختہ پر دست  
 کیبن کا حال تو ضرور پڑھا ہوگا لیکن غالباً آپ کے دوست ڈاکٹر ڈاٹسن کو اس کی کیفیت  
 معلوم ہوگی۔ مقتول نے اپنے گھر سے چند سو گز کے فاصلہ پر ایک خانہ جو بین تعمیر کر لیا تھا۔  
 جس کو وہ کیبن رجا کا کہہ کر پکارتا تھا اور اسی جوبی کرہ میں وہ روز رات کو سویا کرتا تھا

یہ چھوٹا سا ایک کمرے کا مکان تھا جس کا طول ۱۶ فٹ اور عرض ۱۰ فٹ تھا۔ اس چھوٹی مکان کی کبھی وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرتا تھا۔ خود ہی اپنا بستر بچھاتا اور صاف کرتا تھا۔ اور کسی شخص کو کمرے کے دروازے تک بھی پھٹکنے نہیں دیا کرتا تھا۔ اس کمرے کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کھڑکی نہیں۔ انہیں سے ایک کھڑکی کا بیخ شائع عام کی طرف ہے اور جب رات کے وقت آئینہ روشنی نمودار ہوتی تھی تو لوگ آپس میں کہا کرتے تھے کہ نہ معلوم یہ بٹرس کا لیا، کیا کر رہا ہے۔ سٹر ہوسا لہی وہ کھڑکی ہے جس کے ذریعے سے ہم کو بعض شہادتیں تفتیش و جرم کے وقت ملیں۔

آپ کو یاد ہو گا کہ سیکرٹری ایک سنگتراش جو اکثر پتھر کی چٹائی کا کام کیا کرتا ہے وہ واقعہ قتل سے ۲ روز پہلے رات کے ۱۰ بجے فارٹ روڈ سے گزرا اور سامنے میدان میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا۔ اور یہاں اس نے درختوں کے اندر ایک منح روشنی دیکھی جو کھڑکی سے نکل رہی تھی وہ شخص حلفیہ بیان کرتا ہے کہ کسی شخص کے سر کا سایہ پردہ پر حرکت کرتا نظر آتا تھا۔ لیکن یہ سایہ ہرگز پیٹھ کا ریسے کا نہیں تھا۔ کیونکہ وہ کپتان بد کو رکھ کر خوب جانتا تھا۔ یہ سایہ کسی داڑھی والے شخص کا تھا۔ لیکن داڑھی زیادہ بڑی نہیں تھی۔ اور جس طرح اس شخص کی داڑھی کے بال اوپر ادھر بکھرتے تھے ویسے کپتان کی داڑھی نہیں بکھرتی تھی۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ وہ تقریباً دو گھنٹہ تک شراب خانے میں رہا تھا اور سڑک سے کھڑکی تک کچھ فاصلہ بھی ضرور ہے۔ لیکن یہ واقعہ سوموار کا ہے اور قتل بدھ کے روز ہوا۔

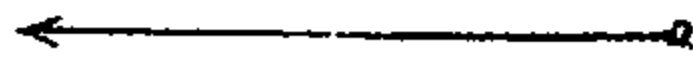
سنگل کے روز پیر کا ریسے کا مزاج بگڑا ہوا تھا وہ شراب کے نشہ میں چوراس قدر بہت تھا کہ اس کو ذرا سی بھلائی یا نیکی بدسی کا کچھ خیال نہیں تھا۔ وہ اس روز ایک بھیرے ہوئے جنگلی درندے کی طرح خطرناک بنا ہوا تھا۔ وہ گھر کے چاروں طرف چکر لگا رہا تھا اور جب عورتیں اس کی صورت دیکھتی تھیں تو ڈر کر بھاگ جاتی تھیں۔ رات کو بڑی رات گئے وہ اپنے چوٹی کمرے میں چلا گیا۔ رات کو آنجنے کے قریب اس کی لڑکی نے جو اپنے کمرے کی کھڑکیاں کھولے سو رہی تھی خانہ چوبین کی طرف سے ایک نہایت ہولناک آواز آتی تھی لیکن چونکہ کپتان مذکور کے لئے شراب کے نشہ میں چلانا اور شور مچانا کوئی نئی بات نہ تھی اس لیے کسی شخص نے شہد غل کی طرف توجہ نہیں کی۔ صبح کو بچراٹھکر ایک خادم نے دیکھا کہ خانہ چوبین کا ایک

دروازہ کھلا ہوا ہے۔ لیکن کپتان پٹر کا خوف لوگوں کے دلوں پر اس قدر طاری تھا کہ دوپہر تک کسی کا حوصلہ نہ بڑا کہ کمرے میں جھانک کر دیکھے۔ دوپہر کے وقت جب انہوں نے اپنے پاؤں کمرے کے دروازے پر جا کر اور اندر جھانک کر دیکھا تو ان کا رنگ فق ہو گیا اور وہ شور و غل مچاتے ہوئے تمام گاؤں میں پھرنے لگے۔ کپتان پٹر کو کسی نے قتل کر ڈالا۔

گھنٹہ بھر بعد میں موقعہ واردات پر جا پہنچا اور معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

سٹر ہوٹس! آپ تو جانتے ہیں کہ میں کس قدر مستقل مزاج آدمی واقع ہوا ہوں۔ لیکن میں آپ سے بچ عرض کرتا ہوں کہ جس وقت میں نے کمرے میں جھانک کر دیکھا تو وہ ہیبتناک منظر پیش نظر ہوا کہ میں بھی بہم گیا۔ کمرہ میں کھیاں اس قدر بھنبھنا رہی تھیں کہ گویا مدہم کے سردن میں اچھا خاصہ ہارمونیم بج رہا ہے اور کمرہ کا فرش اور دیواریں کسی معلوم ہوتی تھیں جیسے کسی بلج کی۔ کپتان اس کمرہ کو کیتھن کہا کرتا تھا اور واقعی وہ تھا بھی کیتھن۔ کیونکہ اس کی صورت بالکل ایک جہاز کی کمرہ کی تھی۔ کمرہ کے ایک طرف بیٹھنے یا سونے کا تختہ تھا۔ آلات جہاز رانی رکھنے کا ایک صندوق تھا۔ نقشے اور سمندر کی راستوں کے چارٹ (نقشے) لٹکا رہے تھے۔ یہی یونانی کارن، نامی جہاز کی ایک تصویر بھی تھی۔ ایک تختہ پر سمندری حساب کتاب کی کتابیں بھی قرینہ سے لگی ہوئی تھیں۔ گویا جو کچھ سامان جہاز کے کپتان کے کمرہ میں ہوا کرتا ہے وہ سب وہاں موجود تھا۔ اور اس تمام سامان کے بیچ میں خود کپتان مقبول پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ تشنچ کی وجہ سے بیٹھنا ہو گیا تھا۔ اور اس کی داڑھی کے بال منتشر اور کھڑے ہوئے تھے۔ اس کے چوڑے پھلے سینے سے وہیل پھلی مارنے کا ایک دستہ نیزہ ہارپون پارتھا جو سینے سے پار ہو کر کمرے نکل کر بیچھے کے تختہ میں جا گھسا تھا۔

الغرض وہ اس طرح پڑا ہوا تھا کہ گویا کسی نے تختہ سے چپکا دیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کانٹے دار نیزہ سینے سے پار ہونے ہی اس کی روج پر داز کر گئی تھی۔ ہارپون یا وہیل پھلی مارنے کے کانٹے دار نیزہ کی شکل حسب ذیل ہوتی ہے۔



سٹر ہوٹس! چونکہ میں آپ کے طریقوں سے خوب واقف ہوں اس لئے میں نے کسی چیز کو ہاتھ لگانے نہیں دیا۔ میں نے ہر چیز کا بغور معائنہ کیا۔ کمرہ دیکھا۔ کمرہ کا فرش دیکھا

کمرے سے باہر راستہ اور میدان دیکھا۔ لیکن کسی کے پاؤں کا نشان نہیں تھا۔

ہوس۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ کوئی نشان آپ کو نظر نہیں آیا۔

انسپیکٹر۔ میں جناب کو یقین دلاتا ہوں کہ واقعی وہاں کوئی نشان موجود نہیں تھا۔

ہوس۔ عزیز میڈیکل پکٹس! میں نے بہت سے جرائم کی تفتیش کی ہے لیکن آج تک کوئی

جرم ایسا نہیں دیکھا جو کسی اڑنے والی مخلوق نے کیا ہو۔ جب تک مجرم اپنی دو ٹانگوں

سے کام لیگا اُس وقت تک کسی نہ کسی قسم کا نشان ہو تو ضرور ہونا چاہئے خواہ وہ کتنا

ہی خفیف اور ظاہر آنکھوں سے نظر نہ آئے۔ لیکن سائینٹفک طریقوں سے کام لینے والا ان

تمام نشانات کو دیکھ لیتا ہے۔ پھر کوئی یقین آسکتا ہے کہ اس کمرے میں وہ ہر طرف سے

خون آلودہ ہے کوئی ایسا نشان موجود نہیں جس سے ہم کو تفتیش میں مدد مل سکے۔ خیر میں نے

پنجایت نامہ کی رپورٹ پڑھ کر معلوم کر لیا ہے کہ بعض بائین ایسی ہیں جن پر آپ لوگوں

نے توجہ نہیں کی۔

نوجوان انسپیکٹر کی قدر چین چین ہو کر مٹر ہوس کے چہرے کی طرف تکتے لگا

انسپیکٹر مٹر ہوس! مجھ سے بڑی حماقت ہوئی جو میں نے وقت پر آپ کو مدعو نہ کر لیا۔

تاکہ آپ موقعہ کا معاملہ خوب اچھی طرح کر سکتے۔ لیکن ادب بچپن کے کیا ہوتے ہیں

چنگ گین کھیت، بس اتنوں مشے کہ بعد از جنگ یا دایر بر کلہ خود باید زد، والا

معاملہ ہے۔ بیشک کمرے میں بعض چیزیں ایسی تھیں جن پر خاص توجہ ہونی لازم تھی۔

ایک تو وہ ہارپون یا پھلی کا بھالا ہی تھا جو آلا قتل ہے۔ یہ آلا قاتل نے جھپٹ کر

دیوار سے آٹا را ہوا۔ اس جگہ دو نیزے اور بھی ہیں۔ تیسرے کی جگہ خالی تھی نیزہ

کی ڈانڈ پر الفاظ "سی یونی کارن ڈیونڈی" کھدے ہوئے تھے اس سے یہ معلوم ہوتا

ہے کہ ارتکاب جرم سخت غیظ و غضب کی حالت میں ہوا۔ اور قاتل کے ہاتھ میں جو آلا

ضرب سب سے پہلے آیا وہی اُس نے جھپٹ کر اٹھا لیا۔ اور بار بار۔ رہا یہ واقعہ کہ جرم

کا ارتکاب رات کے ۲ بجے ہوا اور اُس وقت کپتان پیرکارے اور ایس جی

ہوئے تھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس روز کپتان کی ملاقات قاتل سے ضرور

ٹھہری ہوگی اور اس قیاس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ ہم شراب کی ایک بوتل

اور دو گلاس بھی میز پر موجود تھے۔

ہوس۔ ہاں! بیشک یہ دونوں قیاسات صحیح ہو سکتے ہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ کیا کرہ میں سوائے دم شراب کے اور بھی کسی قسم کی شراب تھی؟

انسپیکٹر۔ ہاں سمندری آلات کے کلبس پر دو قرابے اور بھی تھے جن میں سے ایک میں برانڈی اور دوسرے میں وسکی موجود تھی۔ لیکن اس سے ہمارا کام نہیں چل سکتا کیونکہ دونوں قرابے لبریز تھے اور ان میں سے کسی نے بوند بھر بھی خرچ نہیں کی تھی۔

ہوس۔ بہر حال وسکی اور برانڈی کی موجودگی کچھ نہ کچھ معنی ضرور رکھتی ہے اچھا آپ ایسی چیزوں کا حال اور بیان کیجئے جو آپ کے نزدیک معاملہ سے تعلق رکھتی نظر آتی ہیں۔

انسپیکٹر۔ میز پر تبا کو کا۔ بٹوہ بھی موجود تھا۔

ہوس۔ میز کے کس حصے پر تھا؟

انسپیکٹر۔ میز کے وسط میں تھا یہ دریائی کچھڑے کی کھال کا بنا ہوا ہے۔ اس کے بال صاف اور سیدھے ہیں اور بانڈھنے کے لئے ایک چھوٹا سا تسمہ بھی تھا۔ اندر کی طرف بٹوہ کے ڈھکنے پر صرف P.C (پی۔سی) لکھے ہوئے تھے اور اس کے اندر نصف چھٹانگ تخت تبا کو بھرا ہوا تھا جیسا جازسی لوگ پیا کرتے ہیں۔

ہوس۔ بہت اچھا۔ پھر اور کیا باتیں معلوم ہوئیں۔

انسپیکٹر ہاپکنس نے اپنی جیب سے شتری رنگ کے پٹو میں لپٹی ہوئی ایک نوٹ بک نکالی نوٹ بک کا بیرونی حصہ سنہ در بوسیدہ تھا اور کاغذوں کا رنگ بھی اڑ گیا تھا پہلے صفحہ پر حروف H.N. تھے اور تاریخ ۱۹۸۳ء لکھی ہوئی تھی۔ مسٹر ہوس نے نوٹ بک لیکر حسب معمول میز پر رکھی اور اپنے خاص طریقہ پر بغور دیکھنا شروع کیا اور انسپیکٹر ہاپکنس نے کھڑے ہو کر عقب سے شانہ پر گردن جھکا کر مسٹر ہوس کی کارروائی کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔

نوٹ بک کے دوسرے صفحہ پر حروف C.P.R. چھپے ہوئے تھے۔ اس کے بعد چند ورق پر اعداد و شمار درج تھے۔ اس کے بعد ایک عنوان ادا آر جنٹائن، دوسرا "کوٹاریکا" اور تیسرا "سالن پادلو" درج تھا اور ابھر ایک کے آگے کچھ نہ کچھ عبارت، کچھ علامتیں اور کچھ اعداد و شمار درج تھے۔

ہوس۔ ان اندراجات سے آپ کیا سمجھیں؟  
 انسپکٹر۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف ہینڈیوں کے نمبر ہیں۔ میرے خیال میں حروف  
 H.N. کسی دلال کے نام کے حروف ہیں اور ممکن ہے کہ C.P.R اس کا  
 کوئی سوکل ہو۔

ہوس۔ لیکن C.P.R سے مطلب آپ "کینڈین پیسفا ریلوے" کیوں نہیں  
 لیتے۔

یہ الفاظ سکر انسپکٹر بہت کچھ سیٹ پٹا یا اور اپنی زبان پر ہاتھ مار کر لا حول ولاقہ  
 کہنے لگا۔

انسپکٹر۔ وائڈ! میں بھی کس قدر بیوقوف واقع ہوا ہوں واقعی جو کچھ آپ فرماتے  
 ہیں معاملہ اسی طرح ہے بس اب H.N. کے دستخط رہ گئے جن سے ہم کو کچھ مطلب  
 نکالنا باقی ہے۔ میں اس سے پہلے ہینڈی بازار کے پرانے نمبروں کا مطالعہ کر چکا ہوں  
 لیکن مشاعرے کے متعلق مجھے صرافہ میں یا کسی دلال کے یہاں ایسے نمبر نہیں ملے لیکن نہیں  
 یہ معاملہ نہایت معنی خیز اور توجہ آدہ ہے۔ میرے خیال میں سٹر ہوس تو یہ امر تسلیم کرنا چاہیے  
 کہ یہ حروف اس دوسرے شخص کے دستخط ہیں جو واقعہ واردات پر موجود تھا۔ یعنی  
 قاتل کے اور چونکہ ان اعداد و شمار کا تعلق بہت بڑی رقم کی کفالتوں سے ہے اس لیے  
 میرے خیال میں اس قتل کا تعلق بھی ان اعداد و شمار سے ضرور بالضرور ہوگا۔  
 اس وقت شرکاک ہوس کے چہرے سے یہ بات ظاہر ہو رہی تھی کہ اس جدید  
 انکشاف سے اس کی طبیعت کس قدر الجھن میں پڑ گئی ہے۔

ہوس۔ میں تمھاری دونوں باتوں کو تسلیم کرتا ہوں اور اب میں یہ بھی عرض کرنے  
 دیتا ہوں کہ اس نوٹ بک کی وجہ سے میری رائے میں بھی تغیر واقع ہو گیا ہے کیونکہ  
 یہ نوٹ بک پنچائت نامہ کے وقت برآمد نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے میں نے اور کچھ رائے  
 قائم کی تھی۔ بہر حال اب میری سابقہ رائے بدل گئی ہے اب یہ بتائیے کہ کیا آپ نے ان  
 کفالتوں میں سے جو اس نوٹ بک میں درج ہیں کسی کا پتہ لگانے کی کوشش  
 کی ہے؟

انسپکٹر۔ ان دنوں میں تحقیقات کی جا رہی ہے لیکن خیال یہ ہو کہ چونکہ یہ کفالتیں تازہ



امریکہ کے معاملات سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان کے حصہ داروں کا مکمل رجسٹر جنوبی امریکہ میں ہوگا۔ اور حصہ داروں کے ناموں کا پتہ لگانے میں کم از کم کسی ہفتے لگیں گے۔

مٹھوس نے اسی تنازعہ میں نوٹ بک کی بیرونی سطح کو اپنے آئین شیشے کی مدد سے بغور دیکھنا شروع کیا۔

ہوس۔ دیکھئے اس جگہ کچھ مٹا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ رنگ میں تبدیلی ہو گئی ہے۔

اسپیکٹر۔ جی ہاں! خون کا دھبہ ہے۔ میں تو عرض کر چکا ہوں کہ میں نے یہ نوٹ بک کمرہ کے فرش پر سے اٹھائی تھی۔

ہوس۔ خون کا دھبہ اوپر تھا یا نیچے؟

اسپیکٹر۔ دفینوں کے نیچے والے حصہ میں تھا۔

ہوس۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نوٹ بک ارتکاب جرم کے بعد فرش پر گر گئی تھی۔

اسپیکٹر۔ چیک مٹھوس! یہ نکتہ میرے بھی ذہن میں آیا تھا اور میرے خیال میں اس وقت آیا تھا کہ قاتل جلدی سے فرار ہوتے ہوئے اپنی یہ نوٹ بک گرا گیا ہے۔ یہ نوٹ بک کمرہ کے دروازہ کے پاس پڑی ہوئی تھی۔

ہوس۔ میرا خیال یہ ہے کہ ان کفالتوں میں سے کوئی بھی کپتان مقتول کی ملکیت نہیں بانی گئی۔

اسپیکٹر۔ جی ہاں کوئی نہیں بانی گئی۔

ہوس۔ کیا آپ کو اس معاملہ میں جوڑی کا بھی کچھ مشبہ ہوتا ہے؟

اسپیکٹر۔ جی نہیں! اس لئے کہ کسی چیز کو بھی ہاتھ نہیں لگایا گیا۔

ہوس۔ تو عزیز ازجان مٹھوس! یہ معاملہ واقعی ایک نہایت دلچسپ معاملہ ہے ہاں تو برآمد شدہ چیزوں میں ایک چہرہ بھی ہے۔ ہے نا؟

اسپیکٹر۔ جی ہاں نیام دار چہرہ ہے جو ابھی تک نیام میں موجود ہے۔ وہ چہرہ مقتول کے قدموں میں پڑا ہوا تھا۔ مقتول کی بیوی مٹھوس نے شناخت کر کے بتایا ہے کہ وہ چہرہ اس کے شوہر کا تھا۔

یہ سن کر مٹھوس کچھ دیر تک بچہ فکر میں غوطے کھاتے رہے۔

ہوس۔ اچھا تو میرے خیال میں اب مجھے موقع پر چل کر تمام باتیں اپنی آنکھوں سے  
 دیکھنی پڑیں گی۔ بغیر اس کے کام نہیں چل سکیگا۔  
 مسٹر ہوس کے الفاظ سنلتے ہی سپیکٹر ہاپکنس نے ایک خوشی کا نعرہ مالا اور وہ فرط  
 مسرت سے گلکھلا اٹھا۔

سپیکٹر۔ اگر ایسا ہوا تو میری طبیعت سے بہت بڑا بوجھ اتر جائے گا۔  
 ہوس۔ سپیکٹر کی طرف انگلی اٹھا کر ایک ہفتہ پیشتر یہ کام بہت آسان ہوتا لیکن وقت  
 بھی میرا جانابے سو دن ہو گا ڈاکٹر واٹسن! اگر آپ کچھ دقت دے سکیں تو میں آپ کی  
 صحبت سے بہت کچھ لطف اندوز ہوں گا۔ اچھا ہاپکنس اگر تم ایک چوپہیہ گاڑی طلب  
 کر لو تو ہم باؤگھنڈہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں گے۔



## باب

### ناگروہ گناہ قاتل

ہم ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر اتر کر چند میل تک اُن جھاڑیوں اور درختوں میں سے گزرتے رہے جو ایک پرانے گنجان جنگل کی باقیات اور اصلاحات میں تھے۔ کسی زمانے میں یہ استدر زبردست جنگل تھا کہ یہاں اہل برطانیہ نے سیکسن قوم کے حملہ اور دن کا ساٹھ برس تک مقابلہ کیا اور ملک کے اندرونی حصے میں گھسنے نہ دیا لیکن اب اس جنگل کے وسیع قطعات صاف کر دیے گئے ہیں۔ کیونکہ ملک میں سب سے پہلا کارخانہ آہن سازی یہیں قائم ہوا تھا۔ اور جنگل کے درخت کاٹ کر لوہا بنانے میں جلادیے گئے تھے لیکن اب شمال کی طرف اور زیادہ عمدہ لوہے کی کانیں برآمد ہو چکی ہیں اور حرفت آہن سازی کا مرکز یہاں سے جانسبال منتقل ہو گیا ہے اور اب سولے چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں اور کہیں کہیں تناور درختوں کے کچے اور کچے پھلے خانات میں سے نظر نہیں آتا۔

یہاں ایک قطعہ آراضی میں جہاں سے جنگل صاف کر دیا گیا تھا پہاڑی کے سرسبز و شاداب پہلو پر ایک لمبا گرینچا سنگین مکان بنا ہوا تھا جہاں ایک پھیدہ راستہ کے ذریعے سے جو کھیتوں میں ہو کر گزرتا تھا پہنچتے تھے۔ سڑک کے قریب اور تین طرف جھاڑیوں سے گھرا ہوا شاگرد پیشہ لوگوں کا ایک مکان تھا جس کا ایک دروازہ اور ایک کھڑکی ہا ری طرف تھی یہی موقعہ ارتکاب قتل کا تھا۔

ایک ڈاکٹر ایٹلے ہاکنس سب سے پہلے ہم کو مکان میں لگنے اور وہاں ایک پریشان صورت اور سفید بالوں والی عورت سے ہماری ملاقات کرائی۔ یہ مقتول کی بیوی تھی اُسکے چہرے کی گہری بھریوں، آنکھوں کے سیاہ حلقوں اور گہرائی ہوئی صورت سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر عرصہ دراز تک آلام و مصائب اور بدسلوکیوں کا شکار رہی ہے اور اُس نے استدر عرصہ تک سخت مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ اس عورت کے ساتھ اُس کی بیٹی بھی

تھی جس کی پریشان آنکھیں خوف زدہ ہو کر میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ یہ لڑکی کہتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے بچد خوش ہوئی اور خدا بھلا کیسے دست قائل کا جس نے ایک شیطان سے انکا سچھا چھڑایا۔ واقعی بطرس کائے نے گھر بھوکا ناک میں دم کر دیا تھا اور گاؤں کا ایک تنفس تھی اس سے خوش نظر نہیں آتا تھا۔ اس گھر میں گھسکر ہاڑی کبی طبیعت گھبرائی اور جب ہم گھر سے باہر نکل کر دوبارہ ہوا اور روشنی میں آئے تو ہم نے خدا کا شکر ادا کیا۔ مکان سے ہم اس پگڈنڈی پر پہنچے جو مقول کی سلسل آمدورفت سے کھیتوں میں بن گئی تھی۔

شاگرد پیشہ کا مکان ایک بہت ہی سادہ عمارت تھی۔ دیواریں لکڑھی کے تختوں کی تھیں اور اوپر اکھری چھت تھی۔ ایک کھر کی دروازے کے برابر اور دوسری مکان کے دوسرے سرے پر تھی۔ انسپکٹر پکٹنس نے اپنی جیب سے کنجی نکالی اور قفل کھولنا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ دفعہ رنگ گیا۔ امدادہ حیرت زدہ ہو کر قفل کو دیکھنے لگا۔ انسپکٹر۔ جناب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز نے قفل کو چھوڑا ہے۔

اور اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا کہ کسی شخص نے ضرور قفل کو چھڑا تھا۔ کیونکہ قفل کے برابر کی لکڑھی کی پتھر کٹی ہوئی تھی۔ اور خراشوں کی وجہ سے لکڑھی کا رنگ اڑ گیا تھا۔ جو اندر سے سفید نظر آ رہی تھی اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ خراشیں بہت تازہ ہیں۔ اسی آٹار میں سٹریٹس کھر کی کا معائنہ کرتے رہے۔

ہوس کسی شخص نے کھر کی کھولنے کی بھی کوشش کی ہو لیکن خواہ وہ کوئی بھی ہو لیکن مکان کے اندر نہیں جاسکا۔ اگر وہ شخص کوئی چور ہے تو ضرور اناٹا لگا ہو۔ انسپکٹر۔ یہ بالکل عجیب و غریب بات ہوئی میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ دروازہ اور کھر کی پر یہ نشانات کل نہیں تھے۔

میں۔ ممکن ہو گاؤں میں سے کسی شخصین چوڑے نے یہ حرکت کی ہو اور وہ اندر کی حالت دیکھنا چاہتا ہو۔ کیوں آپ کا کیا خیال ہے۔

انسپکٹر۔ قیاس تو یہ نہیں کہنا کیونکہ گاؤں والوں میں بہت ہی کم آدمی ایسے ہوں گے جو دروازہ یا کھر کی توڑنا تو درکنار جو اس میدان میں بھی قدم رکھنے کا حوصلہ رکھیں کیوں سٹریٹس! آپ کا کیا خیال ہے؟

مسٹر ہوریس ہارکر کی قلم فرسائیوں کا کارنامہ ہے پورے دو کالم سیاہ کر کے نہایت فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے گئے تھے اور مضمون کو "سنسنی خیز" بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں دکھا گیا تھا۔ مسٹر ہومس کھانا کھاتے ہوئے اخبار کھول کر سامنے رکھ لیا تھا۔ اور کھانے کے ساتھ ساتھ پڑھتے گئے اور پڑھتے پڑھتے وہ دو تین مرتبہ اندر ہی اندر بیٹھے۔

ہومس - دانشن! یہ تو خوب ہوا۔ ذرا سنو تو سہی۔

یہ معلوم کرنا طمانیت بخش ہے کہ اب اس معاملہ میں محکمہ پولیس کے مشہور اور دنیا تجربہ کار سراغ رساں مسٹر لیسٹر ٹریڈ۔ اور فن تفتیش و انکشاف کے مشہور و معروف باپر مسٹر شرلاک ہومس کے خیالات و قیاسات میں کوئی اختلاف نہیں رہا اور دونوں نے متفق الرائے ہو کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ سلسلہ واقعات عجیب جو اس قدر ہولناک قتل کی صورت میں منتج ہوا۔ وہ کسی شخص کے اختلال دماغی کا نتیجہ ہے کسی جرم پیشہ شخص کا فعل نظر نہیں آتا۔ اور فی الحقیقت اس سلسلہ جرائم کی اور کوئی توجیہ مجرا اسکے ہو ہی نہیں سکتی کہ مرتکب کے دماغ میں خلل ہے۔"

دانشن! دیکھو احباب! ہمیں کسی قدر قیمتی چیز ہیں۔ بشرطیکہ آپ ان سے کام لینا جانتے ہوں۔ اچھا اب اگر آپ اپنا کھانا ختم کر چکے ہوں تو ذرا پھر لیسٹنگن کی طرف چلئے۔ دیکھیں وہاں ہارڈنگن براؤس کے یہاں کیا حالات معلوم ہوتے ہیں۔

الغرض ہم دونوں رستوران سے نکل کر پھر ایک گاڑی میں سوار ہو کر کیننگٹن ہوئے اور ہارڈنگن براؤس کی دوکان پر رُکے۔ دوکان کا مالک ایک اوسط قد، دوہرے جسم کا چست و چالاک آدمی تھا جس کی حرکات و سکنات نہایت تیز، زبان نہایت صاف اور دماغ نہایت صحیح تھا۔ اور ان تمام خوبیوں کے ساتھ حاضر جواب بھی خوب تھا۔ معمولی اور رسمی صاحب سلامت کے بعد مسٹر ہومس نے مطلب کی باتیں دریافت کرنا شروع کیں۔

ہومس - جناب نے اس واقعہ قتل کے حالات تو ضرور پڑھے ہونگے؟

ہارڈنگن - ہاں جناب شام کے چھپنے والے اخبار دن میں پڑھے ہیں مسٹر ہوریس ہارکر میری دوکان کے حاضر خریداروں میں ہیں۔ چند ماہ گذرے کہ ہم نے ہی ان کو بت دیا تھا۔ ہم نے اُس قسم کے تین بُت بذریعہ فرمایش گلڈ رائیڈ کمپنی کے یہاں سے منگائے تھے۔ لیکن اب وہ سب کے سب فروخت ہو چکے ہیں۔

ہوس۔ آپ نے وہ بُت کس کس کے ہاتھ فروخت کئے؟  
 ہارڈنگ۔ کس کس کے ہاتھ! ایک بُت تو مسٹر ہارڈنگ کے ہاتھ تھے۔ دوسرا بُت مسٹر جوشوا براؤن  
 کے ہاتھ فروخت کیا۔ چکا پتہ لا برنم لارج، لا برنم ویل چپروک ہے۔ اور تیسرا بُت مسٹر سینڈ  
 فورڈ کو دیا تھا۔ پتہ لوور گرور وڈ ریڈنگ ہے اس طرح تینوں بُت تین شخصوں کے ہاتھ  
 فروخت ہوئے تھے۔

ہوس۔ (نوٹو دکھا کر) کیا آپ نے اس کو کبھی دیکھا ہے؟  
 ہارڈنگ۔ جی نہیں میں نے کبھی نہیں دیکھا اور ایسے کریم فنٹر شخص کی صورت دیکھنا چاہتا ہوں  
 ہوس۔ کیا آپ کے کارخانہ میں کوئی اطالوی نوکر ہے؟  
 ہارڈنگ۔ جی ہاں کئی ایک اطالوی ہیں۔ کوئی کاریگر ہے۔ اور کوئی سامان صاف کرتا ہے۔  
 ہوس۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کی دوکان کے رجسٹر میں پرانے شخصوں کی نظر بھی پڑ سکے۔  
 ہارڈنگ۔ ہو کیون نہیں سکتا۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو ہمیشہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور کتابوں کو ان  
 لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے کی کوئی وجہ بھی نہیں دیکھتا۔ یہ معاملہ واقعی عجیب و غریب  
 ہے۔ خدا آپ کو کامیابی دے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اگر دوران تحقیقات میں کوئی نئی بات معلوم ہو  
 تو آپ اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں گے۔

## باب

### گرفتاری

مسٹر ہارڈنگ سے دریافت حال کرتے وقت مسٹر شرلاک ہومس نے بعض باتوں کے  
 نوٹ اپنی کتاب میں درج کر لئے تھے۔ اور اب جو صورت واقعات جدید رنگ اختیار کرتے  
 ہیں۔ وہ پوری طرح مظہر نظر آتے ہیں الغرض جب وہ ان سے چلے تو ان کے دل میں  
 نے کوئی خاص بات نہیں بتائی صرف یہ کہا کہ۔  
 ہوس۔ وہ سمجھتا داسن! اگر تم جلدی نہ چلے تو مسٹر لیسٹر پلے سے چھوڑنا پڑے گا کیونکہ

ان کی ملاقات کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ آگیا ہے۔

اس کے بعد ہم دونوں ایک گاڑی کرایہ کی کر کے فوراً جلدی سے روانہ ہو گئے اور وقتی جس وقت ہم لوگ اپنے مکان واقع بیکرا سٹریٹ میں پہنچے تو دیکھا کہ مسٹر لیسٹریڈ وہاں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ اور نہایت اضطراب کے ساتھ کمرہ میں ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ اس وقت انسپکٹر صاحب کے بشرہ سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے جو دن بھر محنت کی ہے وہ رائیگان نہیں گئی۔

انسپکٹر۔ فرمائیے مسٹر ہوسس کچھ کام میں کامیابی ہوئی؟  
ہوسس۔ کیا بتائیں آج تو دن بھر ایک لمحہ کی بھی فرصت نصیب نہیں ہوئی۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ ایک منٹ بھی ضائع نہیں ہوا۔ ہم نے تھوک فروش کارخانہ داروں اور دونوں خورد و خورشید دوکان داروں سے مل کر بات چیت کی۔ اور اب میں ہر بیت کی تاریخ شروع سے آخر تک بیان کر سکتا ہوں۔

انسپکٹر۔ بتیے..... خیر مسٹر ہوسس آپ کا طریق عمل ہمیشہ نرالا اور جداگانہ ہوتا ہے اور میں اس پر اعتراض کر سکی قابلیت نہیں رکھتا۔ لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ آج میں نے آپ سے اچھا اور زیادہ کام کیا ہے۔ یعنی میں نے شخص مقتول کی لاش کی شناخت کرائی ہے۔  
ہوسس۔ واقعی؟

انسپکٹر۔ جی ہاں۔ اور اس کے علاوہ وجہ قتل بھی دریافت کر لی ہے۔  
ہوسس۔ خوب! شاباش!

انسپکٹر۔ ہمارے دفتر میں ایک انسپکٹر صاحب جو زعفرانی پہاڑی اور اطالوی بستی کے بچہ بچہ اور چہ چہ سے واقف ہیں۔ اب خیال فرمائیے کہ معائنہ لاش سے یہ معلوم ہوا کہ مقتول کے گلے پر ایک ایسا نشان ہے جو عموماً روس کچھوٹک فرقہ والوں کے ہوتا ہے۔ دوسری طرف اس کا رنگ بھی ہم لوگوں سے مختلف تھا۔ ان دونوں باتوں سے میں نتیجہ نکالا کہ یقیناً یہ شخص جنوبی یورپ کا رہنے والا ہے۔ انسپکٹر ہل نے مقتول کی صورت دیکھتے ہی فوراً پہچان لیا کہ وہ کون ہے۔ پینے! مقتول شمر ونیس کا رہنے والا ایک اطالوی نژاد شخص ہے۔ جس کا نام بالظہور و علانیہ ہے اور یہ لندن کے مشہور ستم شعاروں اور سفاک جلاوطن میں سے تھا۔ اس شخص کا تعلق ایک خفیہ سیاسی انجمن سے تھا جس کا نام انجمن فاقیہ ہے اور یہ جماعت اپنے احکام کی نافرمانی میں قتل

کر ڈالتی ہے۔ اب آپ سمجھتے جاتے ہو گئے کہ معاملہ کس طرح صاف ہوتا جاتا ہے۔ دوسرا شخص یعنی قاتل بھی اسی خفیہ انجمن کا کوئی ممبر ہو گا۔ جس نے انجمن کے قواعد و ضوابط کی کسی طرح خلاف ورزی کی تھی۔ انجمن کی طرف سے مقتول پائلٹر کو اس کی سزا دی کیلئے تعینات کیا گیا ہو گا اور یہ وہ نوٹ جو مقتول کی جیب سے برآمد ہوا ہے وہ قاتل کا ہے۔ جو شخص اس غرض سے جیب میں رکھا گیا ہو گا کہ کسی دوسرے شخص کو غلطی سے قتل نہ کیا جائے۔ الغرض مقتول اس شخص کو ڈھونڈتا ہے اور پتہ لگا لیتا ہے۔ وہ اس کا پتہ چھا کرتا ہے۔ مکان میں گھستے دیکھتا ہے۔ وہ باہر انتظار کرتا ہے اور جب قاتل باہر نکلتا ہے تو دونوں میں ہاتھ پائی ہوتی ہے۔ اسی بعد وہ جہد میں وہ شخص پائلٹر کی چھری سے قتل کر ڈالتا ہے۔ اب فرمائیے مسٹر شرلاک ہوس! یہ سلسلہ واقعات لہذا استدلال کس قدر عمدہ اور دلنشین قائم ہوا ہے۔

ہوس۔ (مسکرا کر) نہایت خوب! مسٹر لیسٹریڈ نہایت خوب!! لیکن آپ نے اس بات کی کوئی توجیہ نہیں کی کہ وہ بت کیوں توڑے گئے۔

انسپیکٹر۔ پھر وہی بت! بس جناب میرے خیال میں بت آپ کے دماغ سے قیامت تک نہیں نکلیں گے۔ لیکن اس بت شکنی کا معاملہ ہے ہی کیا۔ معمولی سا جرم ہے۔ جس میں مجرم کو زیادہ سے زیادہ تین مہینہ کی نہیں تو چھ مہینہ کی سزا ہو سکتی ہے۔ اصلی اور اہم معاملہ تو قتل کا ہے جس کی ہم تفتیش کر رہے ہیں اور میں آپ سے عرض کئے دیتا ہوں کہ اب میں اس سلسلہ کی تمام کرٹیاں اپنے ذہن میں قائم کر رہا ہوں۔

ہوس۔ اچھا اس کے بعد آپ کیا کریں گے؟

انسپیکٹر۔ بس آئندہ کرنے کو رہ گیا ہے۔ میں انسپیکٹر ہل کو ساتھ لیکر اٹھالوی سٹی میں جاؤں گا۔ اور جس شخص کا یہ نوٹ ہے۔ اس کو ڈھونڈ لوں گا۔ اور بالزام قتل عمدہ گرفتار کر لوں گا۔ کیا آپ بھی میرے ساتھ تشریف لے چلیں گے؟

ہوس۔ نہیں جناب امیرے خیال میں ہم اپنا مقصد زیادہ آسان طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں اور اگرچہ میں یقینی طور پر تو کہہ نہیں سکتا کیونکہ واقعات کی رفتار کا انحصار ایک خاص بات یہ ہے جو ہمارے قابو سے باہر ہے۔ لیکن مجھے تو یہ امید ہے۔ یعنی دو حصہ یقین اور ایک حصہ مایوسی۔ کہ اگر آپ آج رات کو ہمارے ساتھ چلیں گے تو میں طرز کی گرفتاری میں آپ کو کافی مددوں گا۔

انسپیکٹر۔ کہاں۔ اٹھالوی سٹی میں؟



ہوس۔ نہیں۔ بلکہ میرے خیال میں ملزم کے ملنے کی زیادہ توقع چیز وک میں ہے۔ الفرض مسٹر لیسٹرڈ! اگر آپ آج رات کو ہمارے ساتھ چیز وک تشریف لے چلین تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ضرورت باقی رہی تو میں آپ کے ساتھ اٹالوی سٹی میں کل ضرور چلون گا۔ اور میرے خیال میں اگر وہاں چلنے میں چند گھنٹہ کی تاخیر بھی ہو گئی تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے۔ اور اب میرے خیال میں اگر ہم لوگ چند گھنٹہ کے لئے سو رہیں تو اس سے بہت بڑا فائدہ ہو گا۔ کیونکہ میرا ارادہ رات کے گیاؤا بنے سے چلنے کا ہے۔ اور یہ بھی خیال ہے کہ وہاں سے ہماری واپسی صبح سے پہلے نہیں ہو سکے گی۔ اچھا مسٹر لیسٹرڈ! پہلے تو آپ ہمارے ساتھ کچھ کھانا تناول فرمائیں بعد ازاں آپ کے لئے بستر حاضر ہے اور آپ وقت آنے تک آرام فرمائیں اچھا وائسن! میں بہت ممنون ہوں گا اگر آپ کسی خاص پیغامبر کو طلب کر لینے کیونکہ اس وقت مجھے ایک نہایت ہی مزوری خط بھیجنا ہے جو فوراً چلا جانا چاہئے۔

میں نے حسب ہدایت مسٹر شرلاک ہوس فوراً ایک معتبر آدمی کو طلب کیا جسکی معرفت انھوں نے ایک لفاظہ کسی جگہ بھیجا اور تاکید کر دی کہ سوائے مکتوب الیہ کے اور کسی کے ہاتھ میں نہ سے اس کے بعد مسٹر ہوس نے شام کا تمام وقت پڑانے روزانہ اخباروں کی فائلوں کے دیکھنے اور ورق گردانی کرنے میں گزارا۔ جو برابر کے کمرہ میں بھری پڑی تھیں۔

جب وہ اس کمرے سے چھان بین کر کے برآمد ہوئے تو ان کے بشرہ سے ایک قسم کی ستر ظاہر ہو رہی تھی۔ لیکن انھوں نے اپنی تحقیقات کا کوئی حال ہم لوگوں سے بیان نہیں کیا۔ میں شرلاک ہوس کی باتوں اور ان کے ساڑھک طریقوں سے خوب واقف تھا۔ اس معاملہ کی عقدہ کشائی میں جو جو کارروائیاں وہ کر رہے تھے۔ میں نے ان کو خوب نظر غور سے دیکھا تھا اور جس طرح وہ اس پچیدہ معاملہ کی گتھی سلجھاتے جاتے تھے وہ میں بخوبی سمجھتا جاتا تھا اور اگرچہ میں اس قابل نہیں ہوا تھا کہ کوئی خاص اور مستقل نتیجہ قائم کر سکوں لیکن مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب مسٹر ہوس اس عجیب و غریب بت شکن کی نسبت یہ خیال رکھتے تھے کہ چونکہ منجملہ چھ نیم تن بتوں کے وہ چار کو توڑ چکا ہے لہذا اب اس کا الادہ ضرور بالفرض بقیہ دو بتوں کے بھی توڑنے کا ہو گا۔ ان بقیہ بتوں میں سے ایک عدد چیز وک میں تھا اور دوسرا ریڈنگ میں۔ لیکن بمقابلہ ریڈنگ کے چیز وک قریب تھا۔ لہذا خیال گزرتا تھا کہ اس مرتبہ اگر ایسا تو چیز وک واسے بت کا نمبر آئیگا۔ اور یہی وجہ تھی جو وہ مسٹر لیسٹرڈ کو لیکر چیز وک جا رہے تھے۔ مسٹر ہوس کا یہ بھی ارادہ ظاہر ہوتا تھا

کہ وہ ملزم کو ہاتھ رنگا ہوا یعنی عین بحالت ارتکاب جرم گرفتار کر لینا چاہتے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ بھی یاد آیا کہ میرے چالاک دوست شرلاک ہوس نے اخباروں کے ذریعے سے ملزم کو کس طرح دھوکا دیا تھا اور مسٹر ہوٹس ہار کر کی معرفت یہ لکھوادیا تھا کہ نعل کسی ایسے شخص کا ہے جس کے دماغ میں خلل ہے اس کے معنی یہ تھے کہ وہ مجرم کو بے فکر کر دیتا چاہتے تھے تاکہ وہ کام میں بدستور مصروف رہے۔ واقعہ جب میں نے ان تمام باتوں کو سوچا تو میرے دل میں ایسا دردناک مسٹر شرلاک ہوس کی دانشمندی اور دقیقہ سنجی کی اس درجہ قدر ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میرے خیالات کو اس بات سے اور بھی زیادہ کھلکی ہو گئی کہ جب ہم گھر سے چلنے لگے تو مسٹر ہوس نے مجھے ہدایت کی کہ میں اپنا ریوا اور بھی پورا بھر کر جیب میں رکھ لوں اور انھوں نے خود بھی اپنا پسندیدہ حربہ یعنی نو بے کی بھاری شام والا ڈنڈا سنبھال لیا تھا۔

رات کے گیارہ بجے ایک چوپتہ گاڑی طلب کر لینی اور اس دن سوار ہو کر ہم روانہ ہو گئے چلتے چلتے ایک مقام پر پہنچے جو ہمراستہ تھوڑے پل کے اس طرف تھا۔ یہاں پہنچ کر گاڑی روک دی گئی۔ کوچیان کو منتظر رہنے کی ہدایت کر دی گئی اور ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دیر چل کر ہم ایک دو راستہ اور الگ تھلگ سڑک پر پہنچے جس کے دو طرف خوبصورت درخت نصب تھے اور دونوں طرف شاندار نفیس مکانات کی قطار بن تھیں۔ جن میں سے ہر مکان کے چاروں طرف احاطہ اور باغیچہ تھا۔ سڑک والی لائٹیں کی روشنی میں ایک مکان کے تختہ پر نظر پڑی جو پھانک پر نصب تھا۔ ”لابرٹم ویلا“ تحریر تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مکان کے رہنے والے پہلے ہی سے اپنے اپنے کمروں میں جا کر مصروف استراحت تھے۔ کیونکہ بڑے کمرے کے بیرونی دروازہ پر جو چھوٹی سی لائٹیں جل رہی تھی اس کے سوائے گھر میں اور کہیں روشنی کا پتہ نہیں تھا۔ سڑک اور احاطہ کے مکان کے درمیان میں لکڑی کا کٹھن تھا جس کا تاریک سایہ اندر کی طرف پڑ رہا تھا۔ اسی سایہ میں ہم لوگ چھپ کر بیٹھ گئے۔

ہوس۔ (باہستگی) مجھے اندیشہ ہے کہ ہم لوگوں کو زیادہ عرصہ تک انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن خدا کا شکر ادا کرتا چاہئے کہ اس وقت بارش نہیں ہے۔ دوسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وقت گزاری کے لئے سگریٹ سگار یا پائپ سے ہی شغل کیا جائے لیکن مجھے قوی امید ہے یعنی وہی دو حصے لائق اور ایک حصہ مایوسی ہے کہ ہم ضرور اپنی محنت کی راحت پائیں گے۔ لیکن واقعات کچھ ایسے جلد چلا کر پڑے کہ ہم کو زیادہ دیر زحمت انتظار کشی نہ اٹھانی پڑی اور مقصد ایک عجیب اور نراسے طریقے

سے حاصل ہو گیا۔

باوجودیکہ کسی قسم کی آواز سنائی نہیں دی۔ لیکن دفعتاً بارغ کا پھاٹک کھلا اور ایک تیز باد بھارت چلاک شخص بند کی طرح اچک کر اندر داخل ہوا۔ اور راستہ پر چلنے لگا۔ ہم نے اس کو وہاں تک دیکھا جہاں اس پر لائٹین کی خفیف روشنی پڑی بعد ازاں وہ شخص جھپٹ کر عقب کی طرف مکان کے سایہ میں غائب ہو گیا۔ اس کے بعد کسی قدر وقفہ گزرا۔ اور ہم لوگ دم ساڑھے بیٹھے رہے۔ اسکے بعد آہستہ سے ایک ایسی باریک آواز سنائی دی جیسے کوئی چھوٹا سا دروازہ کھلنے پر ہوتی ہے وہ شخص کھڑکی کا دروازہ کھول رہا تھا۔ اس کے بعد آواز بند ہو گئی اور پھر بہت دیر تک سکوت طاری رہا۔ وہ شخص کھڑکی میں ہو کر مکان میں داخل ہو رہا تھا۔ اتنے میں مکان کے اندر دفعتاً روشنی نمودار ہوئی اور غائب ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ وہ چور لائٹین سے کام لے رہا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کی اس کو تلاش تھی وہ اس کمرہ میں موجود نہیں تھی۔ کیونکہ کبھی چور لائٹین کی روشنی کھڑکی کی ایک پردہ سے نظر آتی تھی۔ کبھی دوسرے سے۔

انسپیکٹر۔ آؤ کھلی ہوئی کھڑکی کے پاس چلین۔ اور جب وہ شخص باہر نکلے لگیگا۔ تو ہم اس کو فوراً دبوچ لیں گے۔

لیکن ہم لوگ ابھی اپنی جگہ سے ملنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ شخص مکان سے باہر نکل آیا۔ اور جسوقت اس شخص پر روشنی پڑی تو ہم نے دیکھا کہ وہ کوئی چیز مفید سی بغل میں دبائے لئے جا رہا ہے اس نے چوروں کی طرح چاروں طرف نظر ڈالی۔ لیکن ہر جگہ سناٹا تھا اس لئے اس کی ڈھارس بندھی ہماری طرف پشت کر کے وہ شخص زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی بغل کی چیز بھی سامنے رکھ لی۔ اسکے بعد ایسی آواز آئی گویا کسی سخت چیز سے دوسری سخت چیز پر ضرب لگائی گئی ہے اور وہ دوسری چیز پاش پاش ہو کر بکھر گئی ہے۔ وہ شخص اپنے کام میں اس قدر منہمک تھا کہ اسکو ہمارے پاؤں کی آہٹ تک سنائی نہ دی۔ اور ہم اس کے سر پر پہنچ گئے۔ موقع پر پہنچتے ہی جس طرح کوئی شیر بھٹی کی طرح جست لگا کر اپنے شکار پر دفعتاً آ پڑتا ہے اسی طرح مسٹر شرلاک ہوس نے جھپٹ کر اس شخص کو جاد بوجا۔ بعد ازاں فوراً ہی میں اور مسٹر لیسٹر بیٹ بھی لپٹ گئے۔ دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔ اور اس شخص کو پوری طرح قبضہ میں کر لیا گیا۔ جس وقت ہم نے اس شخص کی صورت دیکھی تو اس شخص کی صورت شکل نہایت کربہ تھی۔ اس کے چہرہ کا رنگ پھیکا تھا۔ چہرہ پر عبرت پڑی ہوئی تعین۔ اور تمام صورت بے عیانک اور خونخوار نظر آتی تھی۔ اس

شخص کی صورت نوٹو کے عین مطابق ہے۔

لیکن اس وقت مسٹر شرلاک ہوس کی توجہ ہمارے قیدی کی طرف نہیں تھی۔ بلکہ وہ مکان کے دروازہ کی چوکھٹ پر بیٹھ کر نہایت غور سے اس چیز کو دیکھنے لگے جو وہ شخص مکان میں سے نکال کر لایا تھا۔ یہ پولیس اعظم کا ویسا ہی ایک نیم تن بُت تھا۔ جیسا ہم نے اسی روز صبح کو پاش پاش دیکھا تھا۔ اور اس کے بھی ٹکڑے بالکل اسی طرح کئے گئے تھے جیسے پہلے بُت کے کئے گئے تھے۔ مسٹر ہوس بُت کے ہر ٹکڑے کو اٹھا اٹھا کر روشنی میں بغور ملاحظہ فرماتے تھے۔ لیکن ایک ٹکڑے میں دوسرے ٹکڑے سے کوئی فرق نظر نہ آتا تھا۔

مسٹر ہوس اپنا معائنہ ختم ہی کرنے پائے تھے کہ دفعۃً بجلی کی روشنی ہوئی اور تمام مکان بقعد نور بن گیا۔ مکان کا دروازہ کھلا اور ایک گول مٹھول میانہ قد۔ مضبوط ہاتھ والا خوش مزاج آدمی نمودار ہوا۔ یہ مالک مکان تھا جو اس وقت خواب کے کپڑے ہی پہنے باہر نکل آیا تھا۔

ہوس۔ آپ میرے خیال میں مسٹر چوشوا براؤن ہیں؟

مسٹر براؤن۔ اور آپ یقیناً مسٹر شرلاک ہوس ہیں۔ میرے پاس جناب کامرسلہ رحمہ پہنچا تھا تو جناب نے ایک خاص پیغامبر کے ہاتھ ارسال فرمایا تھا۔ اور میں نے آپ کے ارشاد کی حرف بحرف تعمیل کی۔ ہم نے مکان کے اندر سے تمام دروازے بند کر کے اور واقعات کے منتظر رہے۔ واللہ! میں نہایت خوش ہوا کہ آپ نے اس بد معاش کو گرفتار کر لیا۔ اب میں امید کرتا ہوں کہ آپ حضرات اندر تشریف لا کر کچھ چائے پانی سے شغل فرمائیں گے۔

اگرچہ اس وقت رات زیادہ آچکی تھی۔ اور انسپکٹر لیسٹریڈ کو یہ بھی نگر تھی کہ ملزم کو بہت جلد کسی محفوظ جگہ پہنچا دیا جائے۔ لیکن جس خاص تلمط امیر لب و لہجہ میں اس زندہ دل شخص نے مدعو کیا تھا وہ ایسا تھا کہ کوئی بھلا آدمی اس کی دعوت سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ لغرض ہم مکان کے اندر گئے اور اس شخص نے خوب خاطر مدارات کی۔ بعد ازاں ہم معافی کے خواہان ہو کر رخصت ہوئے۔

چند منٹ کے اندر ہماری چوپیمہ گاڑی جس کو ہم ٹھہرا آئے تھے۔ موقع پر پہنچ گئی۔ اور ہم چاروں آدمی لندن کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ میں ہمارے قیدی نے ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نہیں نکالا۔ لیکن وہ بار بار حیران ہو کر ہماری صورتوں کو دیکھتا تھا۔ اور ایک مرتبہ جو میرا ہاتھ اس کے قریب تک پہنچ گیا تو اس نے ایک بھوکے ذمہ کی طرح ایسا پھجہ مارا

اور نوح لیا۔

تھوڑی دیر بعد ہم لوگ تھانہ میں پہنچ گئے جہاں ملزم کی جامہ تلاشی نیکر حوالات میں بند کیا گیا۔ تلاشی میں چند شلنگ نقد اور ایک پیش قبض برآمد ہوا۔ جس کے قبضہ پر تازہ خون کے داغ نظر آتے تھے۔ ان تمام باتوں سے فارغ ہو کر جو ضابطہ کے بموجب نہایت ضروری تعین ہم وہاں روانہ ہونے لگے۔ تو مسٹر لیسٹر ٹریڈ بولے۔

انسپیکٹر۔ بس اب معاملہ ٹھیک ہو گیا۔ انسپیکٹر ان تمام بد واقعات سے بخوبی واقف ہیں وہ دیکھتے ہی اس شخص کا اصلی نام بتا دیں گے آپ نے دیکھا کہ میرا وہ نظریہ جو میں نے "مافیہ نای خفیہ انجمن کے متعلق قائم کیا تھا۔ وہ ضرور صحیح نکلیگا۔ لیکن سچ تو یہ ہے مسٹر ہوس، اگر میں ہوشیاری اور دانشمندی سے آپ نے اس مجرم کو گرفتار کیا ہے اس کی داد نہیں دی جاسکتی اور میں آپکا پیچھونو احسان ہوں لیکن انسوس یہ ہے کہ آپ کی جملہ کارروائی میری سمجھ میں ابھی تک نہیں آئی۔

ہوس۔ (مسکرا کر) ع۔ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ بہر حال چونکہ اب رات زیادہ آگئی ہے اور ابھی تک ایک دو باتیں اور حل طلب باقی ہیں۔ اس لئے میرے خیال میں ابھی اس معاملہ کی پوری تشریح کا وقت نہیں آیا اور میں امدادہ کر چکا ہوں کہ اس معاملہ کو آخری منزل تک پہنچا کر چھوڑ دنگا۔ اچھا مسٹر لیسٹر ٹریڈ! اگر آپ ایک مرتبہ پھر کل چھنبجے میرے بیان قدم بچہ فرمانے کی حمت کو ادا فرمائیں تو غالباً میں آپ کو بتا سکوں گا۔ کہ ابھی یہ معاملہ آپ کی سمجھ میں پوری طرح کیوں نہیں آیا۔ لیکن واضح رہے کہ یہ ایسا عجیب و غریب معاملہ ہے کہ جرائم کی تاریخ میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ اور ہاں وہ انس اگر میں اپنے کارنامے قلمبند کر نیکی کبھی آپ کو اجازت دوں گا۔ تو پولیس انٹلم کے نیم پتھن کا یہ معاملہ فرست کی چوٹی پر ہوگا۔

باب (۶)

گوہر نایاب

اگلے روز شام کو حسب قرار دو سابق مسٹر لیسٹر ٹریڈ ہمارے بیان پھر تشریف لائے۔ اس

وہ ملزم کے متعلق مزید معلومات حاصل کر چکے تھے۔

ہومس۔ کہئے جناب ملزم کی نسبت کچھ مزید معلومات حاصل ہوئی۔

انسپکٹر۔ جی ہاں اس کا نام بیٹو ہے

ہومس۔ اور اصلی یا دوسرا نام۔

انسپکٹر۔ وہ معلوم نہیں ہو سکا۔

ہومس۔ اور کوئی بات؟

انسپکٹر۔ جی ہاں وہ اطالوی بستی کا ایک مشہور و معروف لفٹکا ہے۔ ہمیشہ کنواں کھودتے اور مانی پینے گذرے۔ یہ کبھی کسی زمانہ میں نہایت ہوشیار کارگر تھا اور اگل حلال سے بسر اوقات کرتا تھا لیکن بد قسمتی سے اس کو رفتہ رفتہ ہوا لگ گئی اور بد اعمالی میں پڑ گیا۔ دو مرتبہ جیلخانہ کاٹ چکا ہے ایک مرتبہ تو کسی چھوٹی سی چوری میں اور دوسری مرتبہ ایک اپنے ہومن کو چھرا مارنے میں۔ انگریزی زبان خوب جانتا ہے

ہومس۔ اور وہ بُت شکنی کی وجہ بھی کچھ معلوم ہوئی۔

انسپکٹر۔ کچھ بھی معلوم نہیں ہوا۔ وہ کبھی نہ منہ سے بولتا ہے نہ سر سے کھیلتا ہے۔ کسی بات

کا جواب ہی نہیں دیتا۔ اس بارے میں پولیس نے اس سے بہتیرے سوال کئے لیکن وہ کچھ نہیں بتاتا۔ سر حال پولیس نے اس قدر معلوم کر لیا ہے کہ غالباً یہ بُت گلڈ رائیڈ گھنٹی کے یہاں ہاسی کے ہاتھ سے بنا ہے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ اس قسم کے کاموں کیلئے اس کارخانہ میں ملازم تھا۔

مسٹر ہومس ان تمام باتوں کو غور سے سنتے رہے۔ حالانکہ ان میں بہت سی باتیں ان کو

پیشتر سے معلوم تھیں۔ لیکن میں چونکہ ان کی باتوں سے خوب واقف تھا۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اگرچہ وہ بظاہر مسٹر لیسٹریڈ کی باتیں غور سے سن رہے ہیں۔ لیکن ان کے اصلی خیالات اور ان کا دل کہیں اور ہے اور اس وقت کی مہنوی سنجیدگی اور متانت کے پردہ میں مجھے ان کی حالت کچھ مضطرب اور چین نظر آرہی تھی۔

بالآخر مسٹر شرلاک ہومس اپنی کرسی پر بیٹھے بیٹھے دفعتاً اُچکے۔ اور ان کی آنکھوں میں ایک

خاص قسم کی روشنی نظر آئے گی۔ اس وقت دروازہ کی گھنٹی بجی تھی۔ اور ایک منٹ بعد زمین پر

کسی شخص کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا اور ایک سرخ رنگ اس آدمی جس کے پاؤں

کچھ پھری ہو گئے تھے۔ کرہ میں نمودار ہوا۔ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا دستہ بیگ تھا۔

جو اس نے میز پر رکھ دیا۔

نو وارد۔ کیا بیان مسٹر شرلاک ہوس موجود ہیں؟

ہوس۔ (مسکرا کر) جی ہاں غالباً آپ ریڈنگ والے مسٹر سینڈ لفورڈ ہیں؟

نو وارد۔ ہاں جناب! مجھے افسوس ہے کہ بیان آنے میں کسی قدر دیر ہو گئی۔ لیکن کیا کروں؟ بیان ہی خراب وقت پر چلتی ہیں۔ آپ نے مجھے ایک نیم تن بُت کی نسبت لکھا تھا جو میرے پاس ہے۔

ہوس۔ بیشک!

نو وارد۔ میرے پاس آپ کا خط موجود ہے آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ۔

”میں اس فرانسیسی بُت کی نقل کا مجسمہ خریدنا ہوں جو موسیو دیوانن نے پولین غلم

کا بنایا تھا۔ اور جو بُت آپ کے قبضہ میں ہے اس کی قیمت دس پونڈ دینا چاہتا ہوں“

کیا یہی مضمون ہے نا؟

ہوس۔ یقیناً۔

نو وارد۔ مجھے یہ خط پڑھ کر سخت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ میں نہیں سمجھ سکا کہ آپ کو یہ بات کیونکر معلوم

ہوئی کہ میرے پاس کوئی بُت موجود ہے۔

ہوس۔ بیشک آپ کو حیرانی ہوئی ہوگی۔ لیکن معاملہ بہت آسان اور صاف ہے۔ اس لئے کہ

وہ بُت آپ نے ہارڈنگ برادرز کے بیان سے خرید فرمایا تھا اور انھوں نے مجھے آپ کا پتہ بتا دیا۔

نو وارد۔ اوہ یہ بات ہے! کیا انھوں نے یہ بھی آپ کو بتا دیا ہے کہ میں نے بُت کی قیمت کیا ادا کی تھی

ہوس۔ جی نہیں یہ تو نہیں بتایا۔

نو وارد۔ تو دیکھیے کہ میں اگرچہ کوئی متمول یا بڑا آدمی نہیں ہوں لیکن میں ایماندار ضرور ہوں۔ میں

آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ میں نے اس بُت کی قیمت پندرہ شلنگ دی تھی۔ اور میرے خیال میں

قبل اس کے کہ آپ وہ بُت خرید فرمائیں تو میں آپ کو یہ قیمت بتا دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ نے

اس کی قیمت دس پونڈ لگا دئے ہیں۔

ہوس۔ میں جناب کے خیالات کو بنظر استحسان دیکھتا ہوں لیکن اب چونکہ میں دام لگا چکا ہوں

اس لئے میں اپنے قول سے نہیں پھر سکتا۔

نو وارد۔ مسٹر ہوس! اگر یہ بات ہے تو آپ واقعی اپنی بات کے دھنی ہیں۔ میں وہ بُت آپ کی

ہایت کے بموجب اپنے ساتھ لیتا آیا ہوں۔ لیکن یہ موجود ہے۔ یہ کسکر نو وارد نے اپنا دستی بیگ

کھولا اور ویسا ہی ایک نیم تن بُت نکال کر میز پر رکھ دیا۔ جیسا ہم کئی بار ٹوٹی شکل میں دیکھ چکے تھے۔ مسٹر ہوس نے اپنی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور ساتھ ہی دس پونڈ کا ایک نوٹ بھی نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ہوس - مسٹر سینڈ فورڈ! آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔ اگر آپ اس کاغذ پر دستخط فرمادیں گے اس کاغذ کا مضمون محض اس قدر ہے کہ آپ اپنے جملہ حقوق جو آپ کو اس بُت کی نسبت حاصل ہیں وہ آپ بخوشی خاطر بالعوض مبلغ دس پونڈ کے میری طرف منتقل کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں قانونی آدمی ہوں اور قاعدے سے چلنا چاہتا ہوں اس وقت آپ کو یا مجھے کچھ معلوم نہیں کہ آئندہ کیا صورت واقع ہو اور یہ لیجے آپ اپنی چیز کی قیمت۔

مسٹر سینڈ فورڈ نے کہنے کے مطابق کاغذ پر دستخط کر دیے۔ جو شر لاک ہوس نے خوشی خوشی اٹھا کر جیب میں رکھ دیا۔ نو وارد بھی بُت دے کر اور قیمت جیب میں ڈال کر خوشی سلام کر کے روٹا ہوا نو وارد کے رخصت ہونے کے بعد جو حرکتیں مسٹر ہوس نے کرنی شروع کیں وہ قابل دید تھیں۔ پہلے تو انھوں نے ایک صاف دھلا ہوا کپڑا میز کی دماز میں سے نکالا اور اسے میز پر کھول کر بچھا دیا۔ بعد ازاں وہ نیم تن بُت جو ابھی خریدا تھا اوس کپڑے کے وسط میں رکھا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنا بھاری موٹھ والا ڈنڈا سنبھالا۔ اور نہایت بیداری سے اس خوبصورت جسم کی کھوپڑی پر ایک ضرب رسید کی۔ ضرب لگتے ہی وہ بُت پاش پاش ہو گیا۔ اور اس کے تمام ٹکڑے کپڑے پر کھیر گئے۔ اس کے بعد مسٹر ہوس نے بیٹھکر ان ٹکڑوں میں سے ہر ایک کو اٹھا کر بغور دیکھنا شروع کیا۔ ایک منٹ کے بعد مسٹر ہوس کے منہ سے ایک لفظ فحتمندی نکلا۔ انھوں نے اپنے ہاتھ میں بُت کا ایک ٹکڑا اٹھا کر بلند کیا۔ جس میں عناب کے برابر کوئی کالی سی چیز جمی ہوئی تھی۔ ہوس - (خوش ہو کر) حضرات میں آج آپ صاحبان کو وہ مشہور معروف گوہر نایاب دکھانا چاہتا ہوں جس کو "بورغیا اس کا کالا موتی" کہتے ہیں۔

کچھ دیر تک تو میں اور مسٹر ٹریڈ دونوں بیٹھے ہوئے مسٹر ہوس کی طرف دیکھتے رہے لیکن بعد ازاں ہم دونوں اس طرح فرط مسرت سے تالیان بجانے لگے جس طرح تھیلیسٹر کے کھیل میں کسی بات سے خوش ہو کر ناظرین تالیان بجا یا کرتے ہیں۔

مسٹر ہوس کے زرد چہرہ پر مسرت کی شریخ نمودار ہو گئی اور جس طرح تھیلیسٹر کا ایک ٹکڑا کھٹکے تسلیم عرض کیا کرتا ہے اسی طرح انھوں نے بھی ایکٹ کرنا شروع کر دیا یہ وہ وقت تھا کہ مسٹر ہوس کے دماغ سے فکر و تشویش، دلیل و استدلال کی تمام قوانین زائل ہو چکی تھیں اور وہ چون



تو جوانوں کی طرح اس قدر جوانان نظر آتے تھے کہ لوگ ان کو محنت اور جانفشانی کی داد دینے لگے۔ اللہ اللہ! یہ وہی شر لاک ہو جس سے جو عام تعریفوں اور تحسین و داد سے اس طرح گھبرایا کرتے تھے یا آج وہ خود اس بات کے متمنی تھے کہ کوئی شخص ان کی پیٹھ ٹھونکے اور ان کو شاباش کہہ کر داد سے خیر مسٹر شر لاک ہو جس اس وقت وہ موتی لئے ہوئے آگے بڑھے اور ہم کو دکھا کر اس طرح لکچر دینا شروع کیا۔

ہومس۔ حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ یہ سیاہ رنگ سچا موتی جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے دنیا کا سب سے زیادہ مشہور معروف گوہر نایاب ہے اور تمام دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتا اور میری خوش قسمتی تھی کہ میں ایک تصحیح طریقہ استدلال سے کام لیتا ہوا واقعات کو اس طرح مربوط کرنے میں کامیاب ہوا کہ اس گوہر نایاب کی تمام تاریخ اس وقت سے لیکر جب یہ واقعہ ہوٹل میں شہزادہ کو لوٹنے کے کمرہ خواب سے گم ہوا تھا تا ایڈم معلوم کر سکا اور آخر میں نے اس موتی کو اس نیم تن بُت کے اندر سے کھود نکالا جو ان بتوں میں سے یہ آخری بُت تھا جو گلاڈسٹون کے کارخانہ واقع اسپنٹن میں ایک ساتھ نصف درجن بنائے گئے تھے۔

مسٹر لیسٹر پڈ! آپ کو یاد ہو گا کہ جب یہ گوہر نایاب گم ہوا تھا۔ تو لندن میں کس قدر سنسنی مچا لی تھی پولیس کا تمام حکمہ تفتیش میں مصروف ہو کر خوب دواڑ دھوپ کر رہا تھا۔ لیکن یہ موتی برآمد کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ پولیس نے اس معاملہ میں مجھ سے بھی صلاح و مشورہ لیا تھا لیکن اس وقت میں بھی واقعہ پر کوئی روشنی نہیں ڈال سکا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ شہزادی کی خادمہ اور مشاطہ پر جو اطلاع کی رہنے والی تھی۔ اس موتی کی نسبت شبہ گذرتا تھا اور یہ بھی اس وقت ثابت ہو گیا تھا کہ اس عورت کا کوئی بھائی لندن میں موجود بھی ہے۔ لیکن ہم لوگ ان دونوں میں کوئی سہلہ تعلق قائم نہیں کر سکتے تھے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس اطالوی مشاطہ کا نام لکریٹھیہ وینکسائی تھا۔ اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہی پائٹرو وینکسائی جو لندن میں دو روز ہوئے قتل ہوا ہے اس عورت کا بھائی تھا۔ میں نے اخباروں کے پرانے فائلوں کا مطالعہ کر کے تازہ ترین ڈھونڈنے نکالی ہیں۔ اور مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ جس روز یہ موتی گم ہوا تھا۔ اس تاریخ سے ٹھیک دو روز بعد یہ شخص بیٹو "بالزام ڈنگا فساد اور مار پیٹا گرفتار ہوا تھا۔ اور اس کی گرفتاری گلاڈسٹون کے کارخانہ میں ہوئی تھی اور یہی وہ زمانہ تھا کہ یہ نصف درجن بُت بنائے جا رہے تھے۔ اب آپ سلسلہ واقعات کا ربط صاف طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

لہذا سلسلہ کو الٹا لیجئے اور واپس چلئے تو آپ موتی کی گمشدگی کے واقعہ تک پہنچ جائیگے۔ اور یہی صورت تھی جو اس واقعہ کے حالات نے میرے دل میں قائم کی تھی۔ جس وقت بیپو کا جامہ تلاشی پولیس نے کیا اور جبکہ بعد وہ کارخانہ میں گرفتار ہو گیا۔ اس وقت یہ موتی اس کے پاس موجود تھا۔ یہ ممکن ہے کہ اس نے یہ موتی پائلٹرو کے پاس سے چرایا ہو یا وہ موتی کی چوری میں اس کا شریک رہا ہو۔ یا وہ پائلٹرو اور اس کی بہن کے درمیان واسطہ رہا ہو بہر حال کچھ بھی ہو ان میں سے کسی بات کا بھی ہم سے تعلق نہیں ہے۔

بس اصلی بات جو ہے وہ صرف اس قدر ہے کہ جب پولیس نے اس کا پھینکا تو موتی اس کے پاس موجود تھا۔ وہ پولیس سے پھینکنے کے لئے سیدھا اس کارخانہ کی طرف بھاگا جہاں وہ کام کیا کرتا تھا۔ اب اس کو موتی کے کسی اچھی اور محفوظ جگہ چھپا دینے کا بہت کم وقت تھا اور وہ خوب جانتا تھا کہ اس کا گوہر بے بہا کس قدر نایاب اور قیمتی ہے اور اس کو اندیشہ تھا کہ اگر اس کو پولیس نے ایسی حالت میں گرفتار کر لیا کہ وہ موتی اس کے پاس موجود ہوا تو وہ لازمی طور پر جامہ تلاشی میں برآمد ہو کر پولیس کے قبضہ میں چلا جاوے گا اور اس کے ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے جاتا رہے گا۔ بس عین اس حالت میں اس کو وہ نصف درجن بٹ نظر پڑے جو ابھی تیار ہوئے تھے اور راستہ میں رکھے ہوئے ہوئے ٹوکھ رہے تھے۔ ان میں ایک بٹ ابھی تک کافی نرم تھا۔ بس اس نے فوراً وہ موتی جیب سے نکال کر اس بٹ میں داخل کیا اور چونکہ بٹ ہوشیار و کاریگر تھا۔ اسلئے فوراً اس نے رخ نہ بند کر کے جوڑا معلوم کر دیا۔ موتی کے پوشیدہ کرنیکی اس سے زیادہ محفوظ اور نامعلوم جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور یہ ایسی جگہ تھی جہاں کسی کا خیال بھی نہ جاسکتا تھا کہ ایک گوہر بے بہا کسی بٹ میں چھپا رکھا ہے۔ بیپو کو عدالت سے سال بھر قید کی سزا ہو گئی اور اس زمانہ میں وہ نصف درجن بٹ لندن بھر میں پھیل گئے اب جب وہ چھوٹ کر آیا تو اس کو اس موتی کی فکر دامن گیر ہوئی وہ یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ موتی کون سے بٹ میں مخفی ہے۔ معلوم کرنے کی طرف ایک ہی صورت تھی۔ یعنی بتوں کو پاش پاش کر کے تلاش کیا جائے۔ بٹ کے ہلانے سے بھی کام نہ چل سکتا تھا۔ کیونکہ وہ نرم پلاسٹک کے اندر جم گیا تھا۔ اور یہی وجہ بٹ شکنی کی تھی۔ یہ حال اس شخص نے دامن استقلال ہاتھ سے نہ چھوڑا اور نہ نہایت ہوشیاری سے اپنے کام میں مدد فرمائی ہو گیا۔ اپنے ایک چچا زاد بھائی کے ذریعہ جو گولڈ رائیڈ شکنی کے کارخانہ میں ملازم ہے اس کو معلوم ہو گیا کہ وہ نصف درجن بٹ کس کس کے ہاتھ فروخت کئے گئے تھے۔ اس کے بعد وہ کسی نہ کسی

طرح کو شش کر کے مارا اس ہڈی کے یہاں ملازم ہو گیا۔ اور وہاں فروختی کے جبرٹ دیکھ کر اس کو ان لوگوں کے پتے معلوم ہو گئے۔ جنکے ہاتھ میں بٹ فروخت کئے گئے تھے۔ چنانچہ اس نے ان تینوں بتوں کے پتے فوٹ کر لئے۔ بعد ازاں کسی اور اطالوی دوست کے ذریعہ سے اس نے یہ یہ بھی پتہ چلا لیا کہ بقیہ تین بٹ کمان کمان فروخت ہوئے اس کیلئے اس نے بٹ شکن شروع کی پہلے دوکان کا بٹ توڑا۔ موتی اس میں نہیں تھا۔ پھر ڈاکٹر کے بتوں کا نمبر آیا۔ ان میں سے بھی موتی نہ نکلا۔ بقیہ تین بتوں میں سے پہلا نمبر مسٹر پورس ہو کر بٹ کا آیا۔ وہاں جاتے ہوئے اس کو اس کے پرانے دوست مقبول نے دیکھ لیا۔ اور اس نے اس کا اعاقب کیا۔ اور موتی طلب کرنے پر دونوں میں ہاتھ پائی ہوئی۔ مجرم نے اس کو چھڑے سے قتل کر کے اپنا پیچھا چھڑایا۔ انسپکٹر۔ اگر مقتول مجرم کا شریک جرم تھا تو پھر وہ اس کا فوٹو لے ہوئے کیونکہ ہمارا پھر تھا ہوس۔ اس لئے کہ اس کو مجرم کا پتہ نشان معلوم نہیں تھا۔ اور اگر وہ کسی سے اس کا پتہ دریافت کرتا ہوگا۔ تو وہ فوٹو دکھا کر دریافت کرتا ہوگا۔ بظاہر اس کے سوائے اور کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ خیر قتل کے بعد میں نے حساب لگایا اور قیاس ڈرایا کہ اب مجرم بجائے اس کے کہ اپنا کام روک دے۔ وہ اس کی عمیل اور زیادہ جلدی کریگا اس کو اندیشہ ہوگا کہ اب کہیں پولیس والے اس کا صحیح مقصد معلوم نہ کر لیں اور اس سے پہلے ہی پوچھ کر بقیہ بتوں پر قبضہ نہ کر بیٹھیں۔ اتنی بات ضرور تھی کہ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ مسٹر ہارکر والے بٹ سے اس کو موتی مل گیا ہے۔ یا نہیں۔ اور ابھی مجھے اس امر کا بھی کامل یقین نہیں تھا کہ وہ موتی کی تلاش میں ہے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ وہ کسی چیز کو ضرور ڈھونڈ رہا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو وہ ہارکر کے یہاں سے بٹ چراگرتی دور اور درمیان میں خالی گھر چھوڑ کر باغیچہ میں نہ لیجاتا اور وہاں لالٹین کی روشنی

اب آپ خیال فرمائیے کہ چونکہ مسٹر ہارکر والا بٹ بقیہ تین مجسموں میں سے ایک تھا۔ اسی لئے میں نے آپ سے کتنا تھا کہ مجھے دو حصہ کامیابی اور ایک حصہ ناکامی کی امید ہے کیونکہ اگر مجرم کو ہارکر والے بٹ میں موتی مل گیا ہوتا تو پھر اس کا ملنا بٹ مشکل ہو جاتا۔ اب اگر مجرم کو ہارکر کے یہاں موتی نہیں ملا تو صرف دو بٹ اور باقی رہ گئے ہیں۔ ایک وہ جو چڑک ہیں سب اور وہ سزا جو ریڈنگ میں ہے۔ چونکہ چڑک لندن کا ایک حصہ ہے اور قریب ہے لندنگمان غالب تھا کہ اگر اس کو موتی نہیں ملا تو وہ پہلے چڑک جائیگا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے مالک مکان کو ایک خاص خط بھیج کر مطلع کر دیا تھا۔ اور پوری طرح ہدایت کی تھی۔ جس کی اس نے حرف بحرف

تعمیل کی۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو بہت ممکن تھا کہ کوئی دوسرا واقعہ رونما ہوتا۔ بس اس کے بعد ہم لوگ خود وہاں پہنچے اور جو کچھ نتیجہ نکلا وہ نہایت ہی خوش آئند ہے۔

اس وقت محکو کامل یقین ہو گیا تھا کہ مجرم پور غیاث اس واسطے موتی کی تلاش میں ہے وہ یہ کہ شخص مقتول کا نام معلوم ہوتے ہی ایک کڑی کا سلسلہ دوسری کڑی سے مل گیا بس آپ خوب سمجھ سکتے ہیں کہ اب صرف ریڈنگ والا بت باقی رہ گیا تھا۔ لہذا وہ گمشدہ موتی لازمی طور پر اسی کے اندر ہوگا۔ اب میں نے خود آپ صاحبان کے سامنے وہ بت خرید لیا ہے اور وہ موتی یہاں موجود ہے ہم دونوں تمام واقعات دم بخود اور حیران و ششدر بنے ہوئے سنتے رہے۔ بالآخر انسپکٹر ایسٹریڈ نے اس طرح صبر سکوت توڑی۔

انسپکٹر۔ مسٹر ہوس! سچ تو یہ ہے کہ میں نے آپ کو بہت سے معاملات کی تفتیش کرتے دیکھا ہے۔ لیکن ان تمام معاملوں میں ایک بھی ایسا نہیں تھا جس میں آپ نے اس قدر ہوشیاری اور دانشمندی سے کام لیا ہو۔ واٹھا! ہم پولیس والوں کو آپ سے کسی قسم کا رشک و حسد نہیں۔ اگر آپ بازی لیجاتے ہیں تو لیجائیں۔ بلکہ ہم کو آپ کی ذات نخر ہے اور اگر آپ کل کسی وقت دفتر میں قدم بچھ فرمائیں۔ تو آپ دیکھ لینگے کہ وہاں ایک شخص بھی ایسا نہ نکلیگا جو آپ کو سلام کر کے خوش نہ ہو اور جو آپ سے ہاتھ ملانا اپنے لئے باعث عزت و افتخار نہ خیال کرے۔

ہوس۔ مسٹر ایسٹریڈ! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ آپ لوگوں کی قدر دانی اور ذرہ نوازی ہے ورنہ "من آنم کہ من میداتم" بہر حال واٹسن! لو یہ موتی اور اس کو بچھاؤ تاکہ آہنی الماری میں رکھ دو۔ تسلیمات عرض ہے جناب انسپکٹر ایسٹریڈ صاحب! اگر آئندہ بھی کوئی قابل توجہ اور سنگین معاملہ پیش ہو تو میں نہایت خوشی کے ساتھ اس میں آپ کی مدد کروں گا۔ والسلام۔



پیشکش کنندہ: مولانا محمد رفیع صاحب  
پتہ: کلاں، ضلع راجشahi، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پبلشر صدیق بکٹر پوائین آباد لکھنؤ

---

## غزنی تصویر

ہوس - کچھ عرصہ سے خاموش بیٹھا ہوا اپنی نازک کمر ایک کیمیاوی خط پر جھکائے کسی غیر معمولی مسئلہ کے حل کرنے میں مصروف تھا۔ اس مصروفیت سے یکایک چونک کر بول اٹھا۔  
 "واٹسن! آپ جنوبی افریقہ کے صنانتی بنک میں رہ رہیں گے کیونکہ ہمیں چاہئے"  
 گوکہ میں ہوس کی غیر معمولی قابلیتوں سے واقف تھا لیکن اس بات کو سنا کر مجھے بڑا تعجب ہوا اور میرے تخیل پر اس جملے سے جو اثر پڑا بیان سے باہر ہو۔

واٹسن - آخر آپ نے یہ کیسے اندازہ کر لیا۔

تب وہ اپنے اسٹول پر بیٹھے بیٹھے میری طرف مڑا اس وقت اس کے ہاتھ میں ایک شیشی کی تھی جس سے بھاپ نکل رہی تھی وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولا۔  
 ہوس - واٹسن! آپ کو اپنی شکست کا اعتراف کرنا پڑے گا۔  
 واٹسن - واقعی مجھے اعتراف ہو۔

ہوس - اگر اعتراف ہو تو اسے تحریر میں لے آئیے اور اپنے دستخط ثبت کیجئے۔  
 واٹسن - کیوں؟

ہوس - کیونکہ ابھی پانچ منٹ بعد آپ کہنے لگیں گے کہ اس کا وجہنا آسان بات تھی۔  
 واٹسن - نہیں صاحب میں کوئی ایسی بات نہ کہوں گا۔

ہوس - درحقیقت کوئی شے نہیں لگا کر واٹسن کی طرف مخاطب ہو کر اس انداز میں جیسے کوئی پروفیسر اپنے شاگرد سے مخاطب ہوتا ہے غزنی واٹسن بولا آپ یہ تو بتائیے آپ کے خیالات کے متعلق صحیح تیاسات قائم کرنا کوئی مشکل بات نہیں کیونکہ کسی امر پر غور کر کے اور اس کے ہر پہلو پر نظر ڈال کر صحیح نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ سبب یہ ہے کہ ہر نتیجہ اپنے مقدم پر منحصر ہوتا ہے اور اس طرح ہر سلسلہ واقعات کو ملانے سے ہم بالکل صحیح نتیجہ پر پہنچ جاسکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی واقعہ کے متعلق حالات سے پورے طور پر واقف ہو اور پھر سلسلہ واقعات کو ملاتا ہو اور یہی نتیجہ پر پہنچ جائے تو اس کے انجام کے متعلق پیش گوئی کرنا آسان بات ہوگی البتہ اسکے لئے یہ بات ایک عجیب بات

ہو سکتی ہے جو اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔

آپ کی چھٹنگلیا اور انگوٹھے کے درمیان کھریا کا نشان دیکھ کر یہ بتانا کوئی مشکل بات نہیں کہ آپ اپنے قلیل سرمایہ کو قرض کے روزگار میں لگانا پسند نہیں کرتے۔

وائٹسن سلسلہ واقعات کو ملا کر نتیجہ تک اکثر حالتوں میں پہنچ سکتے ہیں اس سے مجھے انکار نہیں لیکن اس معاملہ میں کھریا کے نشان سے اس نتیجہ پر پہنچنے میں کوئی تعلق نہیں پایا۔

ہوسس بہت ممکن ہے کہ آپ کی رائے صحیح ہو لیکن واضح رہے کہ میں واقعات اور اس نتیجہ کا تعلق آپ کو دکھا دوں گا۔ اس زنجیر کی ابھی کچھ کڑیاں غائب ہیں۔ اول یہ کہ جب آپ رات کو کلب سے لوٹے تو آپ کے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھٹنگلیا کے درمیان کھریا مٹی تھی۔ دوم بلیا ڈکھلتے وقت آپ نے کھریا ہاتھ سے رکھ دی تھی۔

سوم یہ کہ آپ علاوہ تھرسٹن کے کسی اور کے ساتھ بلیا ڈکھلتے ہیں۔ چہارم یہ کہ چار ہفتہ گذرے کہ آپ نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ تھرسٹن جنوبی افریقہ میں ایک جائیداد خریدنا چاہتا ہے اور مجھے بھی شریک کرنا چاہتا ہے۔ نیز یہ کہ ایک ماہ بعد اس کی خریداری ناممکن ہو جائے گی۔ پنجم یہ کہ آپ کی چاک بک میری الماری میں بند ہے اور آپ نے اب تک اس کی کتبھی مجھ سے نہیں مانگی۔ ششم یہ کہ آپ اس طور پر قرض میں اپنا بیویہ لگانا نہیں چاہتے۔

وائٹسن۔ یہ تو بالکل سیدھی سادی بات ہے اس کا بوجھنا کیا مشکل تھا۔ ہوسس (ذرا بگڑ کر) جب آپ کو کوئی بات بتا دی جاتی ہے تو آپ یہ کہنے لگتے ہیں کہ اس کا بوجھنا تو بچوں کا کھیل تھا۔ اچھا لیجئے آپ کے سامنے ایک معمم دکھتا ہوں دیکھوں آپ کیا سمجھتے ہیں۔ یہ کہہ کر ہوسس نے ایک تختہ کاغذ میز پر پھیلا دیا اور اپنی کیمیاوی تحقیق میں مصروف ہو گیا۔ وائٹسن اس تختہ پر بنے ہوئے خط طفر کو بغور دیکھتے ہوئے ہوسس کو مخاطب کر کے بولا۔

وائٹسن۔ کیوں مٹر ہو سس۔ تو بچوں کی سی ڈرائنگ معلوم ہوتی ہے۔ ہوسس۔ ارے یہ محض آپ کا خیال ہے۔

وائٹسن۔ اچھا پھر یہ کیا شے ہو سکتی ہے۔ ہوسس۔ یہ وہ چیز ہے کہ جس کے جاننے کا سطرطیں از حد شاق ہے یہ معمم پہلی ڈاک سے آیا ہے اور آخری ڈاک سے چل کر کے روانہ کیا ہے۔

وائٹسن۔ دیکھئے زمین کی گھنٹی بھی ممکن ہے کہ یہ شخص اس معمم کے حل کا شاق ہو جو بے صبر ہو کر خود ہی

آپہو سچا۔

اتنے میں ایک بہاری قدم زینہ پر سٹائی دیا اور ایک لمحہ بعد ایک دروازہ شریفی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ سرخ تھا اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس کے گلاب سے بھرے بھرے گال اس بات کی شہادت دے رہے تھے کہ وہ بیک اسٹریٹ سے دو راہیں زندگی بسر کر چکا ہو۔ اس کے لب و لہجہ اور وضع قطع سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مشرقی ساحل کا باشندہ ہے۔

نودار دو چودہ لوگوں میں سے ہر ایک سے مصافحہ کرنے کے بعد بیٹھنے ہی کو تھا کہ اس کی نظر اس تختہ کاغذ پر پڑی جو والٹن کے آگے بچھا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ ہوس کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔

اجنبی۔ کہو سٹر ہوس اس تختہ کاغذ پر تصویریں ہیں کہیں ان کے متعلق آپکی کیا رائے ہے۔ آپ تو معمہ حل کرنے کے بڑے شائق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ بڑا سرازمہ نہیں ہو سکتا اور آپکا خاصا مشغلہ ہو۔ میں نے یہ کاغذ اس لئے پہلے سے بھجویا تھا تاکہ میری مٹری سے پیشتر آپ اس کا مطالعہ کر رکھیں۔

ہوس۔ واقعی یہ معمہ ہی ذرا پیٹری کھیر پہلے تو میں اسے بچوں کا کھیل ہی سمجھتا تھا لیکن اب تک میں اس کو حل نہ کر سکا۔ صرف تعداد ہل تصاویر کی نقصان نظر آتی ہے۔ اور بس۔ پس ایک ایسی مہل شو کو آپ استقدر پراسرار اور عظیم الشان کیوں تصور کرتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی مطلب کی بات نظر نہیں آتی۔

اجنبی۔ بظاہر آپ کا فرمانا سچا ہے مگر میرے لئے اس راز کا افشا لازمی ہے۔ وہ ان تصاویر کے ڈر سے مری جاتی ہے۔ گودہ جھڈ سے اس کا اظہار نہیں کرتی لیکن اس کی آنکھوں سے میں خوف کے آثار پاتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس کی تک پہنچنے کا خواہشمند ہوں۔

ہوس نے کاغذ کی روشنی کے رخ پر اٹھا کر دیکھنا شروع کیا۔ یہ کاغذ کی لوٹ بک کا پھاڑا ہوا معمہ تھا۔ ٹیبل سے کھینچی ہوئی ناچتی ہوئی چھ تصویریں دیوں ہی تھیں۔





ہوئی کچھ دیر تک ان نقوش کو بغور دیکھتا رہا اس کے بعد کاغذ سے کر کے جیب میں رکھ لیا اسکے بعد ہوس نے سٹر ہیملن کیو بیٹ کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ اپنے خط میں کچھ خاص باتوں کا اظہار کیا ہے میں ممنون ہوں گا اگر آپ اس معلومات سے میرے دوست ڈاکٹر ڈانسٹن کو بھی مستفید ہونے کا موقع ہم پہنچائیں۔

مسٹر کیو بیٹ۔ اکف انوس ملتے ہوئے مجھے افسوس ہے کہ میں کوئی اچھا قصہ گو نہیں ہوں لیکن ہے کہ میں اپنے طرز بیان کی خامی کے باعث واقعات پر سے پورے طور پر بردہ نہ اٹھا سکو سنئے جناب میں ہلک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں میرے آبا و اجداد ریڈنگ تھورپ میں پانچ صدیوں سے رہ رہے ہیں اور قرب و جوار میں اس خاندان سے متمول اور ممتاز کوئی دوسرا خاندان نہیں ہے۔ گزشتہ سال میں شرکت جبلی کی غرض سے لندن آیا تھا اور وہاں اسکو اتر کے بورڈنگ ہوس گیا تھا جہاں ہمارے قصہ کا پادری پارک مقیم تھا۔ وہیں ایک امریکن خاتون سماء ایسی بھی مقیم تھیں۔ رفتہ رفتہ ان سے محبت کے پنیگ بڑھنے لگے اور یہاں تک نوبت پہنچی کہ میں اس کی محبت میں دین و دنیا سب بھلا بیٹھا۔ آخر کار دفتر حشری نکاح میں جا کر دونوں نے حلف نامہ داخل کر کے باقاعدہ شادی کر لی۔ اس کے بعد میں اپنی چہیتی بیوی کو ساتھ لیکر خوش خوش اپنے وطن نارفوک واپس آیا۔ لیکن ہے کہ مسٹر ہوس میری اس شادی کو عجیب و غریب خیال کریں کہ ایک ممتاز خاندان کا رکن غیر کف میں اور وہ بھی غیر مشہور یوں شادی کرے لیکن اگر آپ نے ایسی کی صورت دیکھی ہوگی تو شاید تعجب نہ کرتے۔ وہ بہت صاف گو عورت ہے اس نے کورٹ شپ کے زمانہ میں ایسی باتیں کہیں کہ جنہیں سن کر مجھے اس سے برخاستہ خاطر ہو جانا چاہئے۔ اس نے صاف طور پر کہہ دیا کہ اس نے اپنی گزشتہ زندگی میری صحبتوں میں گزار سی ہو لیکن اب ماضی کی غم افزا یاد اپنے دل سے محو کرنا چاہتی ہے کیونکہ اب اس ذکر سے اسے سخت اذیت ہوتی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مسٹر ملٹن مجھ سے مستقل تعلق پیدا کرنے سے قبل آپ کو اس بات کا اقرار کرنا ہوگا کہ آپ میری گزشتہ زندگی کے متعلق مجھ سے کبھی کوئی استفسار نہ کریں گے اور اگر یہ شرائط آپ کو سخت معلوم ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ شادی کے خیال سے باز آئیے اور نارفوک کا راستہ لیجئے اور مجھے میری حالت پر چھوڑ دیجئے۔ لیکن اس قسم کی فیصلہ کن گفتگو اس نے شادی کے صرف ایک دن پہلے کی۔ میں نے جواب میں کہا کہ میں تمہاری تمام شرائط کو بخوشی خاطر منظور کرتا ہوں اور میں آئندہ اس وعدہ کا خیال رکھوں گا۔ میں بات کا دھنی ہوں جو

کہتا ہوں وہی کروں گا۔

اب میری شادی کو ایک سال کا زمانہ ہو چکا اب ہم دونوں بہت خوش و خرم زندگی بسر کرتے ہیں لیکن افسوس کہ اب سے ایک ماہ قبل مجھ پر ایک مصیبت نازل ہو گئی اور وہ یہ ہے کہ ایک دن میری بیوی کے نام امریکہ سے ایک خط پہنچا جیسے اس نے اسپر امریکہ کی ہری دیکھی اسکا رنگ فق ہو گیا اس نے کاپتے ہوئے ہاتھوں سے نفاذ چاک کیا خط پڑھا اور اسے آگ میں جھونک دیا۔

میں نے حسب وعدہ اس خط کے متعلق کسی استفسار کی جرأت نہ کی لیکن آہ! اس وقت سے اس وقت تک وہ غریب عجیب بیچ و تاب میں مبتلا ہے ہر وقت میں اسے قنقرا اور پر مردہ پاتا ہوں ہر وقت اس کے چہرے سے خوف کے آثار ظاہر ہیں اور اس کے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کہنوائے شخص کا بہت خوف کے ساتھ انتظار کرتی رہتی ہو۔ اس کو کم سے کم مجھ پر دوسرے کرنا چاہیے تھا اگر وہ اپنا راز دل مجھے بتاتی تو میں اس کی پریشانی دفع کرنے کی حتی الوسع درمغ نہ کرتا لیکن جب تک وہ خود اپنا راز مجھ پر افشا کرنے پر تیار نہ ہو میں اس سے اس معاملہ کے متعلق کوئی سوال نہیں کر سکتا۔ آپ اسے یاد کریں کہ وہ ایک راست باز عورت ہے۔ اس کی گزشتہ زندگی اگرچہ ساریک رہی ہو لیکن اس میں بھی وہ ایک حد تک معذور تھی۔

مادریک کیا سارے انگلستان میں میرا خاندان ہمیشہ ممتاز رہا ہو۔ میری بیوی میری شادی کے قبل سے اس بات سے واقف ہو وہ کبھی میری عزت کو بٹہ لگانا کی طرح پسند نہیں کر سکتی۔ سنئے صاحب اب یہاں سے اس حیرت خیز داستان کا سب سے اہم باب شروع ہوتا ہے گزشتہ ہفتہ سنہ ۱۹۰۷ء کے روز میں نے اپنے دیرینہ کی دلہن پر چند مہل تصویریں تصوان حالت میں کھڑی سے بنی ہوئی دیکھیں جیسا کہ آپ اس کاغذ پر ملاحظہ فرما رہے ہیں پہلے مجھے خیال ہوا کہ اصلیل کے ملازم کے ایک رٹ کے نے یہ مہل تصویریں بنا دی ہیں لیکن جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے اس سے قطعی لاعلمی ظاہر کی۔ اور میں کہا کہ مجھے یاد ہے کہ وہ واقعی یہ تصویریں اس نے نہیں بنائی تھیں معلوم نہیں کہ رات میں وہ کس طور پر وہاں پیدا ہو گئیں۔ میں نے یہ تصویریں دھلو اور ان اور نشانات مٹوا دیے۔ جب میں نے یہ واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا تو اس نے ایک گونہ سمجھدی کے ساتھ اظہارِ تعجب کیا اور مجھ سے استدعا کی کہ اگر آئندہ اور کبھی ایسی تصاویر پر نظر آئیں تو میں اسے بھی دکھاؤں۔ ایک ہفتہ تک کوئی قابل ذکر واقعہ نہیں ہوا۔ کل صبح میں نے دوپہر کی

کے پاس یہ کاغذ پڑا ہوا پایا۔ جو آپ کے سامنے موجود ہو۔ میں نے یہ کاغذ اپنی بیوی کو دکھایا  
 کاغذ پر یہی ہوئی پہل تصویریں دیکھ کر اسپر مردنی سی چھا گئی۔ اس وقت سے خوف زدہ نظر  
 آتی ہو۔ وہ خوابیدہ سی نظر آتی ہو اور آثار خوف اس کے بشرہ سے عیاں ہیں۔ سٹر ہوس !  
 تب ہی تو مجبور ہو کر میں نے آپ کو اس مہم کے حل کی تکلیف دی۔ یہ کوئی ایسا معاملہ نہ تھا کہ میں  
 پولیس میری مدد کر سکتی۔ اس معاملہ میں جو کچھ امید ہو سکتی تھی وہ صرف آپ سے۔ اب آپ ہی  
 فرمائیے کہ میں کیا کروں۔ اور گوکہ میں بہت امیر آدمی نہیں ہوں لیکن مجھے اپنی بیوی اس قدر عزیز  
 ہے کہ اگر ضرورت ہو تو اسپر اپنی کوڑی کوڑی صرف کر ڈالوں۔

سٹر جن کیوٹ ایک شریف النفس قدیم خیالات کا آدمی تھا۔ اس کی آنکھیں نیلی اور  
 بڑی بڑی اور چہرہ خوبصورت تھا اس غویب کو اپنی بیوی سے بیدار لقت تھی اور اسی بنا پر وہ  
 اسپر کا فی اعتماد رکھتا تھا۔

ہوس نے اس کی گفتگو کو بہت غور کے ساتھ سنا اور ذرا دیر سکوت کے عالم میں اسپر غور و  
 خوض کرنے لگا۔ آخر کا ہوس نے کہا۔

ہوس۔ سٹر کیوٹ! کیا یہ ممکن نہیں ہو کہ آپ اس کے راز دار بن جائیں اور یہ مسئلہ بخیر خوبی  
 حل ہو جائے۔

سٹر کیوٹ۔ جی ہاں اگر ایسا ہوتا تو پھر اس درد سری کی ضرورت ہی کیا تھی لیکن آخر وعدہ  
 وعدہ ہی ہو۔ اگر ایسی چاہتی تو مجھے بتا کر اس کشمکش سے نجات دیتی ممکن ہو اس کے سکون خاطر  
 کے لئے کوئی راستہ نکل آتا۔ لیکن میرے لئے یہ نامناسب ہو کہ اپنا عہد توڑ کر اسے اس راز کے بتانے  
 پر مجبور کروں۔

ہوس۔ اچھا میں تہ دل سے تمہاری مدد کروں گا لیکن یہ تو فرمائیے کہ اس اثنا میں آپ کے قریب دو چار  
 بچھو لو ورنہ اس خاص تو نظر نہیں آئے؟

سٹر کیوٹ۔ یوں تو یہ جگہ اجلیوں سے پاک نظر آتی ہو لیکن اب اس بارہ میں گفتیش تریگی اور  
 اگر کوئی ایسی اطلاع ملی تو آپ کو فوراً خبر کی جائے گی۔ ہاں قریب میں ایک آنگناہ ہے جو جان کچھ کا  
 لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔

ہوس۔ یہ تصویریں کچھ معنی خیز ضرور ہیں اگر یہ بالکل بے معنی ہیں اور انکی کوئی علامت واضح  
 نہیں ہو تو ان کا حل میرے قبضہ سے باہر ہو۔ البتہ اگر ان تصویروں میں کوئی ربط اور سلسلہ ہی

تو یقیناً اس کی تہ کو پہنچنا ممکن ہوگا۔ لیکن اب تک جو معلومات آپ سے فراہم ہو سکیں وہ اس قدر ناکافی ہیں کہ اسپر کوئی قیاس قائم کرنا اور سلسلہ واقعات کو ملا کر نتیجہ تک پہنچنا قطعی ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ان واقعات میں ایسا رابطہ نظر نہیں آتا کہ جیسے میں اپنی تحقیقات کی بنیاد قائم کر سکوں یا بہتر ہو کہ آپ سر دست نار فوک تشریف لیجاویں اور وہاں تاک لگائے رہیں اگر پھر اس قسم کی تصال تصویریں نظر آئیں تو احتیاط کے ساتھ ان کی نقل لیکر میرے پاس بھیج دیں۔ یہ انوس کی بات ہے کہ جو تصویریں کہ دیکھ کی دہلیز پر بنی ہوئی پائی گئی تھیں انکی کوئی نقل میرے پاس آپ نہ لاسکے اور سب سے بڑھ کر جس بات کا آپ کو پتہ لگانا ہو وہ یہ ہے کہ اس جواریں کسی نووار شخص کا درود ہو یا تو اس کی اطلاع مجھے کی جائے۔ یا اگر در کوئی تازہ شہادت ہو تو یہاں سا اگر کسی جدید واقعے سے سلسلہ واقعات میں کوئی رابطہ نظر آئے تو میں خود نار فوک چل کر تحقیقات کرنے پر تیار ہوں۔

اس ملاقات کے بعد عرصہ تک ہوس تحقیقات کے دریا میں غوطے کھا تا رہا اور باادقات اس نے اس تصاویر روانے کاغذ کو بیاختہ نکال کر دیکھنا شروع کیا۔ اس نے تقریباً دو ہفتہ تک اس امر میں کوئی گفتگو نہیں کی اس کے بعد ایک دن مجھے (واٹسن) مخاطب کر کے کہا۔

ہوس۔ سٹرواٹسن! بہتر ہے کہ آپ کچھ دنوں یہاں قیام فرمائیں۔

واٹسن۔ کیوں؟

ہوس۔ سبب یہ ہے کہ آج ہی ایک تار سٹریٹن کیو بیٹ کا موصول ہوا ہے۔ وہ یہاں ایک بجکر منٹ پر پہنچ جائے گا اور اس کے تار سے میں قیاس کرتا ہوں کہ نقصان تصویروں کے متعلق کوئی نئی کڑی ہاتھ آگئی ہے۔

ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ سٹریٹن کیو بیٹ ایک تیز رفتار گاڑی پر سوار آ پہنچا۔ وہ دروازہ اور پڑمردہ نظر آ رہا تھا اور اس کی پیشانی پر شکلیں پڑی ہوئی تھیں۔

سٹریٹن کیو بیٹ۔ میں سخت اضطراب کی حالت میں ہوں.....

یہ کہتے ہوئے وہ آرام کر سی پر چپ چاپ پڑ رہا اور کچھ دیر کے بعد سنبھل کر بولا۔

سٹریٹن کیو بیٹ۔ یہ کس قدر دل آزار بات ہے کہ کسی کے گرد غیر معلوم لوگ جمع ہوں جن کا کچھ مقصد اس موجودگی سے ثابت نہ ہو۔ اور خاص کر جب یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان غیبی نو واردوں کی وجہ سے ایک غریب عورت وہم کا شکار ہو رہی ہو۔ اور اسی تشویش میں وہ جان سے گزر رہی ہے۔

ہوس۔ اب تک اس نے کچھ کہا بھی ہے۔

مستر کیو بیٹ۔ جب کبھی ایسی گفتگو کا موقع بھی آیا تو اس نے ان باتوں کے کہنے کی جرات نہ کی۔ میں نے کئی بار ایسا موقع نکالا کہ وہ خود بخود اس سرستہ راز کے انکشاف میں معاون بنے لیکن وہ اور ڈری گئی۔ اور اس معاملہ خاص کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ اس نے کئی بار میرے خاندان کی عظمت اور میرے شخصی وقار اور میرے اوصاف کا ذکر کیا اس سے مجھے خیال ہوا کہ شاید باتوں باتوں میں کچھ پتہ کی بات ہاتھ لگے لیکن سب بے سود ہوا۔

ہوس۔ لیکن آپ نے کچھ اپنے ذریعے سے بھی پتہ لگایا؟  
مستر کیو بیٹ۔ مسٹر ہوس! آپ کے معاونہ کے لئے جدید رقصان تصویریں یہ دیکھئے موجود ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میں نے ان رقصان تصویروں کے بنانے والے کو چشم خود بھی دیکھا ہے۔

ہوس۔ واقعی اسی آدمی کو جس نے یہ تصویریں کھینچی ہیں؟  
مستر کیو بیٹ۔ ہاں ہاں صاحب میں نے خود سے ان تصویروں کو دیکھتے دیکھا ہے۔ آج کے پہاں سے جانے کے بعد ایک دن میں نے یہ رقصان تصویریں کھریا سے بنی ہوئی دیکھیں جو سیاہ لکڑی کے دروازہ پر جو صحن کی کھڑکیوں کے سامنے ہی واقع ہے بنائی گئی تھیں۔ میں نے اسکی ایک صحن نقل لے لی ہے جو پہاں ہے۔ (اس نے ایک کاغذ کھول کر میں پر بچھا دیا) میں نے حتی الوسع ہمہ نقل لے لی ہے۔



ہوس۔ خوب خوب فرمائیے۔

مسٹر کیو بیٹ۔ جب میں نے نقل اتاری تو نشانات مٹا دیے لیکن تیسرے ہی دن صبح کو مٹا کے نشانات پھر ظاہر ہو گئے۔

ہوس نے ہاتھ ملتے ہوئے خوشی کا تقہر مارا اور کہا کہ اب سامان جمع ہو رہا ہے۔

مسٹر کیو بیٹ۔ تین دن کے بعد یہ کاغذ دہوپ گھڑی کے تحت پر ایک سنگریزہ کے نیچے رکھا ہوا ملا دیکھے اس کی تصویر دن بھی پہلی تصویر دن کی طرح ہیں۔ اس کے بعد میں نے تاک لگا کر بیٹھنے

کی کوشش کی اور اس کے لئے اپنا کتب خانہ بہت موزوں معلوم ہوا۔ کیونکہ وہاں سے

باغیچہ صاف نظر آتا ہے۔ ۲ بجے رات کو میں گھر کی کھڑکی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اندازاً اندھیرا تھا اور باہر

چاندنی چھٹکی ہوئی تھی۔ میں نے کسی کے قدیم کی آہٹ سنی۔ منہ پھیر کر دیکھا تو اپنی بیوی کو

سامنے کھڑا پایا جو ڈرینگ گون میں بیوس تھی۔ اس نے مجھ سے استدعا کی کہ میں سو رہوں

لیکن میں نے کہا کہ میں تاک لگا کر بیٹھا ہوں دیکھوں یہ کون صاحب میں جو روز روز یہ سحر کیا

کرتے ہیں اسپریری بیوی نے کہا کہ یہ مل مذاق کوئی شخص کرتا ہو گا ہمیں اس کی پروا نہ کرنا

چاہئے۔ اسپریر میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ واقعی اگر ان تصویروں سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے تو چلو

کہیں دور چل کر رہیں یہ جگہ چھوڑ دیں تاکہ ان تصویروں سے نجات ملے۔ اس کے جواب

میں اسپریری بیوی نے کہا کہ ایک سحر کے مزاج سے عاجز آ کر اپنا آبائی وطن چھوڑ دیں۔ اور

ہم وطنوں کو ہنسنا اڑانے کا موقع دیں۔ جس وقت ہم دونوں میان بیوی گفتگو کر رہے تھے

چاندنی شعاعیں اس کے چہرہ پر ڈال رہا تھا جس سے اس کے حسن کو اور چار چاند لگ گئے

تھے۔ ناگاہ اس نے جھپک کر میرا شانہ پکڑ لیا۔ میں نے ادھر ادھر نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ

ایک سیاہ سحرک شرمکان میں نظر آ رہی ہے اور جو کونے میں اس لیے ڈبک رہی ہے کہ میری نظر

پجا جائے۔ میں فوراً اپنا بستول لیکر اس کی طرف چھپتا لیکن میری بیوی نے اپنے دونوں

ہاتھ میری گردن میں حائل کر کے مجھے بڑے زور سے پکڑ لیا اور مجھے فیر کرنے سے روک دیا۔

میں اپنی بیوی کی کشاکش سے فرصت پا کر جب دروازہ کے قریب پہنچا تو وہ سحرک شے

غائب ہو چکی تھی۔ لیکن اپنے نشانات چھوڑ گئی تھی۔ یعنی اس دروازہ پر قصان تصویریں

سنی ہوئی تھیں۔ اور اسی قسم کی تھیں جو دوبار پہلے نمودار ہو چکی ہیں اور جن کو آپ اس وقت

سفر کاغذ پر ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میں نے مکان کا کونا کونا پھان مارا لیکن اس سحرک شے کا

کہیں پر پتہ نہ لگا۔ لیکن یہ سسٹم آپ کو حیرت ہوگی کہ وہ مکان ہی میں رات بھر موجود رہا کیونکہ جب صبح کو میں نے دروازہ کھولا تو وہی چیزیں اور وہی پائین جو رات کو موجود نہ تھیں۔

ہوس۔ کیا آپ کے پاس ان سب تصویروں کی نقل موجود ہے؟  
 مسٹر کیو بیٹ۔ جی ہاں جہاں تک ہو سکا میں نے ہو ہوا ان کی نقل کر لی ہے جو یہ حاضر ہے۔  
 پھر مسٹر کیو بیٹ نے وہ کاغذ پیش کیا جس پر مندرجہ ذیل ہل تصویریں بنی تھیں۔



ہاؤس کی رات میں اپنے جو تصویریں کیواڑ بر دیکھیں تھیں صبح اس میں کچھ اضافہ پایا یا کہ صبح آپ نے تصاویر کا وہ سراسر مجموعہ علیحدہ دیکھا۔

مسٹر کیو بیٹ۔ نہیں رات میں جو مزید تصویریں بنی یہ علیحدہ تختہ پر تھیں۔  
 ہوس۔ یہ بات میرے کام کے لئے بہت ضروری ہے اور اس سے مجھے امید پڑتی ہے  
 مسٹر کیو بیٹ ہاں فرمائیے آپ کو اور کیا کہنا ہے۔

مسٹر کیو بیٹ۔ جس وقت اس رات میں میری بیوی نے مجھے پتول چلانے سے روک لیا تو میں بہت ناراض ہوا کیونکہ اگر وہ روک نہ لیتی تو میں اس بد معاش کو ضرور کیف کر دے اور کچھ

میری بیوی نے میری ناراضگی دیکھ کر کہا کہ روکنے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ کہیں میں خود خطرے میں نہ پڑ جاؤں لیکن جس کا مطلب میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس متحرک شو کو پہچانا چاہتی تھی تاکہ وہ میرے پستول کا نشانہ نہ بن سکے۔

مجھ کو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ وہ اس شخص سے واقف ہو۔ نیز اس کی عجیب غریب مصوری کے راز کو جانتی ہے۔ لیکن سٹر ہوسس باغضب تو یہ ہو کہ میری بیوی کا لب و لہجہ اور اس کی دلربا نظر مجھے اس بدگمانی سے روکتے ہیں۔ اور اب مجھے پورا یقین ہو کہ اس رات میں جو اس نے مجھے اس شخص پر حملہ کرنے سے روکا وہ صرف میرے خیال سے تھا۔

میں نے پورا واقعہ آپ سے بیان کر دیا ہے اور اب میں آپ سے رائے لینا چاہتا ہوں۔ کیا یہ بہتر ہو گا کہ میں پانچ چھ کاسٹیکاروں کے لڑکوں کو ایک جھاڑی میں چھپا دوں اور جب اس شخص کی صورت دکھائی دے تو اسے گرفتار کرالوں۔ اور یا اس سے نجات پاؤں یا اس کا خاتمہ کرادوں۔ تاکہ پھر کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔

سٹر ہوسس۔ یہ معاملہ اہم ہے اور میرا خیال ہے کہ اس تکریر سے آپ کو نجات نہیں حاصل ہو سکتی۔ یہ تو فرمائیے کہ آپ کب تک لندن میں قیام فرما سکتے ہیں۔ سٹر کیو بیٹ۔ مجھے آج ہی واپس ہو جانا چاہئے کیونکہ میں کسی طرح سے بھی اپنی بیوی کو رات میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا وہ بہت ہی نازک مزاج ہے اور اس نے واپس ہونے کے لئے بہت ہی اصرار کر دیا ہے۔

سٹر ہوسس۔ یہ سچ ہے لیکن بہتر تھا کہ آپ دو ایک روز یہاں پھرتے اور غور و خوض کرنے کے بعد شاید میں بھی آپ کے ساتھ چلتا۔ خیر اگر آپ جانا چاہتے ہیں تو جائیں لیکن اپنے اپنے کاغذات چھوڑتے جائیں۔ بہت ممکن ہے کہ اب آپ سے جلد مل سکوں۔ اس عرصہ میں میں تمہارے معاملہ پر بھی کچھ غور و خوض کر لاہوں گا۔

جب تک ہمارا موکل واپس نہیں ہوا ہوس بہت سنجیدگی کے ساتھ بیٹھا رہا لیکن اس وقت اس کے دلی اضطراب سے میرا موکل بالکل واقف نہ ہوا وہاں صرف میں ہی ایک شخص تھا جو ہوس کے اندر دنی ہجان سے باخبر تھا۔ جیسے ہی سٹر کیو بیٹ نے اپنی بیٹھ پھیری اور دروازہ سے باہر نکلا کہ ہوس میں پرجا پوجا اور ان تصاویر کو بچھا کر اپنے



غور کرنے لگا۔ ان تصاویر کے غور و خوض میں ایسا مہنک ہو گیا کہ شاید اسے وہاں میری موجودگی کی بھی خبر نہ رہی۔ خیالات کا تلاطم جب اس کے دماغ میں زیادہ پہچان پیدا کر دیتا اور اُسے تھکاوٹ زیادہ محسوس ہونے لگتی تو وہ رفع یحکان کے لئے کبھی کبھی سیدھی بجائے لگتا یا گنگناتے لگتا۔ پے درپے مختلف اور متضاد خیالات کی لہروں نے اس کے سکون پر پانی پھیر دیا تھا۔ جب اس سے یہ حالت برداشت نہ ہو سکی تو وہ یکبارگی کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا لیکن اس حالت میں بھی اس کی آنکھیں کھلنے لگیں گئیں اور پیشانی شکن آلود تھی۔ آخر کار یکبارگی خوشی کا نعرہ مار کر وہ اچھل پڑا اور اپنے ہاتھ ملتے ہوئے کمرے میں گھسے لگا۔ اب اس کی صورت سے گو نہ اطمینان ظاہر ہوتا تھا۔ اس نے ایک طویل مضمون کا تار لکھا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ واٹسن! اگر تار کا جواب خاطر خواہ مل گیا تو آپ کے لکھنے کے لئے ایک دلچسپ سرگزشت کا اضافہ ہو جائے گا۔

ہوس۔ واٹسن! کل ہم لوگ نارٹوک پہنچ جائیں گے اور اپنے دوست کو اس معمر سے متعلق کچھ امید افزا خبر سنائیں گے۔

مجھے یہ سن کر ایک حد تک تعجب ہوا لیکن مجھے معلوم تھا کہ ہوس اپنے رازوں کا انکشاف ایک خاص وقت پر پہنچ کر کیا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے اس بارہ میں اس سے دریافت کرنے کی جرأت نہ کی بلکہ اس وقت کا انتظار کیا کہ ہوس خود اس راز کو کھچھرا کر سے ہوس اس مسئلہ تار کے جواب کا بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہا تھا۔ دو دن نہایت بے صبری کے ساتھ گزرے۔ ہر گھنٹی کی آواز پر ہوس اپنے کان کھڑے کر لیتا تھا۔ دوسرے دن کی شام کو بلٹن کیو بیٹ کی طرف سے ایک خط پہنچا جس پر لکھا تھا کہ دہوپ گھڑی کے تختہ پورہ ایک نئی تحریر پائی گئی اس کی ہو بہو نقل ارسال ہے۔

ہوس اس تصویر والی تحریر کو پاتے ہی اسپریمہ تن متوجہ ہو گیا اور آخر کار تعجب اور خوف سے اچھل پڑا۔ اور کہنے لگا شمالی داسم کو گاڑی کس وقت جاتی ہو۔ میں نے گاڑیوں کے اوقات دیکھ کر بتایا کہ گاڑی جا چکی۔

ہوس۔ کل ہم بہت ترے نامشتہ کر لین گے اور پہلی ہی گاڑی میں روانہ ہو جائیں گے جہاں ہی حاضر ہوگا وہاں بہت ضروری ہے اب ضرورت ہو کہ بلا وقت ضائع کئے ہوئے ہم کو فوراً بلٹن کیو بیٹ کو مطلع کرنا چاہئے کہ معمرہ کا حل کیا ہے۔ کیونکہ ایک خطرناک جان کے

راستہ میں بچپا ہوا ہے جس میں ہمارے بھولے بھالے موکل کو پہچانا جا رہا ہے۔  
جب میں اس قصہ کے تاریک نتیجہ پر پہنچا تو حقیقتاً ایسا ہی معلوم ہوا۔ پہلے تو  
یہ عمر بچے بازیچہ طفلان معلوم ہوتا تھا۔

میں اپنے ناظرین کی خدمت میں کچھ روشن نتائج پیش کرتا لیکن یہ محض واقعات کی  
ایک غیر مربوط فہرست ہے البتہ اسی سلسلہ سے اس نامعلوم نتیجہ تک رسائی ہو سکتی ہے۔  
ہم لوگ شکل سے ورثہ کے اسٹیشن پر اترنے پائے تھے کہ اسٹیشن ماسٹر نے ہم لوگوں کو منی طیب  
کر کے کہا کہ آپ لوگ لندن کے اخیقیہ پولیس معلوم ہوتے ہیں۔  
ہوس کے چہرے سے پریشانی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

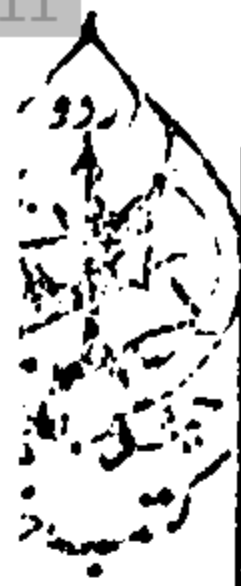
ہوس اس اسٹیشن ماسٹر سے آپ ایسا کیونکر خیال کرتے ہیں۔  
اسٹیشن ماسٹر۔ کیونکہ ابھی ان پیکر مارٹن نارویج سے ہو کر گزرے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے  
کہ آپ سرچن ہوں۔ وہ ابھی مری ہینن آخری خبر اس کے زندہ رہنے کی ہو ممکن ہے  
کہ ٹھیک وقت پر پہنچ کر آپ اسے بچا سکیں۔

ہوس۔ دیر با تین سنکر ہوس کی پریشانی کی انتہا نہ رہی، ہم رڈنگ ٹھورپ جا رہے ہیں  
لیکن معلوم نہیں وہاں کیا گزرا۔

اسٹیشن ماسٹر۔ یہ ایک افسوسناک حادثہ ہے، اسٹیشن کیو بیٹ اور اس کی بیوی دونوں بند  
کا نشانہ ہو گئے۔ پہلے اس کی بیوی نے اس کے گولی ماری اور پھر اپنے بھئی ماری۔ لوگ ایسا  
ہی کہتے ہیں کہ وہ غریب مر گیا اور وہ عورت دم توڑ رہی ہے۔ اس کے بچنے کی بھی کوئی  
امید نہیں۔

ہوس۔ افسوس صد افسوس! وہ ناروگ کے قدیم خاندان کا ایک رکن تھا اور نہایت  
معزز شریفینا طبع انسان تھا۔

ہوس بالکل خاموش رہا فوراً گاڑی کرایہ کی اور اسباب رکھ کر چکے بیٹھ گیا اور میل  
کا سفر بمال بھلا سے طے کیا جب ہم شہر سے روانہ ہوئے تھے تو وہ راستہ میں بہت بے قرار  
ہو رہا تھا اور صبح کے اخبار میں بار بار الٹ پلٹ کر کسی خاص خبر کو تلاش کر رہا تھا اور مجھ سے  
کے آثار اس کے بشرے سے ظاہر تھے۔ لیکن ان خبروں نے اس کی تشویش کو اور بڑھا دیا۔  
وہ اپنی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ ہم جہاں سے اس وقت گزر رہے تھے بہترین نظارہ کی



جگہ تھی۔ وہاں کی آبادی محض چند چھوٹے پیروں پر مشتمل تھی لیکن گرجوں کے بلند مینار سبزافن  
میں بلند تھے اور وہاں کے قدیم باشندوں کی دولت و حشمت کو یاد دلاتے تھے۔ ناروے کے  
بہتر کناوسے پر بحرِ جرمنی کی چینیلی کے حاشیے نظر آنے لگے۔ اور کوچبان نے چابک کے اشارے  
سے بتایا کہ یہ سامنے رڈ لنگ تھارپ ہے۔ جب ہم دونوں رڈ لنگ تھارپ پہنچ گئے تو  
ہم نے سامنے ٹینس کا میدان اور دوپ گھڑی دیکھی۔ ہم لوگ ان دونوں چیزوں سے  
پہلے ہی سے واقف تھے اسی وقت ایک اور بڑی گاڑی آکر رکی اور اس میں سے ایک پتہ  
چست و چالاک آدمی اترا اس کی موٹھی میں موی سالہ کی بد سے کھڑی تھیں۔ اس نے  
اپنے کو انسپکٹر مارٹن کہہ کر اپنا تعارف کرایا۔ اور اس نے میرے دوست ہوس کا نام سنا  
تو اس کو وہاں دیکھ کر بہت تعجب ہوا۔

مارٹن۔ کیوں سٹر ہوس! ارتکا بجرم آج ہی صبح ۲ بجے ہوا۔ آپ نے لندن میں کیوں کر  
سن لیا کہ میرے ساتھ ہی یہاں پہنچے۔  
ہوس۔ میں نے پہلے ہی اس جرم کے وقوع کا اندازہ کر لیا تھا اور اسی کے رد کرنے  
کی فکر میں یہاں آ رہا تھا۔

مارٹن۔ تب تو آپ کے پاس ارتکا بجرم کے متعلق تمام معلومات ہون گی۔ میں تو  
اس معاملہ سے بالکل نادانف ہوں ہاں یہ سنتا ہوں کہ ان میان بیوی میں ہمیشہ  
سے آپھے تعلقات تھے۔

ہوس۔ میرے پاس شہادت میں صرف چند قصان تصویریں ہیں۔ اس کی تفصیل  
آپ سے آئندہ بیان کروں گا۔ سردست میں چاہتا ہوں کہ جو معلومات مجھے اس وقت  
حاصل ہو اس سے فائدہ اٹھاؤں اور انصاف میں مددوں۔

مارٹن۔ کیا آپ اپنی تحقیقات میں مجھے بھی شریک کریں گے یا میں اپنی تحقیقات علیحدہ  
شروع کروں۔ سٹر ہوس اگر آپ مجھے اپنے ساتھ تحقیقات میں شریک کریں تو یہ بات  
میرے لئے باعث فخر ہوگی۔

ہوس کی طرف سے کوئی قطعی جواب نہ پا کر مارٹن تحقیقات میں مصروف ہو گیا اور ہوس  
کو اس کی حالت پر تنہا چھوڑ دیا۔ اور خود بلایتجہ کا منتظر رہا۔ مقامی بلڈاڈاکر مارٹن کیویٹ  
کے کمرے سے باہر نکلا اور اس نے کہا۔

ڈاکٹر۔ اگرچہ زخم گہرے ہیں تاہم زیادہ مہلک نہیں۔ گولی اس کے سر سے پار ہو گئی تھی اس لئے وہ بیہوش ہو گئی تھی ہتھوڑے عرصہ کے بعد پھر ہوش میں آ جائے گی۔ اس سوال کے بارے میں کہ آیا خود اس نے اپنے آپ گولی مار لی یا کسی دوسرے نے گولی مار لی کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔ یہ ضرور ہو کہ محلہ میں کہیں گولی چلائی گئی تھی۔ کمرہ میں صرف ایک پستول ملا تھا کہ جس کے دو خانے خالی تھے۔ ہٹن کیو بٹ کے دل پر گولی لگی تھی۔ سردست تصویر کے دو دن رُخ یکساں ہیں۔ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا پہلے ہٹن کیو بٹ نے اپنی بیوی کے گولی مار لی اور پھر اپنے مارلی یا اس کی بیوی نے پہلے اپنے شوہر کے گولی مار لی اور پھر اپنے مار لی اور وہ مجرم ہے۔ کیونکہ پستول دو دن کے بیچ میں بڑا پایا گیا ہے۔

ہوس۔ کیا ڈاکٹر صاحب وہ پستول اس جگہ سے ہٹایا گیا ہو؟  
ڈاکٹر۔ ہم نے سو اس زخمی عورت نے اور کسی چیز کو نہیں ہٹایا۔ اس کا ہٹانا تو بہت عذر دی تھا۔ کیونکہ اسے فرس پر زخمی کو نوکر پڑا ہٹنے دیا جاسکتا۔  
ہوس۔ ڈاکٹر صاحب آپ کتنے عرصہ سے یہاں ہیں؟  
ڈاکٹر۔ ۳۰ بجے سے۔

ہوس۔ کوئی اور بھی یہاں تھا؟  
ڈاکٹر۔ ہاں۔ کانسٹیبل جو کہ اب بھی موجود ہے۔  
ہوس۔ آپ نے کسی اور چیز کو تو یہاں ہاتھ نہیں لگایا؟  
ڈاکٹر۔ میں نے کوئی چیز نہیں چھوئی۔  
ہوس۔ آپ نے بہت عقل مندی سے کام کیا۔ آپ کو کس نے بلا بھیجا تھا؟  
ڈاکٹر۔ سائڈز میں گھر کی خادرنے۔  
ہوس۔ کیا وہ سائڈز میں ہی تھی جس نے اس واقعہ کی اطلاع دی تھی؟  
ڈاکٹر۔ وہ اور سرزگنگ باورین۔  
ہوس۔ وہ لوگ اب کہاں ہیں؟  
ڈاکٹر۔ میرا خیال ہے کہ وہ باورچی خانہ میں ہوں گے۔  
ہوس۔ بہتر ہے کہ سارا واقعہ ہم لوگ ان لوگوں کی زبانی سنیں۔

ہوس۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت ہمارا مقدر سامنے ہے۔  
 اسپیکر کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص پھر بیان آئے گا؟  
 ہوس۔ بہت ممکن ہے۔ وہ شخص بیان اس خیال سے آیا تھا کہ کرہ کا دروازہ کھلا ہوگا۔  
 لیکن بد قسمتی سے دروازہ بند ہوا۔ اس نے ایک بہت ہی چھوٹے قلم تراش چاقو کی لٹکے  
 دروازہ کھولنا چاہا لیکن نہ کھل سکا۔ اب آپ خود سمجھ لیجئے کہ وہ کیا کرے گا۔  
 اسپیکر۔ بس یہی کرے گا کہ آج رات کو زیادہ کا آغا و زار لیکر بیان آئے گا۔  
 ہوس۔ یہی تیاس میرا بھی ہے۔ بس اب اگر ہم اس دوست کا خیر مقدم کرنے کے لئے  
 اس جگہ موجود نہ ہوتے تو یہ ہمارا ہی قصور ہوگا۔ خیر فی الحال ذرا مجھے اس کرے کے اندر  
 کا معائنہ کرنے دو۔ میں بھی تو دیکھوں کیا معاملہ ہے۔  
 اسپیکر۔ آپکنس نے کبھی سے کرے کا مضمونی فعل کھولا۔ اور ہم لوگ اندر داخل ہوئے۔  
 لاش تو کرے سے ہٹا دی گئی تھی لیکن کرے کے اندر کا تمام سامان بدستور اپنی اپنی جگہ  
 قائم تھا۔

سٹر ہوس کرے کے در و دیوار فرش، چھت اور تمام سامان کو دو گھنٹہ کا دل نہایت  
 غور و خوض سے دیکھتے رہے۔ انھوں نے ہر چیز کو علیحدہ علیحدہ دیکھا۔ لیکن ان کے چہرہ  
 سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ معائنہ سے انکو کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ ممبر و ممبر کے  
 ساتھ انکی گفتگو کا سلسلہ جاری رہا اور اس دوران میں وہ صرف ایک مرتبہ لگے۔

ہوس۔ سٹر آپکنس! کیا تم نے اس تختہ پر سے کوئی چیز اٹھائی ہے؟  
 اسپیکر۔ جی نہیں میں نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا۔  
 ہوس۔ یہاں سے مزید کوئی چیز لی گئی ہے۔ کیونکہ یہ دیکھو تختہ کے اس طرف بتقا بلا اور  
 طرفوں کے گرد وغبار بہت کم ہے۔ ممکن ہے وہ چیز لی گئی ہے ایک کتاب ہو جو تختہ پر سیدھی  
 رکھی ہوئی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کوئی چھوٹا سا بکس ہو۔ بس اس سے زیادہ میں  
 اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آڈوائس! چند گھنٹے کے لئے اس جیل کی سیر کریں۔ اور مرفان  
 خوش الحان کی نغمہ سرائیوں اور گل دریا میں کے رنگ و بو سے طبیعت کو فرحت دین۔  
 آپکنس ہم تھوڑی دیر بعد تم سے آئیں گے اور اس وقت دیکھیں گے کہ جو حضرت گل رات  
 بیان لکھنے لائے تھے ان سے آج بھی آپ کی ملاقات ہوتی ہے یا نہیں۔

الغرض ہم نے اپنا تمام وقت جنگل میں ادھر ادھر پھر کر اور خود رو پھولوں کی قدرتی بہار دیکھ کر گزارا۔ اس کے بعد رات ہو گئی اور ہم پھر موقع پر چلے آئے۔ رات کے اانچے بعد ہم سب کمرہ کے ادھر ادھر کی نگاہ میں بیٹھے۔ ہاپکنس کا خیال یہ تھا کہ کمرے کا دروازہ نہیں کھلا چھوڑ دیا جائے لیکن مشر ہوس کا خیال یہ تھا کہ اگر یہ کیا گیا تو شخص جنبی کے دل میں کھٹکا پیدا ہو جائے گا۔ دروازہ کا قفل بہت سادہ تھا اور اس کے کھولنے کے لئے صرف ایک مضبوط ڈوکلر چیز کافی تھی۔ علاوہ ازیں ہوس کی رائے یہ بھی تھی کہ ہم لوگوں کو کمرے کے اندر نہیں بلکہ کمرے کے باہر جھاڑیوں میں چھپ کر گھات میں رہنا چاہئے۔ اور ایسی گنجان جھاڑیاں کھڑکی کے قریب بہت سی تھیں۔ اس صورت میں ہم شخص جنبی کی ہر حرکت کو بخوبی دیکھ سکیں گے۔ اور اگر اس نے روشنی کی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس کا حلیہ کیا ہے اور وہ رات کے وقت ایسی مخدوش جگہ کیا کرنے آیا ہے۔

اس کے بعد انتظار کی گھڑیاں بہت بے قراری سے گزریں۔ ہماری حالت کنبلس شکاری جیسی تھی جو رات کے وقت بچان پر بیٹھ کر شکار کی آمد کا منتظر رہے اور اس کا دل بار بار بے قرار ہو کر یہ کہہ کر شکار آیا۔ آیا آیا۔ اب ہم کو یہ دیکھنا تھا کہ وہ شخص کون ہے جو رات کی تاریکی میں سے نکل کر ہمارے سامنے آتا ہے۔ مگر یہ کہ وہ دنیا کے جرائم کے گنجان جنگل کا کوئی پلنگ تیر خچال ہو جس سے پوری طرح لڑ بھڑ کر مقصد برآری ہو یا کوئی کمزور لوٹری یا چالاک گیدڑ ہو جو کسی شیر کا پس خوردہ کھانے آیا ہو۔

الغرض نہایت ساؤن و سکوت کے ساتھ ہم جھاڑیوں میں بیٹھے ہوئے اپنے شکار کی آمد کے منتظر رہے۔ اول اول تو دور سے آنے والے دیہاتیوں کے پاؤں کی آہٹ سناؤتی ہی پھر کبھی کبھی گاؤں کی طرف سے کوئی کوئی آواز کا نون میں آتی رہی لیکن رفتہ رفتہ جب یہ سب باتیں ختم ہو گئیں۔ رات کا ساٹھانا طاری ہونے لگا۔ کبھی کبھی گر جا کے گھنٹے کی آواز کان میں ضرور آ جاتی تھی جس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ رات کے گونگے ہیں۔ اتنے میں بدلی آئی اور ہلکی ہلکی پھوار پھونے لگی۔ لیکن ہم اپنی کی نگاہ میں خاموش بیٹھے رہے۔

اس کے بعد رات کے اڑھائی بج گئے۔ یہ رات کا تاریک ترین وقت تھا۔ لیکن میں آہٹ چھانک کھلنے اور بند ہونے کی آواز ہمارے کانوں میں آئی۔ کوئی شخص بچا نک نکوٹ اور اندر داخل ہوا تھا اور وہ اس وقت راستہ پر رہنے پاؤں آ رہا تھا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر

پھر غمگینی طاری رہی۔ اور میرے دل میں اس وقت غم پیدا ہوا کہ کوئی شخص نہیں آیا بلکہ وہ محض ہمارا وہم و خیال تھا لیکن اس کے بعد کمرے کے عقب میں کسی کے دبے پاؤں چلنے کی آہٹ سائی وہی اور اس کے بعد وہاں سے دہات گھرانے اور جھنگاری کی آواز کا نون میں آئی۔ وہ شخص قفل کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مرتبہ یا تو اس شخص نے زیادہ ہنرمندی سے کام لیا یا اس کا آواز زیادہ بہتر ہو گا۔ کہ نقلاً کھٹکے کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ اس کے بعد اس شخص نے ایک دیاسلائی جلائی۔ اور پھر لمحہ بھر بعد کمرے میں ایک موم تھی کی روشنی نظر آنے لگی۔

یہ اچھی شخص ایک نوجوان چھوٹے جسم کا آدمی تھا بلکہ اسے لاغر اندام اور کمزور کہنا زیادہ موزوں ہو گا۔ اس کی مونچھیں سیاہ اور بڑی بڑی تھیں اور اس کے چہرہ پر مروتی چھائی ہوئی تھی۔ اس نوجوان کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ نہ ہو گی۔ اس شخص کی حالت کچھ اس قدر تپ اور رمانہ تھی کہ اس کو دیکھ کر دل میں رحم آتا تھا۔ وہ اس قدر کمزور تھا کہ اس کا تمام جسم سر دی کے مارے کانپ رہا تھا۔ اور اس کے دانت بیچ رہے تھے۔ اس کے کپڑے ضرور سرسبز تھے اور وہ صورت شکل اور وضع قطع سے خوشگین نظر آتا تھا۔

ہم نے اسے دیکھا کہ وہ خوف زدہ نظروں سے کمرے کے اندر ادھر ادھر کسی چیز کی تلاش کر رہا ہے اس کے بعد اس نے موم تھی مینر کے ایک کنا رہ پر رکھی اور کمرے کے ایک گوشے میں جا کر ہاری نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کتاب لیکر وہیں آیا وہ چہاز کے حساب کی ایک کتاب تھی۔ جو الماری کے تختہ پر رکھی ہوئی تھی۔ مینر پر جھٹک کر اس نے اس کتاب کی درق گردانی شروع کی حتیٰ کہ وہ ایک ایسے اندراج تک پہنچا جس کی اس کو تلاش تھی۔ بعد ازاں اس کے چہرے پر غصہ کے آثار نمودار ہوئے اور اس نے

جلکہ وہ کتاب بند کر دی۔ اور جہان سے اٹھا کر لایا تھا اسی کو نہ میں رکھ آیا۔ اور پھر آکر روشنی گل کر دی۔ اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا۔ لیکن نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ اسپیکر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن پر پڑا۔ اس کے منہ سے خون اور چیخ کی آواز نکلی اور اس نے خود کو پولیس کے پنجہ میں گرفتار پایا۔ موم تھی دوبارہ جلائی گئی۔ نوجوان ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور اسپیکر ہاپکنس کا ہاتھ اس کی گردن میں بھی ہو گیا تھا۔ وہ گہرا کسمندی آلات کے صندوق پر بیٹھ گیا اور حیران ہو کر ہم لوگوں کی صورتیں دیکھنے لگا۔

انسپیکٹر۔ اچھا بتاؤ میرے دوست تم کون ہو اور یہاں کیا کرنے آئے ہو؟  
 گرفتار شدہ نوجوان نے اپنے حواس کسی قدر درست کئے اور بہت بڑی کوشش  
 کے بعد اپنی حالت درست کر کے اس طرح ہم کلام ہوا۔

شخص۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ پولیس کے سرائے سان پین اور آپ کا یہ خیال  
 ہو گا کہ میرا تعلق کپتان پیر کارے کے قتل سے ہو گا۔ لیکن یہ خیال آپ کا غلط ہے۔ میں  
 اس معاملہ میں قطعی بے گناہ ہوں۔

انسپیکٹر۔ خیر یہ تو دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ کا نام کیا ہے؟  
 شخص۔ میرا نام جان ہیلے نیلیگان ہے۔

انسپیکٹر۔ یہ سنکر سٹراک ہو س اور آپ کو پکڑا پکٹس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔  
 انسپیکٹر۔ تم یہاں کیا کرنے آئے تھے؟  
 شخص۔ کیا بیچ کے طور پر بتاؤں؟  
 انسپیکٹر۔ نہیں ہرگز نہیں۔

شخص۔ تو پھر میں آپ کو بتاؤں ہی کیوں؟

انسپیکٹر۔ اگر آپ کچھ جواب نہیں دینگے تو یہ بات مقدمہ میں آپ کے خلاف پڑے گی۔  
 نوجوان قیدی نے سر ہلایا اور کچھ سوچنے لگا۔

شخص۔ خیر میں آپ سے تمام باتیں عرض کئے دیتا ہوں اور کوئی وجہ بھی نہیں کہ میں  
 بیان نہ کروں لیکن بائیں ہمہ میں یہ بھی بند نہیں کرتا کہ اس پرانے فیصلہ میں اسٹرو  
 جان پٹے کیا اپنے کبھی سیر زڈ اس اینڈ نیلیگان کا نام سنا ہے؟  
 پکٹس کے چہرہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے یہ نام کبھی نہیں سنا تھا لیکن پھر اس  
 معاملہ میں بہت گہری دلچسپی لے رہے تھے۔

پکٹس۔ کیا آپ کا مطلب اُن مغربی ساہوکاروں سے ہے جنکو دس لاکھ پونڈ کا نقصان  
 ہوا اور انھوں نے علاقہ کارنوال کے کم انکم نصف دیہاتی گھرانوں کو تباہ کر دیا اور  
 پھر نیلیگان غائب ہو گیا۔

شخص۔ جہاں وہی اسٹریٹ نیلیگان میرے والد تھے۔

اب ہم کو بعض باتیں معلوم ہونے لگیں لیکن ایک مفور سا ہو گا نیلیگان کی رہنے



اور پکتان پٹرکارے کے قتل کے درمیان قرون کا فاصلہ تھا لیکن ہم نو جوان کی باتیں  
غور سے سنتے رہے۔

شخص۔ الغرض جس کا اس معاملہ سے تعلق تھا وہ میرے والد ہی تھے۔ میٹر ڈاسن گورنمنٹ  
ہو گئے تھے۔ میری عمر اس وقت صرف دس برس کی تھی لیکن اس نقصان کا صدمہ اٹھانے اور اس  
بدنامی کی شرم محسوس کرنے کا مجھ کو کافی شعور تھا۔ لوگ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ میرے والد نے تمام کفالتوں  
چھوڑیں اور فرار ہو گئے۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ میرے والد کا خیال تھا کہ اگر انکو آنا وقت  
مل جائے کہ وہ تمام کفالتوں کی ذمہ داریاں وصول کر لیں تو تمام معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور شخص  
کو اس کا پورا روپیہ مل جائے گا چنانچہ وہ اپنے چھوٹے سے تفریحی جہاز میں سوار ہو کر ملک  
ناروے کو روانہ ہو گئے۔ یہی ان کی گرفتاری کا وارنٹ بھی نکلنے نہیں پایا تھا مجھے وہ آخری  
شب خوب یاد ہے جب وہ میری والدہ سے رخصت ہوئے۔ انھوں نے ہمارے پاس ان کفالتوں  
کی ایک فہرست چھوڑی جو وہ اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔ اور وہ رقم کھاتے تھے کہ وہ اپنے نام سے  
بدنامی کا دھبہ مٹا کر واپس آئیں گے اور انشا اللہ کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ الغرض  
وہ تشریف لے گئے۔ لیکن اس کے بعد انکی نسبت کوئی خبر نہیں سنی گئی۔ میرے والد اور ان کا تفریحی  
جہاز دونوں غائب ہو گئے۔ نہ معلوم انکو زمین کھا گئی یا آسمان کیسے کچھ خبر نہیں۔ میرا وہ پیری  
والد کا خیال ہے کہ میرے والد اور ان کا جہاز مع تمام ان کفالتوں کے جو ان کے پاس تھیں  
غرق ہو گئے اور اب سمندر کی تہ میں پڑے ہوئے ہیں لیکن ہمارا ایک شخص نہایت وفادار دوست  
بکلا جو ایک کاروباری آدمی ہے اس نے کچھ عرصہ ہوا بتایا کہ ان کفالتوں میں سے جو میرے  
والد اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ بعض کفالتیں لندن کے بازار میں پھر نمودار ہو گئی ہیں آپ سمجھ سکتے  
ہیں کہ یہ خبر سکریم لوگوں کو کس قدر حیرت ہوئی ہوگی۔ کئی عرصہ سے میں ان کفالتوں کا پتہ لگانے  
کی فکر میں ہوں اور بالآخر سخت مشکلات کے بعد مجھ کو اتنا پتہ چلا کہ ان کفالتوں کا اصلی فروخت  
کرنے والا اس گھر کا مالک پکتان پٹرکارے تھا۔

اب قدر تا میں نے اس معاملہ میں تحقیقات شروع کر دی۔ چنانچہ مجھ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص  
دہلی محلی کا شکار کھیلنے والے ایک جہاز کا پکتان تھا جو بحرِ قطبِ شمالی سے اسی زمانہ میں واپس  
آئے والا تھا جبکہ میرے والد اپنے تفریحی جہاز میں ملک ناروے کو روانہ ہوئے تھے اس موسم سرما  
میں تمام زمانہ طوفانی رہا تھا اور ملک میں کئی بار طوفانِ باد و باران اور برف باری نمودار ہو گئے۔

تکس ہے ان طوفانوں کی وجہ سے میرے والد کا ہکا بھکا جہاز راہ سے علیحدہ ہو کر شمالی سمندرون میں جا پھنسا ہو۔ اور وہاں اس کپتان پیر کارے کے جہاز سے ملا ہو۔ اگر واقعی ایسا ہوا تھا تو پھر میرے والد کا کیا حشر ہوا؟ بہر حال اگر میں کپتان پیر کارے کے بیانات سے یہ بات ثابت کر سکتا کہ بازار میں وہ کفالتین کیونکر ہو چکین تو یہ بات ثابت ہو جاتی کہ میرے والد نے ان کفالتوں کو فروخت نہیں کیا۔ لہذا جب وہ ان کفالتوں کو لیکر روپوش ہو گئے تھے تو ان کا کوئی خود غرضانہ مقصد نہیں تھا۔

لہذا میں اس کام کے لئے سبسکس آیا اور چاہا کہ کپتان مذکور سے ملاقات کروں۔ لیکن انیسویں کہ ایسی زمانہ میں کپتان مذکور کی ہولناک موت واقع ہوئی۔ میں نے سچاوت نامہ کی رپورٹ میں اس کے کہیں کا کچھ حال پڑا تھا۔ جس میں یہ بھی لکھا تھا کہ کپتان کے جہاز کے متعلق جو مندرجہ حساب کتاب سے رجسٹر میں وہ وہاں مجسٹریٹ موجود ہیں۔ لہذا میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میں ان رجسٹرون سے یہ بات معلوم کر سکوں کہ ماہ اگست ۱۹۷۸ء میں کسی ایسی کارکن نامی جہاز پر کیا واقعہ گذرا تھا تو مجھے اپنے والد کے پر اسرار حشر کا کچھ حال ضرور معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے کل رات یہاں آکر کہیں کا دروازہ کھولنا چاہا تاکہ ان رجسٹرون کو دیکھوں لیکن دروازہ نہ کھل سکا آج کی رات میں پھر آیا اور دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن رجسٹر کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ماہ اگست کے متعلق جس قدر اندراجات تھے ان کے اوراق رجسٹر میں سے کسی نے پھاڑ لئے ہیں بس اسی وقت میں آپلوگون کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا۔

انسپیکٹر۔ بس یہی کہنا تھا یا کچھ اور بھی بیان کرنا ہے؟

شخص۔ جی ہاں بس جو کچھ تھا وہ یہی تھا۔

انسپیکٹر۔ بس اور کچھ کہنا نہیں ہے۔

شخص۔ کسی قدر پیش و پیش کے بعد بس اور کچھ کہنا نہیں۔

انسپیکٹر۔ تم یہاں کل رات سے پہلے کبھی نہیں آئے تھے؟

شخص۔ کبھی نہیں۔

انسپیکٹر۔ تو پھر تم اس چیز کے متعلق کیا جواب دے سکتے ہو؟

یہ کہہ کر انسپیکٹر پاکستان نے وہ نوٹ بک نکال کر دکھائی جس کے پہلے صفحہ پر ہائے قیدی کے نام کے حروف لکھے تھے اور جس کے ایک گوشہ پر خون کا دہبہ تھا یہ نوٹ بک دیکھتے ہی وہ

پرست آدمی چکرایا اور بیٹھ گیا اس نے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لئے اور اس کا تمام جسم لرزید کی طرح کانپنے لگا۔

شخص - یہ نوٹ ہک آپ کو کہاں ملی۔ مجھے تو یہ خیال تھا کہ وہ کہیں ہوٹل میں گم ہو گئی ہو۔  
 اسپیکر - بس جناب کا اسقدر بیان کافی ہے اب جو کچھ آپ کو کہنا ہو وہ آپ عدالت میں بیان کریں۔ اب آپ ہر بات کر کے میرے ساتھ خزانان خزانان ذرا تہانہ تک تشریف لیجلیں۔  
 (شراک ہوس سے) اچھا سٹر ہوس! میں آپ کی کوششوں کا بجد ممنون ہوں کہ آپ نے میری وجہ سے اسقدر زحمت اٹھائی۔ اور ڈاکٹر واٹسن صاحب میں جناب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب نے مجھے میرے کام میں ہر طرح مدد پہنچائی لیکن اتفاق کی بات ہو کہ معاملہ نے دوسرا رخ اختیار کیا۔ اور آپ کی مدد کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ اور میں اس معاملہ کو موجود کامیاب نتیجہ تک بغیر آپ صاحبان کی مدد کے ہی پہنچا سکتا تھا۔ لیکن بائیں ہمہ میں آپ دونوں حضرات کا بجد ممنون ہوں۔ میں نے آپ دونوں صاحبان کے لئے برامب لینائی ہوٹل میں کمرے مخصوص کرائیئے ہیں لہذا اب ہم سب صاحب ٹہلتے ٹہلتے گاؤں تک چل سکتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہاں سے مع نوجوان قیدی کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے ہم دونوں تو ہوٹل میں ٹہرتے اور پکٹس اپنے لہزم کو ساتھ لیکر تہانہ کی طرف روانہ ہو گیا۔



## باب

### حیرت انگیز گرفتاری

اگلے روز صبح کو ہم گاؤن کے ہوٹل سے ضروریات سے فالغ ہو کر روانہ ہوئے تو اٹھارہ  
راہ میں مٹر شرلاک ہوٹس نے مجھ سے سوال کیا۔

ہوٹس۔ کئے ڈاکٹر وائسن! اس معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہو؟

میں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی اس معاملہ میں کسی بات میں مطمئن نہیں ہوئے۔

ہوٹس۔ نہیں میرے دوست وائسن! مجھے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہے۔ لیکن اسی کیساتھ

جن طریقوں پر اسپینلی باپکنس عمل کر رہی ہیں وہ میرے دل کو نہیں بھاتے مجھے تو باپکنس کے

طریقہ تفتیش سے بالوسی ہو گئی ہے۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ میرے شاگرد رشید ثابت ہونگے اور

میرے سائینٹفک طریقوں سے کام لینا سیکھیں گے۔ لیکن اب میں ان کی طرف سے قطعی باپوس ہو گیا

ہوں تفتیش کنندہ کو چاہئے کہ عقدہ کو حل کرنے کی کوئی ممکن صورت دریافت کرے۔ اور اسی کے

مطابق واقعات کو ترتیب دے۔ یا واقعات سے اس خیال کی ترمیم کرے۔ اور پھر کوئی دوسرا

مکن طریقہ سوچے۔ تفتیش جرم کے لئے یہ اولین اصول ہے۔

میں۔ پھر آپ کے نزدیک اس معاملہ کے حل کی دوسری صورت کیا ہے؟

ہوٹس۔ وہ صورت جو میں نے اپنے دل میں قائم کی ہے اور جس پر میں اپنے دل میں ہتدلال کر

رہا ہوں۔ میں ابھی اپنا خیال بیان نہیں کر دیا تھا۔ نہ کوئی بات بتاؤں گا۔ لیکن میں اس

خیال کو آخر درجہ تک پہنچا کر چھوڑ دیا گا۔

الغرض ہم دونوں خیر عافیت کے ساتھ لندن واپس آ گئے۔ یہاں مکان پر مٹر ہوٹس کیلئے

چند خطوط لکھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خط مٹر ہوٹس نے اٹھا کر گولا۔ مضمون پر نظر ڈالی

اور فرط سرت سے کھلکھلا اٹھے۔

و اٹن - خوب رہے مسٹر و اٹن! خوب رہے!! میرا قائم کردہ نظریہ صحیح ہوتا جاتا ہے۔ کیا کوئی  
تاریخ نام موجود ہے۔ ذرا امر بانی کر کے میری طرف سے دو تاروں کے مضمون تو گھسیٹ ڈالو  
لکھو۔

بنام نمنر گماشتہ بہا زاتہ شیکلف ہاؤسے

فورا تین آدمی روانہ کر دو جو یہاں کل صبح ۱ بجے آ جائیں

مرسلہ

بیل

اس علاقہ میں میں نے اپنا نام کپتان بیل مشہور کر رکھا ہے۔ اچھا دوسرا تار

لکھو۔

بنام لیکچر اسٹینلی ہاپکنس نمبر ۴۴ لارڈ اسٹریٹ برکسٹن

کل صبح ۱ بجے یہیں ناشتہ کرو۔ ضروری کام ہے۔ اگر نہ آسکو تو رات ہی  
تار اطلاع دو۔

مرسلہ

شراک ہوس

داٹن دیکھتے معاملہ مجھے گزشتہ دو دن سے پریشان کر رہا ہے اب میں اس کو اپنے  
سامنے سے ہمیشہ کے لئے دور رکھ دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کل اس واقعہ کی نسبت آخری  
بات سننے میں آئے گی۔

دونوں تار بھی دیے گئے۔ اور وہ رات ہم کو مکان پر آرام گزری۔ اگلے روز صبح  
مقررہ وقت پر آپ لیکچر اسٹینلی ہاپکنس تشریف لائے۔ آج مسٹر ہاپکنس نے ناشتہ بھی خوب کھلکھل  
تیار کیا تھا ہم سب ملکر کھانے بیٹھے۔ آج نوجوان مسز سران بھی بہت خوش تھا۔ کیونکہ  
وہ اس معاملہ میں خود کو کامیاب سمجھے ہوئے تھاتے تھے میں ہوس نے چیٹر خانی اٹھائی۔

ہوس۔ کیا واقعی آپ کے خیال میں جو حل اس معاملہ کا اب تک ہوا ہے وہ قطعی صحیح ہے؟  
انسپکٹر۔ اس سے بہتر اور مکمل حل میرے خیال میں اور کوئی نہیں آسکتا۔

ہوس۔ لیکن میری فطرون میں تو وہ مکمل نہیں ہے نہ دل کو اطمینان ہوتا ہے۔

انسپکٹر۔ آپ میری حیرانی میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ آپ کو اور کیا چاہئے  
ہوس۔ کیا آپ کا استدلال ہر بات پر یوں اترتا ہے؟

انسپکٹر۔ یقیناً! مجھ کو معلوم ہے کہ نوجوان نیلیگان اسی روز گاؤن کے ہوٹل میں آکر مقیم ہوا  
تھا جسے درخت کی واردات ہوئی۔ وہ گات کھیلنے کے بہانے سے وہاں آیا۔ وہ ہوٹل کی

ذریعہ منزل میں رہتا تھا۔ جہاں سے وہ ہر وقت اور جب چاہے باہر آ جاسکتا تھا۔ اسی  
روز گات کو وہ کیمین میں گیا اور بیٹر گارے سے اس نے ملاقات کی۔ دونوں میں جھگڑا

ہو گیا۔ نوجوان نے پھلی مارنے کے نینرہ سے کپتان کو مار ڈالا۔ بعد ازاں اپنی حرکت سے  
خوف زدہ ہو کر وہ گھبراہٹ کی حالت میں کمرے سے نکل کر بہاگا اور اسی گھبراہٹ میں

اس کی نوٹ بک گرہری۔ یہ نوٹ بک وہی ہے جو نوجوان اپنے ساتھ لایا تھا۔ بلکہ کپتان  
بیٹر گارے سے کفالتوں کے متعلق دریافت کرے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض نمبروں پر صاف

کا نشان موجود ہے اور بہت سے نمبر خالی ہیں۔ جن نمبروں پر نشان موجود ہے ان کا پتہ  
لندن کے بازار میں لگ چکے ہے باقی کپتان کے قبضہ میں ہون گی اور نوجوان نیلیگان

خود ہی بیان کر چکا ہے کہ وہ اپنے والد کے نام سے بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے ان  
کفالتوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ فرار ہونے کے بعد وہ کچھ عرصہ تک دوبارہ کمرے میں

آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ لیکن وہ بالآخر پوری معلومات حاصل کرنے کے لئے قفل شکنی پر  
مجبور ہوا۔ اب اس سے زیادہ صاف اور واضح معاملہ اور کیا ہو سکتا ہے؟

یہ سن کر مسٹر ہوس مسکرائے اور انھوں نے اپنا سر ہلایا۔

ہوس۔ مسٹر ہیکس! مجھے آپ کے نظریہ میں صرف یہ قباحت نظر آتی ہے کہ وہ شروع  
ہی سے ناممکن ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ کیا آپ نے کبھی اس بات کی بھی کوشش کی ہے

کہ بضر و احد کسی لاش سے ہارپون پار کروین سنا لیا نہیں کی ہوگی۔ بس غور میں کسی  
باتیں تو ہیں جن پر آپ کو توجہ کرنی لازم ہے۔ میرے عزیز دوست واپس بتا سکتے ہیں کہ

میں نے صبح کا تمام وقت ایک ذرا سی کوشش میں صرف کیا۔ یہ کام آسان نہیں ہے اس کے

لے طاقتور بازو اور شاق ہاتھ کی ضرورت ہے۔ اور یہ بھی خیال کیجئے کہ قاتل نے ایسی کاری ضرب لگائی تھی کہ نیرہ سینہ سے پار ہو کر کسی انچہ پیچھے کی دیوار کے تختہ میں جا گھسا تھا۔ تو کیا آپ کے نزدیک یہ مرا ہوا سانو جوان اس قدر قوی بازو تھا کہ وہ اس قدر کاری ضرب لگا سکتا تھا۔ اور کیا یہی شخص ہو سکتا تھا جو آدھی رات کے وقت کپتان پیر کارے کے ساتھ روم شراب کے خم میں غوطے کھاتا رہا تھا۔ اور کیا وہ رات پہلے جس شخص کا سایہ کھڑکی کے پردے پر دیکھا گیا تھا۔ نہیں نہیں مسٹر پیکنس! یہ باتیں بعینہ از قیاس ہیں۔ قاتل کوئی اور شخص ہے۔ اور وہ اس زندہ درگور نو جوان سے زیادہ طاقتور اور قوی بازو شخص ہے جس اسی شخص کی تلاش ہم پر لازم ہے۔

جون جون یہ الفاظ سٹر ہوس کی زبان سے نکلتے جاتے تھے پیکنس کا چہرہ اترتا جاتا تھا اس نے جو خیالی قلعہ اپنے دل میں تعمیر کر رکھا تھا وہ زمین پر سرسجود ہو گیا تھا اور اس کے تمام منصوبے اور خیال ابراہیمان خاک میں مل گئی تھیں لیکن ابھی وہ اپنے خیال پر قائم تھا اور ہرگز نہیں چاہتا کہ بغیر بحث کئے وہ نظر اپنے دل سے دور کرے۔

پیکنس سٹر ہوس! آپ اس سے تو انکار کر ہی نہیں سکتے کہ اس روز رات کو نو جوان نیلنگن وہاں موجود تھا۔ یہ نوٹ ہک خود اس بات کو ثابت کر رہی ہے اور میرے خیال میں میرے پاس اس قدر کافی ثبوت موجود ہے کہ خواہ آپ شہادت میں کتنے ہی رخنے ڈالیں لیکن صاحبان جیوری کو شہادت ثبوت پر کافی اطمینان ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں سٹر ہوس جس شخص کی بجو ضرورت تھی وہ میرے ہاتھ لگ گیا ہے اب بتائیے کہ وہ آپ کا خوشخوار اور قوی بازو شخص کون ہے اور کہاں ہے؟

ہوس دنجیدگی سے میرے خیال میں وہ شخص اس وقت ہمارے مکان کے زینہ پر ہو گا۔ اور ہان ڈاکٹر واٹسن! میرے خیال میں آپ اپنا ریوالور اس وقت ایسی جگہ اٹھا رکھیں جہاں بوقت ضرورت آپ کا ہاتھ پڑ سکے۔

یہ کہہ کر سٹر ہوس اپنی کرسی پر سے اٹھے اور برابر والی میز پر ایک لکھا ہوا کاغذ رکھ دیا اس کے بعد وہ ہم سے مخاطب ہوئے۔

ہوس۔ لو بس اب ہم تیار ہیں۔

کرہ سے باہر گنوا ری لب دلجو میں کچھ گفتگو کی آوازیں آ رہی تھیں تو ٹوڑی دیر بعد منسٹر ہوس

کمرے میں داخل ہوئی اور بیان کیا کہ تین آدمی کپتان قبیل کو پوچھتے آئے ہیں۔  
ہومس۔ ان تینوں کو ایک ایک کر کے کمرے میں بھیجو۔

پہلا شخص جو کمرے میں داخل ہوا وہ ایک سُرخ و سفید پتہ قد اور لاغرا تمام آدمی تھا۔  
اس کی لداڑھی اور نوٹھیں سفید تھیں اس کو دیکھ کر سُرخ ہومس نے اپنی جیب سے ایک خاکا کالا۔

ہومس۔ آپ کا نام؟

شخص۔ جیمس لنکاسٹر۔

ہومس۔ سُرخ لنکاسٹر مجھے افسوس ہے کہ اسامی پُر ہو گئی لیکن مجھے آپ کی زحمت کشی کا معاوضہ  
میں اس صورت میں سے سکتا ہوں۔ یہ جیسے نصف پونڈ کا سکہ ہوا اب ہر ماہی فرا کر آپ برابر  
دائے کمرے میں تشریف لیجا کر بیٹھیں۔

دوسرا شخص داخل ہوا یہ بھی ایک طویل القامت لیکن لاغرا تمام شخص تھا اس کے رخسار  
مڑے ہوئے اور اس کے بال سفید تھے اس شخص کا نام ہینر پائٹس تھا۔ سُرخ ہومس نے اس شخص کو  
بھی وہی اطلاع دی جو پہلے شخص کو دی گئی تھی اور اس کو بھی معاوضہ میں نصف پاؤنڈ دیا اور  
دوسرے کمرے میں بٹھا دیا۔

اس کے بعد تیسرا شخص داخل ہوا۔ اس شخص کا حلیہ قابل دید تھا۔ اس کے ہرے سے  
نوتھ لداڑھی اور منھا کی برس رہی تھی وہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کوئی خوشخوار ہڈا لگا اس کے  
چہرے پر داڑھی بھی تھی اور سر کے بال کی قدر پریشان اور ڈولیدہ تھے اس کی دونوں آنکھیں  
چمکدار تھیں جن میں کبھی کبھی وحشت اور درمگی کی جھلک بھی نمودار ہو جاتی تھی۔ اس شخص نے  
کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اور ملا حون کی طرح ڈیپ اتار کر سیلتے سے کھڑا ہو گیا۔

ہومس۔ آپ کا نام؟

شخص۔ پیٹرک کیٹرنس۔

ہومس۔ آپ ہارپون چلانے والوں میں ہیں نا؟

شخص۔ جی ہاں میں نے وہیل مچھلی کے شکار کے لئے ۲۶ مرتبہ جہاز میں سفر کیا ہے۔

ہومس۔ غالباً شہر ٹریلاڈی سے؟

شخص۔ جی ہاں حضور۔

ہومس۔ اور اب آپ جہاز میں بیکر قطب شمالی کی تلاش کے لئے جانے کو تیار ہیں؟



شخص - جی ہاں حضور!  
 ہوس - نخوادم آپ کیا لینگے؟  
 شخص - آٹھ پونڈ ماہوار۔  
 ہوس - کیا آپ فوراً روانہ ہو سکتے ہیں؟  
 شخص - ہاں ورسٹی اور کپڑا تالیے ہی روانہ ہو جاؤں گا  
 ہوس - آپ کے کاغذات آپ کے پاس موجود ہیں؟  
 شخص - ہاں حضور ہیں۔  
 یہ کہتے ہی اس شخص نے اپنی جیب پرانے سیلے کھیلے اور کپڑا لگے ہوئے کاغذوں کا  
 ایک بندل نکالا اور سٹر ہوس کے حوالہ کیا۔ انھوں نے ان کاغذات کو بغور دیکھا اور  
 پھر ورسٹی کر دیے۔  
 ہوس - بس آپ ہی جیسے شخص کی مجھ کو ضرورت ہے۔ یہ لیجئے مینجر کا قرار نامہ رکھا ہوا ہے  
 اگر آپ اس کاغذ پر دستخط کر دیں تو بس تمام معاملہ طے ہو گیا۔  
 ملاح نے قدم بڑھایا اور کمرے میں گزر کر مینجر سے قلم اٹھایا اور کاغذ کی طرف دیکھ کر  
 بولا:-  
 شخص - کیا یہاں دستخط کروں؟  
 سٹر ہوس ملاح کی طرف بڑھے اور اس کے پیچھے کمرے ہو گئے وہ شخص بے فکری  
 کے ساتھ مینجر پر جھیکا ہوا تھا۔ سٹر ہوس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اس شخص کے ہفتے چھانٹ  
 لئے اور کہا:-  
 ہوس - بس معاملہ ہو گیا۔  
 وہ ہے کی جھٹکار کان میں آئی اور سٹر ہوس اور ملاح دونوں کو ایک دوسرے  
 سے دست دگر بہان کرے کے فرش پر لوٹتے دیکھے گئے وہ شخص اس قدر زبردست طاقت  
 کا تھا کہ باوجودیکہ سٹر ہوس نے اس قدر ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اس کے ہاتھوں  
 میں جھٹکویاں پہنا دی تھیں لیکن وہ اپنی طاقت سے سٹر ہوس پر غالب آ گیا۔ فوراً  
 ہیکٹر ہیکٹس اور مین دوڑے اور سٹر ہوس کی جان بچائی۔ لیکن وہ شخص پھر بھی ہاتھ  
 پاؤں چلاتا رہا۔ بالآخر مین نے ریوالور تان کر اس کی گنٹی پر رکھ دیا۔ اور دھمکا یا کہ بس باب

مزا حمت فصول ہے۔

الغرض ہاں شخص کے ہاتھ پاؤں کسی سے مضبوط باندھ دیئے گئے اور وہ ہاتھ پیرا ہوا  
بیشکل تمام فرس پر بیٹھا۔

ہوس۔ مسٹر ہیکس میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ افسوس ہو کہنا بھی ٹھنڈا  
ہو گیا۔ اور چائے تو بالکل پانی ہو گئی۔ بہر حال میں خوش ہوں کہ اب آپ اپنا ناشہ نہایت  
لطف کے ساتھ کھائیں گے کہ خدا نے آپ کے مقدمہ کو نہایت عمدہ کامیابی کے درجہ  
تک پہنچا دیا ہے۔

لیکن اس وقت اسپینلی ہیکس کی حالت بقول لاد صاحبان بالکل یہ تھی کہ

”ٹنگ ٹنگ دیدم دم نہ کشیدم“

وہ صدمہ کھانے ہوئے مسٹر ہوس کی صورت کو تک رہے تھے ان کا چہرہ سرخ تھا اور  
انگوٹھیں اڑ رہے تھے۔

انسپیکٹر مسٹر ہوس میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کہوں۔ اب مجھے معلوم ہوا کہ میں  
شرعاً ہی سے یہ قوت بنا ہوا تھا۔ لیکن اب حقیقت کھلی اور اب میں ہمیشہ یاد رکھوں گا  
کہ واقعی فن لغت جرم میں آپ استاد ہیں اور میں ایک ادنیٰ شاگرد ہوں۔ اس وقت  
بھی جو کچھ آپ نے کیا وہ میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن ابھی میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ  
آپ نے یہ عمل کیوں کیا۔ کس طرح کیا اور اس تمام واقعہ کے معنی کیا ہیں؟  
ہوس مسکرا کر مسٹر ہیکس کیا آپ نے وہ مثل نہیں سنی۔ یعنی۔ ۴  
بسیار سفر باید تا پختہ شود غلٹے

دنیا کے تمام کام تجربہ سے آتے ہیں اور رفتہ رفتہ آتے ہیں۔ اور اس مرتبہ جو سبق  
آپ کو سکھایا گیا ہے وہ یہ کہ ایک نظریہ پر کبھی مستقل طور سے قائم نہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ  
معاملہ کی دوسری صورت بھی نگاہ میں رکھو۔ اسی معاملہ میں دیکھ لیجئے کہ آپ کے خیال  
میں وہ نوجوان نیلنگان کچھ ایسا بس گیا تھا کہ آپ کے ذہن میں پیرگارے کے اصلی  
قاتل مسٹر بیٹر کی طرف سے کا قطعی خیال تک نہ آیا۔

گرفتار شدہ ملاح بھی یہ باتیں سن رہا تھا اہل نے فوراً ہماری طرف توجہ کی  
اور ایک کرخت اور ڈرتا آواز میں بولا۔

ملاح۔ دیکھئے جناب آپ لوگوں نے اگرچہ مجھے اس طرح گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن میں اس کی کچھ شکایت نہیں کرتا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ باتیں کریں وہ ٹھیک ٹھیک کریں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے پیٹر کارے کو قتل کر ڈالا۔ یہ غلط ہے میں نے پیٹر کارے کو مار ڈالا ہے قتل نہیں کیا۔ اور یہی مجھ میں اور آپ میں فرق ہے۔ لیکن آپ میری بات کا اعتبار نہ کریں لیکن آپ کو تمام باتیں سچ بتاؤں گا۔  
ہومس۔ اچھا بیان کیجئے۔ ہم ہمہ تن گوش ہیں۔



# باب

## جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ملاح بن آپ صاحبان کے ساتھ جو کچھ بیان کر دیا گا وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر پورے بلکل سچ بولے گا۔ بیان کر دینا گا اس میں سرسوزی نہ ہوگا۔ میں اس کپتان پیر کارے کو خوب جانتا تھا اور جب اس نے میرے قتل کرنے کو چھرا نکالا تو میں سمجھ گیا کہ میری جان بچنا مشکل ہو۔ اس لئے محض حفاظت خود اختیار ہی کے لئے میں نے جھپٹ کر ایک ہار پون دیوار پر سے اُتار لیا اور اس کو پھیلی کی طرح بردویا۔ اور یہی وہ طریقہ ہے جو اس کی موت کا باعث ہوا۔ آپ ممکن ہے میرے اس فعل کو قتل سمجھتے ہوں۔ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا وہ اپنی جان بچانے کے لئے کیا۔ اگر میں اُس کو ہلاک نہ کرتا تو وہ مجھے ضرور قتل کر ڈالتا۔

ہوس۔ آپ وہاں پہنچے کیونکر؟

ملاح۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو تمام واقعات شروع سے آخر تک لفظ بلفظ سنادوں گا۔ آپ ذرا مجھے آرام سے بیٹھا دیں گے تاکہ میں سہولت سے گفتگو کر سکوں سنئے!

یہ معاملہ ماہ اگست ۱۸۸۳ء میں ہوا تھا۔ پیر کارے، سیوینی کارن، کاپتان اور مالک تھا اور میں اُس کے عملہ میں زائدینزہ بازو ہار پونز تھا ہم لوگ پنجاب سمندرون سے نکل کر گھر کی طرف آرہے تھے۔ ہوا تیز تھی۔ اسی اثناء میں جنوب کی طرف سے طوفانی ہوا چلتا شروع ہوئی۔ اس وقت ہم کو ایک چھوٹا سا تفریحی جہاز ملا۔ جس کو طوفان شمالی سمندرون میں اڑا لیا تھا۔ اس جہاز میں صرف ایک آدمی تھا۔ جو ملاح نہیں تھا۔ بلکہ کوئی شہری آدمی تھا۔ جہاز

کے عملے کے یہ خیال کر کے کہ جاز ڈوب جائے گا اس کو چھوڑ دیا تھا اور حیات بخش کشتی میں بیٹھ کر وہ سواحل ناروسے کی طرف چلے گئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ لوگ ڈوب گئے ہوں گے۔ الغرض ہم نے اس طوفان زدہ شخص کو اپنے جہاز پر لے لیا اور وہ اس کپتان پیٹر کارے کے اپنے کیمپ میں بیٹھ کر بہت طویل طویل گفتگو کیا کرتے تھے۔ اس شخص کے ساتھ جو کچھ سامان ہم نے جہاز میں سے لیا تھا وہ صرف ایک ٹین کا بکس تھا۔ شخص کا نام کپتان نے ہم لوگوں کو نہیں بتایا۔ اور دوسرے روز رات کے وقت وہ شخص اس طرح غائب ہو گیا کہ وہ ہمارے جہاز پر کبھی آیا بھی نہیں تھا۔ لوگوں میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ یا تو وہ شخص خود جہاز پر سے سمندر میں کود کر غرق ہو گیا ہے یا وہ گر کر ڈوب گیا ہے۔ لیکن اصلی واقعے کے سوا اسے ایک شخص کے اور کوئی واقعہ نہیں تھا اور وہ شخص میں تھا میں نے دیکھا تھا کہ کپتان نے رات کو دوسرے پہرے کے وقت اس شخص کے پاؤں پکڑ کر سمندر میں پھینک دیا تھا۔

پھر حال میں نے یہ تمام واقعہ اپنے دل میں رکھا اور کسی سے بیان کیا اور نائدہ اٹھانے کے لئے موقع محل کا منتظر رہا۔ جب ہم اسکاٹ لینڈ کو واپس آئے تو اس شخص کی موت کے تمام واقعہ پر پردہ ڈال دیا گیا کیونکہ کسی شخص کو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ کسی اجنبی کی موت و حیات کے حالات دریافت کرتا پھرتا۔

اس کے کچھ دنوں بعد کپتان پیٹر کارے نے سمندری سفرون سے کنارہ کر لیا لیکن مجھے بہت عرصہ تک اس کا پتہ نہ لگا۔ میرا خیال تھا کہ اس نے وہ فعل محض اس چیز کے لالچ میں کیا ہے جو اس ٹین کے بکس میں تھی اور میں اب یہ چاہتا تھا کہ کپتان صاحب سے کچھ رقم رینی رازداری کے بالعوض اٹھوں۔

الغرض ایک ملاح کے ذریعے جس کی ملاقات کپتان مذکور سے لندن میں ہوئی تھی مجھے اس کا پتہ نشان معلوم ہو گیا۔ میں فوراً اس کے یہاں پہنچا اور اٹھا مطلب کیا۔ پہلے روز رات کے وقت وہ بہت معقول طریقے سے پیش آیا اور وہ مجھے اس قدر رقم دینے پر آمادہ تھا جو مجھے آئندہ بکری ملازمتوں سے مستغنی کر دیتی۔ لیکن رقم کا تعین دو روز تک ملتوی کر دیا گیا۔ دو روز بعد جب میں پھر کپتان مذکور سے ملنے آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ خوب شراب پیئے ہوئے ہے اور اس کا مزاج بھی بگڑا ہوا ہے۔ پھر حال ہم دونوں بیٹھ

گئے اور دم کے جام پر جام اڑانے لگے۔ اور کچھلے زمانہ کی باتیں ہونے لگیں لیکن وہ شخص جس قدر زیادہ پتیا جاتا تھا اسی قدر اس کا مزاج تند اور تیز ہوتا جاتا تھا۔ اُس کے چہرے پر درندگی اور خونخواری برسنے لگی۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا اور اُس نیرہ یا ہارپون پر سری نظر لگائی۔ کہو کہ مجھے اندیشہ پیدا ہو چلا تھا کہ اس شخص کے ہاتھوں جان کی خیر نہیں۔ الغرض تھوڑی دیر بعد وہ مجھ پر برس پڑا۔ اُس نے میرے سر پر تھوکا اور مجھے ہزاروں قسم کی مغلطات سنائیں اُس نے اپنا بڑا پتھر نکال لیا اور اُس کے چہرے سے خونخواری اور قتل برسنے لگا۔ لیکن میں نے اس کو موقع نہ دیا اور فوراً دیوار پر سے نیرہ جھپٹ کر وہ ہارپون اُس کے سینے سے پار کر دیا۔ استغفر اللہ! اس شخص کے منہ سے کیتھوڑا ہولناک چیخ نکلی تھی کہ جب کبھی رات کو سوتے وقت مجھے اُس کا خیال آ جاتا ہے تو میں چونک پڑتا ہوں۔

الغرض میں اس کو مار کر کمرے میں کھڑا ہوا تھا۔ میرے چاروں طرف خون کا دریا بہ رہا تھا۔ اور میں اسی طرح تھوڑی دیر کھڑا رہا۔ میں نے کمرے میں چاروں طرف نگاہ ڈالی وہ مین کا بکس مجھے نظر آیا مجھے بھی اس بکس پر قبضہ کرنے کا اتنا ہی حق تھا جتنا کہ خود کپتان مقتول کو چنانچہ وہ بکس لیکر میں کمرے سے نکل گیا لیکن یہ تو فونی یہ ہوئی کہ چلتے وقت میں اپنا تباہی کا ثوبہ وہیں نیرہ چھوڑ آیا۔

اب میں اپنی سرگذشت کا ایک عجیب غریب واقعہ آپ کو سناتا ہوں یعنی میں کپتان کے کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ میں نے ایک شخص کے آنے کی آہٹ سنی۔ میں فوراً جھاڑوں میں دب گیا۔ ایک شخص بے پاؤں وہاں پہنچا کمرے میں گھسا لیکن فوراً اُس کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور وہ اس طرح بھاگا جیسے کوئی شخص کسی بھوت کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ الغرض وہ شخص سچا تیرہویں کے ساتھ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا کہ ہوا ہو گیا یہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ شخص کون تھا اور کیوں آیا تھا۔ میں وہاں سے چلا اور دس میل پیدل سفر کر کے ایک ٹرین میں بیٹھ کر لندن پہنچ گیا اور کسی شخص کو کانون کان خبر بھی نہ ہوئی کہ مجھ پر کیا کچھ گذری ہو۔

الغرض جب لندن پہنچ کر میں نے وہ بکس دیکھا تو اُس کے اندر سے کچھ بھی نقدی برآمد ہوئی صرف بعض کاغذات تھے جن کو فروخت کرنے کا میرا حوصلہ نہ پڑا۔ اب میری گرفت کپتان کے سر سے پڑے بھی جاتی رہی تھی اور میں ہر طرح بخور ہو گیا۔ لندن جیسا شہر اور میں وہاں پہنچا تو پیر کے ہوئے تھا اس وقت جو کچھ میرے دل پر گذرتی تھی اُس کا اندازہ وہی شخص خوب

کر سکتا ہے جو خود بھی کیس وقت منطقی و ناواری کے پنجہ میں گرفتار ہوا ہو۔ بس اب میرے لئے صرف ایک چارہ کار باقی رہ گیا تھا یعنی اگر کہیں لے تو ملا خون میں نوکری کر لوں۔ اسی اثناء میں میری نظر سے آپ کے شائع کردہ ہشتہار گزارے جن میں نیزہ سے ٹھسلی مارنے والوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ لہذا میں چہا زدن کے اینٹیٹون کے پاس گیا اور انھوں نے مجھے یہاں بھیج دیا۔ بس یہ ہے میری تمام سرگزشت میں پھر عرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے کپتان پیر کارے کو ہلاک کر دیا تو حکومت کو میرا ممنون ہونا چاہئے۔ کیونکہ میں نے پھانسی کی دسی کے دام بچا دیے۔

یہ تمام سرگزشت سن کر مسٹر ہوس نے اپنا پائپ نکالا اور منگایا۔

ہوس۔ نہایت صاف بیان ہے۔ مسٹر پکنس! آپ میرے خیال میں اب وقت ضائع نہ کریں اور ان ذات شریفین کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے کسی محفوظ جگہ میں پہنچا دیں کیونکہ ان کے لئے میرا زیادہ محفوظ نہیں ہے۔ اور خیر سے ہمارے دوست مسٹر پیر کارے کی کٹھن کاتن و توش کچھ اس قدر واقع ہوا ہے کہ نصف کمرے کے فرش کی مساحت کر رہا ہو۔

ایک مسٹر ہوس! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ کا کس زبان سے شکریہ ادا کروں۔ لیکن ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ اس معاملہ کی تک کیوں کر پہنچے؟ ہوس۔ محض اس طریقے سے کہ جو کچھ خیال میں نے قائم کیا وہ نخرجہ و تجزیہ سے بالکل ٹھیک ثابت ہوا اور اتفاق کی بات میرا خیال شروع ہی سے ٹھیک تھا۔ یہ بہت ممکن تھا کہ اگر مجھے اس نوٹ بک کا حال معلوم ہو جاتا تو میں بھی آپ کی طرح صحیح راستہ سے بھٹک جاتا لیکن جو کچھ واقعات میں سن چکا تھا وہ سب ایک ہی طرف رہنمائی کرتے تھے یعنی قاتل کی حیرت انگیز طاقت، ہارپون مارنے میں اس کی زبردست مشاقی، دم اور پانی دریائی سمیٹنے کی کھال کا مٹا کو کا بٹوہ۔ اور اس کے اندر بھدا اور سخت تبا کو یہ تمام باتیں ظاہر کرتی تھیں کہ قاتل ضرور کوئی ملاح ہو اور ملاح بھی ایسا جو وہیل ٹھیل کا شکار کھیل چکا ہو۔ مجھے شروع ہی سے خیال تھا کہ بٹوہ کے پردہ پر حروف P. C. کا نمودار ہونا محض اتفاقی بات ہے یہ حروف پیر کارے کے نہیں کیونکہ وہ شخص بہت ہی کم مٹا کو مٹا تھا اور اس کے کمرے سے کوئی پائپ بھی برآمد نہیں ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے آپ سے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا کمرے میں دم شراب کے سوائے کسی اور قسم کی شراب بھی موجود تھی اور

آپ نے بتایا تھا کہ ہاں دو قراہے برانڈی اور وسکی کے بھی تھے لیکن باہل بھرے ہوئے تھے۔ جن میں سے ایک قطرہ بھی کسی نے نہیں پیا تھا۔ اب آپ خود خیال کر سکتے ہیں کہ شہریوں میں کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو برانڈی اور وسکی چھوڑ کر رم کے جام اڑاتا لہذا انکو کال یقین ہو گیا تھا کہ قاتل ضرور کوئی ملاح ہے۔

انسپکٹر۔ اور آپ نے اس شخص کا پتہ کیونکر لگایا؟

پوسس۔ عزیز من! جب معاملہ یہاں تک سمجھ میں آ گیا تو پھر باقی ہی کیا رہ گیا تھا۔ اگر قاتل ملاح ہے تو وہ ملاح ضرور بالضرور ان ملاحوں میں سے ہو گا جو وہی یونی کارڈن میں کپتان مقتول کے ساتھ کام کر چکے تھے۔ کیونکہ یہ بات معلوم تھی کہ کپتان مذکور نے کبھی کسی دوسرے جہاز میں سفر نہیں کیا تھا چنانچہ ڈیوٹی میں بذریعہ تاریخات کرتے ہوئے میرے تین دن صرف ہوئے۔ اور بالآخر مجھے تحقیق ہو گیا کہ ان لوگوں کے نام کیا گیا ہیں جو ۱۹۸۱ء میں جہاز مذکور میں کپتان مقتول کے ساتھ گئے تھے۔ اور جب میں نے معلوم کیا کہ نیزہ یادوں میں ایک شخص پیرک کیڈٹس بھی تھا تو میں نے سمجھ لیا کہ بس اب معاملہ ختم ہو گیا۔ میں نے خیال آرائیان کین اور یہ قیاس میں آیا کہ شخص مذکور ضرور لندن میں ہو گا۔ اور وہ یہ بھی چاہتا ہو گا کہ کچھ دنوں کے لئے ملک سے باہر چلا جائے لہذا میں نے چند روز لندن کے ایسٹ اینڈ میں صرف کئے وہاں کپتان ٹیبل بنا اور اس کا نتیجہ آپ کو معلوم ہو گیا۔

انسپکٹر۔ یہ نہ استدلال ہے نہ استدراج بلکہ کرامات ہے کرامات۔

پوسس۔ اب آپ کو لازم ہے کہ اس بیچارے نوجوان نیلیگان کو حوالات سے نکلوائیں بلکہ میرے خیال میں آپ کو اس سے معافی مانگنا چاہئے۔ ٹین کا بکس نوجوان کو دیدینا چاہئے جو کفایتیہ کپتان مقتول نے فروخت کیں وہ تو گین باقی تو کام آئیں گی۔ اچھا والسلام۔ اب آپ اپنے ملزم کو لیجائیے۔

ختم شد



# نئے نئے ناولوں کی فہرست

## مفت

### عروس مصر

یسری صدی ہجری کے مصری اسلامی واقعات و گداز مناظر مذاق سلیم اردو کی مملاتی زبان قبلیوں کا طرز معاشرت اسلام کا انصاف قیمت ۷۰

امیر المومنین عبدالرحمن ناصر

اور اسکے بیٹوں کی معرکہ آرائیان دلکش اداؤں کا مرقع پاک محبت کا دگداز اور دلچسپ انانہ ہے۔ قیمت ۷۰

### امین بک

خدیو مصر محمد علی پاشا کے عہد حکومت کے پر اسرار واقعات، مصر و شام کے حیرت انگیز حالات اور سیاسی انقلابی خوش اسلوبی سے بیان ہوئے ہیں اسے پڑھ کر یورپین ڈیپلومیسی کا بہانڈا چھوٹتا ہے ملک گیری کے یورپین ساز باز کا تار و پود بکھر جاتا ہے اسلامی سیاست سے کبھی کہنے والے ضرور دیکھیں ناول کے پیرایے میں تاریخی حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے۔ قیمت ۷۰

### مہاجر بن یوسف

جرمی زیدان اوڈیر الملک مصر کے ایک معرکہ آکارا ناول کا ترجمہ جس میں خلیفہ عبدالملک کی بالیسی مہاجر بن یوسف کے مظالم مہاجر اور عبدالعزیز بن زبیر کا معرکہ کعبہ کا محاسن اور عبدالعزیز بن زبیر کی شہادت خلافت کے مدعی اور اسکے چڑھنے کوڑھنے نامی ایک نوجوان کا عرب کی ایک شہرہ دار کی پر عاشق ہونا یہ واقعات و دلکش انداز اور سلیس عبارت میں بیان کئے

سگئے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے اس زمانہ کے طریق جنگ اور رسم و رواج پر کافی روشنی پڑتی ہے ترجمہ کی خوبی کے لئے سید ظہور احمد پٹوہری سب ایڈیٹر ہندوستان کا نام کافی ہے۔ قیمت ۸

### سیلاب خون

غدر ۱۹۱۷ء کی ہولناک داستان کینیڈا اور اہل ہند کی کشمکش ارکان کینیڈا کے جدید قوانین جن میں سے بعض ہندوستانیوں کے جذبات کے مخالف تھے اور جس کے باعث ہندوستانی فوج میں مہاجان پیدا ہو گیا۔ میکیر نامی فرانسیسی عیار کا انگریزین کو انگریزی فوج میں داخل ہونا اور موقع پا کر انگریزوں سے برسر جنگ ہونا دیگر ہندوستانی رؤسا کا ملک کی حمایت میں لڑنا یا قرق خان سردار کا خفیہ سپیکر ہی پر تقرر اور اس کی شہرہ انگیز عیاریان میکیر کی چالبازیاں۔ خفیہ اور باغیوں کے جوڑ توڑ فوج و شکت کے کارنامے باغیوں کا قلع و قمع۔ قیمت ۸

### نازمین مراکش

مراکو میں سلطان عبدالعزیز کی تخت نشینی اور یورپ پرستی فرانسیسیوں کی پولیس چالیں اور اس کی بدولت مراکو میں خانہ جنگی کا طوفان فرانس کی دور خمی پالیسی ایک طرف سلطان عبدالعزیز کی کھلم کھلا حمایت دوسری طرف باغیوں کی خفیہ مدد ایک ہو دی اور فرانسیسی جاسوس کی حیرت انگیز عیاریان ایک محب وطن کے بھیس میں اس کی تباہ کن حکمت عملی۔ قتل و غارتگری کے دل شکن واقعات مسلمانوں کے اوبار کی داستان مراکو میں فرانسیسی حکم برداری نادر کیا ہو یوروپین سازشوں کا پورا خاکہ ہے۔ قیمت ۸

### عیار فقیر

ایک منکار فقیر کی چالبازیاں ظلم و ستم اور دغا دہن کا پردہ غاش کیا گیا ہے بد معاشوں کی چالوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس کو ضرور پڑھئے۔ قیمت ۸

### حیرت انگیز شہر

ایک نوجوان سادہ دل کا ایک حیدر کے دام الفت میں گرفتار ہونا صدیوں کا

کا سامنا کر کے آخر میں گوہر مقصود کو پایا۔ نہایت دلچسپ اور جن جوش سے معمور ہے قیمت ۶

### احتراف النساء

ایک جاہل بد مزاج ساس کے مظالم اور نیک دل تعلیم یافتہ بہو کی برو باری اور عمل کا نقشہ کھینچی گیا ہے زبان لکھنؤ اور دہلی کی لکالی زبان ہے زمانہ محاورات سے کتاب میں چار چاند لگائے ہیں۔ قیمت صرف نہر

### اجتماعِ ضدین

بہت ہی دلچپ ادبی افسانہ ہے زن و شو کا انتخاب اور اس معاملہ میں والدین کی لاپرواہی اور طرفین کی آرزوؤں کا خون۔ ادبی خوبوں سے ملبوس۔ عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے قیمت ۶

### آسمانی خزانہ

بچوں کی زبان میں دلچپ با تصویر فسانہ ہے قیمت ۲

### چھوٹا شہزادہ

بچوں کی زبان میں ایک با تصویر بہت افزا افسانہ ہے قیمت ۱

### اسرار بالثویریم

آئیے والے خطرات کا فخر۔ روس کے حالات کا آئینہ، جدید خیالات کی کہن اور دنیا کے تمدنی اور سیاسی حالات میں ہجرت انگیز انقلاب کا خطرہ سرمایہ داری اور مزدور پیشہ طبقہ کے دل ہلانے والے معرکے ہمدرد روسی تہذیب اور اس کے اثرات افغانستان و ہندوستان پر بالثویریم پشتیمی کا امکان اور اس کے نتائج۔ بالثویریم کی تاریخ اور ان کے انکار پر قابل قدر تبصرہ موجودہ سیاست کے ہر پہلو کی روشنی لگائی گئی ہے جو یہ ہے کہ نادر کے رنگ میں موجودہ دور کی نوری تاریخ ہے انداز بیان دلچپ اور زبان پاکیزہ ہے ترجمان کی تفسیر میں کے ایک فائدے بہت کچھ نیک مرتب لگا دیا ہے وہ ان کے دم درویش پر روشنی ڈالی ہے ابتداء آنتہا تک دلچپ ہے۔ قیمت ۲

## مکمل شرح دیوان غالب

اس سے بڑی اس سے زیادہ مضمحل اس سے زیادہ مفید شرح نظر سے نہ گزری ہوگی یہ شرح آپ کو دیگر تمام شرحوں سے مستغنی کر دے گی۔ جہاں ضرورت سمجھی گئی ہے شارح نے مولانا حسرت موہانی اور طباطبائی کے الفاظ بھی نقل کر دیے ہیں اس میں غالب کے ہر شعر کا شعر کا ولفشین مطلب لکھا گیا ہے۔ اور اکثر جگہ غالب ہی کے دوسرے اشعار کا حوالہ دیکر مطلب کو مستند کر دیا ہے مخصوص مطالب اور مخصوص بحر و نثر میں جو اشعار ہیں ان کے مقابلہ میں بالترتیب دیگر اساتذہ ماضی و حال کے کلام کو رکھ کر موازنہ کیا ہے جس سے شعراے اردو کی صف میں غالب کا درجہ معلوم ہوتا ہے شارح نے شرح کو شرح کی حد تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ اپنا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بڑے شاعر کا خاکہ کھینچنا ہے یا یوں سمجھئے کہ ایک بڑے ادبی اگھارے کا منظر دکھایا ہے جس میں غالب کے ارد گرد دوسرے شعرا بھی زور آزمائی کرتے ہیں قصہ طلب اشعار کے متعلق تمام واقعات جمع کر دیے ہیں غالب کی زندگی کا پورا نقشہ قیمت سے دیا گیا

### بزم خیال

جس میں شعرائے اردو فارسی کی مجالس کے لطائف و ظرائف کو ترتیب دیا گیا ہے چہ گوی اور حاضر جوانی کے بہترین نمونے فارسی و اردو کے ان منتخب اشعار کو لیکر جن کا کسی لطیفہ یا دھپ قصہ سے تعلق ہے اس کی مفصل کیفیت بیان کی ہے خوش مذاق حضرات کے لئے تفریح طبع کا بہترین سامان ہے اس کے ساتھ ادبی و تاریخی مینافنت ہم خراہم ثواب کا مصداق ہے جدید خوبصورت اڈیشن ترمیم و اضافہ شدہ طباعت اور صحت کا خاص اہتمام قیمت ۷۰/-

### مشاطہ سخن

اپنی نوعیت کے لحاظ سے دنیا سے ادب میں پہلی کتاب ہے جس میں مسلم الثبوت اور ماہرین فن اساتذہ کی وہ اصلاحیں جمع کی گئی ہیں جو انھوں نے اپنے شاگرد خیدون کو دین اور جن کی بدولت وہ لوگ شلوہی کی دنیا میں آفتاب اور راہنما بن کر چکے۔ قیمت ۷۰/-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیمور گورکھ خان

زورم حضرت کلام بی ک

پبلشر صدیق بکڈ پوائین آبا و لکھنؤ



## سنگدل بدعاش

جن واقعات کا اعادہ صفحات ذیل میں کیا جاتا ہے اگرچہ ان کو گزری ہوئے زمانہ گزر گیا لیکن پھر بھی ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی قدر حیا آتی ہو۔ بہت عرصہ تک تو یہ حالت ہی کر خواہ کتنی ہی احتیاط اور دانائی سے کام لیا جائے لیکن ان واقعات کو منظر عام پر لانا ناممکن تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ خاص آدمی جس کا ان واقعات سے تعلق ہے انسانی قانون کی زد سے باہر ہو چکا ہے اور اس کی روڈ اور اعمال خدائی عدالت میں پیش ہو۔ اور ان میں سے بعض خاص باتیں ذرا بھی دیکھی ہیں۔ اس لئے یہ قصہ اب اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ کسی کو نہ نقصان پہنچو نہ ناگوار گزریں۔ یہ واقعات میرے اور سٹر لاک ہوس کے کارناموں میں ایک خاص کارنامہ ہیں لہذا اگر میں کسی جگہ کوئی خاص بات چھوڑ جاؤں یا کوئی تاریخ چھپاؤں جس سے اصل واقعات کا پتہ چل جانے کا احتمال ہو تو ناظرین کرام معاف فرمائیں۔

ایک روز شام کی وقت میں اور سٹر ہوٹل سٹریٹ کے لئے نکلے اسے رات سویم سرد اور ہوا تیز تھی میں نے ہم دونوں بج شام کے قریب واپس آگئے جس وقت سٹر ہوٹل کے لیمپ اگسا یا تو ابھی نظر ایک کارڈ پریس می جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ سٹر ہوٹل نے اس کارڈ پر نگاہ ڈالی اور پھر کسی قدر نفرت کا اظہار کر کے اس کو فریض پر پھینک دیا۔ میں نے آگے بڑھ کر وہ کارڈ اٹھایا اور پڑھا۔

چارلس اسٹریٹس پورٹن

اپیل ڈورٹا اورز

ہیمپسٹریٹ

(ایجنٹ)

میں۔ یہ کون صاحب ہیں؟

ہوس۔۔۔ لندن بھر میں سب سے پاجی آدمی ہو کیوں کارڈ کی پشت پر بھی کچھ لکھا ہوا ہو؟  
 میں نے کارڈ اٹ کر دیکھا تو لکھا تھا۔  
 ”پہلے بچو حاضر خدمت ہونگا“

ہوس۔۔۔ ہونگا تو گویا مرد دوانے ہی والا ہو۔ واٹن! جب کبھی تم زندہ جانور دن کے عجائب خانہ  
 میں سانپوں کو دیکھتے ہو۔ اور ان کے خوبصورت رنگوں اور چمکدار آنکھوں پر نظر ڈالتے ہو تو وہ  
 کس قدر معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان کے ہلکے زہر کا خیال آتا ہے تو لرزہ بر اندام ہو جاتے ہو۔  
 بس یہی سمجھ لو کہ جب میں اس مرد و شخص تو رٹن کو دیکھتا ہوں تو میری بھی یہی حالت ہوتی ہے  
 مجھے اپنی زندگی بھر میں پچاسوں قابلوں سے واسطہ پڑا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک سے بھی مجھے  
 اس قدر نفرت نہیں ہوتی تھی جتنی اس شخص کو دیکھ کر ہوتی ہے اور پھر مصیبت یہ ہے کہ اس شخص سے  
 معاملے بغیر بھی کام نہیں چلتا۔ وہ اس وقت درحقیقت میرے بلانے سے آ رہا ہے۔  
 میں۔۔۔ لیکن یہ ہو کون شخص؟

ہوس۔۔۔ میں بتاتا ہوں لندن بھڑوں جس قدر کمال با بھر کرنے والے ہیں ان سب کا یہ شخص بادشاہ  
 اور جین مرد یا عورت کا کوئی راز اس مرد و تو رٹن کے قبضہ میں آ جاتا ہے بس پھر اس کا خدا ہی حافظ  
 کا سر جو تسمیوں لیکن پھر کے دل سے وہ شخص اس مرد یا عورت کا اس قدر خون چوس لیتا کہ وہ زندہ  
 ہو گندہ جاسے گا۔ اپنے فن میں شخص صاحب کمال ہے۔ اور اگر چاہتا تو دیگر پیشوں میں بھی اوج  
 حاصل کر سکتا تھا۔ بس کا طریقہ کار سبیل ہے۔

وہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کر دیتا ہے کہ جو شخص ایسے خطوط یا کاغذات لاکر دے جن سے کسی معزز  
 اور متمول شخص کے نام پر حرف آتا ہو تو وہ ان خطوط اور کاغذات کے لئے بڑی بڑی رقمیں دینے کے لئے  
 تیار ہے۔ لہذا پچھلے دنوں اس کو نہ ہر منہ غبار چاہاؤں اور لوگوں سے مل جاتی ہیں بلکہ ایسے بد معاشران  
 سے بھی حاصل ہو جاتی ہیں جو کسب طرز کھلی پیوں کے بلا سے واقف ہو جاتے ہیں لیکن وہ ان کے  
 لئے رقم بھی خاصی دیتا ہے جسے معلوم ہے کہ اس نے ایک مرتبہ ایک خادم کو ایک رقم کے بالواسطہ چسپورٹ  
 اور سٹریٹنگ کی ہے جس کے نتیجے میں وہ بڑے بڑے جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک شریف خاندان پر تباہی  
 پڑا۔ لہذا کسی بھی شخص کو لڑائی کے ہتھیار میں اور وہ تو رٹن کے پاس جاتی ہے اور شہر میں بہت سے  
 لوگوں کو اس کے بارے میں اس کا نام چھتتا ہی آ جاتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اس کا بچہ کس کی گردن  
 پر پڑا ہے اور وہ کس قدر بہت ہے۔ امیر اور بہت آبی با اثر ہے۔ وہ ایک چھوٹے سے کارڈ کو برسون

اپنے قبضہ میں رکھتا ہے لیکن جب موقع اور محل دیکھتا ہے تو فوراً نکال کر کام میں لاتا ہے اور اس وقت تک نہیں پلٹ دیتا ہے۔ الغرض میں آپ سے کہہ چکا ہوں کہ وہ لندن بھر میں سب سے بڑا آدمی ہے۔ یہ شخص جو کوئی شخص میٹھی مار دیتا ہے۔ انکی روحوں کو شامتا ہے اور جب قدر دروپیہ طلب کرتا ہے وصول کر کے چھوڑتا ہے۔ میں۔ تو کیا یہ شخص قانون کی گرفت سے باہر ہے؟

ہوس۔ نظری طور پر تو ضرور ہے۔ اگر عملاً یہ بات نہیں ہو۔ مثلاً کسی شریعت زادی کو اس بات سے کیا فائدہ ہوگا کہ وہ اس شخص کو دو چار عینہ کی سزا دلا دے جس حالت میں اس کی تمام عزت قابو اور زندگی خاک میں ملتی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کا وہ شکار کرتا ہے وہ چون تک نہیں کرتے۔ اگر اسے کسی بیگناہ شخص پر دباؤ ڈال کر کچھ وصول کر لیا تو پھر تو ہم اس کی گردن دبا لیں گے۔ لیکن جناب وہ شیطان کے بھی کان کا شہ ہے۔ اس لئے ہم کو کوئی دوسرا طریقہ اس کی تادیب کے لئے استعمال کرنا پڑے گا۔

میں۔ اچھا تو اب وہ یہاں کون آ رہا ہے؟  
 ہوس۔ اس لئے کہ ایک مشہور و معروف لیڈی نے اپنا قابل رحم معاملہ میرے ہاتھ میں دیدیا ہے۔ وہ لیڈی ایوہ بریکویل ہیں۔ جو اس وقت تمام لیڈیوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل ہیں اور باسی فصل بہار میں انہیں دربار شاہی میں بار حاصل ہوا ہے۔ ہفتہ ہفتہ بعد یا دو ہفتہ میں لیڈی ہوسوفہ کی شادی لارڈ ڈوڈور کورٹ سے ہونے والی ہے۔ اس ملعون کے پاس لیڈی ہوسوفہ کے بعض ایسے خطوط ہیں جن میں اُنہے حائقون کا اظہار ہوا ہے جس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں اور وہ خطوط گلو کے ایک بدتمیز نوجوان زمیندار کو لکھے تھے۔ لیکن وہ خطوط اس قابل ضرور ہیں کہ اگر منظر عام پر آجائیں تو لاٹ صاحب سے لیڈی صاحبہ کے تعلقات منقطع ہو جائیں گے۔ اور اگر وقت سے پہلے کوہن کے پاس ایک بہاری رقم نہ پہنچ گئی تو وہ ان خطوط کو ضرور لاٹ صاحب کے پاس بھیج دے گا۔ اب لیڈی صاحبہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ میں اس ملعون سے مل کر بات چیت کروں اور ان خطوط کے متعلق عہدگی سے سو دا کروں۔

میں اس وقت سڑک پر گھوڑوں کے پاؤں اور گاڑی کی گھڑ گھڑا ہٹ کی آواز سنائی دے رہی اور میں نے کھڑکی سے گردن باہر نکال کر دیکھا تو ایک نہایت شاندار گاڑی آ کر دروازہ کھڑکی ہوئی جس میں سڑنگ گھوڑوں کی ایک نہایت خوبصورت اور نفیس جڑی جتی ہوئی تھی۔ ایک غلام نے آ کر فوراً گاڑی کی کھڑکی کھولی اور گاڑی میں سے ایک پستہ قد مند رست و توانا آدمی سنبھلا کھڑکی



کا کوٹ پہنچے ہوئے برآمد ہوا۔ ایک منٹ بعد وہ شخص ہمارے کمرے میں موجود تھا۔  
 چارلس اسٹینٹن مورٹن ایک پنجاب سا شخص تھا۔ اس کا سر بڑا تھا جس سے ہوشیاری اور دشمنی  
 نمایان تھی۔ اس کے لبوں پر دائمی تبسم تھا اور اس کی دو نیلی آنکھیں طبلانی عینک کے پیچھے سے  
 چمک رہی تھیں۔ اس کا لب دلجو نہایت خوش آئند اور ہنسیا تھا۔ وہ شخص ہاتھ بڑے لمبے لمبے  
 مصافحہ کرنے کو بڑا۔

لیکن شراک ہوس نے اس کے بڑے ہوسے ہاتھ لاکھ خیال کیا بلکہ اس کو تیز اور گہری نظر سے  
 دیکھا۔ مورٹن کے چہرے پر اور بھی زیادہ تبسم نمایان ہوا اس نے اپنا اسٹریخانہ سماج کا کوٹ  
 اتار دیا اور اس کے ایک کرسی کے گیم پر رکھ دیا اور پھر اسی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر میری طرف اشارہ  
 کر کے بولا۔  
 مورٹن۔ آپ صاحب یہاں موجود ہیں کیا یہ بات احتیاط کے خلاف نہیں۔ کیا یہ بات آپ کے  
 نزدیک عجیب ہو۔

ہوس۔ ڈاکٹر مورٹن میرے دوست اور شریک کار ہیں۔  
 مورٹن۔ بہت اچھا شریک ہیں تو صرف اس شخص کا خیال کر کے یہ بات کہی تھی جس کی  
 طرف آپ کام کر رہے ہیں۔ معاملہ بہت نازک ہے۔  
 ہوس۔ ڈاکٹر مورٹن کو قلم بائیں پچھلے ہی سے معلوم ہیں۔  
 مورٹن۔ تو پھر معاملہ کی گفتگو کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں ایلی یا آوہ کی طرف توجہ دینا  
 کیا اہل حق نے آپ کو میرے شرائط قبول کرنے کا اختیار دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو میں شرائط عرض  
 کران۔

ہوس۔ اچھا فرمائیے آپ کا مطالبہ کیا ہے؟  
 مورٹن۔ سات ہزار روپے۔  
 ہوس۔ اگر مطالبہ کی تعمیل نہ کی گئی تو  
 مورٹن۔ میرے دوست اس کے بعد معاملہ پر بحث کرنا میرے لئے تکلیف دہ ہو۔ بہر حال جو کہ آپ  
 دریافت ہی کرتے ہیں تو سن لیں کہ اگر ہم تاریخ تک ضروریہ ادا نہ ہوا تو یقیناً وہ کو کوئی شادی  
 نہیں ہو سکتی۔  
 یہ کہہ کر مورٹن کے چہرہ پر مزید مسکراہٹ نمایان ہوئی اور شریک ہوس ایک تبسم کے سہو میں پڑ گئے۔

ہوس۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے دل میں تمام باتیں طے شدہ سمجھ لیا کرتے ہیں۔ جن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ خطوط متعلقہ کے اندر کیا کچھ تحریر ہے۔ خیر جو کچھ میں اپنے موکل کے آہوں گلاس کی تفصیل وہ ضرور کرین گی۔ لہذا میں نے سوچ لیا ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ آپ کو مبلغ سات ہزار پونڈ کی کثیر رقم دو پرزہ کاغذ کے بالعوض ادا کرے یہی بہتر اور مناسب ہوگا کہ وہ تمام قصبتے شوہر سے بیان کرے اور اس کی عنایت و مہربانی کی امید داری۔

یہ سنکر ملورٹن منہ ہی منہ میں ہنسا اور پھر ستر ہوس کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔  
 ملورٹن۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لاٹ صاحب کی طبیعت سے واقف نہیں ہیں۔  
 اسکے بعد ستر ہوس کے چہرے پر تڑو کے آثار نمایاں ہوئے اور اس نے پوچھا۔  
 ہوس۔ آخر ان خطوں میں کیا خرابی ہو؟

ملورٹن خطوط کیا ہیں نہایت مرصع و سجع عبارت میں عشق و محبت کا نشانہ ہیں اور واقعی لہجہ صاحبہ عاشقانہ خطوط نویسی میں کمال رکھتی ہیں۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہو لارڈ وڈ وڈ کوٹ ان خطوط کو پسند نہیں فرمائیں گے۔ بہر حال چونکہ آپ کا خیال کچھ اور ہے اس لئے ہم اس معاملہ کو یہیں تک رہنے دیتے ہیں۔ میں نے جو کچھ عرض کیا تھا وہ معاملہ کن بات تھی۔ اب اگر آپ کے خیال میں آپ کے موکل کے حق میں یہی بہتر ہے کہ یہ خطوط لاٹ صاحب کے ہاتھ میں ہی بونچا دیے جائیں۔ تو میرے خیال میں آپ سے زیادہ یہ قوت کون ہوگا جو بیکار خطوط کی بازیافتگی کے لئے مبلغ سات ہزار پونڈ کی رقم کثیر ادا کرنا پسند کرے۔  
 یہ کہہ کر ملورٹن اپنا استراخانہ کوٹ اٹھا کر چلنے لگا۔ ستر ہوس اس وقت ہارسنگ کے رنگ بدل رہے تھے۔ ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا۔ بالآخر انہوں نے جھپٹ سے کام لیا اور بولے۔

ہوس۔ ذرا ٹھہریے آپ تو بجد جلد بازی سے کام لے رہے ہیں۔ ہم کو شش کرینگے کہ آپ اس معاملہ طشت از بام ہو کر موجب رسوائی ہو۔  
 یہ سنکر ملورٹن پھر اپنی کرنسی پر بیٹھ گیا اور بولا۔

ملورٹن۔ مجھے یقین تھا کہ آپ معاملہ کو اس کی اصلی حالت میں دیکھیں گے۔  
 ہوس۔ مگر یہ بھی تو خیال کر لیجئے کہ ایڈی آئیوہ کچھ معمول عورت نہیں ہیں۔ میں نے یہ خیال کیا کہ اس بیچاری کے لئے دو ہزار پونڈ بھی ایک بار گران ہوگا اور جسی رقم آپ اس کے لئے لے رہے ہیں وہ تو

اس کی طاقت سے قطعی باہر ہے۔ اس لیے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے مطالبہ میں کسی قدر فیاضی سے کام لیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ جس رقم کا میں نے اشارہ کیا ہو اس کے بالعوض آپ وہ خطوط واپس کر دیں گے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے زیادہ رقم آپ کو واپس کرنا میرے موکل کی قابلیت سے باہر ہے۔

طورٹن۔ میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ درست ہو۔ یعنی لیڈی صاحبہ چنانچہ متمول آدمی نہیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی خیال ہونا چاہیے کہ لیڈی صاحبہ کی شادی کا وقت عین ایسا وقت ہوتا ہو جبکہ ان کے دوست احباب اور اعزاء واقارب ان کے لئے ہر طرح کی قربانیاں کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ شادی کے تحفہ کی فکر نہ کریں کیونکہ اس شادی کی مبارک تقریب پر چند مسرت آفرین اور خوش آئند لیڈی صاحبہ کے لئے خطوط کا یہ چھوٹا سا بندل ہوگا اس قدر لندن بھر کی بیش قیمت اشیاء نہیں ہو سکتیں۔

ہوس۔ مگر یہ بات تو قبضہ سے باہر ہے۔

طورٹن۔ وجہ سے کاغذوں کا بندل نکال کر میرے عزیز دوست آپ بھی کیا باتیں کہتے ہیں یہ ملاحظہ فرمائیے میرے خیال میں نہیں آتا کہ ایک لیڈی ایسے آٹھے وقت میں ان خطوط کو حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہ کرے۔ دیکھئے یہ خط سٹریٹ..... خیر نام لینا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ کم از کم کل صبح تک تو یہ نام پردہ خفا میں رکھنا ہی مناسب ہو۔ لیکن اس وقت کے بعد یہ خط لیڈی صاحبہ کے مجوزہ شوہر کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ اور وہ بھی محض اس وجہ سے کہ لیڈی صاحبہ کو کہیں سات نہرا بونڈ کی ذیل سے رقم میسر نہیں آسکتی۔ حالانکہ اگر وہ چاہیں تو اپنے جواہرات کو فروخت کر کے یہ رقم بہم پہنچا سکتی ہیں۔ کس قدر قابل افسوس بات ہے۔ آپ کو تو کریڈٹ ڈورنگنگ اور آنریبل مس بائیس کا حال بخوبی معلوم ہو گا کہ دونوں میں کتنی ہولناکی تھی۔ صرف نکاح کے دو بول بچھے جانے باقی رہ گئے تھے۔ اور پھر آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ ان کی نسبت کا کیا حال ہوا۔ سنئے شادی سے صرف دو روز پہلے اخبار "مازننگ پوسٹ" میں خبر شائع ہوئی کہ سنگنی منیخ اور شادی غالب آخر کیا بات تھی جو ایسا ہوا؟ آپ یقین نہیں کریں گے۔ میں نے صرف بارہ سو پونڈ کی ذیل رقم طلب کی تھی جو انھوں نے ادا نہ کی۔ اگر رقم دیدی جاتی تو یہاں تک نوبت نہ پہنچتی۔ مگر خیر میں آپ کو سمجھدار آدمی خیال کرتا ہوں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ جب آپ کے موکل کی آئندہ زندگی اور سبکی تمام موجودہ عزت و آبرو معرض خطر میں ہے تو پھر آپ میرا مطالبہ قبول کرنے میں کیوں پس پڑیں

فراتے ہیں۔ واقعی مسٹر ہوس! مجھے آپکی باتوں پر تعجب ہوتا ہے۔

ہوس۔ میں جو کچھ عرض کر رہا ہوں وہ بالکل سچ ہے۔ اس وقت روپیہ دستیاب نہیں ہو سکتا لہذا میرے خیال میں آپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ جو معقول رقم میں اس وقت آپ کو پیش کر رہا ہوں وہ آپ قبول فرمائیں اور اس غریب لیڈی کی زندگی تباہ نہ کریں جس سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

لمورٹن۔ مسٹر ہوس! یہاں آپ غلطی کرتے ہیں۔ تمام راز کے طشت ازبام ہو جانے سے مجھ کو بالواسطہ بہت بڑا فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ ابھی میرے سامنے آٹھ دس معاملات ایسے ہی اور بھی موجود ہیں اور ان کا معاملہ تختہ ہو رہا ہے۔ اگر انکو اس امر کی اطلاع ہو گئی کہ میں نے لیڈی ایوہ کو بڑا بیماریا سبق پڑھا دیا ہے تو ان لوگوں کے کان کھل جائیں گے اور وہ سب میرے آگے تسلیم خم کرتے نظر آئیں گے۔ اور میں جو چاہوں گا ان لوگوں سے وصول کروں گا۔ اب تو آپ میرا مطلب سمجھو؟

یہ سنتے ہی مسٹر ہوس کا چہرہ غیظ و غضب سے تڑپا لگا۔ وہ اچانک کراپنی کرسی سے کھڑے ہو گئے اور ایک ڈرت آواز میں مجھ سے بولے۔

ہوس۔ واٹن! اس لمون کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ۔ خبردار کرے سے بھکنے نہ دینا۔

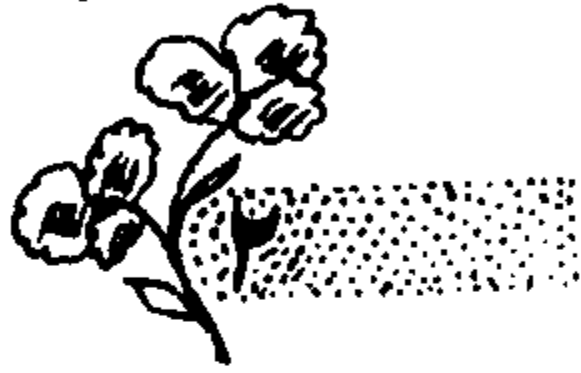
اچھا جناب لمورٹن صاحب! اب وہ اپنی نوٹ بک ذرا ادھر دلو ایسے؟

لمورٹن کھڑا ہو گیا اور اپنے کوٹ کا دامن کیس قدر ہٹا کر ایک بڑے ریوالور کا دستہ دکھایا جو اسکی پاکٹ میں موجود تھا۔ اور بولا۔

لمورٹن۔ مسٹر ہوس! مسٹر ہوس!! میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کوئی نئی بات کریں گے۔ اس طرح کی زبردستی تو دنیا کا ادنیٰ ادنیٰ شخص جانتا ہے۔ اور اسی حرکتوں کا نتیجہ کبھی اچھا نہیں ہوتا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بندہ بھی یہاں سر سے پاؤں تک مسلح ہو کے آیا ہے۔ اور میں اپنے ہتھیار چلانا بھی خوب جانتا ہوں۔ دوسرے مجھے یہ بھی تقویت حاصل ہے کہ قانون اس معاملہ میں میری طرفدار ہے و حمایت کرے گا۔ علاوہ ازیں آپ کا یہ خیال بھی خام ہے کہ میں یہاں ایسی حالت میں وہ خلوط نوٹ بک میں لیکر آیا ہوں۔ میں ایسا ہوتو قوت نہیں ہوں۔ میں کچی گولیاں نہیں کھیلا۔ اچھا خیر خدا حافظ۔ آج شام کو مجھے چند جگہ اور بھی ملاقات کرنے جانا ہے اور یہاں سے ہمیں لیڈی بک فاصلہ بھی زیادہ ہے۔ یہ کہہ کر لمورٹن نے قدم آگے بڑھایا۔ اپنا کوٹ اٹھایا۔ ریوالور کے کندھ پر ہاتھ رکھا اور دروازہ کی طرف روانہ ہوا۔

مین نے چاہا کہ ایک کرسی اٹھا کر مردود کے پھٹک ماروں لیکن سٹر ہوس نے سر ہلا کر منع کر دیا اسلئے مین نے مجبور ہو کر کرسی دکھدی۔ لوڑن نے جھک کر سلام کیا چندہ دندان نما کیا اور ہفتا ہوا دروازہ کھول کر کمرہ کے باہر ہو گیا۔

چندہ لمحہ بعد مین نے گاڑی کی کھر کی بند ہونے کی آواز سنی۔ کوجبان نے گھوڑوں کی آسین اٹھائیں اور دیکھتے دیکھتے لوڑن اور اس کی شاندار گاڑی سامنے کی سڑک پر غائب ہو گئی اور سٹر ہوس اور مین ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے۔



## چور کے گھر مور

سٹر ہوس بے حس و حرکت آشدان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انکے دونوں ہاتھ تیلون کی جیبوں میں داخل تھے، ان کی گردن کھلی ہوئی تھی اور انکی آنکھیں گھٹھی کی جکدار خچکار یون پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ تقریباً نصف گھنٹہ تک اسی حالت سکون و سکوت میں بیٹھے رہے۔ بعد ازاں اس طرح سے جیسے کوئی شخص کسی معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ لینا ہو، وہ سٹ پٹا کر اٹھے اور اپنے کمرہ خواب میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے سے ایک نوجوان مزدور برآمد ہوا جس کی ٹھوڑی پر ایک چھوٹی سی داڑھی جیسی بکروں کی ہوتی ہو، دکھائی دیتی ہو۔ نوجوان مزدور کے ہاتھ پاؤں میں ایک قسم کی لچک، صورت شکل میں خود داری اور چال ڈال میں کیتھڈرال بیلا پن نظر آتا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے مٹی کا پائپ نکالا اور لمبے قریب کھڑے ہو کر روشن کیا۔ بعد ازاں میری طرف مخاطب ہو کر بولا۔

ہوس۔ دانش! میں کیتھڈرال دیر میں واپس آؤں گا۔

یہ کہتے ہی وہ نوجوان مزدور کمرے سے باہر نکل گیا اور دیکھتے دیکھتے رات کی تاریکی میں نظروں سے غائب ہو گیا۔ مین سمجھ گیا تھا کہ اب سٹر ہوس نے چارلس اسٹس لوڑن کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہو لیکن اس بات کی خبر پھر سے فرشتوں کو بھی نہ تھی کہ وہ کارروائی کیا صورت اختیار کرے گی۔

ہو اور کیا سے کیا ہو جائے گا۔

کچھ دنوں تک مسٹر موس ہی وضع قطع میں آمدورفت کرتے رہے لیکن موس اس کے کہ وہ کبھی کبھی یہ فرما دیا کرتے تھے کہ ان کا وقت زیادہ تر ہیپسٹیڈ میں صرف ہوتا ہے اور جو وقت بھی وہ وہاں صرف کرتے ہیں وہ رائیگان نہیں جاتا اور کبھی ان کی کارروائی کچھ نہ معلوم ہوتی۔ بالآخر ایک روز شام کو جبکہ موس سخت طوفانی تھا۔ تند و تیز ہوا کا لٹی ہوئی جسم سے گزر جاتی تھی اور ہوا کے جھونکے درختوں کی شاخوں اور مکانوں کی کھڑکیوں سے چھتے ہوئے گزرتے تھے وہ اپنی آخری ہم پر سے واپس آئے اور کمرہ میں گھس کر اپنا ذلیل بھیس دور کیا۔ بعد ازاں آتش دان کے پاس بیٹھ کر وہ اپنے خاموش لیکن مسرت آفرین طریقہ سے خوب سکرے بلکہ تھوڑی دیر بعد تو کھلکھلا کر منسنے لگے۔

ہوس۔ کیوں دوست واٹسن! کیا تم مجھے شادی شدہ آدمی کہنا پسند نہ کرو گے؟

مین۔ نہیں مین تو خیال نہیں کرتا کہ آپ اس بچھڑے میں پڑینگے۔

ہوس۔ لیکن آپ یہ بات منکر خوش ہوں گے کہ اب میری منگنی قرار پاگئی ہے۔

مین۔ کیا واقعی؟ اگر ایسا ہے تو دوست مین ہر بار کیا پیش کرتا ہوں۔ لیکن وہ کون سینہ ہے؟

ہوس۔ طورٹن کی خادمہ۔

مین۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ! ہوس آپ کیا فرماتے ہیں۔

ہوس۔ ان دن ٹھیک تو ہے۔ بھئی مجھے کچھ باتیں کرنا تھیں سو کر لیں۔

مین۔ لیکن نسبت اور منگنی والا قصہ کیا ہے۔

ہوس۔ جناب یہ ایک نہایت ضروری کارروائی تھی۔ اب میرا نام مسٹر الیکٹا ہے اور مین

نوگوں کے گھر دن مین نل گھانے کا کام کرتا ہوں۔ مین ہر روز شام کے وقت اس عورت

کو ساتھ لیکر سیر کے لئے نکلتا رہا اور مین نے اس سے خوب خوب باتیں کیں۔ اللہ اللہ واٹسن

وہ باتیں بھی کیا باتیں تھیں۔ بہر حال جو کچھ مین چاہتا تھا وہ مین نے پایا اور جس طرح مجھے اپنے

ہاتھ کی مٹھیلی کی ایک ایک لکیر معلوم ہو اب اسی طرح مجھ کو طورٹن کے مکان کی ایک ایک جگہ کوئی

معلوم ہوگئی ہے۔

مین۔ اور وہ عورت؟

ہوس (سکر آکر میرے دوست واٹسن! اس کے بغیر چارہ کار ہی نہ تھا۔ جب اس قسم کا زبردستی

معاملہ آپریشن کو بہتر بنانے کے لیے بہترین تدبیر سے کام لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بہر حال میں خوش ہوں کہ اس وقت میرا ایک رقیب روسیہ بھی پیدا ہو گیا ہے۔ جو میری صورت سے استفادہ کرتا ہے کہ اگر موقع پائے تو میرے ٹکڑے کر ڈالے۔ واللہ آج کی رات بھی استفادہ اعلیٰ درجہ کی رات ہے۔

میں۔ کیا آپ اس طوفانی موسم کو پسند کرتے ہیں؟  
 ہوس۔ ہاں یہ موسم میرے کام کا ہے۔ سنو ڈائٹن! آج رات کو میرا ارادہ ٹورٹن کے ہاں چوری کرنے کا ہے۔

ٹورٹن کے یہ الفاظ سنتے ہی میں دم بخود رہ گیا۔ لرزہ بر اندام ہو گیا۔

کالو تو ہو نہیں بدن میں

ہوس کے منہ سے یہ الفاظ کچھ استفادہ مقنات اور سنجیدگی سے نکلے تھے کہ ان سے عزم و استقلال اور صداقت برسی تھی جس طرح ایک تاریک اور طوفانی رات میں بجلی کی ایک چمک سے آنا فائر و پیش کی تمام چیزیں نظر آجاتی ہیں۔ یہ سب طرح برقی سرگت کے ساتھ عالم خیال میں چوری کرنے کے جملہ خانج و حواقب میری آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے یعنی از کتاب، انگشتان، گرفتاری، سزا اور ایک مشہور و معروف مغز شخص کی دشمن زندگی کا نہایت ذلت اور بے آبروئی کے ساتھ خاتمہ اور گویا ہوا دولت خود اس ملعون لورٹن کے دم و گرم پر جا پڑتا تھا۔ بالآخر میں گھبرا کر بولا۔

میں۔ ہوس! خدا کے لئے پہلے ہوج سچھ لو پھر کوئی قدم اٹھاؤ۔

ہوس۔ میرے عزیز دوست میں اس معاملہ پر پوری طرح غور کر چکا ہوں۔ میں اپنا کوئی کام بغیر سوچے نہیں اور اندھا دھند نہیں کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی دو سر طریقہ کار ممکن ہوتا تو میں ہرگز استفادہ نسیل اور خطرناک فعل کی طرفائل نہوتا۔ اب ذرا تمام معاملہ پر خوبی اور خوش اسلوبی کیساتھ غور و خوش کرو۔ اتنی بات تو آپ ضرور تسلیم کریں گے کہ یہ فعل ناگرم عملاً نجرمانہ ہے لیکن اخلاقی نقطہ نظر سے اس کے از کتاب میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔ ٹورٹن کے گھر میں چوری کرنے کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ سید سرح اس کی لوشیاں اٹالی جائے۔ اور یہ ایک ایسا فعل ہے جس میں خالتا آپ میری مدد ضرور کریں گے۔

میں نے تمام معاملہ کو پھر اپنے دل میں دہرایا اور خوب جھنجھی طرح غور کیا۔

میں نے اس کوئی نقطہ نظر سے بیگانہ نہیں سمجھا لیکن اب صرف استفادہ سوچا باقی ہے کہ میں بطور ایک شخص استفادہ کرنے کے لئے اس کو لوشیاں اٹالی جائے اور یہ بھی جانتا ہوں

کہ جس وقت ایک خاتون کی عزت و آبرو کا معاملہ درمیان آ پڑے تو کسی شریف اور بھلے آدمی کو اس قسم کی جو کھوں کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔

ہوس۔ تو پھر کیا آپ خطرے میں پڑنے کے لئے تیار ہیں۔

مین۔ بہر حال اس کام میں خطرہ ضرور ہے۔ لیکن جب اوکھلی میں سر دیا تو پھر مسلمان کا کیا ڈر۔

ہوس۔ لیکن سوائے اس کے وہ خلوطا حاصل کرنے کا اور کوئی طریقہ سمجھ میں نہیں آتا، اس

بیمچاری عورت کے پاس اتنا روپیہ ہے نہیں جتنا وہ مردود طلب کرتا ہے۔ اور اس کے اعزاز و تہذیب

اور دوست احباب میں کوئی ایسا شخص ہے نہیں جس سے وہ اس معاملہ میں مدد لے سکے اور کل آخری

دن مہلت کا ہے۔ اور اگر آج رات کو وہ خلوطا ہم نے نہ اڑائے تو اس لمون لے جو کچھ کہا ہے وہ

ضرور گزرے گا۔ اور اس طرح ایک شریف زادی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اب یا تو

میں اپنی موکل کو اس کی قسمت بد چھوڑ دوں یا آج اپنی آخری تدبیر سے کام لے کر دوں۔ وائٹن یہ

ہمارے اور آپ کے درمیان باتیں ہو رہی ہیں تیسرے شخص کے فرشتے کو بھی ان باتوں کی خبر نہیں

بس سمجھ لو کہ یہ معاملہ میرے اور ٹورٹن کے درمیان ایک کیل ہے۔ ایک جواہر۔ ایک شکاری مقابلہ ہے

اب جس کو خدا سرخورد کرے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ جب اس شخص سے پہلے پہل گنگو ہوئی تھی تو وہ کس طرح

عمل کرتا تھا۔ لیکن اب میں نے سوچ لیا ہے کہ اس شخص کا مقابلہ کرنا میری خودداری اور میری عزت

ناموس کے لئے لازمی ہو گیا ہے۔ بس بات آج وہ نہیں یا میں نہیں۔

مین۔ خیر اگرچہ میں اس فعل کو پسند نہیں کرتا لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا اچھا

فرمائیے آج آپ رات کو کس وقت چلنا چاہتے ہیں۔

ہوس۔ تو کیا آپ میرا ساتھ دینگے۔

مین۔ تو کیا آپ مجھے ساتھ نہیں لے چکے ہیں۔ دیکھیے میں آپ سے قسم کھا کر کہتا ہوں اور اس بانگو

آپ گرہ میں بانڈھ لیں۔ کیونکہ میں نے آج تک اپنے قہر کے خلاف نہیں کیا۔ اگر آپ نے اس

بجوری میں مجھے ساتھ نہ لیا تو میں گاڑی میں بیٹھ کر سیدھا تھانہ جاؤں گا اور وہاں رپورٹ کر کے

آپ کو گرفتار کرادوں گا۔

ہوس۔ لیکن آپ میری مدد کیا خاک کر سکیں گے۔

مین۔ آپ کو کیا معلوم ہے آپ کیونکر بتا سکتے ہیں کہ وہاں کیا معاملہ گزرے گا۔ خیر کچھ بھی تو میں

اپنا ارادہ سمجھ کر لیا ہے۔ کچھ آپ ہی ایسے شخص نہیں ہیں جنہیں اپنی بات اور اپنی عزت و آبرو کا



خیال ہو۔ اور بھی ہیں۔

پہلے تو سٹر ہو س کی تقدیر افر و ختم سے نظر آئے لیکن بعد ازاں ان کے تیور کے بل دور ہو گئے اور انھوں نے محبت کے ساتھ اپنا ہاتھ میرے شانہ پر رکھا۔

ہوس۔ اچھا دوست تم ناراض نہ ہو۔ میں اور تم دونوں عرصہ دراز سے ایک ہی مکان میں رہتے آئے ہیں اور اگر اس واقعہ کے بعد دونوں جیل خانہ کی ایک ہی کوٹھری میں رہنے لگیں گے تو کوئی مضائقہ کی بات نہ ہوگی۔ دانش! میں تم سے صاف کہتا ہوں کہ بعض اوقات میرے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ اگر میں دنیا کے جرائم کے میدان میں قدم رکھوں تو نہایت اعلیٰ درجہ کا بد معاش بن سکتا ہوں۔ آج اس میدان میں قدم رکھنے کا پہلا واقعہ ہو۔ لو اب ذرا یہ دیکھو۔

یہ کہہ کر شر لاک ہو جس نے منر کی دراز میں سے ایک نفیس چرمی تھیلا نکالا اور اسے کھول کر بہت سے نئے، خوبصورت اور چمکدار اذکار دکھائے جو چوروں کے کام کے تھے۔

ہوس۔ دیکھو۔ یہ چوری کرنے کا اعلیٰ درجہ کا سامان اور اوزار ہیں۔ آلا نقب بھی سفید طبع شدہ اور چمکدار ہے۔ یہ دیکھو میرے کی کنسی کی نوک کا شیشہ تراش ہے۔ یہ دیکھو چابیوں کا گچھا ہے اور یہ تمام اوزار ایسے ہیں جو موجودہ ترقی یافتہ تمدن از کتاب سرور کے لئے پیش کر سکتا ہے اور یہ دیکھو چور لائٹن بھی ہے۔ ہر چیز ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ تمہارے پاس ایسے جوئے بھی ہیں جنکو بہن کر چلنے میں آہٹ نہ ہو؟

مین۔ ان ٹیفیس کھیلنے کے ربر کے تے کے جوتے ہیں۔

ہوس۔ بہت ٹھیک! اور کوئی نقاب بھی ہے؟

مین۔ ہاں میں سیاہ ریشم کے ٹکڑوں کا نقاب بنا لیتا ہوں۔

ہوس۔ الغرض اب یہ معلوم ہو گیا کہ چوری کرنے کی طرت تمہارا قدرتی رجحان طبع موجود ہے۔

ہو۔ بہت اچھا اب یہ بتاؤ کہ کیا تم نقاب بنا سکو گے اگر بنا سکو تو پھر ہم دونوں تہوڑا بہت

باسی کہنا کہہ کر چلے چلتے ہیں۔ اب! و بچو میں اب جو تک ہم گاڑی میں سوار ہو کر جمع ہو

پہنچ جائیں گے۔ پھر وہاں سے ایمل ڈرزا اور زنگ پاؤ گھنٹہ کا راستہ ہے۔ الغرض ہم

اس طرح آدھی رات سے پہلے کام پر تلگ جاویں گے۔ ٹورنٹن بڑا یہوش سوتا ہوا اور ہمیشہ رات

۱۰ بجو بستر پر چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو خواہ وہ خطوط لکھ لگیں یا نہ لگیں ہم

پہان ۲ بجو تک واپس آجائیں گے اور انشاء اللہ ہمیں تعین کامل ہو کہ لیڈی ایوہ کے خطوط

ہماری جیب میں ہونگے۔

اسکے بعد ہوس اور میں نے اپنے شہر دی کے کوٹ پہنے جس سے لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ ہم لوگ تھیٹر جا رہے ہیں یا گئے تھے۔ آکسفورڈ اسٹریٹ پہنچ کر ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی اور وہاں پہنچ گئے۔ یہاں ہم نے گاڑی کا کرایہ ادا کیا۔ اور اپنی اور کوٹ جسم سے خوب لپیٹ کر کیونکر برقت ہوا تین چل رہی تھی اور جسم کو کاسٹی بھی بکھجاتی تھی۔ ہم دونوں قدم بڑھائے اور بے جھاڑیوں کے کنارے کنارے روانہ ہوئے۔

ہوس۔ دیکھیے جناب یہ ایسا معاملہ ہے جو میں سمجھتا ہوں اور ہوشیاری کی ضرورت ہے لیڈی ایوہ کے نطوط اور دیگر ایسے ہی کاغذات اس ملعون کے کتب خانہ میں ایک آہنی الماری یا تجوری کے اندر بند ہیں اور اس کا کتب خانہ یا دراصل لٹریچر کے خواب کے عقب میں ہے۔ دوسری طرف جس طرح تمام تندرست و توانا آدمی دن بھر کام کرنے کے بعد خوب کھاتے اور خوب سوتے ہیں اسی طرح یہ شخص بھی بستر پر قدم رکھتے ہی خواب گران میں مبتلا ہو جاتا ہے اور وہ میری جان یعنی آغسطہ کہتی ہے کہ نہ کروں میں یہ بات مشہور ہو کہ آقا جب سوتا ہے تو کبھی گرن کی نیند سوتا ہے اور اس کا جگانا ٹیٹری ہی کھیر ہو جاتا ہے۔ ٹورٹن کا ایک ممتاز خصوصی (سکرٹری) بھی ہو جاتا ہے۔ وفادار ملازم ہے۔ وہ شخص اس قدر خدمت گزار واقع ہوا ہے کہ دن بھر دراصل لٹریچر سے نہیں ملتا یہی وجہ ہے کہ ہم رات کے وقت وہاں جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ٹورٹن ایک حرکت بھی کرتا ہے کہ وہ روز رات کے وقت ایک خوشخوار کتا کھول دیتا ہے جو رات بھر باغیچہ میں گھومتا رہتا ہے کل اور پر سون کے پھر دیر سے میری ملاقات آغسطہ سے ہوتی تھی۔ اور جب میں وہاں جاتا ہوں تو وہ اس خوشخوار کتے کو قفل میں بند کرتی ہے تاکہ مجھے نہ چھوڑ سکے۔ وہ دیکھو وہ جو ساکھڑا سا مکان نظر آتا ہے وہی مکان ٹورٹن ہے۔ اس کے چاروں طرف کی زمین اور باغیچہ ٹورٹن کی ملکیت ہے اور اچھا لوہا یہاں تک میں داخل ہوا اور باغیچہ میں چھپ جاؤ۔ اب یہاں میرا نقاب الٹا دیکھو مکان میں روشنی کا پتہ نشان نہیں ہے۔ ہر بات ہمارے موافق نظر آ رہی ہے۔ اس کے بعد ہم دونوں نقاب پوش ہو گئے۔ کالے کالے نقاب منہ پر پڑے اور ایسے نظر آنے لگے گویا ہم لندن بھر کے چھٹے ہوئے برعکاش اور حرام پیشہ لوگ ہیں۔ یہاں سے ہم دونوں چھپتے چھپاتے نظر میں بچاتے رہے پاؤں مکان کی طرف بڑھے۔ یہاں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ مکان کے کونے کی طرف دو رنگ کپڑے دار بڑا وہ چلا گیا تھا جس میں چند کھوکھلیاں اور دو تازہ مٹی تھیں۔

ہوس۔ دیکھو یہ ٹورٹن کے سونے کا کمرہ ہے اور یہ دروازہ ٹھیک دارالمطالعہ میں کھلتا ہے۔ بس یہی دروازہ ہمارے لئے ٹھیک ہوگا لیکن مصیبت یہ ہے کہ علاوہ شکنی لگنے کے دروازہ مقفل بھی ہے اور اگر ہم نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو شور مچے گا جس سے ممکن ہے تمام گھر بیدار ہو جائے۔ اچھا اب یہاں سے گھوم کر ادھر چلو۔ وہ سامنے ایک کمرہ ہے جس میں گرم مالک کے پھولوں کے گھٹے سجے ہوئے ہیں اور اس کا دروازہ نشست کے کمرہ میں کھلتا ہے۔

کمرہ بند مقفل تھا لیکن مشر ہوس نے شیشہ کاٹنے والے قلم سے کام لیکر کھڑکی کا ایک شیشہ کاٹ ڈالا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر چابی سے قفل کھول لیا۔ ادھر ہم نے کمرہ کے اندر قدم رکھا اور ادھر ہم قانون کی نظر دن میں مجرم ہو گئے۔ کمرہ کے اندر پھولوں کی تین بوسیاں تھیں جس سے ہمارا دم گھٹنے لگا علاوہ ازیں کمرہ کے اندر کی ہوا بھی گرم تھی۔ مشر ہوس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور تیزی کے ساتھ جھاڑیوں کے برابر بلبرج کرے میں آگے بڑھا۔ ہوس کی نظریں بڑی تیز تھیں اور اندھیرے میں وہ تمام چیزوں کو اسی طرح دیکھ لیتا تھا جس طرح بلی یا دیگر جنگلی جانور دیکھتے ہیں۔ الغرض وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے آگے بڑھا اور ایک دروازہ کھول کر کمرہ کے اندر گھسا۔ اندھیرے میں مجھ کو خلیف سا نظر آیا کہ ہم ایک کمرے میں داخل ہوئے ہیں جس میں تباہی بوسیاں تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی شخص نے تہوڑی ہی دیر پہلے اس کمرہ میں سگایا ہے۔ مشر ہوس فریج کو کھولتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ پھر دوسرا دروازہ کھولا۔ اور دوسرے کمرے میں گھستے ہی اسے بند کر دیا۔ میں نے جو ادھر ادھر ہاتھ بڑا کر ڈیوڑھی اور چند کوٹ لگتے نظر آئے۔ معلوم ہوا کہ ہم لوگ ابھی تک کسی راستہ میں گم رہے ہیں۔ ہم چلتے رہے۔ تہوڑی دیر بعد مشر ہوس نے باہرنگی تمام داہنی طرف ایک اور کمرہ کا دروازہ کھولا۔ دروازہ کھولتے ہی کوئی چیز جھپٹ کر ہم پر حملہ آور ہوئی۔ میں دم بخود رہ گیا۔ میرا دل دھڑکنے لگا اور قریب تھا کہ میرے منہ سے چیخ نکل جائے۔ کہ یہ دیکھ کر اطمینان ہوا کہ حملہ کرنے والی چیز ایک بلی تھی جو کمرہ کھلتے ہی ڈر کر بھاگی تھی۔ اس نئے کمرے میں آگ روشن تھی اور اس کمرہ میں بھی تباہی کا دھواں سا ہوا تھا۔ مشر ہوس پاؤں کی انگلیوں کے بل کمرہ میں داخل ہوئے۔ یہ کمرہ ٹورٹن کا دارالمطالعہ تھا جو اس نے میرا انتظار کیا جب میں بھی اس کے پاس پہنچ گیا تو اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر دیا۔ کمرہ میں سامنے ایک اور دروازہ تھا جو ٹورٹن کے کمرہ خواب میں جاتا تھا۔

کمرہ کے اندر آگ خوب روشن تھی اور اس کی روشنی اس قدر کافی تھی کہ تمام سامان بخوبی نظر آ رہا تھا۔ دروازہ کے قریب ہی برقی روشنی کا ٹن لگا ہوا تھا۔ لیکن اس وقت روشنی کتنا فضول تھا۔

آتشدان کے ایک طرف ایک بہاری پردہ پڑا ہوا تھا جس نے وہ کمر کی ڈھک رکھی تھی جو ہم نے باہر سے دیکھی تھی۔ دوسری طرف وہ دروازہ تھا جو برآمدہ میں کھلتا تھا۔ وسط میں ایک کھینچے پڑنے کی میز تھی جس کے سامنے ایک گھومنے والی کرسی بھی ہوئی تھی جس پر سرخ مرآتی چڑے کی گدی بان اور کئی گئے ہوئے تھے اس میز کے سامنے ایک بہت بڑی الماری کتابوں سے سجی ہوئی تھی جس کے بالائی تختہ پر پٹی پھنی دیوی کامرین نیم تن مجسمہ تھا سکر کے گوشہ میں کتابوں کی الماری اور دیوار کے درمیان ایک بڑی آہنی الماری یا تجوری تھی جس پر بزرگ چڑھا ہوا تھا۔ اور جس کے چکر پر بھی پڑے سے آگ کی روشنی میں سونے کی طرح چمک رہے تھے۔ ستر ہوس بے پاؤں اس الماری کے پاس ہو چکا اور غور سے دیکھنے لگے۔ بعد ازاں وہ مکرہ خواب کے پاس گئے اور گردن پیرھی کر کے کان لگا کر سنتے رہے۔ لیکن اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تھی۔ اسی اشارہ میں مجھے خیال آیا کہ اگر ضرورت پڑی تو باہر والے دروازہ سے نکل جانا قرین مصلحت ہوگا۔ لہذا میں نے اس دروازہ کو خوب غور سے دیکھا۔ لیکن یہ بات معلوم کر کے مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ اس دروازہ میں نہ تو شکنی لگی ہوئی تھی اور نہ وہ متغزل تھا۔ دیکھتے ہی میں ستر ہوس کے پاس گیا اور ان کا ہاؤس پوچھا کہ کیا چنانچہ انھوں نے بھی اپنا نقاب پوش چہرہ اسی طرف موڑا اور دیکھنے لگے۔ دفعتاً وہ چونکے اور گھبرائے اور جو حیرت بھری طاری تھی وہی ان پر بھی طاری ہو گئی۔ وہ اپنا منہ میرے کان کے برابر لائے اور آہستہ سے بولے۔

ہوس۔ یہ بات تو ٹھیک نہیں ہوئی۔ اور میری کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ بہر حال یہ وقت ضائع کرنے کا نہیں ہو۔  
میں۔ کیا میں کچھ کر سکتا ہوں؟

ہوس۔ ہاں دروازہ کے برابر کھڑے ہو جاؤ۔ اگر تم کسی شخص کے آنے کی آہٹ سنو تو اندر کی طرف سے دروازہ کی شکنی لگا دو۔ اس طرح ہم جس راستہ سے آئے تھے اسی راستہ سے نکل جائیں گے اور اگر کوئی شخص دوسری طرف سے آیا تو ہم اپنا کام کرنے کے بعد اسی دروازہ سے نکل جاویں گے۔ اور اگر نکل جانے کا موقع نہ ہوا تو ان پر دونوں کے پیچھے چھپ جاؤں گے۔ اب آپ سمجھ گئے۔

میں نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا اور دروازہ کے برابر کھڑا ہو گیا۔ پہلا احساس خوف کا جو مجھ پر طاری ہوا تھا وہ رفع ہو گیا۔ اور اب میں پورے جوش اور شوق سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ اللہ اللہ ایک دن وہ تھا جب ہم جرائم پیشہ لوگوں کا شکار کر کے تائید و حمایت قانون کے درمیان ہوتے تھے یا آج یہ دن ہے کہ ہم دونوں بڑے ذوق و شوق سے قانون شکنی کر رہے ہیں۔ اس امر کا

علم کہ ہمارا مقصد بہت اعلیٰ وارفع ہے، اور اس امر کا احساس کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اس میں خود غرضی اور کمینہ پن کا شہ نہیں ہے۔ اور یہ کہ ہمارا مقابلہ ایک بجد یا جی شخص سے ہے۔ یہ تمام باتیں ہمارے ذوق و شوق کو دو بالاکر رہی تھیں۔ بجائے اس کے کہ ہم خود کو قصور وار اور قانون شکن سمجھتے ہم تمام جھکوں اپنے سر لینے کو تیار تھے اور ہمارے دل بڑھے ہوئے تھے۔

میں نے دیکھا کہ مشر ہوس نے اپنے اوناروں کا پھیلا کھولا اور نہایت غور و توجہ اور پوری احتیاط کے ساتھ انھوں نے ایک ضروری اور مناسب اوزار نکالا میں یہ بھی جانتا تھا کہ آہنی الماری کھولنے میں ناز کو ایک خاص بلکہ حاصل ہو اور میں یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ وہ اس وقت اپنے سامنے اس بزرگ تجوری کو دیکھ کر سقدہ خوش ہو رہے تھے۔ جو اپنے آہنی سینہ میں ایک خزانہ اسرار یعنی لیڈی آیوہ کے خطوطا بوائے ہوئے تھی۔ وہ خطوط جن پر اس حسین و جمیل اور خوش اطوار قانون کی عزت و آبرو اور آئندہ زندگی منحصر تھی بلکہ بعض دیگر اشخاص کی بھی عزت و ناموس کا سامان جس کے اندر موجود تھا۔

آستین چڑھا کر مشر ہوس نے ایک نوکدار نقب اور دو برے نکالے۔ اور کھینوں کا گچھا بھی سامنے رکھا۔ میں اس وقت مرکزی دروازہ پر کھڑا ہوا تھا۔ اور میری آنکھیں اس وقت اُن کی تمام حرکتیں دیکھ رہی تھیں۔ اور میں ہر اقدام کا مقابلہ کرنے کو تیار تھا۔ اگرچہ میں نے ابھی یہ سائے دل میں قائم نہیں کی تھی کہ اگر کسی قسم کی مزاحمت ہوئی تو میں کیا کارروائی کروں گا۔ مشر لاک ہوس تقریباً نصف گھنٹہ تک پوری محنت سے کام کرتے رہے۔ کبھی وہ ایک اوزار سے کام لیتے تھے کبھی دوسرے سے۔ اور جس اوزار سے بھی کام لیتے تھے تو اس طرح لیتے تھے گویا وہ بہت بڑے ہوشیار اور تجربہ کار سٹری ہیں۔ بالآخر ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی اور اس ٹیڈی بزرگ آہنی الماری کا دروازہ کھلا۔ میں نے دیکھا تو اس کے اندر کاغذات کے بہت سے بندل نظر آئے تھے۔ ہر بندل بلتھ کے ساتھ ایک لٹھی نیتہ یا رٹر کے ڈور سے بندھا اور ہر بندل پر یہ شخص یا شخص متعلقہ کا نام درج تھا۔

مشر ہوس نے ان بندلوں میں سے ایک نکال لیا لیکن چونکہ روشنی بہت کم تھی اس لئے اس بندل کی تھکر کا پڑنا دشوار تھا اس لئے مجھ کو کھینوں نے اپنی چور لائٹس نکالی۔ اس وقت میری روشنی کے لئے جن دبانہ خطروں سے خالی نہیں تھا۔ کیونکہ رابرڈ الے کے سے میں خود مشر لاک ہوس پر بے سوچے تھے۔ اسی اشارہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ مشر ہوس دفعتاً چونکے انھوں نے نہایت غور سے

کان لگا کر سنا شروع کیا۔ پھر لمحہ بھر بعد انھوں نے آہنی الماری کا دروازہ بند کیا۔ اپنے اوزار جلدی جلدی تھیلے میں رکھے۔ تھیلے کو جیب میں ڈالا اور تھپٹ کر ان پردوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو کھڑکیوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اور نچے بھی اشارہ کر کے ہدایت کی کہ میں بھی ان کی طرح پس پردہ آچھپوں۔

میں اگرچہ بارہو اس نہیں تھا لیکن میرے حواس واقعی میرے قبضہ میں نہیں تھا میں ایک بے جان چیز تھا جو کٹھ پتلی کی طرح شر لاک ہوس کے اشارہ پر کام کرتا تھا۔ میں ایک بجان اوزار تھا اور شر لاک ہوس کا ریگرتھے۔ مجھے اس وقت کچھ معلوم نہیں تھا کہ شر ہوس نے کیا سنا وہ کیوں گھبرائے اور کیوں پس پردہ جا چھے۔ لیکن میں چونکہ ان کی ہر ہدایت پر بے چون و چرا عمل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اس لئے بلا پس و پیش میں ان کا اشارہ پاتے ہی پردوں کے پیچھے جا کھڑا ہوا اور چھپکر پردہ کی آڑ سے ادھر ادھر بھاگنے لگا۔ لیکن شر ہوس نے میرا ہاتھ دبایا اور یا کرنے سے منع کر دیا۔ لہذا میں بے حس و حرکت قطعی ساکت کھڑا ہو گیا۔





## حسین قاتل

کہ بھر بعد مجھے معلوم ہوا کہ مسٹر شرٹاک ہوس کے تین سو اس نمبر نے کیا بات خطرے کی محسوس کی تھی جو وہ اس محبت کے ساتھ پردہ کے پیچھے پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ مکان کے اندر کسی جگہ سے کسی قدر شور کی آواز آ رہی تھی۔ فاصلہ پر ایک دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ بعد ازاں کچھ باتوں کی آواز سن آئی۔ جو سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔ اس کے بعد دو آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دینے لگی۔ اور معلوم ہوا کہ دو شخص لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے تیزی کے ساتھ اس کمرے کی طرف آ رہے ہیں جہاں ہم لوگ چھپے ہوئے تھے۔ یہ لوگ کمرے سے باہر راستہ میں تھے۔ چلتے چلتے وہ دونوں دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے۔ پھر دروازہ کھلا۔ ایک کھٹکے کی آواز ہوئی۔ برقی روشنی کا جن دبا اور تمام کمرہ بجلی کی روشنی سے جگمگا اٹھا۔

اس کے بعد دروازہ پھر بند ہو گیا اور سنگار کے دھوین کی لہ ہمارے ناک میں آنے لگی۔ پھر ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ لوگ کمرہ میں کبھی ادھر کبھی ادھر پھرتے ہیں۔ اور یہ اٹکھٹکتا ہم سے صرف چند گز کے فاصلے پر ہو رہا تھا۔ اس کے بعد کرسی پر بیٹھنے کی آواز آئی اور چلتا پھرنا بند ہو گیا۔ پھر قفل میں کبھی گھسنے اور قفل کھلنے کی آواز سنائی دی۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ گویا کاغذ نکالے جا رہے ہیں۔ اب تک تو میری ہمت تاک جھاٹک کرنے کی نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اب میں نے پردہ کی دواز سے آنکھ لگا کر دیکھنا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ مسٹر ہوس بھی میری طرح پردہ کی آڑ میں آنکھ لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

جاتے سامنے اور ہم سے صرف چند گز کے فاصلے پر مسٹر لوٹن کی پشت تھی اب ہم کو معلوم ہوا کہ ہم نے اس شخص کی نقل و حرکت کا اندازہ کرنے میں غلطی کی تھی۔ اب معلوم ہوا کہ وہ شخص کمرہ خوب میں گیا ہی نہیں تھا۔ بلکہ برابر کے کسی کمرہ میں بیٹھا ہوا سنگار پی رہا ہو گا جس کی کھڑکیاں ہم نے نہیں دیکھی تھیں اس کی "فارغ البال" کھوپڑی جو تانے کی طرح پکا۔ رہی تھی ہمارے

سامنے تھی۔

وہ اپنی گھومنے والی کرسی پر پیچھے کی طرف تکیہ لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ٹانگیں سامنے کی طرف پھیل چکی تھیں اور اس کے منہ میں لٹیر لٹکا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کچھ عدالتی کاغذات تھے۔ وہ سگار کے دھوین اڑاتا اور بے فکری کے ساتھ کاغذات پڑھتا جاتا تھا۔ اس وقت اس کے رنگ ڈھنگ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کمرہ سے جلد جانے والا نہیں۔

سٹر ہوس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دیا۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مطمئن ہیں اور ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں ہوتی۔ بات صرف اس قدر تھی کہ الماری کا دروازہ پوری طرح بند نہیں ہوا تھا اور بہت ممکن تھا کہ سٹر ٹورٹن کیس وقت اس طرف متوجہ ہوں اور ہماری کارگزاری تکیہ لین میں نے اپنے دل میں مہم ارادہ کر لیا تھا کہ اگر ٹورٹن نے مجھے دیکھ لیا۔ تو میں فوراً اس کو جا دوں چونکا۔ اور اسی پر اپنا ادور کوٹ ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ دوں گا۔ پھر اس کے بعد سٹر ہوس جائیں اور ان کا کام، لیکن ٹورٹن اپنے کاغذات کے مطالعہ میں کچھ اس قدر غوطہ کھاتا کہ اس نے ہماری طرف توجہ ہی نہیں کی۔ وہ اپنے عدالتی کاغذات کی ورق گردانی میں مصروف تھا۔

اس کے بعد مجھے خیال آیا کہ کاغذات پڑھنے اور سگار ختم کرنے کے بعد غالباً وہ اپنے کمرہ میں بیٹھا جائے گا لیکن قبل اس کے کہ وہ کاغذات ختم کرے یا اپنا سگار پورا کرے معاملہ نے دوسرا رخ اختیار کیا جسکی وجہ سے ہمارے خیالات بھی اس طرف منتقل ہو گئے۔

میں نے کسی بار فور سے دیکھا کہ ٹورٹن گھڑی گھڑی اپنی گھڑی کو دیکھتا ہوا ایک مرتبہ اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر بیٹھ گیا۔ اس وقت اس کی حالت سے اضطراب اور بے چینی کا اظہار پور ہوا تھا۔ ہم دو دن کو خیال ہی نہیں تھا کہ اس قدر رات گئے نہ کسی سے ملاقات کرنے کا وعدہ ہو۔ لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے ایک آواز، ایک خیف سی آواز سنی جو باہر آواز میں سے آ رہی تھی۔ یہ آواز سننے ہی ٹورٹن نے اپنے کاغذات ہاتھ سے رکھ دیے اور ٹھیک ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی قسم کی آواز پھر سنائی دی۔ پھر اس کے بعد کسی نے آہستہ آہستہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ ٹورٹن اٹھا اور اس نے دروازہ کھول دیا۔ ایک شخص اندر داخل ہوا۔

ٹورٹن۔ (دشٹی سے) دیکھئے جناب آپ نے بھون گھنڈے کے قریب دیر کر دی ہو۔

الغرض یہی وجہ تھی کہ جو اتنی رات گئے بھی ٹورٹن بیدار تھا اور اس کے کمرہ کا دروازہ منتقل

نہیں ہوا تھا۔



انے والے شخص کے پیڑوں اور اس کی طرز رفتار سے ظاہر ہوا کہ وہ ایک عورت ہے۔ اس وقت ٹورٹن کا رخ جو اتفاقاً ہماری طرف ہوا تو میں نے پردہ کی درز بند کر دی لیکن اس عورت کے دیکھنے کے لئے طبیعت بے قرار ہو گئی۔ اور میں نے تہوڑی دیر بعد پھر پردہ کی درز پر آنکھ لگائی۔ اب ٹورٹن پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔ اور اس کے منہ میں سگرا اس طرح دبا ہوا تھا کہ جس سے بے حد نکوت و غرور ظاہر ہوتا تھا۔ بجلی کی روشنی سے تمام کمرہ جگمگا رہا تھا۔ اور ٹورٹن کے سامنے ایک سرو قامت، نازک اندام، نقاب پوش عورت کھڑی ہوئی تھی اور اس نے اپنا تمام جسم ایک چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نازک اندام کا دم پھولا ہوا تھا۔ اور اس کے جسم کی بوٹی بوٹی کانپ رہی تھی۔ ٹورٹن نے جناب آپ کی وجہ سے مجھے اس قدر رات گئے تک بیٹھا پڑا۔ بہر حال چونکہ آپ تشریف لے آئی ہیں لہذا اس تمام تکلیف کی تلافی ہو جائے گی۔ غضب تو یہ ہے کہ آپ کسی اور وقت آ ہی نہیں سکتی تھیں یہی ہونا؟

عورت نے سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔

ٹورٹن نے خیر اگر آپ نہیں آ سکتی تھیں تو نہ سہی۔ اگر بیگم صاحبہ کی قدر سخت واقع ہوئی ہیں تو خیر آپ اس وقت ان سے بدلے سکتی ہیں لیکن معاذ اللہ! آپ اس قدر کانپ کیوں رہی ہیں۔ ذرا حواس درست کر لو۔ اور آدمی بوسا چھایا بیٹھو اور معاملہ کی باتیں کرو۔

یہ کہہ کر ٹورٹن نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تھریزنگالی۔

ٹورٹن نے آپ کو کہتی ہیں کہ آپ کے پاس پانچ خط ایسے ہیں جن سے گاؤنٹس ڈی البرٹ کے خیال میں کوئی کھلتی ہو اس کا آپ ان پانچوں خطوط کو فروخت کرنا چاہتی ہیں۔ بہتر ہی نہیں انہیں خرید لینا چاہتا ہوں۔ اب صرف یقین قیمت کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں ان خطوط کو دیکھ لینا چاہتا ہوں۔ اگر وہ واقعی کارآمد ہیں تو.....

چونکہ کر، یا اللہ۔ آپ ہیں۔ آپ یہاں کیونکر تشریف لائیں۔

اس وقت اس نازک اندام نے جو ٹورٹن کے سامنے موجود تھی۔ اپنی چادر اور نقاب اتار دی تھی۔ ٹورٹن کو پہلے یہ خیال تھا کہ وہ کوئی اور عورت ہے لیکن اب اس کی صورت دیکھتے ہی وہ گھبرایا حسینہ کا رنگ کی قدر شام برن واقع ہوا تھا۔ خط و خال باریک اور وضع قطع نہایت خوبصورت تھی۔ ناک بلند اور کی قدر خمیدہ تھی۔ ابرو سیاہ اور بھروسے سے آنکھیں چمکدار اور تیز نظر تھیں۔ لب باریک اور گلاب کی پتھر کیوں کی طرح خوبصورت تھے لیکن اس وقت اس حین

کھڑے پر سید خطرناک تبسم طاری تھا۔

حسینہ جی ہاں۔ میں ہوں وہ جس کی زندگی آپ نے تباہ کر دی ہے۔

یہ فقرہ سن کر طورٹن ہنسنا لیکن اس کی ہنسی میں سید گہرا ہٹ اور خوف ملا ہوا تھا۔ طورٹن۔ آپ بھی تو بچہ صندی واقع ہوئی ہیں۔ آپ کی ضد نے بھی مجھے آخری جائہ کار پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی طبیعت سے اس قدر مرعوب نہیں ہوں کہ کبھی کسی شخص کا دل دکھانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن کیا کیا جائے معاملہ تو آخر معاملہ ہی ہوتا ہے۔ آپ ہی بتائیں کہ میں اور کیا کر سکتا تھا۔ میں تو قیمت بھی ایسی معمولی رکھ دی تھی کہ اگر چاہتیں تو فوراً ادا کر دیتیں لیکن آپ نے تو ادا کرنا ہی نہ چاہا۔

حسینہ۔ ایسا جوہر سے تم نے میرے خا میرے شوہر کے پاس بھیج دیے۔ آہ وہ اس قدر شریف آدمی واقع ہوا ہے کہ میں اس کی جوتیاں سیدھی کرنے کے بھی قابل نہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں اس سے زیادہ شریف آدمی کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ آہ تم نے وہ حرکت کی کہ خطا پڑھتے ہی اس شریف آدمی کا دل ٹوٹ گیا اور وہ جان بحق تسلیم ہو گیا۔ تمہیں یاد ہوگا کہ کل رات جب میں اس دروازہ سے ہو کر یہاں آئی تو میں نے تمہاری کس قدر منت سماجت کی تھی لیکن تمہارے پتھر کے دل میں رحم آنا تھا نہ آیا۔ تم نے اس قدر غور و رجحوت سے کام لیا کہ تم میری مصیبت اور منت خوشامد پر پہنچے جس طرح تم اس وقت ہنس رہے ہو۔ اور ذرا دل شخص تیرا دل اس وقت بھی پتھر کا بنا ہوا ہے۔ ہاں تم کو یہ خیال نہیں تھا کہ میں پتھر بھی یہاں نہیں آؤں گی۔ لیکن اسی روز رات کو مجھے معلوم ہوا کہ میں تم سے کس طرح ملوں اور تمہا ملوں۔ اب بتاؤ مسٹر چارلس آگسٹس طورٹن صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ طورٹن (کھڑا ہو کر) اس خیال خام میں نہ رہنا کہ تم مجھے اس طرح پریشان کر سکتی ہو۔ اگر میں چاہوں تو میں ذرا سی آواز دیکر اپنے نوکر دن کو بلا سکتا ہوں اور تمہیں گرفتار کر کے پولیس کے حوالہ کر دوں گا۔ لیکن خیر چونکہ نقصان اٹھانے کے بعد آپ کا غضب ناک ہونا قدرتی امر ہو سکتا ہے میں رعایت کرتا ہوں۔ بس اب تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ جس طرح آئی ہو اسی طرح کمرہ سے چلی جاؤ۔ بس اس سے زیادہ میں اور کچھ کہنا نہیں چاہتا۔

لیکن حسینہ اسی شان کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ سینہ کی جیب میں پڑے ہوئے تھے اور وہی خطرناک تبسم اس کے لبوں پر نمایاں تھا۔ حسینہ۔ لیکن دوست طورٹن! اب وہ دن دور گئے جب خلیل خان فاختہ اڑا کر تے تھے جیل میں۔

تم نے میری زندگی برباد کی اس طرح اب تم دو دوسروں کی زندگی تباہ نہیں کر سکو گے۔ اچھا طرح تم نے میرا دل دکھایا اب تم دو دوسروں کا دل : دکھا سکو گے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک زہریلے ناگ ایک ہنس بدمعاش، ایک سفید پوش غنڈے، اور ایک پاجی شیطان سے دنیا کو پاک کر دوں گے اور کھلے

بلے !! لے !! اور لے !!

حیدر نے اپنی سینہ کی جیب سے ایک چمکدار چھوٹا سا ریو الوڈ نکالا۔ اور ٹورٹن کے سینہ پر تان کر فیر پر فیر کرنا شروع کر دیے۔ ریو الوڈ کی نالی ٹورٹن کے سینہ سے صرف ۲ فٹ کے فاصلہ پر تھی۔ ٹورٹن اٹھا۔ اس کا پاؤں دکھایا اور وہ زہریلے گر پڑا۔ اس وقت اس کو سخت کھانسی اٹھ رہی تھی اور اس کے ہاتھ کاغذات پر تھے۔ وہ پھر اٹھا۔ حیدر نے ایک گولی اور رسید کی لیس اس کے بعد وہ فرش پر گر پڑا۔

ٹورٹن - آہ مار ڈالا۔

اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس کی لاش بے حس و حرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ حیدر نے لاش کو غور سے دیکھا، اس کا جذبہ انتقام جوش میں تھا۔ اس نے ٹورٹن کے منہ پر ایک ٹھوکری لگی۔ پھر اس کی صورت کو دیکھا لیکن اب وہ ان کیادہ ہر اتھا۔ طائر پر جس جنصری سے وہ اڑ کر چکا تھا۔ لاش بے حس و حرکت فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بعد دروازہ کھلا۔ باہر کی سرد ہوا کا جھونکا کرہ میں داخل ہوا اور وہ خونخوار حیدر دیکھتے دیکھتے پھلاوہ کی طرح نظروں سے غائب ہو گئی۔

اس وقت اگر ہم لوگ داخل بھی دیتے تو بھی ٹورٹن کی جان نہیں بچ سکتی تھی لیکن جب وقت وہ قاتل حیدر ٹورٹن کے جسم سے گولی پر گولی پار کر رہی تھی اس وقت میرا ارادہ ہوا کہ میں پردہ سے نکل کر اس کا ہاتھ پکڑ لوں لیکن مٹر شرٹ لاک ہوس کا سر و آہنی ہاتھ میری گائی پر پڑا اور مجھے باہر نکلنے سے روک لیا۔ مطلب یہ تھا کہ ہم کو اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں۔ حق و انصاف نے اس سفید پوش غنڈے کا گلا آدو جا ہے اور اب اسے کوئی شخص نہیں بچا سکتا ہو۔ علاوہ ازیں ہمیں اپنا کام دیکھنا تھا اور خود اپنے مقاصد پورے کرنے تھے۔

لیکن وہ حیدر قاتل مشکل تمام کرے سے باہر نکلا ہو گا کہ مٹر ہوس جلد جلد لیکن بے پاؤں پردہ سے باہر نکلے اور دوسرے دروازہ پر پہنچے۔ انھوں نے قتل حیدر کی گائی۔ اس وقت

چاروں طرف سے گھر میں آواز میں آنا شروع ہو گئی تھیں۔ لوگ ادھر ادھر بھاگے بھاگے پھر رہے تھے۔ یہ دوا لور کے فیرون نے گھر بھر کو بیدار کر دیا تھا۔ لیکن سٹر ہوس نے پورے اطمینان سے قدم بڑھایا اور آہنی الماری کے پاس پہنچے۔ اور دونوں ہاتھوں سے کاغذات کے بندل نکال کر آتش دان میں پھونکنے شروع کر دیے۔ یہی عمل انہوں نے کئی بار کیا حتیٰ کہ الماری میں کاغذ کا ایک پرزہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

اتنے میں کسی شخص نے دروازہ کا ہینڈل گھما اور دروازہ کے باہر کھٹکھٹایا۔ سٹر ہوس نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ خط جو کورٹن کے لیے پیغام موت لایا تھا وہ اس غنڈے بخون میں ریڑھ پر ہوا تھا۔ سٹر ہوس نے اس خط کو بھی آگ میں جھونک دیا۔ اس کے بعد انہوں نے باہر کے دروازہ میں سے کتنی نکالی۔ کچھ دروازہ سے نکالا اور اس کے بعد میرے پیچھے آکر دروازہ بند کر دیا۔

ہوس۔ ادھر سے آؤ واٹسن! ادھر سے۔ اس طرف سے ہم باغ کی دیوار پہاںڈ کر نکل جائینگے۔ مجھے ہرگز خیال نہیں تھا کہ تمام گھر اس قدر جلد بیدار ہو جائے گا۔ میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ عالی شان محل بقعدہ نور بنا ہوا تھا۔ سامنے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور لوگ سڑک پر ادھر ادھر دوڑے دوڑے پھرتے تھے۔ تمام باغ میں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے اور جس وقت ہم برآمدہ سے نکل کر باغ میں پہنچے تو ایک شخص نے ٹوکا۔ اور ہمارے پیچھے دوڑا لیکن سٹر ہوس یہاں کے پیپہ چپہ سے واقف نظر آتے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے پودوں کے ایک تختہ میں ہو کر بھاگے۔ میں ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ اور وہ شخص جس نے ہم کو ٹوکا تھا وہ تیسری کے ساتھ ہمارے پیچھے دوڑا ہوا آ رہا تھا۔

اس وقت ہمارے سامنے ۶ فٹ اونچی ایک دیوار تھی۔ چنانچہ ہم دونوں اچانک کر دیوار پر چڑھ گئے۔ اور دوسری طرف پھانڈ پڑے۔ سٹر ہوس تو صاف پھانڈ گئے لیکن جس وقت میں پھانڈ نے لگا تو اس شخص نے جو ہمارے پیچھے دوڑا آ رہا تھا میرے پاؤں کا گنا پکڑ لیا۔ لیکن میں نے پاؤں مار کر اور تڑپ کر پاؤں چھڑا لیا۔ اور دوسری طرف اوڑھے سمٹ کر ایمنڈ ٹوٹ گیا۔ ناک ٹھٹھ گئی۔ میری عجیب حالت تھی۔ لیکن سٹر ہوس نے مجھے سہارا دیکر فوراً اٹھایا اور پھر تو ہم دونوں اس بڑی طرح سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے کہ بس خدا کی پناہ ہے مجھے مڑ کر نہ دیکھا اور بھاگتے ہی پھٹ گئے۔ اور اسی بدحواسی کی بہاگ دوڑ میں تقریباً دو تین میل نکل گئے۔ ہمارا دم پھول گیا تھا۔ ہم دونوں اسپینہ اسپینہ اور بدحواس ہو رہے تھے۔

بالآخر مٹر شر لاک ہو جس رُس کے اور کھڑے ہو کر کان لگا کر سننے لگے۔ لیکن اب کوئی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ ہمارے پیچھے اور چاروں طرف کامل سکوت اور سناٹا طاری تھا۔ اب کوئی شخص ہمارے پیچھے بھی نہیں آ رہا تھا۔ الغرض بد قسمت تمام ہم اپنے تعاقب کنندوں کو دھوکا دیکر بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

الغرض اس قدر بہاگ دوڑ کے بعد اب ہم دونوں ہر طرح محفوظ تھے۔ اس کے بعد ہم دونوں پیادہ پا چلتے چلتے ایک بازار کے چوراہے پر پہنچے۔ جہاں ہم نے ایک گاڑی کرایہ کی۔ اور ہم اپنے مکان پر پہنچے۔





## حسن کم جہان پاک

صبح کے وقت ہم دونوں ناشتہ کر چکے تھے۔ اور بیٹھے ہوئے پائپ پی رہے تھے اور گزشتہ رات کے واقعات ہم کو یاد آ رہے تھے۔ اتنے میں اطلاع ہوئی کہ ہاؤس دوست سٹر لیکٹر بڑے جو محکمہ پولیس میں اسکاٹ لینڈ پارڈ کے انسپکٹر تھے تشریف لائے۔ یہ شخص نہایت متین اور سنجیدہ آدمی تھا۔ ہم تینوں نشست کے کمرہ میں بیٹھ گئے۔

انسپکٹر۔ آداب عرض سٹر ہوس! آداب عرض! کیا آج آپ کسی کام میں زیادہ مشغول ہیں؟

ہوس۔ اتنا مصروف تو نہیں جو آپ کی باتیں بھی نہ سن سکوں۔

انسپکٹر۔ میرا خیال تھا کہ اگر اس وقت آپ کو کوئی خاص کام درپیش نہ ہو تو غالباً آپ ایک معاملہ کی عقدہ کشائی میں میری مدد فرمائیں گے۔ معاملہ بڑا بڑا ہے اور دیکھنا ہے اور کل رات ہی گزرا ہو جائے وقوع ایپسٹینڈا۔

ہوس۔ تو عزیز من وہ معاملہ کیا ہے؟

انسپکٹر۔ قتل عمدہ..... ایک عجیب و غریب اور قابل توجہ خون..... میں جانتا ہوں ایسی باتوں کا آپ کو کقدر شوق ہو اور آپ کی میرے حال پر بڑی ہی ہرمانی ہوگی اگر آپ اس وقت میرے ساتھ اپیل ڈورڈا اور زنگ تشریف لے چلیں اور مقدمہ کی تفتیش میں مجھے مدد دیں یہ کوئی ایسا دیا معمولی سا معاملہ نہیں ہے۔ کچھ عرصے سے ہم لوگ بھی اس سٹر کورٹن کی تاک میں تھے اور پتا تو یہ ہو کہ وہ ایک بڑا پاپی اور بد معاش آدمی تھا کہتے ہیں کہ اس کے پاس ایسے خطوط اور کاغذات رکھے تھے جن کے ذریعہ وہ استحصال یا بچر کا کام لیا کرتا تھا۔

لیکن معلوم ہوا ہے کہ قاتلون نے وہ تمام کاغذات اور خطوط جلا ڈالے۔ گھر میں سے کوئی قیمتی چیز ضائع نہیں ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل لوگ اعلیٰ حیثیت کے آدمی تھے اور ان کا مقصد سوائے اُس سے اور کچھ نہیں تھا کہ لوگوں کے معاشرتی رازوں پر پردہ ڈال دیا جائے اور صاحبِ غنٹ لوگوں کو رسوائی سے بچایا جائے۔

ہموس۔ قاتل! آپ صیغہ جمع استعمال کر رہے ہیں۔ کیا وہ کہی آدمی تھے؟

سپیکٹر۔ جی ہاں۔ دو آدمی تھے۔ اور دونوں کو گھر والوں نے گرفتار کر ہی لیا تھا مگر ان کی تقدیر اچھی تھی جو بیچ گئے۔ ان کے پاؤں کے نشانات موجود ہیں۔ ان کے حینے ہم کو معلوم ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم بہت جلد ان دونوں کا پتہ لگانے لگے۔ پہلا شخص کی قدر زیادہ جست و چالاک تھا۔ لیکن دوسرے کو مانی نے پکڑ ہی لیا ہوتا لیکن وہ بھی ہاتھ پاؤں مار کر نکل گیا۔ وہ شخص میانہ قد، دھڑکے اور درزشی جسم، بہاری کلمے جھڑے، موٹی گردن اور گنجان موچھون والا آدمی تھا۔ اُس کے چہرے پر سیاہ نقاب بھی تھا۔

ہموس۔ یہ تو کچھ عجیب بہیم ساحلیہ ہے۔ اس کا اطلاق تو ہمارے ڈاکٹر ڈالٹن پر بھی ہو سکتا ہے۔ اسپیکٹر۔ مسکرا کر، بیشک۔ حلیہ تو ڈالٹن سے ملتا جلتا ہے۔

ہموس۔ اچھا تو دوست لیسٹریڈ! افسوس ہے کہ میں اس معاملہ میں آپ کی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اس شخص تلورٹن سے بخوبی واقف تھا۔ وہ لندن بھر میں بے انتہا خطرناک آدمی تھا اور صحیح معنوں میں سفید پوش غنڈا تھا۔ اور میں جانتا ہوں کہ دنیا میں بعض جرائم ایسے بھی ہیں جن پر قانون ملکی دست اندازی نہیں کر سکتا۔ اور جن کی وجہ سے لوگوں کا ذاتی طور پر انتقام لینا حق بجانب قرار پاتا ہے۔ بس اب اس معاملہ میں بحث مباحثہ فضول ہو میں نے اپنے دل میں مستقل ارادہ کر لیا ہے کہ میں اس معاملہ میں ہرگز ہاتھ نہ ڈالوں گا۔ بجائے مقتول کے میری ہمدردی قاتلون کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں اس معاملہ میں آپ کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتا۔

مشرشر لاک ہوس نے اُس الم ناک واقعہ کی نسبت جو ہماری آنکھوں کے سامنے گزرا تھا ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ وہ دن بھر خاموش رہی۔ لیکن میں اُن کی صورت سے دیکھ رہا تھا کہ وہ دن بھر کسی بات کی ادھیڑ بن میں لگے ہوئے ہیں۔ سوچ اور فکر اُن پر دن بھر غالب رہی

اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کوئی بات یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اور وہ بات ان کی طبیعت سے محو ہو گئی ہے۔

سہ پہر کے وقت ساجد دونوں بچے کہا سے تھے۔ اور ابھی کہا نے سے فراغت بھی نہ ہوئی تھی کہ مشر ہوٹس اور مشر جوتے اور کرسی پر سے کھڑے ہو گئے۔

ہوٹس نے ڈاکٹر کو دیکھا اب تمام بچے نکل گیا۔ (بی بی ٹی پہن کر اور میرے ساتھ آؤ۔ یہ کہتے ہی مشر شراک ہوٹس اور میں دونوں بہت تیزی کے ساتھ بیکرا مشر میٹ سے نکلے اور آکسفورڈ مشر میٹ سے گزر کر کھینچا مشر میٹ پر پہنچے۔ یہاں سڑک کے بائیں طرف تصویروں کی ایک دکان تھی۔ جس کی کھڑکیوں میں وقت شاکی مشہور و معروف ہر جینوں اور معزز و مقتدر آدمیوں کے فوٹو بچے ہوئے تھے۔

ہوٹس نے ان تصویروں پر نظر ڈالی۔ اور بالآخر اس کی آنکھیں ایک تصویر پر جم کر رہیں ان کی نظر کے ساتھ میں نے بھی تصویر پر نگاہ ڈالی۔ یہ تصویر ایک حسین و جمیل اور شاندار عورت کی تھی اور اس کے سر پہ ایک جواہر نگار نیم تاج تھا۔

میں نے وہ خوبصورت تاک دیکھی جو عجیب و لر بانی کے ساتھ کیتھدر خمیدہ تھی۔ میں نے وہ خوبصورت اور بھی دیکھے جو زاہد شگ کے سین پر بھی تیر باری سے باز نہیں رہتے تھے۔ میں نے خوبصورت منہ بھی دیکھا جس کو دیکھ کر غنچے شرما جاتے تھے۔

اس کے بعد میں نے تصویر کے نیچے نظر ڈالی تو ایک قدیم خاندان کی رئیس نادری کا نام لکھا ہوا تھا۔ وہ ایک زبردست اور مشہور امیر لبر کی بیوی تھی۔ میں نے اس کے بعد ہوٹس کی طرف بھی دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ لیکن انھوں نے لبوں پر آنکلی ہر کھلی۔ اور اشارہ کیا کہ بس اب اس معاملہ میں خاموشی ہی بہتر ہے۔ اس کے بعد ہم دونوں اس دکان سے نکل کر چلے آئے۔





## مذہبی تاریخ اور اخلاقی کتابیں

### سیر لطیبات

اسلامی دور کی مسلمان مشہور عورتوں کے حالات جو عورتوں اور بچوں کے لیے خاص طور پر مفید ہیں اس میں وہ وہ سبق آموز باتیں ہیں جو مسلمانوں کو راہ راست پر لگا سکتی ہیں اور منزل مقصود کا پتہ بنا سکتی ہیں اپنی اولاد کو اسلامی رنگ میں رنگنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرائیے۔ قیمت ۱۲/-

### علم الاخلاق

اخلاق پر ایک عام فہم لیکن عالمانہ کتاب چھوٹے بڑے سب استفادہ ہو سکتے ہیں بڑھتے پڑھتے کی کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/-

### خدا اور اس کی ہستی

خدا کی ہستی کا ثبوت فلسفیانہ نقطہ نظر سے مادہ سے استدلال کر کے خدا کی ہستی ثابت کی ہے۔ قیمت ۱۲/-

### سیر نبیوں

پیغمبر پاک کی مختصر سبق آموز سوانح عمریوں اور بچوں کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہیں۔ قیمت ۵/-

### میلاد حبیب

رسول کریم کے حالات عام فہم اور آسان زبان میں صرف معتبر روایات کا حوالہ دیا ہے میلاد کی مجلس میں پڑھنے کی چیز ہے۔ قیمت ۵/-

### مدین بک پبلشرز

## نابینا علماء

اسلامی دور کے مشہور نابینا علماء کے حالات جنہیں پڑھ کر آنکھوں والے شرارتے  
ہن اور ان کے علم کے نور سے اپنی آنکھیں منور کرتے ہیں ان کے علمی کارنامے حیرت میں  
ڈالتے ہیں کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ اسلام کی بہترین اور مشہور ترین تصانیف  
انہیں نابینا علماء کی رہیں منت ہیست ہیں۔ قیمت ۲۲/

## میلاد نامہ جدید

نئی روشنی کے لئے نئے انداز میں میلاد شریف کی کتاب جس میں غلط اور بے بنیاد  
روایات سے بچکر صرف مستند روایات کو لیکر رسول کریم کے حالات بیان کئے ہیں جو  
محفل میلاد میں پڑھنے اور سنانے کی چیز ہے اسے پڑھ کر مسلمانوں کی زندگی سدھر جائے  
اور وہ رسول کریم کے اسوہ حسنہ کے قریب آجائیں گے زبان سید ہی سادی مولانا حالی  
کی نظیمیں داخل کر کے کتاب کو اردو زیادہ دلکش بنا دیا ہے۔ قیمت ۶/

## کلید مراد

قرآن و حدیث کی تمام موثر دعائیں جو نابینا نے مانگیں اور خود خدا نے جن کے  
مانگنے کی اپنے بندوں کو تلقین کی مع اردو ترجمہ کے۔ قیمت ۸/

## اقوال اکبر

ہندوستان کے مشہور دہر د لغزیز اور بیدار مغز شہنشاہ اکبر کے حکیمانہ اقوال جو  
ہندوستان کی موجودہ ذہنیت کے لئے شمع ہدایت کا کام دے گی۔ اس میں رواداری  
اور ہمدردی کی بہترین مثالیں ہیں۔ قیمت ۴/

## احرار اسلام

حریت اسلامی پر بہترین مضمون نظام حکومت اسلامیہ کا موجودہ یورپین نظام حکومت

سے مقابلہ کر کے اسلامی حکومت کی فضیلت ثابت کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ یورپ میں حکومتیں باوجود اس ادعا سے تہذیب کے مسلمانوں کا سا نظام حکومت پیش کرنے سے قاصر ہیں بہترین کتاب ہے۔ قیمت ۵۔

## فطرت اور قانون فطرت

فطرت اور اس کے قوانین پر ایک علمی کتاب جس میں کتاب و حدیث اور اقوال و فلاسفہ اسلام کے اقوال سے استدلال کر کے ایک اہم مسئلہ کو حل کیا ہے قیمت ۴۔

## آثار سانچی

بھوپال کے قریب سانچی نامی ایک مشہور مقام ہے جو ہندوستان کی قدیم تہذیب کی یاد دلاتا ہے اور جہاں صدہا گنبد اور بنا در اس صناعت اور زہانت کے ہاتھوں تعمیر ہوئے ہیں کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے اور قدیم تہذیب کا قابل ہو جانا پڑتا ہے۔ انھیں تاریخی عمارات کے حالات مع تصاویر و نثر و نظم کے جواہرات سے مرصع ادبی خوبیوں سے معمور جناب ارشد تہاڑی کا زور نظم۔ قیمت ۴۔

## اشاعت اسلام

جس میں مسلمانوں کو ان کے بھولے ہوئے فرض تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اسلام کے روشن زمانہ کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کر کے مسلمانوں میں تبلیغی روح بھونکنے کی کوشش کی گئی ہے ممکن نہیں کہ اس کے مطالعہ کے بعد ایک غیرت مند مسلمان تبلیغ کے دلوں سے نہ بھر جائے۔ اس دور میں یہ نسخہ مسلمانوں کیلئے داروے شفا ہے قیمت ۶۔

## المنظر الساکم

خاندان براء کا مختصر تاریخی خاکہ۔ اگرچہ یہ کتاب البراء نامی کتاب کی تنقیح پر مبنی ہے لیکن اپنی جگہ خود مستقل کتاب ہو گئی ہے۔ قیمت ۸۔

## آفتابِ مسالت

یہ ممبر آخر الزمان رزقی فداہ کی مقدس زندگی کے پکے حالات صاف اور سادہ طور پر بیان ہوئے ہیں مسلمانوں کے جلسوں میں سنانے کی چیز ہے۔ قیمت ۴۰۰

## القرض

قرض سے محفوظ رہنے کے طریقے اسلامی حیثیت سے قرض کے ہر پہلو پر روشنی ڈال کر مسلمانوں کو قرض کی بلا سے محفوظ و مامون رہنے کا راستہ بتایا گیا ہے۔ قیمت ۲۰۰

## اخلاقِ محمدی

جناب نبی کریم کے اسوۂ حسنہ کو عام فہم انداز میں بیان کیا ہے معتبر احادیث سے استنباط کیا ہے اور عربی عبارت کا اردو یا سہیہ اخلاق و عادات کے سنوارنے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت ۶۰۰

## اسنادِ حرام کاری

حرام کاری کے خطرناک نتائج اس کے ہر پہلو پر مذہبی معاشرتی اخلاقی اور طبی حیثیت سے نظر ڈال کر اس سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے طبی نقطہ نظر سے جو جدید معلومات بہ سم پر مبنی تھی ہے اس قابل ہے کہ ہر ٹھیکر اسے ایک بار پڑھ لے اور اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے متعدی امراض سے خود محفوظ رہے اور دوسروں کو محفوظ رکھے۔ قیمت ۱۰۰

## گداگری

ہندوستان میں گداگری کی حالت زار پر ایک دل جلانے والی عورت انگریز مضمون جس میں گداگری کے قبائح پر بحث کی گئی ہے اور ہر حیثیت سے اسے سو ساریٹی کے لئے حضرت وصال ثابت کیا ہے جو لوگ بلائے بے رحم دیتے ہیں ان کے لئے تازہ پانہ حیرت ہے۔

قیمت ۱۰۰

صدیق بکری پبلشرز

# سرگزشت

## سائیکل باز حسینہ

۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۷ء تک آٹھ برس گذرے۔ اور معلوم نہ ہوے۔ مگر اس دوران میں بھی وہ منجلا شخص جس کا نام عرف عام میں "شرلاک" ہو جس کا پتلا نہ بیچارہ یا۔ ان معاملات سے قطع نظر جو سرکاری طور پر بعض تحقیق حال و نقیض واردات کے لئے اس کے حوالہ کئے گئے بعد نام جو عادت ایسے بھی تھے جو لوگوں نے سچ کے طور پر اس کے سپرد کئے۔ اور ان میں سے بعض نہایت ہی پیچیدہ اور غیر معمولی قسم کے معاملات تھے جن میں شرلاک ہوس نے خاص کام کیا۔ اس لگانا ہر ضرورت کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت سے معاملات میں نواد سکور خشتان کامیابی حاصل ہوئی اور بہت سی باتوں میں چھوڑا نام کام رہنا پڑا اور چونکہ اکثر مقدمات کی نقیض میں خود میں بھی موجود تھا اور ان تمام واقعات کے متعلق نوٹ لکھتا جاتا تھا جن میں ایک بڑھ چڑھ کر تھا اس لئے میرے لئے سخت دشوار ہے کہ کس معاملہ کو منظر عام پر لائے اور لکھو پورہ دون۔ لیکن میں اپنے پرانے قاعدہ پر عمل کرتا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ لہذا میں اور مقدمہ کو ترجیح دوں گا جو محض اس وجہ سے دلچسپ نہیں ہیں کہ ان میں مجرم نے نہایت سفاکی اور بربریت سے کام لیا بلکہ جلی مقدمہ کشائی میں خاص ہنرمندی اور خوشگانی سے کام لیا گیا۔ چنانچہ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اب ناظرین کرام کے سامنے وہ واقعات پیش کرتا ہوں جن کا تعلق مقامہ انگلش کی فن تھما سائیکل باز قانون مس ڈائلٹ اسمتھ سے ہے۔ اور میں کا نتیجہ غیر متوقع طور پر نہایت اہم ناک برآمد ہوا۔ یہ بات تو یہ ہے کہ حالات نے میرے دوست کو اپنی اور غیر معمولی قابلیتوں اور خصوصیات سے کام لے نے کی اجازت نہ دی جن کے لئے وہ خاص طور پر مشہور تھا۔ لیکن معاملہ میں بعض ایسی باتیں ضرور تھیں جن کی وجہ سے وہ دیگر بیچارہ معاملات میں خاص طور پر نمایاں ہو گیا تھا

۱۹۹۷ء سے متعلق جو میری نوٹ بک ہی اس پر نظر دالتے ہیں اسے یہ انداز نظر آیا کہ سب سے پہلے جب مس ڈائلٹ اسمتھ کا نام معلوم ہوا تو وہ ہرگز بل کی بیچ اور دن سپر تھا۔ یہ بھی یاد ہے

کہ جب مس موصوف تیفٹ لائین ٹولن کا آنا میرے دوست ہوس کو کسی قدر گراں گذرا تھا کیونکہ ان ایام میں وہ اوس نہایت سخت اور پیچیدہ معاملہ کی عقدہ کشائی میں مصروف تھا جس میں تبالو کا مشہور و معروف ارب پتی ملک التجار مشرجان و کسٹنٹ ہارڈین پھنسا ہوا تھا۔ اور چونکہ میرا دوست سب سے زیادہ اس بات کو پسند کرتا تھا کہ صحت کے ساتھ کسی ایکٹو اور اجتماع خیالات کیا جائے اسلئے اوسکو میری ایسی بات ناگوار خاطر ہوتی تھی جس سے اوسکے مسئلہ متعلقہ پر مرکوز شدہ خیالات منتشر ہوں۔ اور چونکہ کسی قسم کی سختی یا بد مزاجی میرے دوست کی فطرت سے خارج تھی اسلئے ناممکن تھا کہ وہ اوس میں و ہمیں صاحب شان و منزلت نوجوان خاتون کی بات پر توجہ نہ کرتا جو اوس روز شام کے وقت ہوس کے مکان واقع بیکر اسٹریٹ میں تیفٹ لائی اور بالجا و منت میرے دوست سے مشورہ طلب ہو کر خواتین گارا امداد ہوئی۔ اس نوجوان عورت کو یہ کہہ کر بال دینا بھی رضوں تھا کہ بوجہ دیگر کار کا درپیش سوقت فرصت نہیں ہے کیونکہ وہ اس امر کا نتیجہ کر کے آئی تھی کہ ہوس کو اپنا قصہ سن کر چھوٹے فنی لہذا صاف ظاہر ہے کہ ایسے شخص کو جو پہلے ہی سے اس قسم کا مصمراہ کر کے آیا ہو بغیر جبر مکان و نکالا نہیں جاسکتا تھا۔ القصد مجبور ہو کر اور کسی قدر تصنع آمیز تبسم کے ساتھ ہوس نے اوس برہمن زن خیالات حسینہ کو جو اسوقت بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہوئی تھی سمجھنے کے لئے کرسی پیش کی اور پوچھا کہ کیا شکایت ہے۔

ہوس نے سر سے پاؤں تک نظر ڈال کر کم از کم آپ کو اپنی صحت کے متعلق تو کوئی شکایت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ آپ جیسی شوقین سائیکل باز میں تو جس قدر بھی جستی و جلالی اور تندرستی و توانائی ہو وہ کم ہے۔

یہ سکر وہ مجھ میں حیرت کے ساتھ اپنے پاؤں کی طرف دیکھنے لگی۔ میری بھی نظر اس طرف گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حسینہ کے جوتے کے تلے کا کنارہ بائیکل کے پائیدان یا پیڈل پر گر گیا ہے کسی قدر ناہموار سا ہو گیا ہے۔

عورت نے ہان! مشر ہوس میں بائیکل کی سواری بہت کچھ کرتی ہوں اور آج جو میں آپکی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں اوس کا بھی تعلق اسی بائیکل بازی سے ہے۔

میرے دوست اس خاتون کا ایک ہاتھ جسکا دستاں اترا ہوا تھا اپنے ہاتھ میں لیا اور اوسکو اس طرح غور کے ساتھ دیکھنا شروع کیا جیسے کوئی ماہر سائنسدان کسی نادر نمونہ کا غور کے ساتھ معائنہ کیا کرتا ہے۔

ہوس کے ساتھ چھوڑ کر، معاف فرمائیے۔ اس طرح دیکھ بھال کرنا میرا کام ہے۔ مجھ سے قیافہ شناسی میں ابھی ابھی کسی قدر غلطی ہو جا نیوالی تھی۔ کیونکہ مجھے خیال گذرا تھا کہ آپ ٹائپ رائٹر پر بھی کام کرتی ہیں۔ لیکن ہاتھ کے دیکھنے سے وہ غلطی رفع ہو گئی اور اب معلوم ہوا کہ آپ کو گانے بجانے کا بھی خوب شوق ہے۔ کیونکہ مسٹر وائسن آپ نے ان لیڈی صاحبہ کی انگلیوں کو دیکھا جسکے سرے یعنی پورے قدر چینی پر گئے ہیں۔ یہ بات اکثر ان لوگوں کی انگلیوں میں پیدا ہو جاتی ہے جو ٹائپ رائٹر یا پیانو بجانے کا کام کرتے ہیں۔ لیکن لیڈی صاحبہ کے چہرہ پر کچھ روحانیت سی بھی برستی ہے۔ اور یہ بات ٹائپ رائٹر میں پیدا نہیں ہوتی۔ نغمہ خدائے روع ہے۔ اور اسی سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے۔ لہذا میرے خیال میں یہ لیڈی صاحبہ مغنیہ ہیں یعنی گانے بجانے کا پیشہ کرتی ہیں۔ کیونکہ لیڈی صاحبہ یہی بات ہے نا؟

عورت ہے، واقعی مسٹر ہوس میرا پیشہ لڑکیوں اور خاتونوں کو گانے اور پیانو بجانے کی تعلیم دینا اور میں بھی کام کرتی ہوں۔

ہوس: آپ کے چہرہ کارنگ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ یہ کام شہر میں نہیں بلکہ دیہات میں کرتی ہیں۔ عورت، بیشک یہی شہر میں کام نہیں کرتی بلکہ ضلع کسہرے کی سرحد پر جو مواعظات فارم کے قریب آباد ہیں وہاں کرتی ہوں۔

ہوس: واقعی وہاں کے گرو وناج قدرتی طور پر نہایت خوبصورت ہیں۔ اور بہت سی بابتیں وہاں عام دلچسپی کی پائی جاتی ہیں۔ وائسن نم کو یاد ہو گا کہ ہم نے اس مشہور جلسہ ساز جی سٹامفوڈ کو اسی مقام کے قریب گرفتار کیا تھا۔ اچھا تو مس وائلٹ صاحبہ آپ فرمائیے کہ آپ پر پارنم کے قریب سرحد سہرے پر کیا واقعہ گذرا؟

نوجوان حسینہ مفہم نہایت صفائی، وضاحت اور خوش اسلوبی سے حسب میل عجیب و غریب بیان کیا: عورت یہ مسٹر ہوس امیرے والد کا تو انتہا ہلکا ہے۔ اون کا اسم مبارک ہے جس میں سمجھ تھا اور وہ قدیم اسپر بل بھیڑ میں طائفہ ارباب نشاکم کے افسر اعلیٰ تھے۔ والد کی وفات کے بعد بچہ چا رالف اسمتھ کے ہمارا کوئی والی وارث نہ رہا۔ میں اور میری والدہ دنیا میں بکس بکس ہیں۔ لیکن میرے چچا بھی کوئی ۶۵ برس ہوئے افریقہ چلے گئے تھے اور اس وقت سے ایک دن کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا۔ والد کی وفات کے بعد ہم لوگ سخت مفلس و نادار رہ گئے۔ لیکن ایک روز کسی نے ہم سے ذکر کیا کہ اخبار "ٹائمس" میں ایک شہتار چھپا ہے جس میں کسی شخص نے چلوگون کا پتہ و نشان

دریافت کیا ہے۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ شکر ہمارے دل کا کیا حال ہوا ہوگا۔ سنا یہ خیال گذرا کہ غلام کوئی شخص مرتے وقت ہمارے لئے بذرِ بقیہ وصیت کچھ دولت چھوڑ گیا ہے۔ لہذا اخبار میں جس وکیل کا نام شائع ہوا تھا ہم فوراً اوسکے پاس گئے۔ وکیل کے فرم میں دو آدمی تھے ایک مسٹر کارڈ تھرس اور دوسرا مسٹر روڈے یہ دونوں جنوبی افریقہ سے ولایت آئے تھے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ میرا چچا اونکے دوستوں میں تھا جس کا مقام جو ہانسبرگ بحالت مفلسی انتقال ہو گیا ہے۔ اور یہ بھی کہا میرے چچا نے مرتے وقت اون لوگوں سے یہ درخواست کی تھی کہ جلد اپنے لگا کر معلوم کریں کہ ہم کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے۔ یہ بات بلکہ نہایت عجیب معلوم ہوئی کہ چچا الف ہمتہ جیتے ہی تو ہماری خبر نہ لیں اور مرنے کے بعد ہماری تلاش کرا لیں اور یہ پوچھیں کہ ہم کو کچھ حاجت تو نہیں ہے۔ لیکن مسٹر کارڈ تھرس نے اسکی توجیہ یہ بیان کی کہ میرے چچا کو اپنے بھائی کے انتقال کا حال ابھی معلوم ہوا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ خود کو اپنے بھائی کے بال بچوں کا ذکر سمجھنے لگا تھا۔

ہوس مس کا معاف کیجئے کلمہ کلام ہوتا ہے لیکن یہ تباہی کیجئے کہ یہ ملاقات اور گفتگو کب ہوئی تھی؟ عورت نے پچھلے دسمبر میں گویا آج چار مہینے ہوئے۔ ہوس مس کا چچا اب آگے بیان فرمائیے

عورت نے اون دو شخصوں میں سے مجھے مسٹر روڈے کی حرکتیں ناٹا سیتہ معلوم ہوتی تھیں۔ وہ شخص مجھے حریصانہ نگاہوں سے گھور گھور کر آنکھوں میں ہی آنکھوں کھائے جاتا تھا۔ اوسکا چہرہ بہ قطع گلاب بھونے بھونے اور چلیہ کر رہا تھا۔ لبوں پر سرخ موٹھیں تھیں۔ عین ساور سر پر مانگ جھاڑھی تھی۔ میرے دل میں اوسکی بکروہ صورت دیکھ کر نفرت پیدا ہوئی جاتی تھی۔ اور میں ہانتی تھی کہ پرانا سا سٹریٹ ایسے شخصیت فیئر ہات کرنا ہرگز پسند نہیں کرے گا۔

ہوس مس کا (مسٹر کارڈ) اومو! آپکے محبوب کا نام سائزل ہے!

عورت نے (کسی قدر لہجائی اور لڑھی)۔ ہاں مسٹر ہوس اونکا نام سائزل مادرن ہے وہ برقی انجنیر میں اور انٹار اٹھ ہم دونوں کی شادی آخر موسم گرما میں ہو جائیگی (مسٹر کارڈ) اوسی! جیسا سائزل نے تم کو کرنے کا کون موقع تھا۔ اور اونکا نام عواہ عواہ کیوں زبان پر آگیا خیر! میں کیا کتا جا رہی تھی۔ ہاں! وہ مسٹر روڈے بلکہ نہایت ہی کریمہ معلوم دیتا تھا۔ اور اوسکی صورت دیکھ کر میرے دل میں نفرت پیدا ہوتی جاتی تھی لیکن مسٹر کارڈ تھرس جو روڈے سے زیادہ عمر کے آدمی تھے وہ کس قدر تامل کرتے تھے اور ہندیدہ صفات کے آدمی تھے۔ اونکا چہرہ شام برن رنگ رکھتا تھا۔ خط صاف اور قد و حال درمیان



اور خاموش طبیعت کے آدمی نظر آتے تھے۔ لیکن اون کے اوٹناخ والہوار پسندیدہ معلوم دیتے تھے اور کبھی کبھی لبوں پر خوشگوار تبسم بھی نمودار ہو جاتا تھا۔ انھوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیونکر گذرتی ہے۔ اور جب میں نے جواب دیا کہ نہایت مصیبت سے زندگی بسر ہوتی ہے تو انھوں نے صلاح دی کہ میں اون کے یہاں چلون اور ادھی دہ سالہ دختر کو فن موسیقی کی تعلیم دیا کروں مہنہ خدمت کے لئے انھوں نے مجھ کو سٹوڈنٹ سالانہ تنخواہ دینا منظور کیا۔ جو میرے لئے یقیناً ایک نیا ایسی اور معقول تنخواہ تھی۔ الغرض میں نے یہ خدمت منظور کر لی اور معاملہ ختم ہو گیا میں اوتھے یہاں بمقام چلٹرن گریجویٹ جو فارن کرس سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مشرکار و محترس کی بیوی کا انتقال ہو چکا تھا اور وہ ادس وقت مجردانہ زندگی بسر کر رہے تھے اور گھر کے کام اور کاج کیلئے صرف ایک خادمہ کو نوکر رکھ لیا تھا اس عورت کا نام مسز ڈکسن تھا جو ایک سمجھ دار معززہ اور قابل عورت تھی اور یہی تمام گھر کا انتظام کیا کرتی تھی۔ لڑکی جو میرے سپرد کی گئی تھی وہ نہایت پیاری بچی تھی اور ہر کیفیات امید افزا نظر آتی تھی۔ مشرکار و محترس نہایت مہربانی اور اخلاق سے پیش آتے تھے اور شام کو جب موسیقی کا شغل ہوتا تھا تو لطف کے ساتھ وقت گذرانا تھا مشرکار و محترس جب مجھ سے بات کرتے تھے تو نہایت شیرین لہجہ میں کرتے تھے۔ اور ہر وقت کے آخر دن میں اپنی والدہ کے پاس شہر میں چلی آتی تھی۔

الغرض اسی طرح زندگی عیش و مسرت کیساتھ کٹی تھی۔ اور میں گروش ایام سے قطعاً خبر تھی آخر ایک دن وہی سرخ موچھون والا مشر دودھے آہو بچا۔ اور میرے عیش میں تلخی شروع ہوئی آیا تو یہ شخص صرف ہفتہ بھر کیلئے لیکن میرے نزدیک وہ ہفتہ تین ماہ سے کم نہیں تھا۔ یہ شخص نہایت لغو اور بیوردہ آدمی تھا ہر شخص کو تنگ کرتا تھا اور مجھے تو اس سے نہایت تکلیف پہونکتی تھی۔ وہ مردود بھی اظہار عشق کرنے لگا۔ اور اپنی دولت بقیاس کا سبب بڑا دکھا کر دام تزدیر پھیلانے لگا اور وعدہ کرتا تھا کہ اگر میں ادس کے ساتھ شادی کروں گی تو وہ مجھے ایسے میرے اور جو اس بات سے لگا کہ لندن بھر میں کسی کے پاس نہ نکلیں گے۔ لیکن بائیںہ مجھے ادس سے طبقات نفرت تھی اور میں ادس کے لئے ہمیشہ اچھے خدمت گزار رہی جب ادس نے میری طرف سے یہ بے اعتنائی دیکھی تو ادس مردود نے جس میں مندرت سے زیادہ طاقت و قوت تھی ایک دن مجھے اس طرح بوج لیا جس کوئی زورہ پوٹکار کو چھاپ بیٹھا ہے۔ اور تمہارا کہنے لگا کہ جب تک میں ادس کو پیار نہ کروں گی وہ مجھے ہرگز نہ چھوڑے گا اسی اثنا میں مشرکار و محترس بھی آگئے اور انھوں نے زبردستی ادس ملعون کے پنجہ سے چھڑایا۔ اس پر وہ

غیظان کا بچہ غضبناک ہو کر مسٹر کارڈ تھرس پر بھی برس پڑا اور اُونکے رخسار پر ایک ایسا زبردست گھونسا مارا کہ وہ بجائے زمین پر لوٹنے لگے اور اونکا منہ بھٹ گیا۔ اس طرح گویا اوس پاجی شخص کی ملاقات کا خاتمہ ہوا۔ اگلے روز مسٹر کارڈ تھرس نے مجھ سے معافی مانگی اور فرمانے لگے کہ آئندہ اس قسم کی کوئی بات نہ ہونے پائے گی۔ الغرض میں نے اوس روز سے مسٹر ووڈ کے کونہیں دیکھا۔

اب مسٹر ہوس میں اپنی سرگذشت کے اس خاص موقع پر پہنچتی ہوں جسکی نسبت میں آج آپکی خدمت میں مشورہ لینے حاضر ہوئی ہوں۔ یہ تو میں عرض کر ہی چکی ہوں کہ میں ہر ہفتہ شنبہ کے روز قبل از دوپہر سائیکل پر سوار ہو کر فارنم اسٹیشن پر جایا کرتی تھی تاکہ ۱۲ بجکر ۲۲ منٹ پر جوڑ میں شہر کو جاتی ہے اوس میں سوار ہو سکوں۔ چلن گریج سے جو سٹریک اسٹیشن تک جاتی ہے وہ اس قدر سستا واقع ہوئی ہے کہ اوسپر آئندہ روزندگان کی صورت بہت ہی کم نظر آتی ہے خصوصاً سٹریک پر ایک موقعہ تو ایسا اجاڑ اور نساں ہے کہ وہاں کوئی بھگڑا گاڑی یا کسی کسان کی صورت ساڑو ناوری نظر آتی ہے اور سٹریک کا یہ حصہ تقریباً ایک میل لمبا ہے۔ جو چار لنگٹن عتہا اور جنگل کے درمیان واقع ہے۔ الغرض یہ حصہ کر دیکسری والی پہاڑی تک اسی طرح اجاڑ پڑا ہے۔ دو ہفتہ ہوئے کہ جب میں اس موقع سے گذر رہی تھی تو میں نے اتفاق سے پیچھے مڑ کر نظر ڈالی تو کیا دیکھتی ہوں کہ میرے پیچھے تقریباً دو گز کے فاصلہ پر ایک آدمی سائیکل پر سوار آ رہا ہے۔ لیکن فائدہ ہم پہنچنے سے پہلے میں نے پھر پیچھے نظر ڈالی تو وہ شخص غائب تھا۔ یہ ایک دھیر آدمی تھا جسکے چہرہ برسایا رنگ کی خشخاشی ڈار سی تھی تھی۔ اس باتکا مجکو تعجب تو ضرور ہوا لیکن مجھ کو وہ شخص غائب ہو چکا تھا اسلئے میرے دل سے یہی اوسکا خیال محو ہو گیا۔ لیکن مسٹر ہوس آپ یہ بات سنکر غالباً حیران ہو گئے کہ جب میں دو شنبہ کے روز واپس آئی تو سٹریک کے اسی ٹکڑے پر میں نے پھر اسی شخص کو دیکھا۔ اور جب اگلے شنبہ اور دو شنبہ کو پھر بھی واقع گذرا اور پھر اسی طرح اور اسی شخص سے مدد بھیڑ ہوئی تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ لیکن ایک بات ضرور تھی اور وہ یہ کہ وہ شخص ہمیشہ اوستے ہی فاصلہ پر رہتا تھا اور مجھ کو نہیں کہتا تھا۔ لیکن پھر بھی ایک عجیب واقعہ تھا۔ میں نے یہ تمام واقعہ مسٹر کارڈ تھرس سے بیان کیا جو انھوں نے نہایت دلچسپی اور غور سے سنا اور فرمایا کہ اچھا میں ایک ٹمٹم اور گھوڑا منگائے دیتا ہوں۔ تم آئندہ وہی سوار ہو کر جایا کرو۔ آئندہ بغیر کسی ہمراہی کے جانا مناسب نہیں۔ وہ گھوڑا اور ٹمٹم آپس ہفتہ آئیو آئے تھے لیکن نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ نہ آسکے۔ اور مجھے پھر سائیکل پر سوار ہو کر اسٹیشن پر آنا پڑا۔ یعنی یہ آج صبح کا واقعہ ہے۔ آج بھی جب میں چار لنگٹن ریتھ کے قریب پہنچی تو میں پھر ادھر اور دھر نظر ڈالی

آج بھی وہ شخص حسب معمول موجود تھا۔ وہ ہمیشہ مجھ سے استفادہ فاصلہ پر رہتا تھا کہ میں اُسکی صورت صاف طور پر نہیں دیکھ سکتی تھی۔ لیکن وہ شخص ایسا ضرور تھا جس سے میں قطعی واقف نہ تھی آج وہ ایک سیاہ سوٹ اور کپڑے کی کینے بیٹے بیٹے کے ہاتھوں سے ہیرہ کی اگر کوئی چیز محلو صاف نظر آتی تھی تو وہ صرف اُسکی دلالت ہی آج میں بالکل نہیں گھبرائی بلکہ میری دل میں اس شخص کے حال معلوم کرنے کا شوق پیدا ہوا اور میں نے یہ معلوم کرنے کا ارادہ کر لیا کہ وہ کون ہے اور اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ سوچ کر میں اپنی سائیکل کی رفتار کچھ کم کی۔ مگر اس شخص نے یہ دیکھ کر خود بھی اپنی گاڑی روک روک کر چلانا شروع کیا پھر میں دفتر تک گئی۔ اوس نے بھی ایسا ہی کیا۔ اسکے بعد میں نے ایک چال چلی۔

ایک موقع پر سڑک میں گھاؤ ہے۔ جو دفعتاً آجاتا ہے۔ میں نے سائیکل پر سوار ہو کر اس گھوم کے گرد بلب بلب پاؤں چلائے اور آڑ میں آکر فوراً رگ گئی۔ اور انتظار کرنے لگی۔ مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص بھی تیزی سے میرے پاس ہو کر گزرے گا۔ لیکن اُسکی صورت ہی نظر نہ آئی۔ اسکے بعد میں واپس ہو کر موٹر کے سرے پر گئی اور تقریباً ایک میل تک نظر دوڑائی لیکن وہ شخص چھلا وہ کی طرح غائب ہو گیا تھا۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس مقام پر سڑک کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں آگرتا تھا جس سے یہ خیال ہوتا کہ ممکن ہے وہ شخص دوسرے راستے سے چلا گیا ہو۔

استفادہ سنگر ہو جس دل ہی دل میں ہنسنے اور اور اپنے ماتھے ملنے لگے۔

مستر ہو جس اس معاملہ میں یقیناً چند باتیں انوکھی اور خاص ہیں اچھا یہ تو فرمائیے کہ اگر لکھے اور پھر گھوم کے سرے پر واپس آکر سڑک پر نظر ڈالنے کے درمیان کس قدر وقفہ گزرا تھا۔

عورت: دو تین منٹ

ہو جس: تو وہ شخص سڑک سے تو واپس جا نہیں سکتا تھا اور آپ یہ بھی فرمائی ہیں کہ سڑک کے ادھر ادھر سے کوئی راستہ بھی آگرتا تھا۔

عورت: راستہ تو کوئی نہیں ملتا تھا۔

ہو جس: تو یقیناً وہ شخص سڑک کے ادھر یا ادھر کپڑے سے چلا گیا ہو گا۔

عورت: سڑک کے اس طرف تو گیا نہیں جس طرف کانس اور سیتا بنی کا جنگل تھا اور نہ مجھ سے نظر آتا۔

ہو جس: یہ اچھا تو فضول باتوں سے قطع نظر کر کے جو واقعات پر استدلال کیا جا سکتا ہے اس

نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ شخص چار لکٹن ہال کی طرف چلا گیا ہو گا جو میرے خیال میں سڑک کے

ایک کنارہ اپنے ذاتی رقبہ اور احاطہ میں واقع ہے۔ اچھا اور کچھ بھی کہنا ہے؟

عورت نے ہنسنے شروع کیا اور کچھ کہنا نہیں بلکہ میں اس واقعہ سے ایسی گھبرائی کہ جب تک اس کے متعلق آپ مجھے کچھ مشورہ نہ دیں گے میرا طمان نہ ہوگا۔

اس کے بعد مسٹر ہوس نے کچھ دیر تک فاموش بیٹھے سوچتے رہے اور پھر بولے۔

ہوس: "جن صاحب آپ کی سنگنی ہوئی ہے وہ کہاں رہتے ہیں؟"

عورت: "کاؤنٹری میں ڈیلینڈ برنی کینی کے یہاں ملازم ہیں۔"

ہوس: "کیا وہ بغیر ملازمت کے آپ سے ملنے نہیں آسکتے؟"

عورت: "اگر آتے تو کیا میں ان کو شناخت نہ کر سکتی۔"

ہوس: "اون کے علاوہ آپ کے چاہنے والے اور لوگ بھی ہیں کہ نہیں؟"

عورت: "ہاں اساترل سے پہلے چند آدمی ضرور خریدار تھے۔"

ہوس: "اوس کے بعد سے کوئی چاہنے والا پیدا نہیں ہوا؟"

عورت: "ہاں اگر آپ اوسکو چاہنے والا کہہ سکتے ہیں تو اسی مردود ڈولے کو سمجھ لیجئے۔"

ہوس: "ہیں؟"

عورت: "ہاں! ہیں!"

اس سوال پر فوجوان حسینہ کسی قدر سٹپائیڈ ضرور اور اوسے جواب بھی کچھ پس و پیش کے

بعد دیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے۔

ہوس نے ان اون دوسرے صاحب کا نام بھی بتا دینے۔ دل میں نہ رکھے گھبرائے نہیں۔

عورت نے دجنیب کر لیا لیکن ممکن ہے کہ یہ میرا گمان ہی گمان ہو۔ اور کچھ اصلیت نہ رکھتا ہو۔

یعنی میرے آقا مسٹر کارڈ تھرس بھی میرے لئے بہت کچھ دلچسپی لیتے ہیں۔ اور محبت کی نگاہ سے

دیکھتے ہیں۔ لیکن یہ بات ہی اور ہی یعنی تقدیر نے ہم دونوں کے تعلقات وابستہ کر دیے ہیں۔ شام

کو بیکر جب وہ گاتے ہیں تو میں باجہ بجاتی ہوں۔ اور اسی صحبت میں لطف کے ساتھ زندگی بسر

ہوتی ہے۔ لیکن اوس پہلے آدمی نے آج تک مجھے کوئی بات نہیں کی۔ وہ نہایت شریف آدمی

ہیں۔ لیکن عورت بھی بلا ہے۔ وہ فوراً دل کا حال معلوم کر لیتی ہے۔

جس خطا کا مضمون تھا لیتے ہیں لفاظی دیکھ کر

ہوس: "ہونہ! مسٹر کارڈ تھرس کیا کاروبار کرتے ہیں؟"

عورت: "وہ ایک معمولی آدمی ہیں۔"

ہومس بیگامی گھوڑے بھی رکھتے ہیں

عورت یہ خیر نہ سہی لیکن وہ کافی امیر ہیں۔ اور ہفتہ میں دو تین مرتبہ شہر کی سیر کر لیتے ہیں۔ اون کے تعلقات جنوبی افریقہ کی معاون ادارہ (سونے کی کان) سے بہت زیادہ ہیں اور وہ بہت سے حصوں کے مالک ہیں۔

ہومس "اچھا ہومس" سمجھا اسکے علاوہ جوئی بات آئندہ پیش آئے تو اس سے آپ مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔ اس وقت میں نہایت مصروف ہوں کیلئے کی بھی فرصت نہیں۔ لیکن میں آپ کے معاملہ کی تحقیقات کے لئے کہیں نہ کہیں وقت نکال ہی لوں گا۔ فی الحال آپ مجھے بتائے بغیر کوئی کارروائی نہ کریں۔ اچھا خدا حافظ! میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کی طرف سے ہمیشہ کوئی اچھی ہی بات سنوں گا۔

اسکے بعد مسٹر ہومس میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے:

ہومس "رہا آپ کاکش لیکر۔ وائسن یہ ایک قدرتی امر ہے کہ ایسی حسین لڑکی کے لاگو بہت سے آدمی ہوں۔ لیکن یہ نہیں کہ سنان مقامات میں شہر و قصبہ سے باہر اسکولوں پر سوار ہو کر نظر بازی کرتے پھریں۔ یقیناً اس معاملہ میں کوئی پوشیدہ عاشق ہے۔ لیکن اس معاملہ میں بہت سی باتیں عجیب اور پتہ دینے والی ہیں۔

میں یہ یعنی وہ شخص جب ملتا ہے ایک خاص ہی موقع پر ملتا ہے

ہومس یہ بیشک لیکن ہماری پہلی کوشش تو یہ ہونا چاہئے کہ اون لوگوں کا حال معلوم کریں جو چارنگلنگ ہال میں رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب مسٹر کارونٹس اور مسٹر ووڈ کے طبیعتوں میں اس قدر اختلاف ہے تو انکا باہمی تعلق کس طرح واقع ہوا۔ اور اون دونوں کو رالف اسمتھ کے رشتہ داروں سے اس قدر تعلق خاطر کیوں کر پیدا ہوا۔ اس میں کیا راز ہے۔ تیسری بات اور ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ ایسا کس قسم کا معمول شخص ہے جو ایک فن موسیقی کی سکھانے والی لڑکی کو معمول سے گنی تخراب تو لے سکتا ہے اور باجوہ کی اسٹیشن سے چھ میل کے فاصلہ پر ہٹا

لیکن گھوڑا یا گاڑی نہیں رکھتا۔ کیوں ہے نہ حیرت کی بات وائسن؟

میں "کیا آپ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے تفسیر لے جائینگے؟"

ہومس "نہیں میں نہیں بلکہ تم جاؤ گے۔ میرے خیال میں یہ کوئی معمولی سی سازش ہے اور میں اتنے سے معاملہ کے لئے یہ اہم معاملہ نہیں چھوڑ سکتا جو مجھے آجکل درپیش ہے۔ اچھا

سن رکھو! دو شنبہ کے روز تم علی الصباح فارنم پہنچو گے خود کو چار لنگٹن بیٹیہ کے قریب کسی جگہ پوشیدہ کر لو گے۔ تمام واقعات خود اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور اس وقت جو بات مناسب معلوم ہو وہ کرو گے۔ پھر یہ بات معلوم کر کے کہ چار لنگٹن ہال میں کون کون لوگ رہتے ہیں تم وہیں آ جاؤ گے اور مجھ سے تمام واقعات بیان کرو گے۔ جس جب تک کوئی ایسی معقول بات معلوم ہو جس سے اس معاملہ کی عقدہ کشائی میں مدد ملے اس وقت تک ہم اس وقتہ کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔

ہم نے مسز المٹ سے یہ بات معلوم کر لی تھی کہ وہ دو شنبہ کے روز واپس جاتے ہوئے واٹھ کو اسٹیشن سے ۵ بجکر ۵ منٹ والی ٹرین سے سوار ہوتی ہیں۔ لہذا میں نے پیشروی کر کے نو بجکر ۳ منٹ پر چلنے والی ٹرین سے فارنم کا سفر کیا۔ اسٹیشن پر اتر کر میں دریافت کرتا ہوا اس موقع پر پہنچ گیا جو چار لنگٹن بیٹیہ سے منسل تھا۔ سڑک کا وہ حصہ جس کے ایک طرف کانس اور سیدانی کا کھلا جنگل اور دوسری مختلف قسم کے درختوں سے ایک قسم کا پارک بنا ہوا ہے مجھے جلدی ہی مل گیا اور وہاں پہنچ کر اس موقع کی تلاش میں کچھ وقت نہ ہوئی جہاں کا واقعہ مسز المٹ نے بیان کیا تھا۔ پارک میں بعض منٹ نہایت خوبصورت اور شاندار تھے۔ اور ایک سنگین پھاٹک بھی جس پر سبز سبز کائی تھی ہوئی تھی اللہ جس کے دونوں طرف ستونوں پر جواب بوسیدہ اور شکستہ حالت میں قدیم امرار کا کوئی خاندانی مورکہ بھی بنا ہوا تھا۔ پارک میں جانے کے لئے صرف ہی ایک سڑک تھی۔ لیکن بعض جھوٹے چھوڑے راستے اور پگڈنڈیاں اندھ گھسنے کے لئے اور بھی تھیں جو جھاڑیوں میں ہوتی جھکی ہوئی تھیں کھا کر گذرتی تھیں۔ پارک کے اندر جو محل تھا وہ سڑک پر سے نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن گرد و نوا حالت پریشانی اور تباہی کا حال بیان کر رہی تھی۔

کانس کے جنگل میں کہیں کہیں خود رو خوبصورت بھولے بھی فصل بہار کی چلتی ہوئی درجوب میں نظر آتے تھے۔ میں پارک کے اندر درختوں کے ایک جھڑ میں پوشیدہ ہو گیا۔ یہ موقعہ میری طرف تھا کہ یہاں سے میں ہال کا پھاٹک اور سڑک کا بہت سا حصہ بخوبی دیکھ سکتا تھا جب میں وہاں پہنچا تو موقعہ قلعی سنان تھا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے ایک شخص کو سڑک پر دوڑتی ہوئی بائیکل پر سوار آتے دیکھا۔ وہ شخص سیاہ سوٹ پہنے ہوئے تھا اور اس کے منہ پر سیاہ ڈالھی تھی جس وقت وہ شخص چار لنگٹن کے علاقہ کے قریب پہنچا تو وہ اپنی بائیکل سے اتر گیا اور پارک کی باجھ میں جوڑتے تھا اس میں سے معہ بائیکل گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ کوئی پاؤ گھنٹہ بعد ایک دوسرا شخص بائیکل پر سوار وہاں پہنچا۔ اس مرتبہ وہی نوجوان

سائیکل بازینہ

اور خوبصورت لیڈی تھی جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ جسوقت وہ پارٹنگن کی باڑھ کے قریب پہنچی تو ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ الغرض اسوقت اس تمام وسیع منظر میں صرف دو متحرک صورتیں نظر آ رہی تھیں۔ یعنی ایک تو وہی حسین لڑکی اور دوسرا اس کے پیچھے وہی سائیکل باز جسکی ہر حرکت سے انوکھا پن برساتا تھا اور ظاہر ہوتا تھا کہ وہ شخص اپنی ہر حرکت کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ عورت نے مڑ کر اس شخص کی طرف دیکھا اور اپنی رفتار کم کر دی۔ یہ دیکھ کر اس مرد نے بھی رفتار دھیمی کر دی۔ عورت رک گئی تو وہ مرد بھی دفعتاً رک گیا۔ اس کے بعد عورت نے عجیب حرکت کی یعنی اس نے دفعتاً اپنی سائیکل گھائی اور تیزی کے ساتھ اس مرد کی طرف چلی لیکن وہ مرد بھی پیچھے مڑ کر بھاگا۔ تھوڑی دیر بعد عورت سڑک پر واپس آتی نظر آئی۔ اسوقت وہ شان کے ساتھ سر اٹھائے چلی جاتی تھی۔ اور اس شخص کی بردا کرتی نظر نہیں آتی تھی جو خاموشی کے ساتھ اس کے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ شخص سڑک کے گھوم تک اس کے پیچھے سب مہول بین گز کے فاصلے سے چلتا رہا۔ گھوم کے قریب وہ دونوں میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

میں اپنی جگہ پر جمپا رہا۔ اور یہ اچھا ہوا کیونکہ تھوڑی دیر بعد وہی شخص سائیکل پر سوار بچھر واپس آیا۔ اور آہستہ آہستہ چل کر پارک کے پھاٹک میں ٹھس کر سائیکل سے اتر گیا۔ تھوڑی دیر تک تو میں نے اسکو دختون میں کھڑا دیکھا۔ اس کے ہاتھ اوپر کواٹھے ہوئے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی نکتائی درست کر رہا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی سائیکل پر سوار ہوا اور سڑک پر چلنا ہوا مال کی طرف روانہ ہوا۔ میں بھی کانس میں سے دوڑتا ہوا اس کے پیچھے روانہ ہوا اور پھر اس شخص کی طرف غور سے دیکھا۔ دور فاصلے پر مجھے پرانا محل نظر آیا۔ جسکا رنگ بوجہ قدامت خراب ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ تھوڑے فاندان شاہان انگلستان کے زمانہ کا بنا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ راستہ جھاڑیوں میں گھومتا ہوا جاتا تھا اسلئے تھوڑی دیر بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔

بہر حال میرا دل کہتا تھا کہ آج میں نے خوب اور بہت سا کام کیا ہے۔ اور میں خوشی خوشی فارم کو روانہ ہوا۔ یہاں پہونچ کر میں نے مقامی ماؤس ایجنٹ (وہ شخص جو مالکان کی طرف سے مکانات کرایہ پر چڑھاتا اور کرایہ وصول کرتا ہے) سے پارٹنگن ہال کی نسبت دریافت کیا۔ لیکن افسوس کہ وہ کہہ نہ پاسکا۔ اور اسنے مجھے ایک مشہور و معروف کوٹھی کا پتہ دیا جو بال ہال میں تھی۔ الغرض گھر کو پہونچتے ہوئے میں وہاں بھی ٹھہرا۔ کوٹھی کے منیجر نے مجھے چند پیشانی بات چیت کی۔ لہذا یہ خیال کر کے کہ شاید میں خود پارٹنگن ہال کو کرایہ پر لینا چاہتا ہوں کہنے لگا کہ اس فعل گرامین تو مکان کرایہ نہیں مل سکتا۔ کیونکہ تقریباً ایک مہینہ گزرا کہ اس سے ایک شخص نے جبکا نام مسٹر

ولیمسن نے کرایہ پر لے لیا ہے۔ وہ ایک مسن اور معزز آدمی ہیں لیکن اس سے زیادہ ہیٹ صاحب نے مجھے ولیمسن کی نسبت اور کچھ نہ بتایا اور کہنے لگا کہ کسی شخص کے معاملات پر بحث کرنے کی اجازت اسی روز شام کو جب میں نے اپنی دن بھر کی زیورٹ سناٹی تو مسٹر شراک ہوس نے تھکا غور کے ساتھ سنا۔ لیکن اپنے کام کے متعلق جس تعریف کی امید تھی وہ اس شخص کے منہ سے نہ نکلی۔ بلکہ تعریف تو درکنار اس بندہ خدانے نہایت سرد مہری سے میرے کام پر نکتہ چینی شروع کی اور جو کچھ میں نے کیا تھا اور جو کچھ مجھ سے رہ گیا تھا اس پر نہایت سختی اور روکھن سے تبصرہ کرنا شروع کر دیا۔

ہوس نے سنیے مسٹر وائسن! جس جگہ آپ چھپے تھے وہ جگہ ٹھیک نہیں تھی۔ تم کو پارک کی باڑھ میں کسی مقام پر پوشیدہ ہونا چاہیے تھا۔ اس وقت واقعی تم اس دلچسپ شخص کو پوری طرح دیکھ سکتے تھے۔ اور اس حالت میں تو تم چند سو گز فاصلہ پر تھے۔ لہذا جو کچھ تم مجھے بتا سکتے تھے اس سے زیادہ تو میں خود مس ڈائلٹ سے دریافت کر لوں گا اور سکاخیال ہے کہ وہ اس شخص نہیں جانتی اور میں یقین کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس کو جانتی ہے۔ ورنہ وہ شخص اس قدر احتیاط کیوں کرتا کہ مس موصوفہ کو اپنی صورت دکھلانے سے بھی گریز کرتا تم کہتے ہو کہ وہ شخص بائیکل کے پیٹ پر چھپکا ہوا تھا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ خود کو چھپانا چاہتا تھا۔ الغرض تم نے جو کچھ بھی کیا وہ بہت بری طرح کیا۔ وہ شخص اپنے کھر کو واپس بھی ہو گیا اور تم بھی معلوم کرتے رہ گئے کہ وہ کون تھا۔ اور یہ بات دریافت کرنے کیلئے تم کو لندن آنا پڑا۔ لاجل و لا قوۃ۔

اپنے دوست کی اس مٹھ نائی پر مجھے بھی غصہ آ گیا۔ اور میں نے کسی قدر تیز ہو کر پوچھا۔

میں: تو بھرا آپ ہی بتائیے کہ میں اور کیا کرتا ہوں؟

ہوس: بخاب آپ کو قریب ترین چھٹی یعنی شراخانہ جانا چاہیے تھا وہ جگہ مقامی سرگوشیوں کا مرکز ہوتی ہے۔ اگر آپ وہاں دریافت کرتے تو بڑے سے لیکر چھوٹے تک کا نام آگیا ہوتا۔ آپ چارنگٹن ہال والے شخص کا نام ولیمسن دریافت کر کے آئے ہیں۔ اس سے میرے دل میں تو کوئی خاص خیال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر وہ لہذا وہ عمر کا آدمی ہے تو ہرگز یہ سائیکل باز شخص نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بڑھی ہوئی عمر کے آدمی میں یہ طاقت کہاں کہ وہ ایسی جوان اور ورزشی جسم کی شکل میں عورت اس قدر تیزی اور بھرتی سے بھاگ کر روپوش ہو سکے۔ اب دیکھئے آپ کے تجربات سے معلوم کیا ناندہ جاہل ہوا۔ بس صرف اس قدر کہ جو کچھ مس ڈائلٹ نے بیان کیا تھا وہ سچ ہے۔ لیکن



مجھے تو اُس کے بیان میں پہلے بھی کوئی شک نہیں تھا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اس سائیکل باز شخص اور چار لاکھن حال میں کوئی تعلق ضرور ہے۔ یہ میں پہلے ہی قیاس کر چکا تھا۔ تیسری بات یہ کہ چار لاکھن بال میں رہنے والا شخص مسی و لمپن ہے اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ بس اس کا نام ہے پر آپ سزا گرم ہوتے ہیں۔ خیر آئندہ منیجر تک ہم اور کچھ کر سکتے ہیں۔ اور اسے الحال ایک دو امور کے متعلق میں خود تحقیقات کروں گا۔

اگلے روز ہم کو مس آتمہ کا ایک خط ملا جس میں مختراً وہی حال لکھا تھا جو میں بیان کر چکا ہوں لیکن "مکر" کر کے جو چند سطریں دیکھیں وہ خاص اہمیت رکھتی تھیں۔

"مشرقی میں یقین کرتی ہوں کہ آپ میرا باز اپنے ہی تک محدود رکھیں گے۔ جو میرا گلاب میری ملازمت یہاں کسی قدر دشوار ہوگی۔ کیونکہ میں شخص کی میں ملازم ہوں" انھوں نے آخر کار مجھے شادی کی درخواست کر دی مجھے یقین ہے کہ جو جذبات میری طرف سے اُن کے دل میں ہیں وہ عمیق اور قابل احترام ہیں لیکن میں کیا کروں میں ہا ایک دوسرے شخص کو زبان سے چلی ہوں۔ جب میں نے اُن کے سوال کا جواب نفی میں دیا تو انھوں نے نہایت عفت اور تہذیب سے سنا۔ لیکن اُن کے دل پر اثر ضرور ہوا۔ خیر آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اب یہاں ملازمت کا معاملہ ذرا ٹیڑھا ہو گیا ہے۔"

معلوم خط پڑھنے کے بعد مشر ہو مس نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

موسس اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مس و اہلک کسی گہری سازش میں پھنسے والی ہیں اس معاملہ میں بہت سی باتیں خاص و عجیبی رکھتی ہیں۔ اور اب خیال گذرتا ہے کہ معاملہ زیادہ طول پکڑے گا۔ ایسی توقع مجھے پہلے نہیں تھی۔ خیر میں بھی اگر مہمات میں جا کر سکون و سکوت سے ایک آدھ روز گزار لوں گا تو کوئی مفنا لقمہ کی بات نہیں ہوگی اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج شام کو منع پر بھونچ کر اُن دو چار خیالات کی تحقیق و تدقیق کروں جو میرے دل میں قائم ہوئے ہیں۔

اوس روز مشر ہو مس جو بہت رات گئے گھر واپس آئے تو عجیب علیہ سے آئے۔ اُن کا ایک ہونٹ کٹا ہوا تھا۔ پیشانی پر چوٹ کا نیلگون داغ تھا۔ اور عام حالت کچھ ایسی زدی تھی اور قابل احترام تھی کہ اگر خفیہ پولیس والے اُن کو دیکھ پاتے تو وہ خود انھیں کے حالات کی تحقیق کرنے لگتے۔ جو کچھ واقعات اوس روز اُن پر گذرے اُن سے وہ بہت کچھ معلوم کئے۔

اور حیب انھوں نے بیان کرنا شروع کیا تو بار بار منسنے لگتے تھے۔

ہوسس نے مجھے درزش کرنے کا ایسا کم اتفاق ہوتا ہے کہ جب کبھی چلنے پھرنے کا ذرا بھی موقع ملتا ہے تو خوب لطف آتا ہے۔ واٹسن تم تو جانتے ہی ہو کہ مجھے قدیم انگریزی فن بوکسنگ (گھونبہ بازی) میں خوب مہارت ہے۔ ادریح تو یہ ہے کہ بعض اوقات یہ فن خوب کام آتا ہے۔ مثلاً آج ہی اگر میں فن نہ جانتا ہوتا تو میری بری درگت ہوتی۔ اور کئی روز تک ہڈیاں پسلیاں سینکے کی ضرورت پڑتی۔ یہ سکرین نے مشر ہوسس سے درخواست کی کہ وہ اطمینان سے بیٹھ کر اپنی اوس روز کی پوری سکرل مفصل طور پر سنائیں۔ چنانچہ انھوں نے حسب ذیل واقعہ بیان کیا۔

ہوسس شہین یہاں سے سیدھا موقعہ پر گیا اور معمولی دیکھ بھال کے بعد جیسا کہ میں نے منسورہ دیا تھا سیدھا قریب ترین شراخانہ میں چھو پتا۔ اور وہاں میں نے نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے حالات معلوم کرنے شروع کیے میں کھانے کے کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہاں کا ہاتون مالک جو کچھ میں طلب کرتا تھا مجھے دیتا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ ولیمسن ایک سفید ریش بوڑھا آدمی ہے۔ اور وہ اپنے چند لوگوں کے ساتھ چارنگٹن ہال میں رہتا ہے۔ فوہ کوئی بادی ہے یا کسی وقت تھا۔ لیکن اوس کے چارنگٹن ہال میں چند روزہ قیام کے زمانہ میں جو چند واقعات گزے اوس سے مجھے اوسکا بادی پر چھتا نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے میں بادیوں کی ایک انجنسی میں تفتیش حالات کر چکا تھا۔ اور وہاں مجھے یہ معلوم ہوا تھا کہ ہال اس نام کا ایک بادی ضرور تھا لیکن اس کا چال چلن خاص طور پر خراب تھا۔ شراخانہ کے مالک سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ولیمسن کے یہاں ہر ہفتہ کے آخر میں لوگ مہمان آتے ہیں جو عموماً بڑے و ہاوت شراخو ہوتے ہیں۔ اور ان میں ایک شخص جسکے منہ پر سرخ موچھیں ہیں وہی پیٹنے والا اور تندر مزاج شخص ہے۔ اس کا نام مشر وڈ ڈے ہے اور وہ ہمیشہ ہال میں رہتا ہے۔ اسی ہماری باتیں ہمیں تک پہنچی تھیں کہ خود مشر وڈ ڈے جو ہر ایک کے کمرہ میں بیٹھا ہوا ہے شراب پی رہا تھا کمرہ میں بھوساں یا۔ وہ ہلاری تمام باتیں سن چکا تھا۔ شخص مذکور نے آتے ہی نہایت تندر مزاجی سے دریافت کرنا شروع کر دیا۔ تم کون ہو؟ کیا مطلب ہے؟ سوالات کرنے سے کیا غرض ہے؟ الغرض ہم دونوں میں کسی قدر سخت گفتگو ہونے لگی۔ لیکن اوسکی گالیاں بھی سائیکل کی ڈھل ہوتی تھیں۔ اوس نے کہنے لگے گالیاں دیتے دیتے میرے منہ پر الٹے مانڈ کا ایک ٹاپا چڑھ دیا۔ مجھے کچھ خیال نہیں تھا ورنہ میں نہ کہتا اسکے بعد جو دو چار منٹ گزے وہ نہایت پر لطف تھے۔ الغرض میں نے بھی اس بدمعاش کو سزا دینے میں کوئی کسر اٹھا رکھی۔ لڑائی کے بعد جب میں باہر نکلا تو میرا علیہ ہی تھا جو اس وقت تھانے

سامنے ہے۔ مشرودوڑنے کے اس قدر مزین لگی تعین اور اسکی بڈیاں پسپاں اس قدر نرم کردی گئیں  
تھیں کہ بچہ کو چھکڑے میں لڈ کر گھر جانا پڑا۔ الغرض اس طرح پر دن گذرا۔ لیکن افسوس ہے کہ جس طرح  
تم بیفائدہ گھر واپس آئے تھے اسی طرح مجھے بھی کچھ حاصل نہیں ہوا۔

آئندہ جمعرات کو ہمارے پاس مس وائلٹ کا ایک ورخط پھونچا جس میں لکھا تھا کہ۔  
" غالباً مشر بو مس آپ یہ معلوم کر کے متعجب نہ ہونگے کہ میں مشر کار دتھرس کی نوکری  
چھوڑ رہی ہوں۔ بحالت موجودہ جو کچھ پریشانی مجھے لاحق ہے اسکا علاج وہ عمدہ خواہ  
بھی نہیں کر سکتی جو مجکو ملتی ہے۔ شنبہ کے روز میں لندن چلی آؤنگی اور پھر واپس چائیکا  
امادہ نہیں ہے۔ اب مشر کار دتھرس نے ایک ٹم منگالی ہے۔ لہذا شرک پر جو خطرات  
درپیش ہوتے تھے اب اونکا کوئی اندیشہ نہیں رہا۔

میرے ترک ملازمت کی خاص وجہ وہ کشیدگی تھیں ہے جو مشر کار دتھرس سے  
پیدا ہوگئی ہے بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ وہ مکروہ صورت شخص یعنی مشرودوڑنے یہاں  
پھر آنے جانے لگا ہے۔ اول تو مجھے اوس سے پہلے ہی نفرت تھی لیکن اب اس جذبہ  
میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس پر کوئی ایسا ناگوار  
ساختہ گزرا ہے کہ اوسکی وجہ سے اوس کا مکروہ علیہ اور نہ زیادہ قابل نفرت ہو گیا ہے  
میں نے اوس شخص کو کھڑکی میں سے دیکھا ہے۔ ملاقات نہیں ہوئی۔ اوس شخص سے  
مشر کار دتھرس کی بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ جسکے بعد مشر کار دتھرس کچھ بیڑہ  
سے نظر آتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوڑنے کہیں نہیں آس پاس رہتا ہے کیونکہ  
مہرات کو بیان نہیں پھیلا لیکن صبح میں نے اوسکی ایک جھلک پھر دیکھی۔ اور  
وہ مکان کے گرد کی جھاڑوں میں چھپتا پھرتا تھا۔ الغرض میں بیان نہیں کر سکتی کہ میں  
اوس سے کس قدر نفرت کرتی اور خوف کھاتی ہوں۔ اگر میرا بس چلتا تو اوس پر  
کوئی خوشخوار درندہ چھوڑ دیتی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مشر کار دتھرس جیسی طبیعت  
کا آدمی ایسے بد وضع اور بد تماش آدمی کی صحبت کیونکر گوارا کر لیتے ہیں۔ یہ کیف  
میزی تمام مشکلات کا خاتمہ آئندہ سنہ کو ہو جائے گا ۲

ہو مس یہ ہونہ! واٹسن! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس غریب لڑکی کے متعلق کوئی گہری شادش  
ہو رہی ہے۔ اور اب ہمیں یہ انتظام کرنا چاہئے کہ جب وہ حسینہ آخری مرتبہ فارم سے واپس آنے لگے

تو راستہ میں اوسکو کوئی شخص نہ چھیڑے۔ واٹسن! میرے خیال میں کوئی وقت نکال کر ہم دونوں آئندہ سنیچر کی صبح کو وہاں پہنچیں اور وہ دیکھیں کہ کوئی ناگوار واقعہ تو پیش نہیں آتا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ میں اس معاملہ میں کوئی بات اس قدر سنگین نہیں سمجھتا تھا بلکہ خطرناک کے اس معاملہ کو قطعی لغو اور مٹکا انگیز خیال کرتا تھا۔ کسی مرد کا ایک حسین اور نوجوان عورت کا پیچھا کرنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ اور جب وہ اتنی جرأت بھی نہیں رکھتا تھا کہ اوس سینکڑوں کے اپنا منہ کر کے بات تک کر سکے تو اوس سے کسی خطرناک عمل کا قطعی اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اب رہا یہ بد معاش دوڑتے تو اوس نے سوائے ایک مرتبہ کے مس وائلٹ کو پھر کبھی نہ چھیڑا تھا۔ اور اب اگر اوس کا آنا جانا مسٹر کارڈتھرس کے یہاں پھر شروع ہو گیا تھا۔ تو اوس نے مس موصوفہ کو اس مرتبہ نہیں کیا تھا۔ اور وہ شخص جو بائیکل پر سوار ہو کر حسینہ کا پیچھا کیا کرتا تھا میرے خیال میں ان شخصوں میں کوئی ہو گا جو ہر مہفتہ کے آفر میں چار ٹکنس ہال جا کر ظہر کرتے تھے۔ لیکن اسکی نسبت ابھی تک یہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ وہ کون ہے اور اوس کا کیا مقصد ہے۔

اس وقت ہوس کے مزاج میں کچھ سختی بھی تھی۔ اور جب انھوں نے گھر چھوڑنے سے قبل اپنی جیب میں ایک دیوالبو بھی رکھا تھا تو میں سمجھ گیا تھا کہ آج کوئی نہ کوئی اہم انگیز واقعہ ضرور درپیش آئے گا۔

رات کے وقت بارش ہو چکی تھی اور جب صبح کو ہم فارٹم پہنچے تو چاروں طرف سے قدرتی مناظر پر صبح کی نورانی روشنی ڈھک کر عجیب لطف کا عالم پیدا کر رہی تھی۔ میں اور ہوس اوس سڑک پر صبح کی ٹھنڈی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا کھاتے چلے جاتے تھے جو چار ٹکنس ہال کے قریب گزرتی تھی۔ چاروں طرف مرغان سحر کا خوش لہجائی سے چھانا نا عجیب حد اور کیفیت پیدا کر رہا تھا۔ گر و کسیری لولی پہاڑی کے قریب سڑک میں کسی قدر چڑھائی واقع ہوتی تھی۔ جہاں جاس بلندی پر پھونچ کر جو ہم نے چاروں طرف نگاہ ڈالی تو سامنے چار ٹکنس ہال کا قدیم محل نظر آتا تھا۔ جو قدیمانہ غروشمان کیساتھ آسمان کی طرف سرکشی کر رہا تھا۔ محل کے چاروں طرف اونچے اونچے شاہ پلوٹ کے درخت کھڑے۔

آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔ یہاں مجھے ہوس نے سڑک کا ایک گھوم دکھایا جو کانس ولے میدان اور دوسری طرف کے جنگل کے جنگل کے درمیان واقع تھا۔ یہاں سے بہت فاصلہ ہم کو کوئی سیاہ سی چیز سڑک پر اپنی طرف آتی نظر آئی۔ جو غالباً ایک سواری گاڑی تھی اس گاڑی کو دیکھ کر ہوس کسی قدر مضطرب ہو کر بولا۔

سائیکل باز حسینہ  
ہوس میں یہاں صرف نصف گھنٹہ قبل از وقت آیا۔ اور اگر مسٹر واٹسن یہ سامنے والی گاڑی ہی  
ٹھم ہے جس پر مس واٹسن سوار ہو کر آ رہی ہے تو غالباً وہ کسی پہلی ٹرین سے جانکی فکر میں ہوگی اور ہم اب وقت  
تک پہنچ بھی نہ سکیں گے جب تک وہ چارنگلٹن ہال سے گنہ چائیکلی۔

یہ کہتے ہی ہم اوس بلندی سے اترے اور وہ گاڑی ہماری نظروں سے غائب ہو گئی۔ اب مسٹر  
ہوس نے اس قدر تیزی کے ساتھ لمبی لمبی ڈگین بھرنی شروع کیں تھک کر پیچھے رہ گیا۔ لیکن  
ہوس عین وقت پر نہ معلوم کہاں سے چستی و توانائی آجاتی تھی کہ وہ کسی طرح اوکسی وقت ٹھٹکا نظر  
بھی نہ آتا تھا۔ الغرض وہ شخص غیر کے اسی طرح پلٹا رہا حتیٰ کہ وہ مجھے تقریباً سو قدم آگے بڑھ گیا۔  
یہاں وہ رکا اور میں نے اوسکو بیچ اور ماپوسی کے ساتھ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانے دیکھا۔  
اوسی وقت ایک ٹھم جو خالی تھی۔ اور جسکی باگیں گھوڑے پر بڑی ہوئی تھیں ہماری طرف دوڑی  
ہوئی نظر آئی۔ گھوڑا ہوا سے باتیں کرتا چلا آتا تھا۔ میں بھی دوڑ کے مسٹر ہوس کے پاس جا پہنچا۔  
ہوس یہ آج مسٹر واٹسن غضب ہو گیا۔ ہم لوگ وقت پر نہ پہنچ سکے۔ آج کیسا بیوقوفی کا کام  
کیا جو میں یہاں کسی پہلی ٹرین سے نہ آیا۔ آج واٹسن بڑی سنگین واردات ہوئی ہے۔ عورت کو لے  
بھاگنا۔ قتل عمد۔ اور نہ معلوم کیا کیا ہو گزرا۔ بس اب تم راستہ روک لو۔ گھوڑے کو پکڑو۔ ہاں بس  
ٹھیک ہے۔ بس اب جھپٹ کر ٹھم میں کود پڑو۔ اور موقعہ واردات کی طرف چلو۔ دیکھیں اب بھی ہمیں  
کچھ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الغرض ہم دونوں جلدی سے ٹھم میں سوار ہوئے۔ اور ہوس نے گھوڑا گھماتے ہی اوسکی بیچ  
منہ سرسید کیا اور گھوڑا شرک پر ہوا ہو گیا جسوقت ہم شرک کے گھوم سے نکلے تو تمام شرک کا منظر ہماری  
آنکھوں کے سامنے تھا۔ میں نے مسٹر ہوس کا ہاتھ پکڑ کر دبا یا۔

میں یہ ہے وہ آدمی!

ایک شخص تن تنہا بائیکل پر ہماری طرف آ رہا تھا۔ وہ اس قدر تیزی کے ساتھ بائیکل چلا رہا  
تھا کہ اوسکی گردن زمین کی طرف جھک گئی تھی۔ یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہوا سے باتیں کر رہا تھا۔ نہایت  
اوس شخص نے اپنا سر اٹھایا۔ اوسکے منہ پر ڈھکی تھی۔ اور ہم کو قریب دیکھ کر رکا۔ بائیکل پر سے کود پڑا۔  
اوسکی آنکھیں سرخ تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا لو یا اوسے بخار چڑھا ہوا ہے۔ وہ ہماری اور ٹھم  
کی طرف تکتے لگا۔ اوسکے بعد اوسکے چہرہ پر کس قدر حیرت و استعجاب کی جھلک نمودار ہوئی۔ اور  
اوسنے اپنی بائیکل شرک کے بیچ میں گھری کر کے اور راستہ روک کر آواز دی۔

شخص نے روکو اور کو اے ٹیم تم لوگوں کو کہاں سے ملی۔ روکو بیان روکو۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم روکو ورنہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تم لوگوں کو گولی مار دوں گا۔ یہ سنتے ہی موس نے گھوڑے کی راستین مجھ پر ڈال دیں اور ٹیم سے کو دکر اس شخص کے پاس گیا۔

موس نے ہم لوگ تمہاری ہی تلاش میں تھے۔ اب بتلاؤ کہ مس ڈائلٹ آسمتہ کہاں ہے؟ شخص نے یہی بات میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم لوگ دسکی ٹیم میں سوار ہو۔ تم کو خود معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کہاں ہے۔

موس نے یہ ٹیم تو دوڑتی ہوئی ہم کو شرک پر ملی تھی۔ اس میں کوئی شخص نہیں تھا۔ بالکل خالی تھی۔ ہم بھی ٹیم کو بکڑ کر اس نوجوان لیڈی کی مدد کو آئے ہیں۔

شخص نے (ماپوسی کے لوجہ میں) یا الہی یہ کیا ہوا۔ ہائے اب میں کیا کروں۔ ہائے وہ لوگ آؤ سکو بکڑ لیگئے۔ وہ دوڑے اور وہ بد معاش پادری۔ آؤ دوست آؤ۔ اگر واقعی تم اسکے دوست ہو تو آؤ۔ میرے ساتھ ہو۔ اور ہم اس لیڈی کو ضرور بچا لیں گے۔ خواہ ہارنگٹن ہال کے جنگل میں میری لاش بڑی نظر آئے۔

یہ کہہ کر وہ شخص پستول ہاتھ میں لئے ہوئے بھاگا۔ اور باڑھ میں ایک رشتہ دیکھ کر وہیں گھس گیا۔ میں اور موس بھی گھوڑے کو شرک کے ایک کنارے چرتا ہوا چھوڑ کر اس کے پیچھے روکے وہ شخص ایک جگہ رکا اور کچھ میں چند پاؤں کے نشان دکھ کر بولا۔

شخص نے دیکھو وہ بد معاش اس راہ سے آئے تھے۔ او ہوا ذرا ٹھیرا اور یہ جھاڑی کون ہے۔ جھاڑیوں میں ایک نوجوان شخص جبکی عمر غالباً سترہ اٹھارہ سال کی ہوئی جیت بڑا نظر آیا۔ اس کے گھٹنے اوپر کو۔ اوٹھے ہوئے تھے اور اس کے سر پر ایک نہایت گہرا اور خوفناک زخم آیا تھا وہ شخص زندہ تھا مگر بیوش۔ میں نے جو ایک نظر اس کے زخم پر ڈالی تو معلوم ہوا کہ زخم بڑی تک نہیں بھونچا۔

شخص نے یہ پتھر سائیس ہے۔ یہی شخص مس ڈائلٹ کو سوار کئے لڑا تھا۔ اول بد معاشوں نے اس کو ٹیم سے گھسیٹ کر اتار لیا۔ اور اس کے سر پر لٹھا مارا۔ اچھا ابھی اسے یہیں پڑا رہے۔ اس وقت ہم اس کو کوئی فائدہ نہیں بھونچا سکتے۔ چلو مس ڈائلٹ کی فکر کریں اور اس کو اور خوفناک مصیبت سے بچائیں جو کسی عودت پر نازل ہو سکتی ہے۔

الغرض ہم بے تحاشہ دستہ بہ دستہ جوہر خون میں گھومتا ہوا گذرتا تھا۔ اور جو وقت ہم  
 اول جھاڑیوں میں پھونچے جو محل کے چاروں طرف تھیں تو ہوس رک گئے  
 ہوس بڑھ لوگ محل میں نہیں گئے۔ یہ دیکھو بائیں طرف اون کے بیرون کے نشانات ہیں۔  
 اسی نشانیوں میں ایک زنائی چیخ کی سبز آواز جھاڑیوں میں نکل کر ہوا میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔  
 جس سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی عورت پر سخت معصیت نازل ہو رہی ہے۔ وہ جھاڑیوں ہمارے  
 سامنے تھیں جن میں سے یہ آواز آئی تھی اسکے بعد ایسی آواز آئی گویا کسی نے عورت کا منہ دبا کر  
 گھونٹ دیا ہے اور وہ غغرائٹ کی آواز سے فریاد کرنا چاہتی ہے۔

شخص نے "ادھر آؤ ادھر۔ وہ لوگ سامنے کے درختوں میں ہیں۔ آؤ دو سٹو آؤ۔ دیکھو ان باہیوں اور  
 نردیوں کو کیسا مزا چکھاتا ہوں آہ بہت دیر ہو گئی۔ خدا کی قسم دیر ہو گئی۔

اس وقت ہم ایک خوبصورت اور نظرب جگہ میں پھونچے تھے جو کسی دریا یا ندی کی تنگ  
 گھاٹی سے مشابہ نظر آتی تھی۔ اور جس کے چاروں طرف سرسبز و شاداب درخت کھڑے ہوئے تھے  
 اس تنگ گھاٹی کے اطراف جہاں جہاں بعض سبز اور گنجان درختوں کا جھنڈ تھا۔ ایک سرسبز  
 شاہ بلوڑ کے نیچے تین شخصوں کا ایک عجیب و غریب اجتماع نظر آیا۔ (عاشقہ بلا حلف فرماتے) ان میں  
 ایک تو وہ نازنین تھی جس نے یہ تمام قصہ ہم سے رجو ع کیا تھا۔ جسکو وکیلون اور تھارون کی  
 اصطلاح میں اگر موکلہ یا سائل کہہ دیا جائے تو شاید بچا نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک حسین و جمیل نوجوان لڑکی  
 کے لئے لفظ "سامی"۔ "معدول"۔ یا "مفعول" استعمال کرنا ثقات کے نزدیک  
 پہلوئے ذم رکھتا ہے۔ بلکہ ان تجربات اور جدید فوائد کی نظر سے اگر دیکھا جائے جو اس معاملہ  
 میں ہلکا حاصل ہوئے ہیں تو مس وراثت کے لئے لفظ عنایت فرما "زیادہ موزون ہوگا۔"

الغرض وہ حسین مظلوم۔ گریں میں پھنسے ہوئے آفتاب کی طرح ساکت و صامت ہمارے سامنے  
 کھڑی ہوئی تھی اور اسکے اوس منہ پر جو ایسے شاعروں کی عقل و فہم کی طرح معدوم کر کے سا  
 بائیں کرنے ملک عدم کو پہلا گیا تھا ایک روملا بلکہ دستمال اس طرح مسلط تھا کسی کھلنے والے

علاہ آج کل کلام کلام یہاں یہ لفظ "اجتماع" محض تین شخصوں کے لئے اچھا نہیں سمجھا۔ لیکن اصل کتاب میں  
 لفظ "گروپ" تھی۔ لکھا ہوا ہے۔ اردو زبان میں تین آدمیوں کے لئے "اجتماع" جماعت، گروہ، مجمع، یا گروہ  
 لفظ لکھا ہے۔ نہیں معلوم ہوتا۔ ان ہندیوں کا مفہوم منگت یا چوگرہی سے ادا ہو سکتا ہے۔ اور چوگرہی کا لفظ  
 بھی سبقت پہلوئے ذم رکھتا ہے۔ کوئی عنایت فرما اگر زیادہ خوبصورت لفظ بتائیں تو احسان مند ہوں گا۔

غنیہ کے دہن تبسم آفرین پر موسم سرما میں برف کی چادر پڑ جائی کرتی ہے اور ہنسنے بولنے میں ہنسی  
قصہ کو تا اس حسینہ کا منہ ایک رومال سے بندھا ہوا تھا۔

حسینہ کے سامنے ایک سرخ موچھون والا شخص کھڑا ہوا تھا جو تن و توش میں بھاری بھوکم  
تھا۔ گال بھولے ہوئے، آنکھیں پڑھی ہوئیں، اور شکل و شماریت سے خوشخوار اور سفاک نظر آتا تھا۔  
یہ شخص دونوں ٹانگیں پھیلائے ہوئے، عزر و نخوت کے ساتھ ایک ہاتھ کمر پر رکھے ہوئے کھڑا ہوا  
مسکرا رہا تھا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک چابک تھا، اور اس کا تمام رنگ دھنگ یہ ظاہر  
کر رہا تھا کہ وہ ایک میچلا اور پاجی شخص ہے جو اپنی کسی تازہ کامیابی پر بھول رہا ہے۔

ان دونوں شخصوں کے درمیان ایک سفید ریشم سن شخص کھڑا ہوا تھا جس نے کشمیر کے  
سوٹ پر ایک سفید پادریا نہ عبا پہن رکھی تھی۔ اور چونکہ وہ اپنی جیب میں نماز اور دعاؤں کی کتاب  
رکھ رہا تھا۔ اور اپنے مستفقا نہ ہاتھ سے بطور مبارکباد دھنگے پاس کھڑے ہوئے نوجوان کی کمر پھسکی  
لے رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ذات شریف ابھی ابھی خطبہ نکاح پڑھ کر فراغت پا چکے ہیں۔  
جب میں نے یہ بات دیکھی تو مجھے نہ رہا گیا اور میری زبان سے نکلا

میں "آہ! موس شادی ہو چکی۔ ان دونوں کا ابھی ابھی نکاح ہوا ہے  
شخص عمر ہی " آؤ! آؤ! آؤ! چلے آؤ۔

ہم اسے سنا سکتے تھے یہ کہا اور چھینٹ کر گھٹائی میں گھس گیا۔ میں اور موس اس کے چھے چھے  
تھے جو وقت ہم وہاں پھونچے تو وہ لیڈی جیکر اسی تھی اور ایک درخت کے تنہ سے سہارا لیکر کھڑی تھی  
تھی۔ ہم لوگوں کو دیکھتے ہی ولعین یعنی وہ بڑھا آدمی جو کسی زمانہ میں پادری تھا ظن یہ طور پر آداب  
و بندگی سے من کر رہا ہوا آگے بڑھا۔ اور وہ پاجی شخص یعنی دوڑنے والے بھی نخوت آمیز سرکشی اور ظالمانہ  
کامیابی کے نشہ میں جو رہتا تھا نہ فقہ لگانا ہوا آگے بڑھا۔

و دوڑنے " بس بس باب اب اپنی مصنوعی دائرہ صی اتار ڈالو مع من خوب می شاسہ سران پارا  
بہت اچھا ہوا کہ اس وقت تم اور تمہارے ساتھی دوست آگے اور میں اس قابل ہو گیا کہ تم سے مشر  
و دوڑنے کا تعارف کرادوں۔

اس کا جواب ہمارے رہنما نے عجیب دیا۔ اس نے پہلے تو اپنی سیاہ دائرہ صی چہرہ سے نوکریں  
پر پھنک دی۔ بعد ازاں اپنا روالور نکال کر اس نوجوان بد معاش کے سینہ پر تان دیا جو اس کی طرف ایک  
خطرناک طریقہ سے چابک ہلاتا ہوا بڑھ رہا تھا۔



ساتھی۔ جی مان میں باب کار تھرس ہوں۔ اور میں اس غصن سے آیا ہوں کہ خواہ مجھے بھانسی پر لکنا پڑے لیکن جو نقصان یا تکلیف اس عورت کو پہنچانی گئی ہے اس کا انتقام لوں گا۔ میں نے تم کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو شخص اس عورت کو دق کرے گا میں اس کے ساتھ کیونکر پیش آؤں گا۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو کچھ میں زبان سے کہہ چکا ہوں وہ کر کے دکھلا دوں گا و وڈے لیکن تم بہت دیر بعد آئے۔

کار و تھرس: تو خیر اب بیوہ بن جائیگی۔

یہ کہتے ہی کار و تھرس نے ریوالور سے فیر کیا اور میں نے دیکھا کہ وڈے کے سینے سے ہلکت پر خون نمودار ہوا۔ چوٹ کھاتے ہی وڈے لڑکھڑایا اور زمین پر چاروں شانے چت گرا۔ اور اس کا چہرہ جو پہلے ہی مکروہ تھا اب اور بھی زیادہ ہینٹاک نظر آنے لگا۔ وہ بوڑھا سفید ریش آدمی جو ابھی تک اپنی عبا و قبا اور جبڑو دستار میں ملبوس تھا۔ بے تحاشا برفروختہ ہوا اور ایسی ایسی مغلظات سنائیں کہ غالباً ایسی گالیوں کا لہان شیطان کے لہت میں بھی نہ ہونگی۔ اور اپنا پتیرا بدل کر اپنا پستول نکالا۔ لیکن قبل اسکے کہ وہ پستول اٹھائے میرا دست مشر ہوس اپنا ریوالور اس کے سینے کے سامنے تو لڑکھڑا نظر آیا۔ اور سرد مہری سے بولا۔

ہوس: بس بس اب کافی مار پیٹ ہو چکی دیکھو وہ پستول! واٹسن آگے بڑھو اور پستول اٹھا لو۔ اور اسکے سر پر تانکر کھڑے ہو جاؤ (پادری نے پستول دیدیا)۔ تسلیم! میں جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اب مشر کار و تھرس صاحب آپ بھی اپنا ریوالور عطا فرمائیے۔ بس اب کافی طوں نرا ہو چکے۔ اب کچھ ضرورت نہیں رہی۔

کار و تھرس: (گھبرا کر)۔ اب میں کون؟  
ہوس: لوگ مجھے شر لاک ہوس کہتے ہیں۔  
کار و تھرس: اے میرے اللہ!

ہوس: اچھا تو تم کو بھی میرے نام سے واقفیت ہے خیر تو اس وقت میں بطور سرکاری پولیس افسر کے اپنا فرس ادا کرتا ہوں۔

اتنے میں وہ خوفزدہ اور زخم خوردہ سائیس بھی موقع پر بھونک گیا جو تھوڑی دیر پہلے جھاڑوں میں بیٹھ بٹھا ہوا تھا۔  
ہوس: (سائیس سے) ادھر آؤ۔ اور لویہ رقعہ فارمنم لیاؤ۔ اور جلد جاؤ گویا تم پر لگا کر اڑ رہے ہو

نوٹ بک سے ایک ورق نکال کر کچھ لکھا اور سائیس کو دیا (لوہہ لو اور تمھانہ میں جا کر کو تو ال صاحب کو دیدہ  
دوسروں سے مخاطب ہو کر) جب تک کو تو ال صاحب تشریف لائیں میں تم سب آدمیوں کو اپنی حراست  
میں لیتا ہوں۔

الغرض مشر ہوٹس کی طاقتور اور بارعب شخصیت نے سب کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اور وہ تمام  
بد معاش اوسکے ہاتھ کے اشارہ پر اس طرح چلتے تھے جیسے پتلیاں۔ ہوٹس نے کار و تھرس  
اور ولیمس کو حکم دیا کہ وہ مجروح ووڈ کے کواٹھا کر محل میں لے جائیں۔ اور میں نے اوس لیڈی  
کو خوف کے مارے کانپے ہی تھی اپنا ہاتھ دیا۔ الغرض محل میں پھونکا زخمی کو پینک پر لٹا دیا گیا۔  
اور ہوٹس کے کہنے سے میں نے اسکا معائنہ کیا۔ خود مشر ہوٹس کھانے کے کمرہ میں اپنے دو بیٹوں  
قیدیوں کو حراست میں لئے بیٹھے تھے۔ میں نے جا کر وہیں روپوش کی۔  
میں نے میں نے زخم دیکھ لیا ہے۔ وہ زندہ رہیگا۔

کار و تھرس نے کیا؟ زندہ رہیگا؟ میں ابھی اوپر جا کر اوس باجی کا خاتمہ کئے دیتا ہوں۔ کیا یہ ہو سکتا  
کہ یہ حور کی بی حسینہ ہمیشہ کیلئے اوس بد معاش جیک ووڈ کے دامن سے بندھی ہے۔

زارع کی چونچ میں انگور خدا کی قدرت

پہلوئے حور میں لنگور خدا کی قدرت

ہوٹس: آپ اسکی بات کچھ نہ کریں یہ لیڈی اس بد معاش کی بیوی ہرگز نہیں ہو سکتی جسکی درجہ  
وہیں ہیں۔ اچھا پہلے تو میں مشر ولیمس سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ اوٹکو یہ نکاح پڑھنے کا کیا  
حق حاصل تھا۔

ولیمس: میں سنبھالتا ہوں۔

ہوٹس: لیکن آپ دستار فضیلت بھی تو اتروا چکے ہیں۔

ولیمس: لیکن جو ایک دفعہ پارٹی بن چکا وہ ہمیشہ پارٹی ہوتا ہے۔

ہوٹس: میرے خیال میں یہ غلط ہے۔ اچھا شادی کا لائسنس کہاں ہے۔

ولیمس: ہم نے شادی کا لائسنس لے لیا تھا جو یہ میری جیب میں ہے۔

ہوٹس: تو ماٹار انڈیہ بھی کسی جال اور دھوکا دھڑی سے لیا گیا ہوگا۔ بہر حال جبراً نکاح ہرگز  
نکاح نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بڑا سخت جرم ہے جیسا کہ تم کو معلوم ہو جائے گا۔ اور میرے خیال میں  
عدالت سے تم کو دس برس یا اس کے قریب مدت ملیگی اوس میں تم اپنی اس جھلساری پر خوب

غور کر سکو گے۔ اور یہاں کاروتھرس بہت اچھا ہوتا اگر تم اپنا پستول اپنی جیب میں بھی رکھتے تم نے بہت جلد بازی کی۔

کاروتھرس کا واقعی مشربوس! اسکا خیال اب مجھکو پورا ہے۔ لیکن اس لیڈی کی حفاظت کے لئے مجھے اور اور کوئی تدبیر نہ سوچی۔ کیونکہ میں اسکا عاشق ہوں۔ اور اب مجھے معلوم ہوا کہ عشق و محبت کسے کہتے ہیں اور جب میں نے دیکھا کہ وہ ہمیشہ کیلئے ایک ایسے بد معاش کے بھندے بن چکی ہے جس نے تمام جنوبی افریقہ کو پریشان کر رکھا تھا تو مجھ پر ضبط نہ ہو سکا یہ وہ بد معاش ہے جسکا نام سنکر کبرے سے جو ناسبرگ تک تمام لوگ گھبراتے ہیں مشربوس! ممکن آپ کو یقین نہ آئے۔ لیکن جب سے یہ لیڈی میرے یہاں ملازم ہوئی تھی میں نے اس محل کے پاس سے کبھی تنہا گزرنے نہیں دیا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ بد معاش لوگ اس محل کے اندر سے ہیں اور اس حسینہ کی تاک میں ہیں۔ میں ہمیشہ بائیسکل پر سوار ہو کر اسکے پیچھے اس خیال سے آتا تھا کہ کوئی شخص اسکو تنگ نہ کرے۔ میں داڑھی لگا کر دو سو قدم اس کے پیچھے رہتا تھا۔ اور یہ حسینیہ می ڈاڑھی شخص اس عرض سے لگائی جاتی تھی کہ یہ لیڈی مجھکو پہچان نہ سکتے کیونکہ وہ بہت ہی عالی دماغ اور نیک عورت ہے۔ اگر اسکو معلوم ہو جاتا کہ میں بشرکوں پر اور اسکے بچوں پر گھبراتا ہوں تو وہ سرگرم میرے یہاں ملازم رہنا قبول نہ کرتی۔

مشربوس! تم نے اسکو اس خطرہ سے آگاہ کیوں نہیں کر دیا تھا ولیمین! "میں اس خیال سے کہ کہیں ایسا ہندوہ مجھے جھوٹ کر چلی جائے۔ اور اسکی جدائی میرے اختیار سے باہر تھی۔ ایسی حالت میں اگر وہ مجھے محبت نہ بھی کرتی تو کم از کم یہی طہنت تھا کہ کہ اسکی حسین و جمیل صورت میرے سامنے رہتی تھی۔ اور میں اسکی پیاری اور سربلی آواز سنتا رہتا تھا۔

میں "تو پھر مشربوس! یہ تو عشق نہ ہوا خود غرضی ہوئی کاروتھرس! "دونوں چیزیں خالہ زاد بہن بھائی ہیں اور دونوں میں جونی دامن کا ساتھ ہے۔ اور ایسی حالت میں جبکہ ان بد معاشوں کا وہ اسکی تاک میں قریب ہی رہتا تھا تو یہ زیادہ مناسب تھا کہ اسکی نگاہ داشت کی جائے۔ اور کوئی شخص اس کے قریب رہے۔ بعد ازاں جب بھری تار آیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ لوگ مزید بالفرد کوئی حرکت کرنے والے ہیں مشربوس! "کون سا بھری تار؟"

ولمیس (جو جیتے ایک تار نکال کر)۔ یہ ملاحظہ فرمائیے۔  
تار کا مختصر لیکن پر معنی مضمون حسب ذیل تھا۔

”بڑھے کا انتقال ہو گیا ہے“

ہومس (تار پڑھ کر) بونھا اب میں سمجھا کہ یہ معاملہ کیونکر شروع ہوا تھا۔ اور کیا کیا تدبیریں سوچی گئی تھیں۔ یہ تار گویا ایک اشارہ تھا جس کے معنی یہ تھے کہ بس اب میدان خالی ہے کام شروع کر دیا جائے۔ اچھا تو مسٹر کار و تھرس جب تک پولیس آئے اس وقت تک جو کچھ آپ بیان کر سکیں من و عن گہ ڈالئے۔

یہ سنتے ہی وہ بد معاش بوڑھا پارٹی برافروختہ ہوا اور اسکی شیطنت جوش میں آئی تو لاکھ نئی نئی گالیاں سنائیں۔ اور کار و تھرس کو دھبکا یا۔

ولمیس یہ خدا کی قسم باب کار و تھرس اگر تم نے ایک بھی بات بیان کی تو میں تمہارا وی حال کر بیٹیوں کا جو تم نے جیک و وڈے کا کیا ہے۔ تم اگر چاہو تو اس عورت کے متعلق جو چاہو بولو کیونکہ وہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے لیکن تم نے اپنے ساتھیوں کے پیچھے اس سادہ میں پولیس سرخو کی ڈالا تو تمہارے حق میں اچھا نہ ہو گا۔ بس میں کہہ چکا ہوں۔

ہومس (سگرت جلا کر) جناب تقدس آب اس قدر برا فروختہ نہ ہوں۔ آپ کے خلاف تمام معاملہ صاف اور میں صرف چند تفصیلات اپنی ذاتی واقفیت کے لئے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اگر جناب کو تباہی میں کوئی دقت محسوس ہو تو کہئے میں پوچھنا شروع کر دوں اس وقت حضور کو معلوم ہو جائے گا کہ حضور اپنے راز کھان تک پوشیدہ رکھ سکتے ہیں۔ اچھا سنئے۔ مسٹر کار و تھرس تم تین آدمی جنوبی افریقہ سے یہاں آئے تھے اور یہ کھیل کھیلنے کا ارادہ کر کے چلے تھے یعنی تم کار و تھرس ہو دوڑو اور ولمیس۔

ولمیس (میرا نام جھوٹا ہے۔ میں نے دو مہینہ سے پہلے ان دونوں میں سے کسی بھی صورت نہیں دیکھی تھی۔ اور میں عمر بھر میں کبھی افریقہ نہیں گیا۔ شامیان ہومس کار و تھرس یہ جو کچھ یہ شخص کہتا ہے وہ صحیح ہے۔

ہومس (اخیر یوں ہی سہی۔ الغرض تم میں سے دو آدمی یہاں آئے۔ اور یہ جناب تقدس آب یہیں یعنی انگلستان کی بی بی ہوئی چیز ہیں۔ اچھا تم لوگ افریقہ میں رالف اسمتھ سے واقف تھے اور تم کو یقین تھا کہ وہ شخص زیادہ عرصہ زندہ نہ رہے گا۔ اور تم کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ اسکی بی بی

اوسکے مال کی وارث ہوگی کیون ہے نہ نہیں بات؟

یہ سکرکارو تھرس نے سرلا کر اثبات میں جواب دیا۔

ہومس: "یقیناً تم جانتے تھے کہ اوسکی بیٹی اوسکے سب سے قریبی رشتہ دار ہے۔ اور تم کو یہ بھی خبر تھی کہ وہ بڑھا کسی قسم کی وصیت کر کے مہین مرے گا۔"

کارو تھرس: "ہاں وہ لکھنا جانتا تھا نہ پڑھنا۔"

ہومس: "چنانچہ تم لوگ یہاں بھونچے اور اوس لڑکی کی تلاش کی۔ تم لوگوں کا خیال یہ تھا کہ دونوں میں سے کوئی ایک اوس سے شادی کرے گا۔ اور وہ دوسرے کو مال غنیمت میں سے حصہ دے گا۔"

اور بوجہ چند چند مشرووڈ کے شوہری کے لئے منتخب ہوا اچھا ایسا کیا گیا؟

کارو تھرس: "بات یہ تھی کہ ہم لوگ شرط پڑھ کر تلاش کھیلے۔ اور وہ جیت گیا۔"

ہومس: "یہ بات تھی۔ خیر تم نے اوس نوجوان لیدی کو نوکر رکھ لیا۔ اور تمہارے یہاں پوچھ کر"

مشرووڈ کے لئے معاشرہ کرنا شروع کیا۔ لیکن وہ لڑکی چونکہ ہوشیار اور دانشمند ہے وہ اوس

شرابی کیبانی شیطان زادہ کو خوب سمجھ گئی اور اوس سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ اسی اثنا میں تمہارا تمام نظام

درہم برہم ہو گیا جسکی وجہ یہ ہوئی کہ تم خود اوس حسینہ کے دام زلف میں اسیر ہو گئے۔ اور تم ہرگز یہ

گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ وہ بد معاشر اوس پر ہی بکیر کو لے آئے۔

کارو تھرس: "والہ میں ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتا تھا۔"

ہومس: "تم دونوں میں اسی بات پہ جھگڑا ہو گیا۔ وہ بلکہ تمہارے گھر سے چلا گیا اور اپنی

تدبیریں جو ذکر نے لگا۔"

کارو تھرس: "سن لومیاں ولیمسن! میرے خیال میں اب کوئی بات نہیں رہی جو اس

بھلے آدمی کو معلوم نہو۔ (ہومس کی طرف مخاطب ہو کر) جی ہاں بالکل سچ ہے۔ ہم دونوں پر

دست گریبان ہو گئے۔ اور اس نے مجھے مار گرایا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ اب ہم دونوں برابر ہو گئے۔"

میں نے بھی خوب انتقام لے لیا ہے۔ تنازع کے بعد یہ شخص مجھے مہین ملا۔ میں نے اسکی صورت

تک مہین دیکھی۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جب اس مردود نے اس جنت سے نکالے ہوئے املیس پر

تلیس۔ یعنی اس بڑھے بادی سے یارانہ گانٹھا۔ اور سازش کی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ

ان لوگوں نے ایسی جگہ اپنا گوارا بنا لیا ہے جہاں سے یہ لہڈی اسٹیشن کو جاتی ہوئی گزرتی ہے اس کے

پہلو میں ہمیشہ اوس کی ٹکرانی کرتا رہتا کیونکہ مجھے اندیشہ تھا کہ ان لوگوں کی طرف سے کسی نہ کسی باجی

ہین کا اظہار ضرور ہو گا۔ علاوہ ازیں میں ان لوگوں سے بھی جھن اس خیال سے متاثر ہتا تھا کہ ان کی دنی بائین معلوم کروں۔ دو دن ہوئے یہ بد معاش ووڈ کے میرے بہان یہ خبر تار لیکر آیا جس سے معلوم ہوا کہ رالف اسمتھ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس شخص نے مجھے پوچھا کہ جو کیونفاہمت (تجھوتہ) اس سے قبل دونوں میں ہو چکا تھا۔ اوسکی پاپندی کیجائنگی یا نہیں۔ میں انکار کر دیا۔ پھر اوسنے پوچھا کہ کیا میں خود لیڈری سے نکاح کر لینا اور اوسکو مال غنیمت میں سے حصہ دیدینا چاہتا ہوں؟ اس پر میں نے رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن اب یہ مشکل درپیش ہوئی کہ مس ذالمت مجھے اپنا شوہر بنانا نہیں چاہتی تھی۔ جب یہ واقعہ اس کو معلوم ہوا تو اس نے یہ کہنا۔ ”اجی جسٹیج ممکن ہو پتہ شادی کر لیں۔ پھر ہفتہ دو ہفتہ بعد صورت ہی دوسری ہو جائیگی۔ اسکا جواب میں نے یہ دیا کہ میں کسی قسم کی زبردستی سے کام لینا نہیں چاہتا یہ کوہا جواب سکر وہ بیک جھک کر چلا گیا۔ اور یہ بھی جتا گیا کہ بس طرح ہو سکے گا وہ خود اپنے نکاح میں لائے گا۔ اس ہفتہ کے آخر میں یہ لیڈی صاحبہ میری ملازمت چھوڑ دینے والی تھیں۔ اور میں نے اون کے اسٹیشن آنے جانے کے لئے ٹمٹم گھوڑا بھی منگادیا تھا۔ لیکن اوسکے لئے میرے دلین اسقدر تشویش تھی کہ مجھے نہ رہا گیا اور میں بائیکل پر سوار ہو کر اوسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ لیکن وہ مجھے بہت لگ بڑھ گئی تھی اور قبل اسکے کہ میں اوس تک جا پہنچوں یہ بد معاش اپنی کارروائی کر چکے تھے۔ اور مجھے خبر تک نہ ہونے پائی۔ واقعہ کا حال مجھے اوسوقت معلوم ہوا جب میں نے آپ دونوں صاحبان کو اوسکی کالی ٹمٹم میں سوار دیکھا۔

یہ حال سکر مسٹر ہوسر اور ٹھے اور سگرٹ کا بچا ہوا ٹکڑا آتشدان میں بھنک کر بونے۔ ہوسر نے اوہو! واہسن! اس معاملہ میں میرے خیالات اصل مرکز سے بہت دور ہو چکے تھے اور میں بھٹک رہا تھا۔ کیونکہ جب تم نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ وہ سائیکل باز آدمی ہا تھا اٹھائے ہوئے اپنی نکسانی درست کر رہا تھا۔ تو مجھے پورا حان اوسی وقت سمجھ لینا چاہئے تھا۔ بہر حال اب بھی ہم اس عجیب و غریب اور ایک طور پر نرالے معاملہ کی عقدہ کشائی میں کامیاب ہو گئے ہیں کے لئے ہم مستحق داد ہیں۔ دیکھو سامنے تین پولیس کانسٹیبل اس طرف آتے نظر آ رہے ہیں۔ مجھے ابھی اون کی جھلک جھاڑیوں میں نظر آئی تھی۔ اور یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ وہ نوجوان سائیس بھی باوجود نجر دج ہونے کے اب اس قابل ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ اور اب امید ہے کہ نہ سائیس اور نہ اون انوکھے دو ظاہر

مبشر

۲۷

سائل کا حینہ

کو کسی قسم کا مستقل ضرر پہنچے گا۔ اور یہ دونوں اچھے ہو جائیں گے میرے خیال میں مشر و اسٹن تم  
 بعیثت ایک ڈاکٹر کے مس وائلٹ کی خدمت میں۔ ہو اور اس سے کہو کہ اگر ان کی طبیعت اس ناگوار  
 حادثہ کے بعد سنبھل گئی ہو تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ اپنی حفاظت میں لیکر آؤں گی والدہ کے مکان پر  
 پھونچا دیں گے۔ اور اگر اس کو کبھی اداقہ ہین ہو تو اس کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ ٹڈ لینڈ میں ایک نوجوان  
 برقی بجیر رہتا ہے۔ ہم بذریعہ تار او سکوبلا کے لیتے ہیں جو مس صاحبہ کا علاج بوری طرح کر دے گا  
 اب ہے اب جناب کارپورس صاحب! اپنے بٹیکسا ایسا کام لیا ہے جسکی وجہ سے اس باجیانہ ہرم کی تلافی ہو  
 سکتی ہے جو کہ لوگوں نے اس بھولی بھالی حینہ کو بھانسنے کے لئے پھیلا دی تھی۔ یہ لیجئے میرے تیرے کا  
 کارڈ اور دوران مقدمہ میں اگر تم لوگوں کو میری گواہی کی ضرورت ہو تو میں نہایت خوشی سے آپ کی  
 گواہی دوں گا۔ اس کارڈ کو اپنے پاس احتیاط سے رکھیے۔

ہماری مسلسل مصروفیت کی وجہ سے اکثر یہ بات مشکل رہی کہ میں اپنے ناظرین کے سامنے اپنے  
 قصوں کے مفصل حالات پیش نہیں کر سکا اور جو آخری نتائج کسی شوٹین قصہ خوان کو حلوم کرنے کی  
 خواہش ہوتی ہے وہ بیان نہیں کر سکا میرے بیان کردہ مقدمات میں ہر معاملہ دو سر پیش کرنا ہے  
 اور جب معاملہ ختم ہو گیا تو اس میں کام کرتے والے تمام اشخاص بھی سبازنی یاد سے ہمیشہ کے لئے محفوظ  
 ہو گئے۔ کیونکہ لوگوں کو یاد رکھنے کی آجکل دنیا میں فرصت ہی کسے ملتی ہے۔ لیکن جب نوٹ اس معاملہ  
 کے متعلق میں نے اپنی کتاب یادداشت میں درج کیے تھے ان کے آخر میں لکھا ہوا تھا  
 کہ مس وائلٹ اسمتھ کو واقعی اپنے چچا کی چھوڑی ہوئی بہت بڑی دولت ملی تھی اور اب وہ مشر و اسٹن  
 کی بیوی ہیں جو ویسٹ مشر کے مشہور و معروف کارخانہ برقی قوت موسومہ مارٹن اینڈ کمپنڈ  
 میں سب سے بڑے حصہ دار ہیں۔

دہمیں اور وڈ کے دونوں پر عورت کو بھگا لیا جانے اور حملہ کرنا مقدمہ پلا یا گیا تھا اول الذکر کو سا  
 سال اور دوسرے کو دس برس کے لئے ملک معظم کا مہمان بننا پڑا۔ رنا کارپورس کا معاملہ تو اسکا حال مجھے  
 کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیکن میں یقین کرتا ہوں کہ اسکی حملہ آوری کو عدالت مجاز نے بری نظر سے نہیں دیکھا  
 ہو گا۔ کیونکہ مشر و ڈ کے ایک نہایت خطرناک و مشہور و معروف بد معاش تھا۔ اور میرے خیال میں  
 تقاضائے عدل و انصاف بجا کرنے کیلئے عدالت نے مشر و کارپورس کیلئے صرف دو چار مہینہ کی سزا  
 ہی کافی سمجھی ہوگی۔

سید محمد رفیع

## انگریزی ناولوں کے جدید ترجمے

ہوائی بندوق۔ ایک نیرت خیز جاسوسی فسانہ۔ شرلک ہومز نامی جاسوس کی عجیب و غریب داستان ایک نوا بجا ہوائی بندوق سے ایک بیس کا قتل قیمت ۱۲ رعایتی ۱۱  
 انوکھا فقیر۔ ایک پورین فقیر کی عجیب و غریب داستان۔ شرلک ہومز کی جاسوسی کاخاتہ  
 سراغزسانی کا کمال ایک اذکھے فقیر کی بیظیر شاطرانہ عیار بان صفحہ ۳۲ قیمت ۲۲ رعایتی ۲۱  
 شریف چور۔ ایک نہ پھانہ چوری اور اسکی سراغزسانی رشاک۔ جو مر نامی جاسوس کے حیرانگیز  
 قیاسات اور تجربہ کی گرفتاری ۲۲ صفحہ قیمت تین آنہ رعایتی ۱۱  
 شریف بد معاشر۔ ایک شریف صورت بد معاشر کی انتقامی سازشیں ایک بے قصور کی  
 گرفتاری۔ شرلک ہومز کی جاسوسی اور اس بیگناہ کی رہائی ۳۶ صفحہ قیمت ۱۲ رعایتی ۲  
 شریف چور کلان۔ ایک سائنسدان کی بدبختی۔ جو اسرات کی تلاش میں ایک بیگناہ کا  
 قتل۔ ایک رسرو کی گرفتاری۔ سراغزسانوں کی جانفشانیان۔ ملزم کی عیاری۔ عجیب و غریب  
 تہ خانے حیرت انگیز اسرار ۱۸۰ صفحہ قیمت ۱۲ رعایتی ۱۲  
 زرپرست۔ روپیہ کے لالچ میں قتل و غارت۔ سراغزسانوں کو دھوکا۔ رقیبون میں فوج کی ہونک  
 سربتہ واقعات۔ عجیب و غریب عیار بان۔ عورتوں کی ابلہ فریب۔ حق کی فتح انداز دلکش۔

قیمت ۱۲ رعایتی ۱۱  
 کرشمہ رقابت۔ زبردستی کا عشق، عاشق جانناز کی ناقدری۔ رقابت میں ارٹھکا قتل  
 رقیب کی چہ میگوئیان۔ حق و صداقت کی فتح ۱۲۸ صفحہ ۱۲ رعایتی ۱۲  
 ہوس انتقام۔ البانیہ کے کوہستانی باشندوں کے رسم و رواج۔ رقابت کے جھگڑے۔  
 حسن و عشق کے معرکے ۱۰ صفحہ قیمت ۸ رعایتی ۸  
 بہرام چور۔ نیک کی چوری۔ خوفناک قتل۔ کاؤس مرزا کی جاسوسیان۔ بہرام کا بہروپ پن  
 طرفانہ عیار بان۔ بہرام اور خفیہ پولیس کے جھڑپور بہرام کا فرار ۱۲۸ صفحہ ۱۲ رعایتی ۱۲

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنو



گھنی کارازہ۔ ایک شریف زادہ کا قتل۔ بے گناہ دوشہرہ کی گرفتاری ۱۹۴۹ء۔ رعایتی ۱۳۱  
 بلائے بد۔ ایک شریف زادہ کا بد معاشوں کے دام فریب میں گرفتار ہونا۔

۱۵۶ صفحہ ۱۲ رعایتی ۱۳۱

محب وطن و سرپون کی غیرت۔ ملکی مفاد کے لئے برطانیہ سے جنگ

۹۲ رعایتی ۸ (زیر طبع)

پیرس کا دغا باز۔ ایک عین کا انوکھا مقدمہ خفیہ پولیس کی کارستانیوں ۱۰۰ صفحہ قیمت

رعایتی ۸ (زیر طبع)

## دھپنگریزی ناولوں کے اردو تراجم

فطرتی قاتل۔ ایک عجیب و غریب قتل بگناہوں کی گرفتاریوں کی بنیاد پر عیار بان خفیہ پولیس  
 اور ایک نوجوان فوجی افسر کی لاجواب سراغ رسائیوں کی قاتل کا پراسرار محل تعجب خیز تہ خانے کی  
 قاتل کی گرفتاری، واقعات کا انکشاف جس بے عیش کے راز و نیاز۔ دل بچھین کر دینے والا منظر قیمت ۱۰۰  
 رعایتی ۸ صفحہ ۱۰۰

لندن کی جاسوس۔ مہر کی بغاوت کا انکشاف، سراغ رسائیوں کی کامیابی، سارن لٹان کی

بربادی و تباہی۔ محبت کی نیرنگیوں وغیرہ قیمت ۱۲ رعایتی ۱۰۰ صفحہ  
 زندہ لاش۔ امریکہ کے نامور سراغ رسائیوں کی دل ہلا دینے والی تحقیقات مجرم کی جلا لکھیاں قیمت ۱۰۰

عشق و محبت وغیرہ ۱۰۰ رعایتی ۱۰۰

سوئے کا جزیرہ۔ نو عمر لڑکے کا غیر آباد جزیرہ پہنچنا۔ لڑکی کا آنا۔ دو فون کا محبت سے بے بہرہ

ہونا۔ سونا کھونا، گرفتار ہونا، معشوقہ کا ملنا۔ بڑے خطاب اور جاگداد کا ملنا قیمت ۱۲ رعایتی ۱۰۰ صفحہ

خونی وکیل۔ ہیڈ اینڈ رنگ کا ترجمہ بے گناہ کا قتل، قاتل کی دلیری

ناکردہ خطا پر شبہ جاسوسوں کی پریشانی محبت کے پاک جذبات صفحہ ۱۲

قیمت سے رعایتی ۱۰۰

منے کا پتہ ناول ہو س لکھنو

تاج شہادت - معزز خاتون کی دردناک کہانی صفحہ ۱۸ رعایتی اور  
 امریکن عیار - امریکن جاسوس کی چالاکیاں روسی ظلم و محبت کے جذبات قیمت غیر رعایتی صفحہ ۱۶  
 محاصرہ دروانیال - گذشتہ محاصرہ دروانیال پر سخت حملہ کے اسباب جازون اور سپاہ  
 کی تعداد و کارگزاریاں - سچی محبت - درہ دانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی جدوجہد

صفحہ ۱۶ قیمت غیر رعایتی اور  
 عجیب و غریب - جعلیوں کی نوا بجا درویشی کے حیرت انگیز نظارے حسن و عشق قیمت غیر رعایتی اور  
 چور شاہ - سچ درج واقعات حیرت انگیز و عبرت خیز واقعات - سرا عرسانی کے ڈھنگ  
 اور جاسوسی کی توث سے حالات کا انکشاف، شرارتوں کا کھلنا - قیمت غیر رعایتی اور  
 سرخ ارم - جلال فوری بے اڈیٹر لیچون ترک کے مشہور ترک ناول کا ترجمہ سلطنت  
 ترکی کے مشہور سلطان عبدالحمید مرحوم کے زمانہ کے حالات حرم سلطانی کے حالات  
 حسین عورت کی کیفیت صفحہ ۱۵ قیمت غیر رعایتی اور

حسین لڑکی - عاشق و معشوق کاراز و سباز و شمدون کی چالاکیاں صفحہ ۱۴  
 قیمت ۸ رعایتی اور

فاح یورپ - اسرار و ربا رینولین (کابن ڈائل کے انگریزی ناول کا ترجمہ) فاح اعظم  
 نولین بونا پارٹ کی تخریب کامیابی کاراز اسکی شخصی زندگی کے زلمین اور دلچسپ واقعات  
 دماغی قابلیت کے حیرت انگیز تذکرے - ملکہ جوزیفائن نامور مدبرین کی قلمی تصویروں جاسون  
 کی چالاکیاں حسن و عشق صفحہ ۱۴ قیمت غیر رعایتی اور

نازنین بلخ - مکایل میکین کے مشہور ناول وی فسز آف بلخ کا ترجمہ دلچسپ واقعات  
 حب الوطنی کا نمونہ پاک و بے لوث محبت کا افسانہ، عاشق کا دلولہ زعم محبت، رزم بزم فراق  
 وصال صفحہ ۱۰ قیمت ۸ رعایتی اور

ستارہ بیگم یا نادر شاہ کی معشوقہ - نادر شاہ کی مکمل سوانح عمری تاریخی واقعات شہزاد  
 کے مکر ستارہ کی وفاداری اور محبت - ہندوستان کے حملوں کی خوبی تصویر سرما شہزاد بوندکی  
 تاریخ صفحہ ۳۸ قیمت غیر رعایتی اور

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنؤ

شہنشاہ عیاران - شہدوں کے ہتھکنڈے ایک صہین کی موروثی جائداد کو مفہم کر نیکی  
 جالین حسن و عشق کی پاشنی و غیرہ صفحہ ۱۶ قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲ روپے معرکہ فرانس ۸  
 بچھڑون کا ملاپ - بچہ کار یا صہین بہ جانا، والدین کا بچہ دوبارہ ملنا صفحہ ۱۵ قیمت  
 امریکن ڈاکو - ڈاکو کا پولیس کو دھوکا دینا جیل سے فرار ہونا - لڑکی کو اگر پہاڑوں پر لیجانا عشق  
 کی سرانگسی اور گرفتاری، ڈاکو کی گرفتاری و سزائے موت عاشق کی کامیابی صفحہ ۱۶ قیمت ۱۶ روپے رعایتی  
 کالا شکاری - خوبصورت بے زبان معصوم بچی کی حق تلفی جرمن جیل کی وفاداری حسن و عشق

صفحہ ۲۲ قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲  
 عاشق مزاج معشوقہ - راجین اسٹن کے ناول کا ترجمہ، انگلستان کی معاشرت کا مرقع

صفحہ ۲۲ قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲  
 نیرنگ شہاب پابرف کی دیوی - میریکوریلی کے ناول کا ترجمہ (سید محمد مہدی صاحب رضوی  
 ٹھگین بی لے وکیل، مغربی معاشرت کا دلکش افسانہ صورت پرستوں کے لئے تازیا نہ

شہاب کی قدر قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲  
 خونیں بہن - سکار یون کا خاکہ حسن و عشق - زازو نیاز و غیرہ قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲  
 یہودی سوداگر - یہودی سوداگر کا صہین کے دام محبت میں گرفتار ہونا پولیس کی عیبیا

صفحہ ۱۲ قیمت ۱۲ روپے رعایتی ۱۲  
 سنہری زلفین - عاشق و معشوق کا فریفتہ ہونا جاسوسی ان رعایتی قیمت ۱۲  
 پراسرار شادی - پاک محبت قیمت رعایتی ۱۲

## تصانیف محمد یعقوب خا نصا کلام نبی لے

شیطان زادہ - ایک طرفیانہ ناول سو سو مر کوٹ کوٹ کر بھا ہے ایک شہریرا کے کی  
 حیرت انگیز اور مفہم کہ خیز شرارتوں کا دلچسپ مرقع - ان کی عجوبہ حرکتیں ان کے نام ہی سے ظاہر  
 ہیں۔ ٹڈا ہی دلچسپ فسانہ ہے ۲۲ صفحہ قیمت ۱۶ روپے رعایتی ۱۲

ملنے کا پتہ ناول ہوس لکھنو

بہادر ترک۔ ایک بہادر ترک کی جاننازی اور سرفروشی۔ ترکیوں اور روسیوں کے جان ڈرنے  
مقابلے۔ سخاوت اور دلیری کا مرقع ۱۰۰ صفحہ قیمت ۸ روپائی ۸

طلسم نیر۔ ایک عجیب و غریب حیرت انگیز ناول۔ فن سراغ رسانی کا کمال۔ جرائم پیشہ طبقہ  
کی عیبت انگیز طلسم ساز زبان دماغ انسانی کی عجوبہ لہریاں۔ الف لیلہ کے فسانے علی بابا میں  
طلسم سم کی سہری ہوگی لیکن یہ طلسم ہی اس سے زیادہ ہوشربا ہے۔ طلسم ہوشربا اور پوسٹا  
خیال کے طلسمات اس کے آگے گروہین ۳۴ صفحہ قیمت ۸ روپائی ۸

مراکش کا خون ڈالو۔ ایک عجیب و غریب ناول جنرل پلاٹ اقصائے مغرب کی ارض مراکش  
میں رکھا گیا ہے۔ مسپانیہ پر ریف کی چڑھائی کے حالات۔ ایک اجاب القتل خون ڈالو کے خوفناک  
متعلقہ جس کی گرفتاری کے لئے ۵ ہزار کا گرفتار انعام مشہر ہوا تھا۔ باپ بیٹے کی  
جنگ یا رستم و سہراب کی جنگ کا اعادہ۔ راز و نیاز کی فسون ساز زبان۔ حسن  
عشق کے معرکے خدائی فیصلے۔ غیبی گوئے کا حیرت ناک اثر۔ افشا و باز، پاداش عمل  
حق کی فتح، ادبی، سیاسی رجحانوں سے معمور ان کلام صواب بی اے  
قیمت ۸ روپائی ۸

حسن عیار۔ حسن و عشق کے معرکے۔ عاشق و معشوق کی چھڑ چھاڑ۔ فتح و شکست کے  
کارنامے۔ ایک سنار کا عیاری کر کے دولت پیدا کرنا۔ اور پھر اُسے صرف ایک پوسٹ  
پر قربان کر دینا۔ صیاد کا خود اپنے دام میں گرفتار ہونا۔ حیرت انگیز عیاریاں۔ شاطرانہ  
چالیں۔ سراغ رسانی کے حیرت چیز کر تے قیمت ۸ روپائی ۸

## مسٹر نالہ کے انگریزی ناولوں کے تراجم

ولایتی پرستان۔ اول موجود مہینے ۲ ضمیمہ متعلق اول ہے صفحہ ۲۷ قیمت ۸ روپائی  
حصہ دوم۔ حسن محبت کی چالیں صفحہ ۲۵۶ قیمت ۸ روپائی ۸  
جنت الفردوس غیر روپائی ۱۲ فسانہ اللہ دین و لیلی عار روپائی ۸  
دیروز و سیدھا عار روپائی ۸

ملنے کا پتہ ناول برسوں کے مضمون

# مصر میں انقلاب

اسکی وجہ خدیو مصر محمد علی پاشا کے پراسرار معاملات ہیں۔ اس انقلاب کی دھچپلاہر حیرت انگیز کہانی۔ مصر و شام کے سنسنی خیز حالات۔ یورپین ساز و باز کا کچا چٹھا۔ برٹش دست اندازی اور مصری قوم کی حریت نواز قربانیاں۔ خدایوں کی ملک فروشی۔ مصری تمدن کا جنازہ۔ جدید پائلٹیکس کے کھلنے نے مصری بیداری کے آثار۔ لیکن تیز لگماں جستہ کا معاملہ۔ مصر کی اندرونی ترقی اور اسکے بیرونی تعلقات وہاں کے رسم و رواج بہر حال مصر کی موجودہ اور گزشتہ تاریخ اور آئندہ مصر کا ایک عمدہ خاکہ۔ ایک افسانہ حسن و عشق کے ساتھ ساتھ امین بک ناول میں بیگانگی کی چھاپی اور کاغذ ممبری قیمت عمر

# عشق و حیا

عشق و حیا اور الممال مصر کا ایک بیگانہ ناول علیہ  
 ابن زبیر و حجاج بن یوسف کا مقابلہ کہیم پاشا کی اور قاضی علیہ  
 کی جان بازی اور فریڈی کی تاریخ قلم کا قطعہ عرب کی شہزادہ  
 افسانہ حسن و عشق کے کتاب میں جان والدی جو قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔  
 اسے صنف کے ایک اور تاریخی ناول کا  
 احمد بن طولون والی مصر کے زمانہ کا ایک عمدہ  
 فلانہ کے ساتھ ساتھ تاریخی معلومات پر مبنی  
 ہر ایک صنف و روپیہ چار آنہ  
 ملنے کا ایک عمدہ ناول  
 صدیق بک ناول

# ناولوں کے نشان

ناولوں کی تلاش میں کیوں وقت اٹھاتے ہیں۔ دکان دکان تلاش کرنے اور جگہ جگہ خط و کتابت کرنے کے بجائے ہم کو کیوں نہیں ایک خط بھیج کر فہرست منگوا لیتے کہ اس دور دوسرے سچ جائیں یا وہ گھر بیٹھے ہر قسم کے جدید لطیف نثر مطبوعہ **تسیم**

## ناول اور افسانے

ہم خود برابر نئے نئے ناول شائع کرتے ہیں نیز ناول کے تمام <sup>ملجائیں</sup> تاجران سے انکے تازہ مطبوعات منگوا کر فراہم کرتے ہیں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ہم قیمت بہت مناسب لینے ہیں

ہمارا پتہ  
ناول ہوس ایمن آباد لاہور